سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

(جمعتہ المبارک 19، سوموار 22، منگل 23، بدھ 24، جمعرات 25، جمعتہ المبارک 26، سوموار 29۔ مئی 2017)

(یوم الجمع، 22، یوم الاثنین 25، یوم الثلاثہ 26، یوم الاربعاء 27، یوم الخمیس 28، یوم الجمع 29 شعبان المعظم، یوم الاثنین، 2۔ رمضان المبارک 1438ھ)

سولھویں اسمبلی: انتیسواں اجلاس

جلد 29 : شمارہ جات : 1 تا 7

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

انتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،19۔ مئی 2017

جلد 29:شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2۔	ایجنڈا	------------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	------------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	13
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	14
6۔	چیئرمینوں کا پینل	------------	15

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تعزیت	
7۔	ممبر اسمبلی محترمہ فائزہ احمد ملک کے بھائی کی وفات پر دعائے مغفرت ------------	15
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)	
8۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	16
9۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	60
10۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	63
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
11۔	مسودہ قانون (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	75
12۔	مسودہ قانون شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	75
13۔	مسودہ قانون وومن پروٹیکشن اتھارٹی پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	76
	پوائنٹ آف آرڈر	
14۔	کشمیریوں کے ساتھ ہونے والے ظلم کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کا مطالبہ ------------	77
15۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	82
	قرارداد	
16۔	کلبھوشن یادیو کے معاملے کو عالمی سطح پر مؤثر انداز میں اٹھانے کا مطالبہ ------------	83
17۔	کورم کی نشاندہی ------------	85

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوموار،22۔ مئی 2017		
	جلد 29: شمارہ 2		
18۔	ایجنڈا	------------	89
19۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	91
20۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	92
	سوالات (محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن)		
21۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات	------------	93
22۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	132
23۔	غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات	------------	141
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)		
24۔	مسودہ قانون (ترمیم) پریزنز 2016، نشان زدہ سوالات نمبر 8025 اور 8058 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	148
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)		
25۔	نشان زدہ سوال نمبر 8402 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	150
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)		
26۔	نشان زدہ سوال نمبر 8383 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	150
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)		
27۔	نشان زدہ سوال نمبر 8445 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	151

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
28-	نشان زدہ سوال نمبر8334کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کیا جانا -----------	152
29-	کورم کی نشاندہی -----------	154
	منگل،23-مئی2017	
	جلد 29:شمارہ 3	
30-	ایجنڈا -----------	157
31-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	159
32-	نعت رسول مقبولﷺ -----------	160
	سوالات (محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری اور آبپاشی)	
33-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	161
34-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	200
35-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	204
	پوائنٹ آف آرڈر	
36-	ارسا(IRSA)کے لئے پنجاب کا نمائندہ تعینات کرنے کا مطالبہ -----------	208
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
37-	تحاریک استحقاق نمبر12،14،25،31اور44بابت سال2016 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	209
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
38-	زیرو آر نوٹس نمبر175کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	209

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
39۔	مسودہ قانون ممانعت شیشہ سموکنگ پنجاب 2014، میڈیکل / سرجیکل آئیٹمز کی خریداری میں بدعنوانی اور بے ضابطگی کے حوالے سے پوائنٹ آف آرڈر، تحریک التوائے کار نمبر 618، نشان زدہ سوالات نمبر 3020، 3559، 7148 اور زیرو آرنوٹس نمبر 176 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	210
40۔	نشان زدہ سوال نمبر 7621 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	213
41۔	نشان زدہ سوال نمبر 8288 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	214
42۔	تحریک التوائے کار نمبر 1093، نشان زدہ سوالات نمبر 2588، 3539، 4980، 7169، 7677 اور 7681 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	215
43۔	مسودہ قانون (ترمیم) اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	217
	پوائنٹ آف آرڈر	
44۔	ممبران اسمبلی کی تنخواہوں میں اضافے کا مطالبہ ------------	218
	تحاریک استحقاق	
45۔	کمشنر اور ڈی سی او فیصل آباد کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ نامناسب روّیہ (---جاری) ------------	221
	تحاریک التوائے کار	
46۔	لوکل کونسلز کی ڈسپنسریوں میں تعینات ڈاکٹرز و دیگر عملہ کی پروموشن کا مطالبہ ------------	222

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
47-	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	223
	قرارداد	
48-	الیکٹرانک میڈیا کے صحافیوں کے لئے سروس سٹرکچر تشکیل دینے، تنخواہوں، اوقات کار اور میڈیکل الاؤنس جیسی مراعات کا مطالبہ ------------	224
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
49-	صوبہ میں عطائی معالجوں کے خلاف ٹھوس اقدامات کا مطالبہ ------------	228
50-	زرعی آمدن پر انکم ٹیکس کی حد -/80,000 روپے سے بڑھا کر 4 لاکھ روپے کرنے کا مطالبہ ------------	229
51-	بہاولپور میں ادویات مارکیٹ اور وکٹوریہ ہسپتال کے درمیان اوورہیڈ برج بنانے کا مطالبہ ------------	234
	زیرو آور نوٹس	
52-	بنک آف پنجاب کا "اپنا روزگار سکیم" کی گاڑیاں قواعد و ضوابط نظر انداز کر کے تقسیم کرنے کا انکشاف ------------	239
53-	علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں سیوریج کے لئے علیحدہ پائپ لائن ڈالنے کا مطالبہ ------------	241
	بدھ، 24- مئی 2017	
	جلد 29: شمارہ 4	
54-	ایجنڈا ------------	245
55-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	251
56-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	252

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تعزیت		
57۔	نواب صادق محمد خان (مرحوم) کے لئے دعائے مغفرت	------------	253
	سوالات (محکمہ جات خوراک، زراعت اور امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)		
58۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	253
59۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	267
60۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	274
61۔	کورم کی نشاندہی	------------	279
	تحاریک استحقاق		
62۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	------------	280
	تحاریک التوائے کار		
63۔	زرعی اور ویٹرنری گریجویٹس کو الاٹمنٹس کے باوجود رقبہ نہ ملنے پر پریشانی کا سامنا	------------	281
64۔	راولپنڈی ڈی ایچ کیو ہسپتال میں سی ٹی سکین مشین کی خرابی	------------	282
65۔	راولپنڈی میں ترک کمپنی البیراک کا سرکاری اراضی پر قبضہ	------------	282
66۔	گوجرانوالہ ریجن کی 75 سے زائد غیر دوامی نہروں کو پانی کی سپلائی بحال نہ کیا جانا	------------	283
67۔	پنجاب پولیس میں نئی اور پرانی وردی کے استعمال سے پولیس ملازمین اور عوام کو پریشانی کا سامنا	------------	284
	پوائنٹ آف آرڈر		
68۔	تونسہ شریف کی سی آر بی سی نہر میں پانی کی سپلائی کا مطالبہ	------------	285

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	(آئینی قراردادیں)	
69۔	آئین کے آرٹیکلز 147 اور 245 کے تحت قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک ------------	286
	قرارداد	
70۔	آئین کے آرٹیکلز 147 اور 245 کے تحت صوبائی اسمبلی پنجاب میں چین پاکستان اقتصادی راہداری کے لئے سپیشل سکیورٹی ڈویژن ٹروپس کی تعیناتی کی توثیق کا مطالبہ ------------	287
	آرڈیننسز (میعاد میں توسیع)	
71۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک ------------	288
72۔	آئین کے آرٹیکل 128(2)A کے تحت قراردادیں ------------	290
73۔	آرڈیننس تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017 کی میعاد میں توسیع ------------	290
74۔	آرڈیننس شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017 کی میعاد میں توسیع ------------	291
75۔	آرڈیننس (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017 کی میعاد میں توسیع ------------	292
76۔	آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی راولپنڈی پنجاب 2017 کی میعاد میں توسیع ------------	293
76۔	آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی فیصل آباد 2017 کی میعاد میں توسیع ------------	294
78۔	آرڈیننس نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017 کی میعاد میں توسیع ------------	295
79۔	آرڈیننس (ترمیم) پولیس آرڈر 2017 کی میعاد میں توسیع ------------	296
	آرڈیننسز (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	
80۔	آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی راولپنڈی 2017 ------------	296
81۔	آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی فیصل آباد 2017 ------------	297

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
82-	آرڈیننس نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017	-----------	297
83-	آرڈیننس (ترمیم) پولیس آرڈر 2017	-----------	298
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)		
84-	پالیسی کے اصولوں پر تعمیل اور عملدرآمد کے بارے میں سالانہ رپورٹیں بابت سال 12-2011 اور 2013 کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	298
85-	محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 13-2012 اور 15-2014 کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	299
86-	پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 15-2014 کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	299
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)		
87-	مسودہ قانون شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017	-----------	300
88-	کورم کی نشاندہی	-----------	316
89-	مسودہ قانون شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017 (۔۔۔جاری)	-----------	316
90-	مسودہ قانون تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017	-----------	327
91-	کورم کی نشاندہی	-----------	338
92-	مسودہ قانون تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017 (۔۔۔جاری)	-----------	340
93-	مسودہ قانون (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017	-----------	350
	جمعرات، 25- مئی 2017		
	جلد 29: شمارہ 5		
94-	ایجنڈا	-----------	359
95-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	361
96-	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	362

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ جات محنت وانسانی وسائل اور سپیشل ایجوکیشن)		
97۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	363
98۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	376
99۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	381
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)		
100۔	نشان زدہ سوال نمبر 8303 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	383
101۔	نشان زدہ سوال نمبر 7183 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	384
	تحاریک استحقاق		
102۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	------------	385
	تحاریک التوائے کار		
103۔	ضلع نارووال میں محکمہ تعلیم کی میرٹ پالیسی کو ٹیکنیکل طریقوں سے ناکام بنانے کا انکشاف	------------	386
104۔	فیصل آباد میں انتظامیہ کی جانب سے چائلڈ لیبر قوانین کی دھجیاں اڑانے کا انکشاف	------------	387
105۔	گوجرانوالہ ڈویژن میں سب جیلیں بنانے کا منصوبہ فلاپ ہونے کا انکشاف	------------	389
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
106۔	خوراک اور زراعت پر عام بحث	------------	390
107۔	کورم کی نشاندہی	------------	391

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	جمعۃ المبارک، 26۔ مئی 2017		
	جلد 29: شمارہ 6		
108۔	ایجنڈا	------------	395
109۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	397
110۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	398
	سوالات (محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور جیل خانہ جات)		
111۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	399
112۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	409
113۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	422
	تحاریک استحقاق		
114۔	استحقاق کمیٹی کے فیصلے پر آئی جی پولیس کا عملدرآمد نہ کرنا	------------	430
	تحاریک التوائے کار		
115۔	پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں کروڑوں روپے کے انجکشن زائد المیعاد ہونے کا انکشاف	------------	433
116۔	سرکاری ہسپتالوں میں ادویات اور فلموں کی خریداری میں کرپشن کا انکشاف	------------	434
117۔	محکمہ اوقاف و مذہبی امور کی ناقص حکمت عملی کی وجہ سے سالانہ لاکھوں روپے کے نقصان کا انکشاف	------------	435
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)		
118۔	نشان زدہ سوالات نمبر 3158 اور 3620 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	437

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
119-	مسودہ قانون (ترمیم) ٹوبیکو ونڈ پنجاب 2017، قرارداد نمبر 276،238 اور نشان زدہ سوالات نمبر 7350 اور 7862 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	438
120-	نشان زدہ سوالات نمبر 2338 اور 7599 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	439
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
121-	پنجاب بیت المال برائے سال 2012 کی سالانہ رپورٹ پر عام بحث ----------	440
122-	کورم کی نشاندہی ----------	441
	سوموار، 29- مئی 2017	
	جلد 29: شمارہ 7	
123-	ایجنڈا ----------	445
124-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	447
125-	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	448
	پوائنٹ آف آرڈر	
126-	میڈیا پر حکومتی اقلیتی ممبران کی جانب سے چرچز کی پراپرٹی حکومتی تحویل میں دینے کی خبر کی مذمت ----------	449
	سوالات (محکمہ جات مواصلات و تعمیرات اور خزانہ)	
127-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	452
128-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	490
129-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	499

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
130۔	تحاریک التوائے کار نمبر 2014/237، 2015/278، نشان زدہ سوالات نمبر 2016/2401، 2016/4437 اور زیرو آرنوٹس نمبر 197 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	507
	پوائنٹ آف آرڈر	
131۔	چلڈرن ہسپتال اینڈ انسٹیٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ ملتان میں ڈاکٹروں کی بھرتی کے اشتہار میں اقلیتی اور معذور کوٹا کو نظر انداز کیا جانا ------------	509
132۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	510
	قرارداد	
133۔	مقبوضہ کشمیر میں قابض بھارتی فوج کے کشمیریوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کی پُرزور مذمت ------------	511
134۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------	514
135۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(92)/2017/1592. Dated: 10th May, 2017. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Friday, 19th May 2017 at 03:00 pm** in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the	**MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA**
9th May, 2017	**GOVERNOR OF THE PUNJAB"**

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 19۔ مئی 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی 2017

ایک وزیر آرڈیننس راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی 2017

ایک وزیر آرڈیننس فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ آرڈیننس نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017

ایک وزیر آرڈیننس نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ آرڈیننس (ترمیم) پولیس آرڈر 2017

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پولیس آرڈر 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیر اعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	میاں مرغوب احمد، ایم پی اے	پی پی۔150
2۔	رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان، ایم پی اے	پی پی۔36
3۔	جناب اعجاز حسین بخاری، ایم پی اے	پی پی۔15
4۔	محترمہ عائشہ جاوید، ایم پی اے	ڈبلیو۔317

3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2۔	جناب جہانگیر خانزداہ	:	وزیر امور نوجواناں، کھیلیں*
3۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر کانکنی ومعدنیات، ٹرانسپورٹ*
4۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر مواصلات وتعمیرات
5۔	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر آثار قدیمہ
6۔	جناب امانت اللہ خان شادی خیل	:	وزیر آبپاشی

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔ جون 2013، 29۔ مئی 2015 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (19تا 29۔ مئی 2017) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 28۔ نومبر 2016 کو نئے وزراء کو محکموں کا چارج دیا گیا اور کچھ وزراء کے محکمے تبدیل کئے گئے۔

6

7۔	رانا ثناء اللہ خان	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور
8۔	لیفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان	:	وزیر انسداد دہشت گردی
9۔	محترمہ حمیدہ وحید الدین	:	وزیر ترقی خواتین
10۔	خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ	:	وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
11۔	خواجہ عمران نذیر	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر
12۔	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
13۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر آبکاری و محصولات، اطلاعات وثقافت *
14۔	خواجہ سلمان رفیق	:	وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
15۔	رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
16۔	سید زعیم حسین قادری	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
17۔	شیخ علاؤالدین	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
18۔	سید رضا علی گیلانی	:	وزیر ہائر ایجوکیشن
19۔	میاں یاور زمان	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
20۔	محترمہ نغمہ مشتاق	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
21۔	ملک ندیم کامران	:	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
22۔	میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر مال
23۔	ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
24۔	جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	وزیر زراعت
25۔	جناب آصف سعید منیس	:	وزیر لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
26۔	ملک احمد یار ہنجرا	:	وزیر جیل خانہ جات
27۔	سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

7

28۔ مہر اعجاز احمد اچلانہ	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
29۔ ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
30۔ چودھری محمد شفیق	:	وزیر خصوصی تعلیم
31۔ محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر بہبود آبادی، تحفظ ماحول*
32۔ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا	:	وزیر خزانہ
33۔ جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری سرفراز افضل	:	امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ
2۔	راجہ محمد اویس خان	:	زکوٰۃ و عشر
3۔	جناب نذر حسین	:	قانون و پارلیمانی امور
4۔	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	:	لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
5۔	جناب کرم الٰہی بندیال	:	توانائی
6۔	حاجی محمد الیاس انصاری	:	سماجی بہبود و بیت المال
7۔	چودھری فقیر حسین ڈوگر	:	جیل خانہ جات
8۔	میاں طاہر	:	سیاحت
9۔	جناب محمد ثقلین انور سپرا	:	اوقاف و مذہبی امور
10۔	جناب امجد علی جاوید	:	بہبود آبادی
11۔	محترمہ نازیہ راحیل	:	ریونیو
12۔	جناب عمران خالد بٹ	:	صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
13۔	جناب محمد نواز چوہان	:	ٹرانسپورٹ
14۔	جناب اکمل سیف چٹھہ	:	تحفظ ماحول
15۔	چودھری محمد اسد اللہ	:	خوراک
16۔	نوابزادہ حیدر مہدی	:	مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
17۔	رانا محمد افضل	:	داخلہ
18۔	خواجہ محمد وسیم	:	امداد باہمی

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/2013 مورخہ 12۔دسمبر 2013 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔
- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/1157 مورخہ 23,17۔فروری 2017 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

19۔	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	:	اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے
20۔	جناب رمضان صدیق بھٹی	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
21۔	جناب محمد حسان ریاض	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
22۔	چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	:	ایس اینڈ جی اے ڈی
23۔	جناب سجاد حیدر گجر	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
24۔	جناب محمد نعیم صفدر انصاری	:	مواصلات و تعمیرات
25۔	میاں محمد منیر	:	آبکاری و محصولات
26۔	ملک محمد علی کھوکھر	:	پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر
27۔	رانا اعجاز احمد نون	:	زراعت
28۔	جناب احمد خان بلوچ	:	پبلک پراسیکیوشن
29۔	جناب عامر حیات ہراج	:	کانکنی و معدنیات
30۔	رانا بابر حسین	:	خزانہ
31۔	میاں نوید علی	:	محنت و انسانی وسائل
32۔	جناب محمود قادر خان	:	چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
33۔	سردار عاطف حسین خان مزاری	:	خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
34۔	ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	منصوبہ بندی و ترقیات
35۔	سردار عامر طلال گوپانگ	:	سپیشل ایجوکیشن
36۔	چودھری خالد محمود ججہ	:	آبپاشی
37۔	میاں فدا حسین	:	جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
38۔	چودھری زاہد اکرم	:	کالونیز
39۔	محترمہ شاہین اشفاق	:	ترقی خواتین

11

40- محترمہ مہوش سلطانہ	:	ہائر ایجوکیشن
41- محترمہ جوئس رُوفن جُولیس	:	سکولز ایجوکیشن
42- محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	:	اطلاعات وثقافت
43- جناب طارق مسیح گل	:	انسانی حقوق واقلیتی امور

5- ایڈووکیٹ جنرل

جناب شکیل الرحمان خان

6- ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	رائے ممتاز حسین بابر
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک
سپیشل سیکرٹری	:	حافظ محمد شفیق عادل

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اتنیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 19۔ مئی 2017
(یوم الجمع، 22۔ شعبان المعظم 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 5 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت
جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔
اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَالَّذِينَ
لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا
بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ﴿٦٨﴾ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا ﴿٦٩﴾ إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَ
عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ
وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٧٠﴾ وَمَن تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ
إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾

سورۃ الفرقان آیات 68تا71

اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہیں پکارتے اور جن جانداروں کو مار ڈالنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو قتل نہیں کرتے مگر جائز طریق (یعنی کلمہ شریعت کے مطابق) اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے گا سخت گناہ میں مبتلا ہو گا(68) قیامت کے دن اس کو دونا عذاب ہو گا اور ذلت و خواری سے اس میں ہمیشہ رہے گا(69) مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے(70) اور جو توبہ کرتا اور عمل نیک کرتا ہے تو بے شک وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے(71)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یا نبی سب کرم ہے تمہارا، یہ جو وارے نیارے ہوئے ہیں
اب کمی کا تصور بھی کیسا، جب سے منگتے تمہارے ہوئے ہیں
کوئی منہ نہ لگاتا تھا ہم کو، پاس تک نہ بٹھاتا تھا ہم کو
جب سے تھاما ہے دامن تمہارا، دُنیا والے ہمارے ہوئے ہیں
اُن کے دربار سے جب بھی میں نے پنجتن کے وسیلے سے مانگا
مجھ کو خیرات فوراً ملی ہے، خُوب میرے گزارے ہوئے ہیں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی کو کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1. میاں مرغوب احمد، ایم پی اے — پی پی۔150
2. رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان، ایم پی اے — پی پی۔36
3. جناب اعجاز حسین بخاری، ایم پی اے — پی پی۔15
4. محترمہ عائشہ جاوید، ایم پی اے — ڈبلیو۔317

شکریہ

جناب سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔

تعزیت

ممبر اسمبلی محترمہ فائزہ احمد ملک کے بھائی کی وفات پر دعائے مغفرت

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہماری معزز ممبر اسمبلی محترمہ فائزہ احمد ملک کے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے اُن کی مغفرت کے لئے دعائے خیر کرالی جائے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ فائزہ احمد ملک کے بھائی قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں اُن کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ممبر اسمبلی محترمہ فائزہ احمد ملک کے بھائی کی وفات پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: محترمہ! بڑا افسوس ہوا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو صبر دے اور اُن کے درجات بلند فرمائے۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو بعد میں ٹائم دوں گا۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! بڑی مہربانی

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 7291 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور میں طلباء وطالبات کے لئے کالجز کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*7291: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل بہاولپور شہر اور صدر میں کتنے انٹر اور ڈگری کالج برائے طلباء وطالبات ہیں اور ان کالجز میں انٹر میڈیٹ کلاسز میں داخلہ کے لئے ہر کالج میں کتنی کتنی گنجائش ہے؟

(ب) حکومت "پڑھو پنجاب، بڑھو پنجاب" کے تحت مزید کتنے انٹر اور ڈگری کالج برائے طلباء وطالبات تحصیل بہاولپور شہر وصدر میں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس کا کیا منصوبہ ہے اور یہ کب تک پایۂ تکمیل کو پہنچے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) تحصیل بہاولپور شہر اور صدر میں کل سات ڈگری کالجز برائے طلباء وطالبات موجود ہیں۔

نمبر شمار	کالج نام	انٹر میں داخلہ کی نشستیں
1۔	گورنمنٹ ایس ای کالج بہاولپور	1120
2۔	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج بغداد روڈ، بہاولپور	509
3۔	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سیٹلائٹ ٹاؤن بہاولپور	613
4۔	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، د بئی محل روڈ، بہاولپور	792
5۔	گورنمنٹ صادق کالج آف کامرس، بہاولپور	150
6۔	گورنمنٹ ڈگری کالج فار بوائز، سمہ سٹہ بہاولپور	150
7۔	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، سمہ سٹہ، بہاولپور	150

(ب) جز(الف) میں سوال کے مطابق صرف انٹرمیڈیٹ کی داخلہ کی نشستوں کی وضاحت موجود ہے تاہم ان کالجوں میں ڈگری کی کلاسز بھی موجود ہیں۔اس کے علاوہ بہاولپور شہر اور صدر میں دو سرکاری جامعات (اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور اور گورنمنٹ صادق کالج برائے وومن یونیورسٹی بہاولپور) بھی اعلیٰ تعلیم کی سہولیات فراہم کر رہی ہیں جس میں 1424 نشستیں برائے انٹرمیڈیٹ کلاسز وومن یونیورسٹی بہاولپور میں اور 7923 نشستیں برائے ڈگری کلاسز اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں بھی موجود ہیں۔

جہاں تک مزید انٹر اور ڈگری کالجز کے قیام کا تعلق ہے تو اس ضمن میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ محکمہ اعلیٰ تعلیم نے پچھلے کئی سالوں سے انٹرمیڈیٹ کالجز کا قیام بند کر دیا ہے اور اب صرف ڈگری کالجز قائم کئے جاتے ہیں جن میں انٹرمیڈیٹ کی کلاسز بھی موجود ہوتی ہیں تاہم فی الفور نئے کالج کے قیام کا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں لیکن جونہی اس کی ضرورت محسوس کی گئی تو تمام ضروری قانونی کارروائی کے بعد نئے کالج کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ محکمہ اعلیٰ تعلیم نے بہاولپور شہر کی تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہوم اکنامکس کالج کے قیام کی منظوری دے دی ہوئی ہے اور موجودہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں ایک منصوبہ جس کی مالیت 195.134 ملین روپے ہے منظور کیا جا چکا ہے اور تعمیر کا عمل جلد شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ ایس ای کالج، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سیٹلائٹ ٹاؤن، گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ڈبئی محل اور گورنمنٹ صادق کالج آف کامرس کا بہاولپور میں کب آغاز ہوا تھا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہوں گی کہ انہوں نے سوال کیا تھا کہ کتنے کالج ہیں اور ان میں انٹرمیڈیٹ کی کتنی تعداد ہے؟ اس کا جواب میں نے ان کو دے دیا ہے۔ اگر ان کو year wise معلومات چاہئیں تو وہ میں ان کو بعد میں فراہم کر سکتی ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے یہ بات اس لئے پوچھی ہے کہ پچھلے پندرہ بیس سال میں پورے ملک میں آبادی کافی بڑھی ہے۔ ابھی مردم شماری ہو رہی ہے اس کے نتیجے میں مزید authenticated معلومات سامنے آ جائیں گی۔ یہ سارے کے سارے کالجز جن کا انہوں نے یہاں پر ذکر کیا ہے، ان میں سے کوئی بھی کالج ایسا نہیں ہے جس کا بیس سال سے پہلے آغاز نہ ہوا ہو۔ اب بہاولپور شہر اور ضلع کی آبادی بھی بڑھی ہے۔ اس کے مطابق میٹرک سے اوپر جتنے تعلیمی معاملات ہیں ان میں مشکلات ہیں۔ میں اس حلقہ سے تعلق رکھتا ہوں اس لئے میں یہ چاہوں گا کہ محکمہ اس پر ایک survey کروائے اور نئے کالجز بنانے کے حوالے سے plan کرے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ تو آپ کی تجویز ہے۔ آپ ضمنی سوال پوچھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ ایس ای کالج بہاولپور ایک مایہ ناز ادارہ ہے۔ اس کالج کی بنیاد نواب صادق خان مرحوم نے رکھی تھی۔ ماضی میں اس کالج میں صرف male students داخل ہوتے تھے، اب چند سالوں سے اس کالج میں female students کو بھی داخلے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ Male students کے کالج میں female students کو داخلہ دینے سے کالج کا ماحول خراب ہوتا ہے۔ وہاں پر لوگوں کو اس فیصلہ پر شکایات ہیں آخر یہ فیصلہ کس پالیسی کے تحت کیا گیا ہے اور میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا محکمہ تعلیم اپنے اس فیصلہ کو review کرنے کے لئے تیار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! انہوں نے پہلے بات کی تھی کہ وہاں پر نئے کالجز بنانے چاہئیں تو اس حوالے سے میں ان سے discuss بھی کر لوں گی لیکن ظاہر ہے کہ کالج کھولنے کے لئے ایک مطلوبہ معیار ہوتا ہے جس کے تحت نئے کالجز بنائے جاتے ہیں۔ اس حوالے سے معزز ممبر کی طرف سے پہلے کوئی request بھی نہیں آئی اس لئے ہم اس کی study کرا لیتے ہیں اور وہاں پر چیک کر لیتے ہیں کہ اگر وہاں پر نئے کالج کی ضرورت ہے تو وہاں پر نیا کالج بنا دیا جائے گا لیکن معیار کو پورا کرنا ضروری ہے۔

جناب سپیکر! ان کا دوسرا سوال گورنمنٹ ایس ای کالج بہاولپور میں female students کو داخلہ دینے کے حوالے سے ہے تو میں عرض کر دیتی ہوں کہ کئی اور کالجز جہاں پر بی ایس سی کی کلاسز کے بجائے بی ایس چار سالہ پروگرام شروع کیا گیا ہے وہاں پر female

students کو بھی داخلہ دیا گیا ہے اور پوسٹ گریجویٹ کالجز میں بھی female students کو accommodate کیا جاتا ہے۔اس کے تحت وہاں پر co-education شروع کی گئی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!میں نے یہ سوال اس لئے کیا ہے کہ بچیوں کے لئے ہمارے ہاں خواتین کے دو ڈگری کالجز پہلے ہی کام کر رہے ہیں اور شہر میں دو ڈگری کالج male students کے لئے بھی ہیں۔یہاں female students کو داخلہ دینے کے نتیجہ میں بڑی تعداد میں male students داخلہ سے محروم رہ جاتے ہیں جس طرح سپریم کورٹ نے ایک فیصلہ کے تحت میڈیکل کالجز کے اندر gender discrimination disallow کر دی تھی تو اب صورتحال یہ ہے کہ میڈیکل کالجز میں جو داخلے ہوتے ہیں اس کا تناسب یہ ہے کہ 80 فیصد بچیاں ہوتی ہیں اور 20 فیصد بچے ہوتے ہیں۔جب بچیاں بڑی تعداد میں گریجویشن کر لیتی ہیں تو field میں نہیں رہتیں جس کی وجہ سے شعبہ صحت میں بہت پریشانی ہے جس سے ہم سب دوچار ہیں، بچیاں دور دراز BHUs میں نہیں جا سکتیں اور male doctors available نہیں ہوتے۔

جناب سپیکر!میں نے یہ سوال کیا ہے کہ اس داخلہ پالیسی کی وجہ سے male students داخلوں سے محروم ہو رہے ہیں لہٰذا بچیوں کو بچیوں کے کالج میں بھیجیں اور بچوں کو بچوں کے کالج میں بھیجیں۔میں یہ بات کر رہا ہوں کہ کیا اس فیصلہ کو محکمہ review کرنے اور داخلہ سسٹم کو ٹھیک کرنے کے لئے تیار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر!میں یہ بتانا چاہوں گی کہ جہاں پر co-education شروع کی گئی ہے وہ بی ایس چار سالہ پروگرام کے لئے کی گئی ہے۔ابھی بی ایس چار سالہ پروگرام تمام کالجز میں شروع نہیں ہوا۔بہاولپور میں گرلز کالجز اور بوائز کالجز علیحدہ علیحدہ ہیں۔یہ وہ کالج ہے جہاں بی ایس چار سالہ پروگرام شروع کیا گیا ہے،اس میں co-education ہے تاکہ جو بی ایس چار سالہ پروگرام کے تحت پڑھنا چاہتا ہے وہ وہاں پر داخلہ لے لے اور تعلیم حاصل کرے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!میں آپ کے توسط سے یہ تجویز دوں گا کہ اس فیصلے کو review کیا جائے اور گورنمنٹ ایس ای کالج بہاولپور میں صرف male students کو ہی accommodate کیا جائے female students کے لئے دو کالجز موجود ہیں۔

جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ گورنمنٹ صادق کالج برائے وومن یونیورسٹی بہاولپور میں اعلیٰ تعلیم کی سہولیات فراہم ہو رہی ہیں۔ اس میں 1424 نشستیں برائے انٹرمیڈیٹ کلاسز کے لئے رکھی گئی ہیں۔ اسی طرح اسلامیہ یونیورسٹی میں بھی کہہ رہے ہیں کہ ڈگری کی کلاسز کے لئے 7923 نشستیں رکھی گئی ہیں۔ میری معلومات کے مطابق پہلے یہ وومن کالج تھا اس کو انہوں نے یونیورسٹی کا درجہ دیا ہے تو فیس سٹرکچر بھی ساتھ بڑھا دیا گیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں بہاولپور کے غریب لوگ تعلیم سے محروم ہو گئے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا محکمہ فیس سٹرکچر کو یونیورسٹی بننے سے پہلے جب یہ کالج تھا کے فیس سٹرکچر کے مطابق لانے کے لئے تیار ہیں؟

جناب سپیکر! اس کے علاوہ انہوں نے ذکر کیا ہے کہ بہاولپور میں ہوم اکنامکس کالج کے قیام کی منظوری دی ہوئی ہے۔ یہ منظوری تین چار سال سے دی ہوئی ہے لیکن محکمہ اس کالج کی باقاعدہ تعمیر کرنے میں ناکام ہے۔ کیا محترمہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ مجھے کوئی دن یا مہینہ بتا سکتی ہیں کہ اس کالج کی تعمیر کا باقاعدہ آغاز کر دیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ان کا پہلا سوال وومن یونیورسٹی بہاولپور کے حوالے سے ہے تو اس میں عرض ہے کہ کالج کو جب یونیورسٹی کا درجہ دیا گیا تو وہاں اس کا فیس سٹرکچر تبدیل ہوا ہے کیونکہ وہاں پر بی ایس ڈگری کی کلاسز شروع کی گئی تھیں۔ جہاں پر بی ایس چار سالہ پروگرام ہے تو وہاں فیس سٹرکچر تھوڑا بڑھا ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے جو ہوم اکنامکس کالج کے حوالے سے پوچھا ہے تو پہلے شروع میں جگہ کا معاملہ رہا تھا جو اب حل ہو گیا ہے۔ اس کالج کے لئے جگہ allocate ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ اس کی approximately cost 195.134 million تھی جس کو revise کیا گیا ہے اب یہ 215 ملین ہو گئی ہے۔ 17-2016 کے لئے پندرہ ملین بجٹ allocate ہو گیا ہے اور اس پر بھی کام شروع ہو گیا ہے۔ بلڈنگ مکمل کرنے کے لئے تین سال کا وقت مقرر ہوتا ہے جس میں بلڈنگ کو مکمل کرنا ہوتا ہے اس عرصہ میں انشاء اللہ یہ مکمل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: کیا کام شروع ہو چکا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! کام شروع ہو گیا ہے اور بجٹ allocate ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس حوالے سے آپ کی انفارمیشن کیا ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری انفارمیشن تو یہ ہے کہ کام ابھی شروع نہیں ہوا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کاغذوں میں کوئی کارروائی چل رہی ہو۔ اگر پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کہتی ہیں کہ یہ پیسے دے دیئے گئے ہیں، یہ lapse نہیں ہوں گے اور کام چلے گا تو میں اسے قبول کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! انہوں نے پہلے ضمنی سوال کے جواب میں کہا ہے کہ جو ڈگری کلاسز شروع کی گئی ہیں تو فیس سٹرکچر بڑھا ہے تو انٹرمیڈیٹ کلاسز بھی وہاں پر برقرار ہیں ان کا بھی فیس سٹرکچر بڑھا دیا گیا ہے جو بڑھنا نہیں چاہئے تھا۔ یہ مہربانی کر کے اس کو ضرور دیکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں انٹرمیڈیٹ کے حوالے سے ان سے discuss کر لوں گی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! ڈاکٹر صاحب یہ بھی پوچھ رہے ہیں کہ کیا جو رقم مختص کی گئی ہے وہ surrender تو نہیں ہو گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! کل بجٹ 215 ملین ہے۔ 17-2016 کے لئے پندرہ ملین allocate ہوئے ہیں جس میں سے 4.75 ملین اب تک utilize ہو چکے ہیں۔ On ground کام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8366 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں بی ایس کلاسز کی فیس سے متعلقہ تفصیلات

*8366: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں بی ایس کیمسٹری کی ایک سمسٹر کی فیس کتنی ہے اور آٹھ سمسٹرز کی کل فیس کتنی لی جاتی ہے اس طرح پنجاب یونیورسٹی میں بی ایس کیمسٹری کی ایک سمسٹر کی فیس کتنی ہے اور کل آٹھ سمسٹرز کی فیس کتنی ہے؟

(ب) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کیمپس ریلوے کی زمین کا status کیا ہے اگر اب تک یہ رقبہ یورنیورسٹی کے نام منتقل نہ ہوا ہے تو یونیورسٹی نے اس زمین کے حصول کے لئے کیا کاوشیں کی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں بی ایس کیمسٹری پروگرام کے پہلے سمسٹر کی فیس مع رجسٹریشن نمبر-/30,800 جبکہ باقی سات سمسٹرز کی فیس-/2,01,600روپے ہے۔ یوں کل سمسٹرز کی فیس-/2,32,400بنتی ہے۔ یہ فیس سنڈیکیٹ سے منظور شدہ ہے جو کہ 2014-07-01 سے لاگو ہے۔ موجودہ وائس چانسلر کے دور میں مندرجہ بالا فیسوں میں کوئی ردوبدل نہیں کیا گیا۔

پنجاب یونیورسٹی، لاہور میں بی ایس کیمسٹری کی ایک سمسٹر کی فیس بشمول دیگر چارجز -/17400اور کل آٹھ سمسٹرز کی فیس بشمول دیگر چارجز-/121300ہے۔ بی ایس کیمسٹری کی فیس اور دیگر چارجز کی تفصیل (Flag-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

1. خواجہ فرید کیمپس، ریلوے روڈ، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کی تحتانی اراضی اوّلین طور پر گورنمنٹ مغربی پاکستان کے نام سے تھی جواب ریونیو ریکارڈ میں صوبائی حکومت کی ملکیت درج ہے۔ سال 1963 بذریعہ نوٹیفکیشن نمبری-S.O(S)-2/38-63 مورخہ 1963-11-14 کے تابع بلڈنگ اور اس کے گرد جملہ رقبہ اس وقت جامعہ اسلامیہ کے قبضہ میں دی گئی تاکہ ادارہ مذکور وہاں ہاسٹل و بلڈنگ وغیرہ کی سہولت قائم کر سکے۔ اس نوٹیفکیشن کے اجراء کے بعد آج تک یہ بلڈنگ اور اس سے ملحقہ ایریا غیر متنازعہ طور پر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے زیر تصرف، زیر قبضہ اور استعمال میں ہے اور آج تک کسی طرف سے کوئی مداخلت یا مزاحمت نہ ہوئی ہے۔
2. یہ کہ سال 2015 میں پرنسپل گورنمنٹ عباسیہ ہائر سیکنڈری سکول، بہاولپور نے ایک دعویٰ اس جائیداد کے قبضہ کے حصول کے لئے عدالت دیوانی میں دائر کیا۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے اس دعویٰ کی پوری طرح مدافعت کی اور بالآخر بحوالہ حکم و پرچہ ڈگری مورخہ 2016-02-01 یہ دعویٰ گورنمنٹ عباسیہ ہائر سیکنڈری سکول بہاولپور کے خلاف اور بحق اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور فیصلہ ہوا۔
3. یہ کہ اس جائیداد کے قبضہ و تصرف اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کی نسبت کوئی شک و شبہ ہے اور نہ ہی کوئی تنازعہ ہے۔ خانہ ملکیت میں صوبائی حکومت کا اندراج اگرچہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے کسی قسم کے حقوق کو متاثر نہ کرتا ہے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور اس جائیداد، بلڈنگ، تعمیرات اور بقیہ رقبہ سے کلی طور پر استفادہ کر رہی ہے پھر بھی باقاعدہ طور پر اس رقبہ کو اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے نام منتقل کرنے کے

لئے کارروائی شروع کر دی گئی ہے جو کہ متعلقہ ادارے کے پاس زیر کارروائی ہے۔ یہ کارروائی موجودہ وائس چانسلر کے دور میں شروع ہوئی جو کہ بہت عرصہ پہلے شروع ہو جانی چاہئے تھی۔ موجودہ وائس چانسلر نے خواجہ فرید ریلوے کیمپس کے گرد جملہ رقبہ پر موجود قبضہ گروپ سے زمین کو قانونی طور پر خالی کروانے کے بعد دیوار تعمیر کروائی اور جملہ رقبہ جامع اسلامیہ کے قبضہ تصرف میں اب قانونی طور پر آ گیا۔

4. یہ کہ نواب صاحب بہاولپور کے فرمان سال 1935 کے تابع یہ جائیداد مکمل طور پر جامعہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کی ملکیت شمار ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں بی ایس کیمسٹری کے پہلے سمسٹر اور کل سمسٹرز کی فیس پوچھی تھی۔ میں آپ کے توسط سے محکمہ کو متوجہ کر رہا ہوں کہ بہاولپور کے لوگ لاہور کے مقابلے میں economically low profile پر ہیں۔ اب یہاں دیکھیں کہ اسلامیہ یونیورسٹی نے پہلے سمسٹر کی فیس مع رجسٹریشن 30800 روپے رکھی ہے اور باقی سات سمسٹرز کی فیس 201600 روپے رکھی ہے اور اس طرح کل سمسٹرز کی فیس 232400 روپے لیتے ہیں۔ اسی طرح آپ دیکھیں کہ پنجاب یونیورسٹی لاہور کی پرانی یونیورسٹی ہے اور لاہور کے لوگوں کی معاشی حالت بہاولپور کے لوگوں کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہے۔ آپ دیکھیں کہ یہ فیس لاہور میں 17400 روپے اور تمام سمسٹرز کی فیس 121300 روپے ہے۔ میں آپ کے توسط سے محکمے سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کا کوئی والی وارث ہے کہ کوئی بھی یونیورسٹی اپنی مرضی کے ساتھ سٹوڈنٹس کو ذبح کرتی رہے کیا کوئی پوچھنے والا نہیں ہے؟ میں اس پر شدید احتجاج کرتا ہوں کہ پنجاب یونیورسٹی اتنی کم فیس لے رہی ہے جبکہ اسلامیہ یونیورسٹی اتنی زیادہ فیس لے رہی ہے۔ میں اس بات پر واک آؤٹ نہیں کروں گا بلکہ میں اس بات کا جواب لوں گا۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ واک آؤٹ کیوں کریں گے آپ اس پر بات کریں گے اس پر واک آؤٹ کرنے کا کیا مقصد ہے؟ آپ بات کریں تو میں ان سے اس بارے میں پوچھتا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ جو disparity ہے اس کا کون ذمے دار ہے تو کیا یہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ اس disparity کو ٹھیک کروا سکتی ہیں؟ یعنی میں یہ چاہتا ہوں کہ اصولی طور پر اسلامیہ یونیورسٹی کا fee structure پنجاب یونیورسٹی سے کم ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ اس کے بارے میں بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر سے to some extent agree کرتی ہوں لیکن اسلامیہ یونیورسٹی کا بھی فیس سٹرکچر سنڈیکیٹ سے approved ہے۔ اسلامیہ یونیورسٹی میں جو بی ایس کیمسٹری کی فیس ہے وہ اس لئے زیادہ ہے کہ وہ صرف evening course کروا رہی ہے اور morning course وہاں پر ابھی شروع نہیں ہوا ہے اور evening course comparatively دنیا بھر میں ہر جگہ مہنگا ہوتا ہے کیونکہ وہ self- finance پر consider کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کی بات سن لینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اسلامیہ یونیورسٹی میں ابھی four years morning session BS Chemistry شروع نہیں ہوا ہے بلکہ اس کے بعد جتنے بھی science کے sessions اسلامیہ یونیورسٹی کروا رہی ہے for BS four years وہ almost پنجاب یونیورسٹی سے قریب تر ہیں لیکن سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ fee structure سنڈیکیٹ نے approve کیا ہے اس کے بعد یہ یونیورسٹی میں apply ہوا ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! اب اس کا کیا علاج ہوگا وہ تو بتا دیں اگر آپ اس بارے میں کچھ کر سکتی ہیں تو وہ طریق کار بتا دیں، if it is possible?

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس کیس کو ہم پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کو refer کرتے ہیں تاکہ وہ دونوں یونیورسٹیوں کی فیس کو comparison کر کے اس کا کوئی بہترین حل ہمیں تجویز کر سکے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ ایجوکیشن devolve ہو گئی ہے لہٰذا پنجاب کے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو ان disparities کو take up کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! یہ تقریباً ایک لاکھ روپے کے قریب فرق بنتا ہے تو یہ بات کچھ اچھی نہیں لگی ہے۔ محکمے کو کہیں کہ اس کا کیا کوئی طریق کار ہوگا وہ طریقہ بتا دیں تاکہ یہ اس کے مطابق عمل کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس کو ہم review کرتے ہیں اور پنجاب ہائرایجوکیشن کمیشن کو refer بھی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے یہ معاملہ ہم پنجاب ہائرایجوکیشن کمیشن کو refer کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس پر احتجاج کرتا ہوں۔ یہ معاملہ refer کر دیں گے تو چلیں refer ہو جائے گا لیکن پھر بھی پتا نہیں یہ کب تک ہو گا؟

جناب سپیکر: نہیں، اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیتے ہیں اس کی رپورٹ within two months آئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! چلیں، ٹھیک ہے اس کا دو ماہ میں decision ہو جائے اور یہ اسمبلی میں آ جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ٹھیک ہے لیکن اس معاملے کو اچھے طریقے سے دیکھا جائے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8460 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پی ایس ٹی کالج کمالیہ سے متعلقہ تفصیلات

*8460: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہائرایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی ایس ٹی کالج کمالیہ کو ورچوئل یونیورسٹی کیمپس کی سہولیات فراہم کی گئی اور کب، کیا ساز و سامان فراہم کیا گیا اور لاگت کیا تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ورچوئل یونیورسٹی کیمپس، پی ایس ٹی کالج کمالیہ میں آپریشنل نہ ہے اگر ہاں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کمپیوٹرز اور اے سی کہاں گئے، کیا پی سی، اے سی، ٹی وی کا فزیکل چیک کیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کسی کالج کے پرنسپل کو اپنے دفتر میں اے سی لگانے کی اجازت نہ ہے، اگر جواب اثبات میں ہے تو پرنسپل پی ایس ٹی کالج کمالیہ کئی سالوں سے حکومتی خرچ پر اپنے دفتر میں اے سی کیوں استعمال کر رہا ہے؟

(ہ) کیا محکمہ / حکومت پرنسپل کے دفتر میں اے سی کے غیر قانونی استعمال کی رقم کی وصولی کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) گورنمنٹ پی ایس ٹی پوسٹ گریجویٹ کالج کمالیہ کو ورچوئل یونیورسٹی کی سہولیات کبھی بھی فراہم نہیں کی گئیں۔ کالج انتظامیہ کی طرف سے ورچوئل یونیورسٹی کو چٹھی نمبر 317 مورخہ 07.07.2007 کے تحت الحاق کی درخواست کی گئی۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس پر یونیورسٹی رجسٹرار نے لیٹر نمبر 5643 مورخہ 23.08.2007 کو الحاق کے لئے کچھ شرائط عائد کیں۔ چٹھی کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جو کہ کالج کے لئے پوری کرنا ممکن نہ تھا جس بناء پر یہ کیمپس قائم نہیں ہوا للذا ورچوئل یونیورسٹی کی طرف سے کسی قسم کا کوئی ساز و سامان فراہم نہیں کیا گیا۔

(ب) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پی ایس ٹی پوسٹ گریجویٹ کالج کمالیہ میں ورچوئل یونیورسٹی کا کیمپس آپریشنل نہ ہے جس کی وجوہات اوپر (الف) میں بیان کر دی گئی ہیں۔

(ج) کالج میں کمپیوٹر، اے سی اور ٹی وی وغیرہ 2007 میں کالج کمپیوٹر لیب کے لئے خریدے گئے جس کے لئے گرانٹ حکومت پنجاب نے آرڈر نمبر SO(P-III)1-175/2002 مورخہ 08.11.2007 کے تحت منظور کی (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) اور یہ سارا سامان اس وقت کالج کمپیوٹر لیب میں موجود ہے۔ کالج کمپیوٹر لیب فنکشنل ہے اور اس سے انٹر، ڈگری، ایم اے اور بی ایس کے طلباء و طالبات مستفید ہو رہے ہیں نیز اس کی باقاعدہ فزیکل چیکنگ کی جاتی ہے۔

(د) گورنمنٹ پی ایس ٹی پوسٹ گریجویٹ کالج کمالیہ میں پرنسپل کے دفتر میں پہلے سے اے سی لگا ہوا تھا لیکن یہ خراب ہونے کی وجہ سے کبھی بھی استعمال میں نہیں رہا۔

(ہ) چونکہ پرنسپل کے دفتر میں اے سی استعمال ہی نہیں ہوتا للذا رقم کی وصولی کا کوئی جواز نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! kindly اس سوال کے annexures provide کئے جائیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! کیا آپ کے پاس اس سوال کے annexures ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! چٹھی نمبر 317 مورخہ 07.07.2007 اور یونیورسٹی رجسٹرار لیٹر نمبر 5643 مورخہ 23.08.2007 کے annexures مجھے provide کئے جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جی، میرے پاس annexures موجود ہیں لہٰذا میں ان کو کاپی provide کر دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! اچھا آپ کے پاس ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کے پاس annexures موجود ہیں تو اسمبلی سیکرٹریٹ مجھے کیوں provide نہیں کر رہا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں ان کو اس کی کاپی provide کر دیتی ہوں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر یہ مجھے کاپی دیں گی تو پھر ہی میں اس پر کوئی ضمنی سوال کروں گا۔ مجھے جو annexures دیئے گئے ہیں یہ وہ annexures نہیں ہیں جو اس میں لکھے ہوئے ہیں لہٰذا مجھے وہ annexures دیئے جائیں جو کہ یہاں پر لکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! مہربانی جلدی کریں اگر آپ کے پاس annexures ہیں تو ان کو دے دیں اگر نہیں ہیں تو مجھے بتائیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ annexures مجھے ابھی provide کئے گئے ہیں لہٰذا مجھے ان کو پڑھنے کا وقت دیا جائے کیونکہ میں صبح سے مانگتا پھر رہا ہوں اور اسمبلی سیکرٹریٹ کہتا ہے کہ ہمارے پاس ہیں ہی نہیں۔ یہ آپ کی شفقت کی وجہ سے مجھے موصول ہو گئے ہیں ورنہ یہ پتا نہیں اسمبلی سیکرٹریٹ نے کدھر دبائے ہوئے تھے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں ان annexures کی فوٹو کاپی کروا کے انہیں provide کر دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! پھر کیا اس سوال کو pending کر دیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! نہیں، اس سوال کو pending کیوں کر دیں، یہ بہت ہی اہم سوال ہے اور بہت مشکل سے آج آیا ہے؟

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! سب کے سوال ہی اہم ہوتے ہیں لہٰذا آپ کیلئے کا ہی سوال اہم نہیں ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس سوال کو تھوڑی دیر آدھ گھنٹے کے لئے pending کر دیں اور اس سوال کو آخر میں take up کر لیں۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! ٹھیک ہے اگر وقت ملا تو پھر take up کر لیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ آج کے دن کا ہی سوال ہے تو اس کو تھوڑی دیر کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے اس کو پھر دیکھیں گے۔ اب آپ اپنے اگلے سوال پر آ جائیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آج اتنے سوال ہی نہیں ہیں میں نے آج کی ساری کارروائی پڑھی ہے لہٰذا kindly اس سوال کو تھوڑی دیر کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! کس کا سوال نہیں ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آج کے دن اتنے زیادہ سوالات نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! ایسے نہ کریں آپ کا آگے بھی ایک سوال ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! وہ مختلف سوال ہے اور یہ مختلف سوال ہے لہٰذا میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ اس کو پندرہ، بیس منٹ تک کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: اس سوال کو ہم pending کرتے ہیں کیونکہ اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ اگر اسمبلی سیکرٹریٹ مجھے annexures نہیں provide کر رہا تھا تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے کیا اس سوال کو بھی pending کر دیں؟ سوال نمبر بولیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8461 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پی ایس ٹی کالج کمالیہ میں زائد فیس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*8461: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن حکومت پنجاب نے کمپیوٹر فیس 2400 روپے فی طالب علم سے کم کر کے 300 روپے فی طالب علم کرتے ہوئے 2016 میں ایک نوٹیفکیشن جاری کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نوٹیفکیشن کے باوجود پی ایس ٹی کالج کمالیہ میں ابھی تک طالب علموں سے 300 روپے کی بجائے 2400 روپے کمپیوٹر فیس وصول کر رہا ہے؟

(ج) یہ اضافی 2100 روپے فی طالب علم کہاں جا رہے ہیں کیا محکمہ اس کے پرنسپل و دیگر افراد جنہوں نے قانون ہذا کی خلاف ورزی کی اور غریب طلباء سے زائد وصولی کی، کے خلاف اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) جی ہاں! محکمہ ہائر ایجوکیشن پنجاب نے 16۔ مئی 2016 کو ایک نوٹیفکیشن جاری کیا تھا جس میں واجبات کی شرح تبدیل کی اور کمپیوٹر فنڈ 300 روپے سالانہ مقرر کیا۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) نہیں مذکورہ نوٹیفکیشن کے اجراء کے بعد گورنمنٹ پی ایس ٹی پوسٹ گریجویٹ کالج کمالیہ میں کسی طالب علم سے کمپیوٹر فنڈ کی مد میں 2400 روپے وصول نہیں کئے گئے بلکہ نوٹیفکیشن کے مطابق 300 روپے ہی وصول کئے گئے۔

(ج) سال دوم کے طلباء جن کا داخلہ 2015 میں ہوا تھا، نوٹیفکیشن کے اجراء کے بعد زائد فیس واپس کر دی ہے جس کا ریکارڈ کالج میں موجود ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال ہے کہ جب نوٹیفکیشن آ گیا تھا تو اس کے بعد انہوں نے کتنے سٹوڈنٹس کو فیس واپس کی اور اس کی amount کتنی تھی؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! وہ پوچھ رہے ہیں کہ محکمہ نے کتنے سٹوڈنٹس کو کتنی رقم واپس کی ہے یا ان کی adjustment کی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! میں ان کو بتانا چاہتی ہوں کہ یہ مئی میں نوٹیفکیشن آیا تھا اور کمپیوٹر فیس۔۔۔

MR SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ نوٹیفکیشن 16- مئی 2016 کو آیا تھا اور جو کمپیوٹر فیس وصول کی گئی تھی وہ اپریل میں کی گئی تھی لہذا 300 روپے کٹوتی کرکے بقایا تمام رقم 2100 روپے ان سٹوڈنٹس کو واپس کر دی گئی تھی لہذا ان تمام سٹوڈنٹس جنہوں نے یہ رقم واپس وصول کی ہے اس کی لسٹ میرے پاس موجود ہے۔ اگر ان کو وہ لسٹ چاہئے تو میں ان کو دے دوں گی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے ان سے یہ پوچھا ہے کہ وہ کتنی رقم تھی اور کتنے سٹوڈنٹس کو واپس کی گئی اور صرف 2015 کے سٹوڈنٹس کو واپس کیوں کی گئی 2016 کے سٹوڈنٹس جو کہ fresh admission تھے ان کو واپس کیوں نہیں کی گئی؟

MR SPEAKER: Prospective effect or retrospective effect?

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ kindly محکمے کو bail out نہ کریں۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! جب محکمے نے اس کو شائع کیا ہوگا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے بتایا ہے کہ صرف 2015 کے سٹوڈنٹس کو فیس واپس کی گئی ہے لیکن 2016 کے سٹوڈنٹس کی فیس واپسی کا جواب میں کوئی ذکر نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! 2016 کو نوٹیفکیشن جاری ہوا ہے جس میں کمپیوٹر فیس 2400 سے کم کرکے 300 کر دی گئی اور اس کے تحت سٹوڈنٹس کے 2100 کے واجبات بقایا تھے جو کہ کالج نے واپس کرنے تھے۔ جس کے تحت میرے پاس اس وقت 67 سٹوڈنٹس کی لسٹ موجود ہے جن کو یہ 2100 روپے واپس کئے گئے تھے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا ہے جیسا کہ انہوں نے سوال کے جز (ج) کے جواب میں لکھا ہے کہ سال دوم کے طلباء جن کا داخلہ 2015 میں ہوا تھا، نوٹیفکیشن کے اجراء کے بعد زائد فیس واپس کر دی ہے جس کا ریکارڈ کالج میں موجود ہے۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ 2015 کے سال دوئم کے بچوں کی فیس تو واپس کر دی ہے لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: کیا آپ سال 2016 کی بات کر رہے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! لیکن انہوں نے 2016 میں جو fresh admissions ہوئے تھے ان بچوں کی فیس واپس کیوں نہیں کی کیونکہ جہاں تک مجھے اطلاع ہے یہ فروری یا مارچ میں نئے admissions ہو جاتے ہیں اور ان سے فیس وصول کر لی جاتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! مورخہ 16۔ مئی 2016 کو نوٹیفکیشن جاری ہوا جن بچوں سے مارچ اور اپریل میں فیس لی گئی تھی ان کو اس سال کا 2100 روپیہ واپس کر دیا گیا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! جواب میں سال 2015 کے سال دوم کے بچوں کا لکھا ہوا ہے لیکن 2016 کے بچوں کا نہیں لکھا ہوا۔ اگر پیسے واپس دیئے ہیں تو کتنے بچوں کو واپس دیئے ہیں اور اگر نہیں تو کیوں واپس نہیں دیئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! تمام 67 بچے جن سے extra فیس لی گئی تھی اُن کو واپس کر دی گئی ہے اور یہ سال 2016 کے ہی بچے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: پھر 2015 کے بچوں کی تعداد بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ 2016 میں نوٹیفکیشن آیا تھا تو obviously اس کے بعد ہی جن بچوں سے فیس وصول کی گئی تھی اُن کو ہی ہم نے واپس کرنی تھی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! محترمہ ہمیں technically گھما رہی ہیں۔ میں سوال دہرا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جب سے انہوں نے نوٹیفکیشن کیا ہے وہ آپ کو بتا دیا ہے۔ آپ ایسے نہ کیا کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں سوال دہرا دیتا ہوں کیونکہ شاید سوال اُن کو سمجھ نہیں آیا۔

جناب سپیکر: جی، ایسے نہ کہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: میں سوال دہرا دیتا ہوں، شاید سوال سمجھ آ جائے۔

جناب سپیکر: جو بات نہ سمجھنے والی ہے آپ وہی کریں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہے کہ سال دوم کے طلباء جن کا داخلہ 2015 میں ہوا تھا، نوٹیفکیشن کے اجراء کے بعد زائد فیس واپس کر دی ہے۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ 2015 کے بچوں کو فیس واپس کی گئی ہے تو کتنے بچوں کو واپس کی گئی، 2016 کے اندر جو fresh admission ہوئے تھے وہ کتنے بچے تھے اور کتنے بچوں کو فیس واپس کی گئی، اگر نہیں کی گئی تو فیس کے پیسے کہاں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں ان کو دوبارہ explain کر دیتی ہوں کہ فیس کم کرنے کا نوٹیفکیشن 16۔ مئی 2016 کو جاری ہوا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: معزز ممبران! مجھے ان کی بات سننے دیں۔ آرڈر پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ نوٹیفکیشن 16۔ مئی 2016 کو جاری ہوا جس کے تحت مارچ اپریل 2016 میں بچوں کے داخلے ہوئے تھے اور 67 بچوں سے کمپیوٹر فیس وصول کر لی گئی تھی، اُن کو اس نوٹیفکیشن کے بعد 2100 روپے فیس واپس کر دی گئی تھی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! مجھے 16-2015 کی الگ الگ تعداد بتائی جائے۔

جناب سپیکر: آپ گول مول پوچھ رہے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے صرف یہ پوچھا ہے کہ 2015 کے ٹوٹل کتنے بچوں کو فیس واپس کی گئی اور 2016 کے کتنے بچوں کو واپس کی گئی؟

جناب سپیکر: It's not good! انہوں نے آپ کی بات کا جواب دے دیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! وہ صرف 67 بچوں کا بتا رہی ہیں لیکن مجھے 16-2015 میں داخل ہونے والے بچوں کا بتا دیں یا پھر ٹوٹل 67 بچے ہی ہیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے آپ کو بتا دیا ہے جو آپ نے سن لیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے صرف 67 بچوں کا بتایا ہے لیکن وہ مجھے وضاحت سے بتائیں کہ 2015 کے داخلے کے بچے تھے یا 2016 کے داخلے کے بچے تھے؟

جناب سپیکر: جی، ایسا نہیں ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق وہاں سے پیسے خُورد بُرد کر لئے گئے ہیں اس لئے مجھے clear کر دیا جائے کہ کون سے سال کے کتنے بچوں نے فیس دی؟

جناب سپیکر: محترمہ! وہ کہہ رہے ہیں کہ رقم خُورد بُرد کی گئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اگر ان کی specific شکایت ہے تو مجھے بتادیں جس کو ہم دیکھ لیں گے ورنہ 2016 میں جب یہ نوٹیفکیشن آیا ہے تو 2016 کے بچوں کی ہی فیس واپس ہو گی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا اتنا سا سوال ہے کہ کتنے بچوں کی فیس واپس ہوئی؟

جناب سپیکر: وہ آپ کو بتا تو رہی ہیں کہ 67 بچوں کی فیس واپس ہوئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ 67 بچے ہیں جس کی لسٹ میرے پاس موجود ہے جو میں آپ کو دے دوں گی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! 2015 میں کتنے بچے تھے؟

جناب سپیکر: بس اب آپ تشریف رکھیں اور ایسے نہ کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں ابھی یہ سوال نہیں آیا تھا تب میں نے معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کو لابی کے اندر personally یہ رسیدیں بھی دی تھیں جن بچوں سے extra فیس وصول کی گئی۔ میں نے already اس معاملے پر بتایا ہوا ہے کہ پرنسپل صاحب نے فیسوں کی رقم خورد برد کر لی ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے جو شکایت کی ہے اس کے بارے میں آپ کے پاس کیا ثبوت ہے؟ آپ تشریف رکھیں اور ایسے نہ کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کو already بتایا تھا۔

جناب سپیکر: جی، اب آپ تشریف رکھیں کیونکہ دوسرے ممبران کے بھی سوال ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! مجھے میرے سوال کا جواب تو دیا جائے۔

جناب سپیکر: انہوں نے جواب دے دیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! مجھے جواب نہیں ملا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ دوبارہ بتادیں جو وہ کہہ رہے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ مجھے بتائیں کہ 2015 میں کتنے بچے تھے؟

جناب سپیکر: آپ ذرا آرام سے بات کریں۔ Be very careful

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ مجھے الگ الگ تعداد بتا دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ذرا بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں دوبارہ explain کر دیتی ہوں۔ یہ 16 مئی 2016 کو نوٹیفکیشن آیا تھا لہٰذا 2016 میں جن بچوں سے فیس وصول کی گئی تھی ہم نے اُن کو ہی فیس کے پیسے واپس کرنے تھے لیکن اس سے پہلے notified نہیں تھا۔ اگر ان کی کوئی specific شکایت ہے تو میں ان سے discuss کر لیتی ہوں اور یہ مجھے بتا دیں تو ہم اس معاملے کو sort out کر لیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے ان سے پہلے بھی discuss کیا تھا۔

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں اور بس کریں کیونکہ انہوں نے آپ کو ساری بات بتا دی ہے۔ آپ جان بوجھ کر اس کو مت الجھائیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں آپ کے حکم پر بیٹھ جاتا ہوں لیکن میں جواب سے مطمئن نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 8538 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8625 محترمہ گلناز شہزادی کا ہے، انہوں نے request کی ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8699 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8700 بھی الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 8727 ہے۔ ویسے دل تو میرا یہ چاہتا ہے کہ یہ پورا جواب پڑھ کر سنائیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس کی demand نہیں کر رہا بلکہ صرف کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بس ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: چلیں، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

یونیورسٹیوں میں بروقت فیس ادا نہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*8727: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اگر ایک طالب علم یونیورسٹی میں تعلیم کے دوران کسی سمسٹر کی فیس بروقت نہ جمع کروا سکے تو اس پر کتنا جرمانہ وصول کیا جاتا ہے سرکاری اور پرائیویٹ یونیورسٹیز کے نام اور جرمانہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اس طرح کے جرمانے کس طریق کار کے مطابق طے کئے جاتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، ٹیکسلا: اگر کوئی سٹوڈنٹ فیس یا واجبات جمع نہ کرائے تو مقررہ تاریخ کے بعد۔/10 روپے فی یوم کے حساب سے جرمانہ دن کے اندر اصل فیس کے ساتھ یونیورسٹی مین اکاونٹ میں جمع کرائے گا۔ دس دن گزرنے کے بعد ڈیفالٹر سٹوڈنٹ کا نام یونیورسٹی رول سے خارج کر دیا جائے گا اور re-admission کی صورت میں اصل فیس کے ساتھ re-admission فیس۔/2100 روپے کیٹیگری A-1 سے اور کیٹیگری ایکس غیر ملکی اور سمندر پار لوگوں کے بچوں سے۔/5100 روپے یونیورسٹی مین اکاونٹ میں جمع کرائے جائیں گے۔

یونیورسٹی آف سرگودھا: اگر کوئی طالب علم یونیورسٹی میں تعلیم کے دوران کسی سمسٹر کی فیس بروقت نہ جمع کروا سکے تو اس پر 100 روپے فی دن کے حساب سے جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔ مزید برآں یہ واضح کیا جاتا ہے کہ اس طرح کے زیادہ تر کیسز میں طالب علم کی درخواست پر ناگزیر وجوہات کو دیکھتے ہوئے جرمانہ معاف کر دیا جاتا ہے اور یونیورسٹی جرمانہ بطور کنٹرول میکنزم استعمال کرتی ہے۔ فیس بروقت جمع نہ کروانے پر تمام طالب علموں پر یکساں ریٹ سے جرمانہ عائد کیا جاتا ہے اگر کوئی طالب علم اپنے شعبہ اور ٹریژر آفس کو مطلع کر دے کہ فیس جمع

کروانے میں تاخیر مالی مشکلات یا ناگزیر حالات کے باعث ہوئی ہے تو جرمانہ معاف کر دیا جاتا ہے۔

خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، رحیم یار خان:

اگر کوئی طالب علم یونیورسٹی میں تعلیم کے دوران کسی سمسٹر میں فیس بروقت نہ جمع کروا سکے تو اس سے یونیورسٹی میں لاگو شدہ فیس ریگولیشنز کے تحت جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔ اس حوالے سے فیس ریگولیشنز باقاعدہ اکیڈمک کونسل میں پیش کئے جاتے ہیں اور اکیڈمک کونسل کی سفارشات کے بعد سینڈیکیٹ سے ان کی منظوری ہوتی ہے۔ تفصیل Flag-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان:

ہر سمسٹر کے آغاز پر فیس کا شیڈول جاری کیا جاتا ہے۔ طلباء و طالبات کو سب سے پہلے بغیر جرمانے کے فیس کی ادائیگی کے لئے کچھ دن دیئے جاتے ہیں۔ اگر کوئی طالب علم مقررہ تاریخ تک فیس جمع نہیں کرواتا تو مبلغ۔/600 روپے سنگل لیٹ فیس کے ساتھ فیس کی ادائیگی کر سکتا ہے۔ اگر اس دوران بھی فیس ادا نہ ہو تو جرمانے کی شرح ڈبل لیٹ فیس یعنی۔/1200 روپے ہو جاتی ہے۔

محمد نواز شریف یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ملتان:

اس حوالے سے بیان کیا جاتا ہے کہ ہمارے ادارے محمد نواز شریف یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ملتان میں اگر کوئی طالب علم بروقت فیس ادا نہ کر سکے تو اسے ایک ماہ کا وقت دیا جاتا ہے اور اس دوران اس پر کسی قسم کا جرمانہ عائد نہیں کیا جاتا البتہ ایک ماہ گزر جانے کے بعد اس کا داخلہ منسوخ کر دیا جاتا ہے اور دوبارہ داخلہ کی صورت میں ایک ہزار روپے ری ایڈمیشن فیس کی مد میں وصول کی جاتی ہے۔

گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی سیالکوٹ:

1. جامعہ طالبات کو فیس جمع کروانے کے لئے نوٹس جاری کرتی ہے۔ فیس جمع کروانے کی مدت کا تعین طالبات کی تعداد کو پیش نظر رکھ کر کیا جاتا ہے۔ بالعموم طالبات کے ایک گروپ کو بنک میں فیس جمع کروانے کے لئے تین سے چار دن کا عرصہ دیا جاتا ہے۔
2. جامعہ مستحق طالبات کو پہلے سمسٹر کے لئے نصف سے لے کر پوری فیس معافی تک کی رعایت دیتی ہے اور طالبہ کے ڈگری کے مکمل ہونے تک CGPA تین یا تین سے زیادہ ہونے کی صورت میں یہ رعایت برقرار رہتی ہے۔

3. اس صورت میں کہ اگر کوئی طالبہ کسی معاشی مسئلے کی وجہ سے مقررہ تاریخ تک فیس جمع کروانے کے قابل نہیں ہے اور وہ فیس جمع کروانے کی مدت میں توسیع کی درخواست کرتی ہے تو اس صورت میں اُسے لیٹ فیس ادا کرنے کی اجازت دے دی جاتی ہے۔
4. اس صورت میں اگر کوئی طالبہ اقساط میں فیس ادا کرنے کی درخواست کرتی ہے تو اُسے اس بات کی اجازت دی جاتی ہے۔
5. گزشتہ کئی برس سے یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ طالبات جامعہ کے واجبات وقت پر ادا کرنے میں سنجیدہ نہیں ہیں اور سلسلے میں تاخیر سے کام لیتی ہیں۔ سنڈیکیٹ نے اس بات کا نوٹس لیتے ہوئے یہ فیصلہ کیا کہ آئندہ ایسی طالبات پر (100) سو روپے فی یوم کے حساب سے جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ اس فیصلے کے نفاذ کے بعد مارچ 2017 کے مہینے میں طالبات نے اپنے ذمہ واجبات بروقت ادا کر دیئے۔ طالبہ کی جانب سے مقررہ مدت میں فیس جمع نہ کروانے کی اگر کوئی معقول وجہ ہو تو اس صورت میں حکام جرمانہ معاف کرنے کا حق رکھتے ہیں۔

انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی آف دی پنجاب، لاہور:

یونیورسٹی ہذا کی پالیسی کے مطابق جو طالبعلم یونیورسٹی میں تعلیم کے دوران کسی سمسٹر کی فیس بروقت جمع نہ کروا سکے تو اُس پر کوئی جرمانہ وصول نہیں کیا جاتا۔

گورنمنٹ صادق کالج وومن یونیورسٹی، بہاولپور:

اگر کوئی طلبہ اپنی فیس اور واجبات دی گئی تاریخ پر ادا کرنے میں ناکام رہتی ہے تو اسے ایک ہزار روپے جرمانہ ہو گا (اگر واجبات مقررہ آخری تاریخ کے بعد دس دنوں کے اندر ادا کر دیئے جاتے ہیں) اور دو ہزار روپے (اگر واجبات مزید اگلے دس دنوں کے اندر ادا کر دیئے جاتے ہیں) اور چار ہزار روپے (اگر واجبات مزید اگلے دس دنوں کے اندر ادا کر دیئے جاتے ہیں) اگر کوئی طالبہ مقررہ آخری تاریخ سے اگلے تیس دنوں کے اندر واجبات ادا نہیں کرتی تو اس کا ایڈمیشن خارج کر دیا جائے۔ مجاز اتھارٹی چیئرمین ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ کی سفارش پر اسے بحال کر سکتی ہے اور اسے اضافی چار ہزار روپے جمع کروانا ہوں گے۔

یونیورسٹی آف گجرات:

مطلع کیا جاتا ہے کہ جامعہ گجرات میں سمسٹر کے دوران بروقت فیس ادا نہ کرنے سے متعلق جرمانے کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

1. بعد از مقررہ تاریخ فیس نادہندگان سے مبلغ 750 روپے فی سمسٹر (صرف بہار 2015 سے پہلے فیس نادہندگان پر لاگو) جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔

2. بہار 2015 سے مقررہ تاریخ کے بعد سے مبلغ 20 روپے فی دن جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔

اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور:

کل زیادہ سے زیادہ جرمانہ۔/4000 روپے ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

1. اسلامیہ یونیورسٹی کے شعبہ جات میں داخلہ کے قواعد کی شق 9 کے تحت طالب علم اپنے سمسٹر کی فیس جمع کرانے کی مقررہ تاریخ کے بعد فیس لیٹ جمع کروانے پر پہلے 10 دن کے لئے۔/1000 روپے، 20 دن تک لیٹ جمع کروانے پر۔/2000 روپے جبکہ 30 دن لیٹ ہونے پر مبلغ۔/4000 روپے بطور لیٹ فیس / جرمانہ جمع کروانا ہوگی۔
2. 30 دن تک فیس جمع نہ کروانے پر متعلقہ شعبہ طالب علم کا داخلہ خارج کردے گا اور داخلہ کی بحالی کے لئے۔/4000 روپے مزید جمع کروانا ہوں گے۔

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور:

یو ای ٹی، لاہور میں بروقت فیس ادا نہ کرنے کی صورت میں یونیورسٹی ہذا طالب علم پر لیٹ فیس جرمانہ عائد کرتی ہے جو کہ کل فیس 30,000 فی سمسٹر کا پانچ فیصد ہوتا ہے جو کہ فیس کی جمع کروانے کی آخری تاریخ کے بعد سے تیس دن تک لاگو ہوتا ہے۔ تاہم یہ جرمانہ اکثر اوقات طالب علم کی درخواست کو مدنظر رکھتے ہوئے وائس چانسلر معاف کر دیتے ہیں۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور:

جی سی یونیورسٹی، لاہور میں اگر کوئی طالب علم مقررہ تاریخ تک فیس جمع نہیں کرواتا تو اس کو درج ذیل طریق کار کے مطابق جرمانہ کیا جاتا ہے۔

1۔	مقررہ تاریخ گزرنے کے دس یوم کے اندر:	۔/500 روپے
2۔	مقررہ تاریخ گزرنے کے دس یوم کے بعد:	۔/2000 روپے
3۔	مقررہ تاریخ گزرنے کے ایک ماہ بعد:	۔/5000 روپے

جرمانے یونیورسٹی کی فائن پالیسی کے مطابق وصول کئے جاتے ہیں۔

فاطمہ جناح وومن یونیورسٹی، راولپنڈی:

جامعہ فاطمہ جناح برائے خواتین، راولپنڈی میں طالبات کا فیس جمع کروانے کا دورانیہ چھ ہفتوں پر مشتمل ہوتا ہے پہلے تین ہفتے فیس بغیر کسی جرمانے کے جمع کی جاتی ہے اور اس کے بعد اگلے تین ہفتے فیس مع جرمانہ لی جاتی ہے جو کہ بالترتیب 250،500 روپے اور 1000 روپے ہے اس کے علاوہ اگر کوئی طالبہ بروقت فیس جمع نہ کرواسکتی ہو تو یونیورسٹی اقساط میں فیس جمع کروانے کی سہولت بھی فراہم کرتی ہے جس کے لئے طالبہ کو درخواست جمع کروانی ہوتی ہے۔

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان:

اس ضمن میں عرض ہے کہ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان میں تعلیم کے دوران سمسٹر کی فیس تاخیر سے جمع کروانے پر طلباء سے کسی قسم کا کوئی جرمانہ نہیں لیا جاتا۔

یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور:

یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور کے قواعد و ضوابط کے مطابق مقررہ تاریخ تک واجبات ادا نہ کرنے کی صورت میں متعلقہ طلباء و طالبات سے مبلغ 200 روپے جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔ مزید برآں مقررہ تاریخ ختم ہونے کے تیس یوم کے اندر واجبات جرمانہ کی ادائیگی کے ساتھ ادا کئے جا سکتے ہیں۔

مندرجہ بالا قواعد و ضوابط یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور کی سنڈیکیٹ سے منظور شدہ ہیں۔

دی وومن یونیورسٹی، ملتان:

یونیورسٹی آف ملتان کا قیام کچھ عرصہ پہلے ہی ہوا ہے جو کہ جنوبی پنجاب جس کا شمار پسماندہ علاقوں میں ہوتا ہے میں پہلی خواتین یونیورسٹی ہے جس کو مدنظر رکھتے ہوئے طالبات سے کوئی لیٹ فیس چارجز نہیں لئے جاتے۔

لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور:

دوران تعلیم کسی سمسٹر کی فیس بروقت ادا نہ کرنے کی صورت میں طالبات کو مختلف شرح کے مطابق جرمانہ کیا جاتا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

مقررہ کردہ تاریخ کے بعد 15 دن تک 150 روپے

16 دن سے 30 دن تک 250 روپے

30 دن کے بعد 500 روپے

مندرجہ بالا جرمانہ کو ہارڈشپ بنیادوں پر معاف بھی کیا جا سکتا ہے۔

ہائی ٹیک یونیورسٹی ٹیکسلا:

ہائی ٹیک یونیورسٹی ٹیکسلا میں مقررہ تاریخ کے بعد پہلے دس دن میں فیس جمع کروانے والے طالب علم / طالبہ سے باقی ماندہ فیس پر پانچ فیصد اور دس دن سے بیس دن کے درمیان جمع کروانے والے سے باقی ماندہ فیس پر دس فیصد اور بیس دن کے بعد دس ہزار روپے جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔ دو ماہ کے بعد رجسٹریشن معطل کر دی جاتی ہے اور اس کی تجدید کے لئے فیس داخلہ مع باقی ماندہ فیس اور جرمانہ ادا کرنا ہوتا ہے۔

یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب، لاہور:

اس یونیورسٹی میں ہر سمسٹر کے آغاز سے پہلے طلباء فیس کی پہلی قسط ادا کرتے ہیں اور ان کے فیس ادا کرنے پر ان کی حاضری کا کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ شروع ہوتا ہے۔ دوسری قسط دو ماہ کے بعد جس کی تاریخ ادائیگی طالب علم کی پہلی ادائیگی کی رسید پر درج ہوتی ہے، وصول کی جاتی ہے۔ جو طالب علم دو ماہ کے بعد بھی دوسری قسط ادا نہیں کر سکتے ان کو مزید دو ہفتے کا وقت دیا جاتا ہے اور آخر کار فائنل امتحان سے پہلے تین ہفتوں کے اندر بالترتیب پانچ سو، ہزار اور دو ہزار روپے جرمانے کے ساتھ فیس ادائیگی کی اجازت دی جاتی ہے۔ تاہم اس کے باوجود فیس ادا نہ کرنے والے طلباء کو فائنل امتحان سے محروم ہونے اور سمسٹر ضائع ہونے سے بچانے کے لئے پانچ ہزار روپے جرمانہ کے ساتھ خصوصی اجازت برائے ادائیگی فیس دی جاتی ہے۔ حالانکہ فیس کی دوسری قسط دراصل پوری فیس کا حصہ ہوتی ہے جو طلباء کو سمسٹر شروع ہونے سے پہلے ادا کرنا ہوتی ہے۔

یہ طے شدہ طریق کار کا حصہ ہے۔ طلباء کو بار بار یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ وہ اپنی فیس مقررہ تاریخ پر ادا کر دیں۔ جب جرمانہ واجب الادا ہوتا ہے اس کے لئے اطلاع نامہ جاری کیا جاتا ہے۔

یونیورسٹی آف لاہور:

فیس سے متعلق طالب علموں کو ایک عدد نوٹس کے ذریعے مطلع کیا جاتا ہے کہ ان کی فیس کب واجب الادا ہے۔ فیس کی ادائیگی کے لئے تقریباً دو ماہ کا عرصہ دیا جاتا ہے۔ وہ طالب علم جو ذاتی وجوہات کی بنیاد پر مقررہ وقت پر فیس ادا نہیں کرتے اور اپنی جائز مجبوری بیان کرتے ہیں انہیں فیس جمع کروانے کی تاریخ میں توسیع دے دی جاتی ہے اور کوئی جرمانہ وصول نہیں کیا جاتا۔ وہ طالب علم جو نہ تو وقت پر فیس جمع کرواتے ہیں اور نہ ہی کوئی توسیع لیتے ہیں انہیں دو سو روپیہ یومیہ کے حساب سے لیٹ فیس کی مد میں جرمانہ عائد کیا جاتا ہے جو کہ واجب الادا تاریخ کے بعد سے فیس دینے کی تاریخ تک لاگو کیا جاتا ہے

انسٹیٹیوٹ آف سدرن پنجاب، ملتان:

ادارہ ہذا کے قانون وضبط کے مطابق ہر طالب علم کو ماہانہ یا سہ ماہی فیس کے لئے یکم تا دس تاریخ تک ادائیگی کی سہولت دی جاتی ہے اور اس دوران کوئی جرمانہ وصول نہیں کیا جاتا البتہ اگلے ماہ یا سہ ماہی پر غیر اداشدہ رقم کا پانچ فیصد بطور جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔ غیر اداشدہ رقم پر جرمانہ کی شرح کم سے کم رکھی جاتی ہے تاکہ طالب علم کو احساس ہو کہ پرائیویٹ سیکٹر کے ادارے اپنی مدد آپ کے تحت چلائے جاتے ہیں اور وقت پر فیس کی ادائیگی کو یقینی بنانے اور فیس سمیت تمام معاملات پر چیک اینڈ بیلنس رکھنا ادارہ کے معاملات کو چلانے کے لئے ضروری ہے البتہ

کسی طالب علم کی درخواست پر کچھ کیسز میں جرمانہ کی چھوٹ اور فیس کو وقت مقررہ کے بعد جمع کروانے کی سہولت بھی دی جاتی ہے۔

نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس، لاہور:

نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس، لاہور میں ہر سمسٹر کی فیس تین اقساط میں وصول کی جاتی ہے۔ اگر ایک قسط ایک ہفتہ کی تاخیر سے ادا کی جائے تو جرمانہ ایک ہزار روپے وصول کیا جاتا ہے اور اگر دو ہفتے یا اس سے زیادہ تاخیر ہو تو تین ہزار روپے جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔

گفٹ یونیورسٹی، گوجرانوالہ:

گزارش ہے کہ اگر کوئی طالب علم اپنی فیس مقررہ وقت پر جمع نہیں کراپاتا تو مقرر کردہ تاریخ سے تاریخ ادائیگی تک یومیہ پچاس روپے بطور لیٹ فیس وصول کی جاتی ہے جس کا اطلاق رواں سمسٹر کے اختتام تک ہوتا ہے۔

یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور:

یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی ،لاہور کی فیس اور ادائیگیوں کے قواعد و ضوابط اور طریق کار طے شدہ ہیں جن سے طلباء و طالبات کو داخلے کے وقت آگاہ کیا جاتا ہے۔ داخلے کے علاوہ راہنمائے طلباء و طالبات، سٹوڈنٹ ہینڈ بک میں فیس اور ادائیگیوں کا طریق کار درج ہوتا ہے۔ طلباء و طالبات سے سہ ماہی بنیادوں پہ ہر سہ ماہی کی دس تاریخ تک فیس وصول کی جاتی ہے۔ ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں طلباء و طالبات سے سو روپے یومیہ جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔ ادائیگی کی معینہ تاریخ سے دس یوم قبل طلباء طالبات کو بذریعہ نوٹس اور ای میل فیس کی بروقت ادائیگی کے لئے متنبہ کیا جاتا ہے تاکہ طلباء و طالبات غیر ضروری پریشانی میں مبتلا نہ ہوں۔ جرمانے کا مقصد سرمائے کا حصول نہیں بلکہ طلباء و طالبات کو عملی زندگی میں نظم و ضبط کی اہمیت سے روشناس کروانا ہے۔ اس لئے ضرورت مند اور اہل طلباء و طالبات کے جرمانے معاف اور مؤخر بھی کئے جاتے ہیں۔

فارمن کرسچیئن کالج، لاہور:

باوجود متعدد نوٹسز کے اور سمسٹر کی فیس تاریخ کے بڑھانے کی سہولت کے باوجود اگر فیس ادا نہ کی جائے تو طالب علم کو 5000 روپے جرمانہ ادا کرنا ہوتا ہے اور یہ جرمانہ فیس کے ساتھ ادا کرنا ہوتا ہے۔

لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور:

اگر کوئی طالب علم سمسٹر کی فیس بروقت جمع نہ کرواسکے تو اس کو -/20 روپے یومیہ کے حساب سے جرمانہ کیا جاتا ہے، علاوہ ازیں ایک سمسٹر میں دو اقساط میں فیس جمع کروانے کی سہولت بھی

فراہم کی جاتی ہے اور اگر کوئی طالب علم دونوں اقساط جمع نہ کروا سکے تو آخری تاریخ کے ایک ماہ گزرنے کے بعد۔/2000روپے جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔

(ب) پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر یونیورسٹیوں میں جرمانے کی رقم اور طریق کار کا تعین یونیورسٹی سینڈیکیٹ اور بورڈ آف گورنر میں کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس کا جواب تھوڑا لمبا چوڑا ہے اس لئے مجھے بتائیں کہ آپ کون سے جز پر ضمنی سوال کریں گے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جز (الف) پر کروں گا۔

جناب سپیکر: جز (الف) کے کون سے حصے پر کریں گے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اب آپ مجھے ضمنی سوال کرنے دیں۔

جناب سپیکر: جی، کر لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بعض بچے کسی بھی وجہ سے فیس جمع کرانے میں لیٹ ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے ساری وجوہات کا ایک ایک کر کے بتایا ہے کہ اتنے دن لیٹ ہوں تو اتنا جرمانہ ہوتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ کو صرف متوجہ کر رہا ہوں کہ ہر یونیورسٹی نے اپنے اپنے طریق کار بنائے ہوئے ہیں۔ مجھے یہ خوشی ہے کہ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان کی طرف سے کہا گیا ہے کہ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان میں تعلیم کے دوران سمسٹر کی فیس تاخیر سے جمع کروانے پر طلباء سے کسی قسم کا کوئی جرمانہ نہیں لیا جاتا لیکن میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کی بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: وجہ معقول ہو تو پھر معاف کر دیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ میری بات سن لیں کیونکہ یہ بڑا اہم سوال ہے اور میں بہاولپور کے اندر طلباء کی طرف سے face کرتا ہوں۔ اسلامیہ یونیورسٹی نے فیس دس دن لیٹ جمع کروانے پر ایک ہزار روپے، 20دن کے بعد دو ہزار اور 30 دن کے بعد چار ہزار روپے جرمانہ کرنا ہوتا ہے لیکن جواب کے اندر بھی اسلامیہ یونیورسٹی نے ڈنڈی ماری ہے۔ یہ سوالات ہمیں پہلے نہیں ملتے اس لئے تیاری مکمل نہیں ہو سکتی۔ میری فائل کے اندر طالب علم کو جرمانے کی صورت میں ملنے والا voucher موجود ہے جس کی میں مثال دیتا ہوں کہ اس کا والد کھوتا ریڑھی پر مزدوری کر کے گزارا کرتا تھا، اُس کا بچہ

intelligent تھا جس کا BS(IT) میں داخلہ ہو گیا۔ اُس نے آٹھ سمسٹر پڑھنے تھے، پانچ سمسٹر کی فیس بوجوہ لیٹ جمع کروائی، بچے نے امتحان پاس کر لیا اور اُس نے ڈگری لینی تھی۔ یونیورسٹی نے فیس لیٹ جمع کروانے پر آٹھ ہزار روپیہ فی سمسٹر جرمانہ عائد کیا اور اُس نے فیس پوری جمع کروا دی لیکن یونیورسٹی نے کوئی رحم نہیں کیا۔ یہاں پر پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ بیٹھی ہیں میں اُن کو بتاؤں گا کہ میں نے خود وائس چانسلر سے بات کی کہ اس بچے کا باپ کھوتا ریڑھی چلا کر مزدوری کر کے پیسے دیتا ہے، اس بچے کی فیس معافی کے لئے میں نہیں کہتا لیکن 40 ہزار روپے فیس لیٹ جمع کروانے کا جرمانہ عائد کر دیا ہے لہٰذا اس کو خدا کے لئے معاف کر دیں تاکہ وہ ملازمت کے لئے آگے درخواست دے سکے۔ وائس چانسلر صاحب نے کہا کہ یہ ہماری سنڈیکیٹ کمیٹی نے approve کیا ہے جسے میں waive off نہیں کر سکتا۔ میں انتہائی دکھ سے یہ کہتا ہوں کہ اس کے باپ نے کسی سے 40 ہزار روپیہ مزید لے کر جمع اس لئے کروایا کہ بیٹا آگے کسی امتحان کے لئے apply کر سکے۔ میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا ممبر بھی ہوں اس لئے ایک مثال دیتا ہوں کہ ایک یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے سنڈیکیٹ کمیٹی کی approval سے اپنا اور اپنے تمام Deans کا ہاؤس رینٹ بھی double کر لیا۔ وہ تمام PhD's ہیں جس پر میں نے comment کیا کہ مجھے اچھا نہیں لگتا کہ آپ اتنے پڑھے لکھے لوگوں کی oversight کے لئے میں PAC کی طرف سے محکمہ ایجوکیشن کو direction دوں لیکن کیا آپ کو خود خیال نہیں آتا؟ ہم نے کمیٹی کی طرف سے ریکوری کا decision دیا کہ اُن سے اب یہ ریکوری کریں جو کہ ہو رہی ہے اور کچھ نے ریکوری دی ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہر یونیورسٹی کا اپنا معیار ہے اور یہ اپنی مرضی سے جس طرح چاہیں طلباء کو ذبح کرتے ہیں۔ میری یہ دردمندی سے گزارش ہے کہ اگر آپ یہ سوال کمیٹی کے سپرد کر دیں جہاں میں بیٹھتا ہوں اور سارے لوگ آئیں تو وہاں پر ہم اس کو rational کریں۔ میری آپ سے خدا کے لئے یہ request ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں یونیورسٹی کی طرف سے تھوڑا سا صرف یہ بتانا چاہوں گی کیونکہ میں نے mostly وائس چانسلرز سے خود بھی بات کی اور اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے وائس چانسلر سے تو خود میں نے اس حوالے سے بات بھی کی تھی۔ Again وہی بات ہے کہ سنڈیکیٹ نے اس کو approve کیا ہے اور سنڈیکیٹ کو اتھارٹی یونیورسٹی کا چارٹر دیتا ہے کہ وہ یہ approve کرے۔ اس سلسلے میں یونیورسٹی کے حوالے سے وائس چانسلر نے یہ بھی بتایا تھا کہ ان کے پاس بہت سارے بچوں کی ایسی لسٹ before he joins جنہوں نے پوری پوری تعلیم

کے دوران فیس جمع ہی نہیں کروائی before the same reason کہ وہ afford نہیں کر سکتے تو اس کے لئے انہیں تھوڑے سے یہ strict اقدامات کرنے پڑے اور fine لگانا پڑا تاکہ جو بچے وہاں پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں، ان کا یہ sense of responsibility تو ہو کہ انہوں نے اپنی فیس ادا کرنی ہے۔ جہاں تک poor بچوں کا تعلق ہے تو وہاں پر حکومت پنجاب کے اور وزیر اعلیٰ پنجاب کے بہت سارے initiatives ہیں جس میں انہیں بہت سارے scholarships بھی دیئے جاتے ہیں۔ HEC کی طرف سے بھی scholarships ہیں اور پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ کے بھی scholarships ہیں all they have to do is that they have to apply for the scholarships لیکن اگر ہم بالکل نرمی کر دیں گے تو پھر public sector universities کے لئے فیس لینا بہت مشکل ہو جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس پر بحث نہیں کر رہا کہ آپ جرمانہ نہ لگائیں لیکن جرمانہ لگانے کی کوئی حد بھی ہوتی ہے ناں۔ دیکھیں آپ کے سامنے انہوں نے جواب دیا ہے کہ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان کوئی جرمانہ عائد نہیں کرتی اور بچے فیس دیتے ہیں۔ اب اس میں سے اگلا سوال میں ان کو نکال کر دوں گا جب اس کا نمبر آئے گا تو انہیں بھیجوں گا کہ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی میں کتنے لوگ ہیں جنہوں نے بالکل فیس نہیں دی اور یہ جرمانے کی وجہ سے رہ گئے ہیں۔ لوگ دے دیں لیکن مجبوریاں ہوتی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ یہ case پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کو بھجوائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! نہیں۔ یہ ایک کیس کی بات نہیں ہے بلکہ میں یہ چاہتا ہوں اور گزارش یہ ہے کہ مجھے کوئی شوق نہیں ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سوال کمیٹی کے سپرد ہو۔ جہاں پر بیٹھ کر دیکھیں کہ اس کو oversight کیسے کرنا ہے؟ ایک یونیورسٹی آٹھ ہزار روپے لے رہی ہے، دوسری کوئی بھی نہیں لے رہی، کوئی 200 روپے لے رہی ہے اور کوئی 2000 روپے لے رہا ہے تو یہاں کوئی governance ہے کہ جس کی جو مرضی آئے کرتا جائے؟ سنڈیکیٹ ہو گی، پتا نہیں یہ سنڈیکیٹ کہاں سے آ جاتی ہے؟

جناب سپیکر! ظلم کرتے ہیں للہٰذا اس کو کمیٹی کے سپرد کریں۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! سنڈیکیٹ میں آپ بھی بطور ممبران شریک ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کمیٹی میں بیٹھ کر ہم اس کو rationalize کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! اس کو rationalize کروائیں اور اس کا کوئی طریق کار بتائیں۔ کیا آپ کے پاس کوئی طریق کار ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس حوالے سے کوئی طریق کار نہیں ہے لیکن جب کمیٹی میں ہم بیٹھیں گے تو طریق کار بنے گا۔ میری آپ سے التماس ہے کہ اسے کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، اس کا بھی ذرا سوچ لیں ناں۔ میرا خیال ہے کہ اتنا تو جرمانہ نہیں ہو گا جتنا اس پر خرچ ہو جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! نہیں۔ اس کو rationalize کریں اور کمیٹی کے سپرد کریں جہاں ہم بیٹھ کر اس کو ٹھیک کریں گے۔ انشاء اللہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے صرف یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ہر یونیورسٹی کا ایکٹ ہمارا معزز ایوان پاس کرتا ہے اور prove کرتا ہے جس کے تحت ہم یونیورسٹی کو autonomous bodies اور سنڈیکیٹ کو authorities دیتے ہیں for different decisions جس کے تحت وہ یہ decisions لیتے ہیں تو I disagree with the honorable Member on one point کہ کہاں سے سنڈیکیٹ اٹھ کر آ جاتے ہیں that is a wrong statement (قہقہہ لگاتے ہوئے)

جناب سپیکر: میں نے اس کا جواب دے دیا ہے کہ وہاں پر معزز ممبران اسمبلی بھی ہوتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! فیس کے حوالے سے یہ ایک specific case ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جو کچھ ہو رہا ہے یہ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ ہر یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ اپنی مرضی سے فیصلے کرتی ہے۔ اس پنجاب میں رہتے ہیں آخر کوئی چیز کسی طریقے سے ہونی چاہئے تو میری آپ سے التماس ہے کہ آپ اسے کمیٹی کے سپرد کر دیں جہاں پر ہم اس کو بہتر کر دیں گے۔ انشاء اللہ

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ہم ان کے اختیارات curtail کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! نہیں، کوئی اختیارات curtail نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر: سنڈیکیٹ کے اختیارات ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگر حکومت کی طرف سے کوئی چیز بہتر چلی جائے گی تو اس کا فائدہ ہی ہو گا۔

جناب سپیکر: چلیں، میں اس سوال کو pending کرتا ہوں اور مل بیٹھ کر اس کا فیصلہ کریں گے۔ کیا معزز ایوان مجھے اس بات کی اجازت دیتا ہے؟

معزز ممبران: جی، بالکل۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جی، آپ بات بالکل کریں اور you have authority to do

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کو اس میں شامل ہونا پڑے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں بھی اس میں شامل ہو جاؤں گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب اور سیکرٹری کو بھی اس میں شامل کریں تاکہ ہم کسی نتیجے پر پہنچ سکیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ سیکرٹری صاحب بھی ہوں گے اور منسٹر صاحب بھی اس میٹنگ میں ہوں گے تو سوموار کے دن ہم ایک بجے اس معاملے پر بیٹھ کر بات کریں گے۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 8728 ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں BISE کے چیئرمینوں سے متعلقہ تفصیلات

*8728: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں کتنے BISE ہیں ان کے چیئرمین کون کون ہیں یہ کب سے مقرر کئے گئے ہیں ان کو مقرر کرنے کا کیا طریق کار ہے اور یہ کتنی مدت کے لئے تعینات کئے جاتے ہیں اور

ہر چیئرمین نے یکم جنوری 2017 کو کل کتنی تنخواہ وصول کی اور کس کس مد کتنے کتنے الاؤنس وصول کئے؟

(ب) ہر چیئرمین کی سرکاری گاڑی یکم جنوری 2016 سے یکم جنوری 2017 کتنے کلومیٹر چلی، کتنے اخراجات پٹرول کی مد میں ہوئے اور M/R میں کتنے اخراجات ہوئے اگر چیئرمین سرکاری گاڑی ذاتی استعمال کرے تو فی کلومیٹر کتنی رقم سرکاری خزانے میں جمع کروانی پڑتی ہے ہر چیئرمین نے کتنے کلومیٹر ذاتی گاڑی استعمال کی اور کتنی کتنی رقم سرکاری خزانہ میں جمع کروائی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) اس وقت پنجاب میں کل 9 ثانوی و اعلیٰ ثانوی بورڈز کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! نہیں۔ میں کوئی سوال نہیں پوچھنا چاہتا۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8845 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا یونیورسٹی کے ملازمین کو ریگولر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*8845: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا یونیورسٹی میں ملازمین گزشتہ کئی سالوں سے کنٹریکٹ / ڈیلی ویجز پر کام سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت تمام ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک ان کو ریگولر کر دیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) یونیورسٹی آف سرگودھا میں انتظامی امور کے لئے کل 1648 ملازمین تعینات ہیں جن میں سے 30 فیصد کنٹریکٹ جبکہ صرف 47 ملازمین ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں۔

یونیورسٹی آف سرگودھا میں بوقت ضرورت افراد کو کنٹریکٹ / ڈیلی ویجز پر مخصوص عرصہ کے لئے تعینات کیا جاتا ہے۔

(ب) یونیورسٹی آف سرگودھا میں کنٹریکٹ پر بھرتیاں Contract Appointment Statutes 2005 جو کہ گورنر / چانسلر سے منظور شدہ ہے، کے قواعد وضوابط کے تحت کی جاتی ہیں۔ قوانین کے تحت کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے کی کوئی شق نہ ہے تاہم یونیورسٹی ضرورت کے مطابق وقتاً فوقتاً بھرتیوں کے لئے اشتہارات شائع کرتی رہتی ہے جن پر یونیورسٹی میں پہلے سے موجود کنٹریکٹ یا ڈیلی ویجز پر کام کرنے والے ملازمین کو مکمل موقع مہیا کیا جاتا ہے۔

مستقبل قریب میں بھی اشتہار شائع کیا جائے گا جس کے تحت موجودہ کنٹریکٹ / ڈیلی ویجز ملازمین درخواست جمع کروانے اور مقابلہ میں شرکت کرنے کے حق بجانب ہوں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سرگودھا یونیورسٹی میں 1648 ملازمین ہیں جس میں سے کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز دیکھے جائیں تو 77 فیصد ملازمین ڈیلی ویجز اور کنٹریکٹ پر ہیں۔ میں نے request یہ کی ہوئی تھی کہ کیا ان ملازمین کو ریگولر کیا جا رہا ہے کیونکہ پنجاب حکومت کی پالیسی تو ہے اور کافی ملازمین ریگولر بھی ہوئے ہیں لیکن انہوں نے کہا ہے کہ گورنر صاحب نے منظوری نہیں دی اور وہ قواعد وضوابط کے مطابق نہیں ہیں۔ یہ بتایا جائے کہ 77 فیصد ملازمین کو کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز پر کیوں رکھا گیا؟ بہتر طریقہ تو یہ تھا کہ انہیں ریگولر basis پر بھرتی کیا جاتا تو کیا وجوہات ہیں کہ 77 فیصد ملازمین کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز پر ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! I don't know کہ ان کے پاس جواب کیا ہے؟ سوال یہ ہے کہ کیا سرگودھا یونیورسٹی میں ملازمین گزشتہ کئی سالوں سے

کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں جس کا جواب یہ ہے کہ یونیورسٹی آف سرگودھا میں انتظامی امور کے لئے کل 1648 ملازمین تعینات ہیں جن میں سے 30 فیصد کنٹریکٹ اور 47 ملازمین ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں تو 47 فیصد نہیں ہیں بلکہ 47 ملازمین ہیں۔

چوہدری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! 30 فیصد ملازمین بھی تو بہت بڑی تعداد ہے جو کہ 494 تقریباً بن جاتے ہیں تو کیا وجوہات ہیں کہ 30 فیصد ملازمین کو ڈیلی ویجز اور کنٹریکٹ پر رکھا جا رہا ہے؟ ان کا پہلے اشتہار کیوں نہیں دیا گیا، پہلے انہیں کیوں نہیں ریگولر بھرتی کیا گیا، اتنے ملازمین کو کس بنیاد پر رکھا گیا ہے، کیا طریق کار ہے، انہوں نے اپنی hiring کی ہے، وی سی صاحب نے اپنی مرضی کے لوگ رکھے ہیں یا اس میں کیا چیز ہے تو یہ چیز تو دیکھنے والی ہے کہ 30 فیصد ملازمین کو ایسے کیوں رکھا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں انہیں تھوڑا سا بتانا چاہوں گی کہ یونیورسٹی آف سرگودھا میں کنٹریکٹ پر بھرتیاں Contract Appointment Statutes 2005 جو کہ گورنر / چانسلر سے منظور شدہ ہے، کے قواعد وضوابط کے تحت کی جاتی ہیں۔ قوانین کے تحت کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے کی کوئی شق نہ ہے تاہم یونیورسٹی ضرورت کے مطابق وقتاً فوقتاً بھرتیوں کے لئے اشتہارات شائع کرتی رہتی ہے جن پر یونیورسٹی میں پہلے سے موجود کنٹریکٹ یا ڈیلی ویجز پر کام کرنے والے ملازمین کو مکمل موقع مہیا کیا جاتا ہے کہ وہ اس permanent post کے لئے apply کر سکیں۔

چوہدری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! وہ موقع تو دیا جاتا ہے لیکن میرا سوال یہ ہے کہ 30 فیصد ملازمین کیوں کنٹریکٹ یا ڈیلی ویجز پر رکھے گئے، کیا وجوہات تھیں؟ یہ بھی بتایا جائے کہ 30 فیصد ملازمین میں کون کون ہیں، ان میں مالی ہیں، چوکیدار ہیں، لیکچرارز ہیں یا کون لوگ ہیں؟ چیز تو یہ پوچھنے والی ہے وہ تو انہوں نے جواب دیا ہوا ہے کہ ہم انہیں موقع دیتے ہیں لیکن موقع دینے سے مراد کیا ان کو اضافی نمبر دیئے جاتے ہیں، ان کو کیسے preference دی جاتی ہے اور 30 فیصد ملازمین کنٹریکٹ یا ڈیلی ویجز پر رکھنے کا تک کیا بنتا ہے کہ ایک ادارے میں 30 فیصد ملازمین آپ کنٹریکٹ یا ڈیلی ویجز پر رکھ رہے ہیں؟ بعد میں کہہ رہے ہیں کہ ان کو ہم ریگولر نہیں کر سکتے تو کیا بہتر نہیں تھا کہ پہلے ہی انہیں مکمل قواعد وضوابط کے تحت اخبار میں اشتہار دے کر اور جو normal طریقہ ہے اس کے مطابق رکھا جاتا؟

اب انہیں موقع فراہم کرنے سے بہتر نہیں کہ پہلے ہی آپ قواعد وضوابط کے مطابق رکھیں تو کیا وجوہات ہیں اور وہ کون لوگ ہیں یعنی وہ لیکچررز ہیں، پروفیسرز ہیں یا مالی اور چوکیدار ہیں؟

جناب سپیکر: معزز ممبر یہ پوچھ رہے ہیں کہ آپ نے جو ملازمین ڈیلی ویجز پر رکھے ہوئے ہیں وہ کس گریڈ کے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میرے پاس ملازمین کی مکمل لسٹ موجود ہے جو ڈیلی ویجز پر اور کنٹریکٹ پر 30 فیصد ملازمین رکھے گئے ہیں۔ ڈیلی ویجز پر گریڈ 1 سے 4 تک کے چھوٹے سٹاف کو ہی رکھا جاتا ہے جن میں زیادہ تر سٹور کیپر، ڈیٹا انٹری آپریٹرز، لیب ٹیکنیشنز، جونیئر کلرک، سیلز مین، شاپ بوائز، ڈرائیورز، لین مین، مڈ وائف، گراونڈ مین، Library Attendant اور اس طرح کی jobs ہیں۔ لیکچرار یا پروفیسرز ڈیلی ویجز پر نہیں ہیں۔ جو ملازمین کنٹریکٹ پر رکھے جاتے ہیں وہ syndicate کی approval کے بعد رکھے جاتے ہیں اور syndicate allow کرتا ہے کہ کنٹریکٹ پر ملازمین کو بھرتی کر لیں اُس کے بعد اُن ملازمین کے لئے پوری opportunity موجود ہوتی ہے جب یونیورسٹی کی طرف سے اخبار میں اشتہار آتا ہے وہ اُس پر ریگولر بھرتی کے لئے apply کریں اور یونیورسٹی کے ریگولر employees بن جائیں۔

جناب سپیکر: جی، چیمہ صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ لکھتے ہیں کہ باقاعدہ ملازمین کو مکمل موقع مہیا کیا جاتا ہے تو مکمل موقع اگر وہ ملازمین نہ بھی ہوں تب بھی اُن کو مل سکتا ہے تو مکمل موقع مہیا کرنے کے لئے اُن کو کوئی خاص اضافی نمبر دیئے جاتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میرٹ پر بھرتی کی جاتی ہے لیکن جو موقع مہیا کیا جاتا ہے since they are on contract وہ open competition ہوتا ہے اُس میں وہ آتے ہیں لیکن جن کا کام کا تجربہ ہوتا ہے وہ of course ہر ملازمت میں count کیا جاتا ہے specially جو teaching posts ہوتی ہیں کہ اُن کا اتنا پڑھانے کا تجربہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ شمیلہ اسلم کا ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! on her behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! سوال نمبر 8847 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

وہاڑی: گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج فار بوائز میں اسامیوں اور بسوں سے متعلقہ تفصیلات

*8847: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج فار بوائز وہاڑی میں منظور شدہ اسامیاں کون کون سے مضامین کی کتنی کتنی ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کالج ہذا میں موجود نان ٹیچنگ سٹاف کی تفصیل نیز خالی اسامیوں کی عہدہ وار تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا مذکورہ کالج کے طلباء کو پک اینڈ ڈراپ فراہم کرنے کے لئے حکومت کی جانب سے بسیں فراہم کی گئی ہیں تو کتنی؟

(د) مذکورہ کالج میں طلباء کی کل تعداد کتنی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج فار بوائز وہاڑی میں مضامین وار منظور شدہ، اسامیاں اور خالی اسامیوں کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

اسامی کا نام	منظور شدہ اسامیاں (Sanctioned)	پُر اسامیاں (Working)	خالی اسامیاں (Vacant)
لائبریرین	1	0	1
سپرنٹنڈنٹ	1	1	0
ہیڈ کلرک	1	0	1
اکاؤنٹنٹ	1	0	1
سینئر کلرک	2	2	0
جونیئر کلرک	7	5	2
لائبریری کلرک	1	1	0
سینئر لیکچرار اسسٹنٹ	1	1	0

لیکچرار اسسٹنٹ	8	0	8
لیبارٹری اٹینڈنٹ	6	6	0
بیلدار	1	1	0
نائب قاصد	1	1	0
چوکیدار	18	16	2
واٹرمین	1	1	0
خاکروب	1	1	0
ٹوٹل	60	46	14

(ج) جی ہاں! ایک بس طلباء کو پک اینڈ ڈراپ کرنے کے لئے موجود ہے۔

(د) کل تعداد 3156 ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ کون کون سے مضامین میں کتنی کتنی اسامیاں خالی ہیں تو اس میں یہ تفصیل نہیں بتائی گئی کہ لیکچرار، اسسٹنٹ پروفیسرز اور پروفیسرز کی کتنی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ان کی جتنی sanctioned اسامیاں ہیں، جو working اور vacant ہیں اس کی تفصیل میرے پاس موجود ہے وہ میں ان کو دے دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: ثاقب خورشید صاحب! معافی چاہتا ہوں ایک اہم بات آگئی تھی جس کی وجہ سے میں آپ کا سوال مکمل نہیں سن پایا۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کیا پوچھ رہے ہیں، اب بتائیں کون سے جز پر ہیں؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! جز (الف) منظور شدہ اسامیاں کون کون سے مضامین کی ہیں اور کن کن categories کی ہیں لیکچرار کتنے ہیں؟

جناب سپیکر: اس کی مکمل تفصیل بتائی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جواب میں پوری تفصیل موجود ہے اردو کی nine sanctioned posts ہیں اور پُر اسامیاں پانچ ہیں، چار خالی ہیں،

انگلش کی پندرہ اسامیاں ہیں اور پُر اسامیاں گیارہ ہیں چار خالی اسامیاں ہیں، اسلامیات کی چھ اسامیاں ہیں دو اسامیاں پر ہیں۔۔۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! میں نے مضامین کی اسامیاں نہیں پوچھیں میں نے یہ پوچھا ہے کہ لیکچرار کی کتنی اسامیاں خالی ہیں، اسسٹنٹ پروفیسرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں اور پروفیسرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

جناب سپیکر: آپ کے سامنے لکھا ہوا جواب نہیں آیا؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! یہ جواب میرے پاس ہے لیکن اس میں یہ اسامیاں نہیں اُس میں صرف ٹوٹل اسامیاں لکھی ہوئی ہیں اس میں category wise نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس میں ساری تفصیل بتائی ہوئی ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! category wise بتائیں مثال کے طور پر یہ بتائیں اردو کے لیکچرار کی کتنی اسامیاں خالی ہیں۔ انہوں نے چار خالی اسامیوں کا بتایا ہے لیکچرار کی کتنی اسامیاں خالی ہیں، اسسٹنٹ پروفیسر کی کتنی اسامیاں خالی ہیں اور پروفیسرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس وقت ان کی گریڈ وار details موجود نہیں ہیں subject wise موجود ہیں معزز ممبر کو گریڈ وار detail مہیا کر دوں گی۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان کے مطابق 82 سیٹیں ہیں اُس میں سے 49 اسامیاں پر ہیں اور 33 اسامیاں خالی ہیں۔ یہ 33 اسامیاں کیوں خالی ہیں؟ اردو ایک اہم subject ہے اُس کی چار اسامیاں خالی ہیں، انگلش کی چار اسامیاں خالی ہیں، اسلامیات کی چار اسامیاں خالی ہیں، بیالوجی کی دو اسامیاں ہیں اور ایک اسامی خالی ہے۔ وہاں کیا پڑھایا جاتا ہے؟ جو اہم مضامین ہیں اُن کی سیٹیں خالی ہیں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کا پوسٹ گریجویٹ کالج ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو بتانا چاہتی ہوں جو سیٹیں خالی ہیں اُن کو بھی CTIs کے ذریعے وہاں پر ٹیچرز کی کمی کو پورا کیا جاتا ہے جو وہاں پر باقاعدہ ٹیچرز پڑھا رہے ہوتے ہیں وہاں پر تعلیم کا حرج نہیں ہو رہا ہوتا اور جو سیٹیں خالی ہیں اُن کو پر کرنے کے لئے دو option ہیں ایک پبلک سروس کمیشن اور دوسرا کوئی ٹرانسفر کروا کر جائے۔ پبلک

سروس کمیشن کے لئے محکمہ نے چیف منسٹر کو سمری بھیج دی ہے وہ جیسے ہی approved ہو کر آتی ہے تو اُس پر ہم پبلک سروس کمیشن کو requisition بھیج دیں گے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ بتائیں جو 33 اسامیاں خالی ہیں اُن کے لئے انہوں نے پبلک سروس کمیشن کو تحرک کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! 3271 posts کی سمری چیف منسٹر کے پاس جاچکی ہے وہ وہاں سے approve ہو کر آئے گی تو اُسے پبلک سروس کمیشن کو بھیجیں گے اور محکمے کی assessment کے مطابق جو request posts کی گئی ہیں اُن کو پُر کریں گے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! ensure کریں کہ یہ وہاڑی کی 33 اسامیاں اُس میں شامل ہوں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! ہماری طرف سے پوری کوشش ہوگی کہ وہاڑی کی 33 posts definitely fill ہوں لیکن جو ٹیچرز passout ہوتے ہیں جو پبلک سروس کمیشن سے recommend ہوتے ہیں وہ اپنی choices خود بھی دیتے ہیں جہاں وہ جانا چاہتے ہیں ہم نے یہ 3271 posts اسی لئے request کی ہیں کہ جو فی الحال جتنی خالی پوسٹ ہیں اُن کو ہم پبلک سروس کمیشن کے through fill کروالیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! اس کے جز (ب) میں چھوٹے سٹاف درجہ چہارم کی تفصیل بتائی گئی ہے۔ لائبریرین کی ایک سیٹ ہے جو کہ خالی ہے کیا لائبریری لائبریرین کے بغیر چلتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! لائبریرین کی جو اسامی خالی ہے وہ جو ہماری اگلی بھرتیاں ہیں اُس میں شامل ہو گی لیکن وہاں پر جو ٹیچرز ہوتے ہیں اُن کی duties divide کی جاتی ہیں جو لائبریری کو بھی lookafter کرتے ہیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! اکاؤنٹنٹ کی سیٹ کسی بھی ادارے کے لئے بڑی اہم سیٹ ہوتی ہے وہ ایک سیٹ ہے وہ بھی خالی ہے کیا اکاؤنٹنٹ کے بغیر کالج چل رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! جناب سپیکر! جہاں پر کوئی gap ہوتا اُس کا arrangement کیا جاتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ معزز ممبر کو بھی پتا ہے کہ کس طرح کام چلایا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ advertise ہو چکی ہیں میرے پاس ان بھرتیوں کا اخبار کا اشتہار بھی موجود ہے we are hopeful Insha Allah within next months scale 1 to 4 کی بھرتیاں مکمل ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: گرمیوں کی چھٹیوں میں مکمل ہو جائیں گی۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ ہمارے کالج میں کتنی بسیں ہیں انہوں نے جواب دیا ہے کہ ایک بس ہے اُس بس کا نمبر بتایا جائے وہاں تو کوئی بس نہیں ہے، یہ کیوں کہہ رہے ہیں کہ pick and drop کے لئے ہماری ایک بس موجود ہے؟ یہ ایوان میں غلط بیانی کی گئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! وہاں پر جو ہمارے ڈائریکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹر ہیں اُن کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ کالج میں ایک بس ہے جو pick and drop کی سہولت مہیا کر رہی ہے اگر وہاں پر بس نہیں ہے جیسے معزز ممبر کہہ رہے ہیں تو اس کو strictly check کریں گے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! اگر انہوں نے غلط جواب دیا ہے تو اس کا نوٹس لیں اور منسٹر صاحب کو بتائیں کہ اس کی تحقیق کر کے ایوان کو رپورٹ پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے معزز ممبر کو بھی اور ایوان کو بھی بتائیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا بھی اسی سلسلے میں سوال ہے۔

جناب سپیکر: کس سلسلے پر کون سے جز پر بتائیں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ بڑا اہم (جز) ہے۔

جناب سپیکر: کون سا جز ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! جز(ب) ہے یہاں پر لکھا ہوا ہے چوکیدار کی اٹھارہ اسامیاں ہیں سولہ پر ہیں اور دو اسامیاں خالی ہیں لیکچرار اور اسسٹنٹ لیکچرار صفر، اکاؤنٹنٹ صفر، پروفیسر صفر، اٹھارہ چوکیدار اس کالج میں کیا کر رہے ہیں وہاں پر کون سا خزانہ دبا ہوا ہے؟ جس کے لئے آپ کو اٹھارہ چوکیدار چاہئیں؟

جناب سپیکر: وہ سارے کالجوں کے لئے ہوں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! وہاں پر 18 چوکیدار کون سے خزانے کو guard کر رہے ہیں؟ لائبریرین ہے، نہیں چلو کتابیں تو خزانہ ہوتی ہیں ان کی حفاظت کے لئے انہیں رکھ لیں۔ یہ یہاں پر کیا کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: ان کے گیٹ زیادہ ہوں گے اس لئے اتنے چوکیدار رکھے ہوں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ تعلیمی ادارہ ہے مجھ سے پہلے جو معزز ممبر بات کر رہے تھے ان کی بات صحیح ہے کہ وہاں کوئی بس تو ہے نہیں پھر وہاں کے گیٹ سے آنا کس نے ہے اور کیا لوٹ کر لے جانا ہے؟

جناب سپیکر: وہ بلڈنگ بڑی ہوگی اس لئے زیادہ چوکیدار ہوں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جو sanction posts ہیں وہی یہاں پر mention کی گئی ہیں۔ جو انہوں نے بات کی ہے کہ وہاں پر اساتذہ موجود نہیں ہیں تو اساتذہ کی جو vacant posts ہیں ان کی سمری جا چکی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اساتذہ کی بات نہیں ہو رہی ہے وہ اٹھارہ چوکیدار کی بات پوچھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں اس کو چیک کر لیتی ہوں۔ میرے پاس چوکیدار کی منظور شدہ اسامیاں تین ہیں اور پُر بھی تین ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہاں جواب میں اٹھارہ چوکیدار لکھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: میرے پاس بھی اٹھارہ ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میرے پاس چوکیدار کی تعداد تین لکھی ہوئی ہے اور میں یہ کاپی دکھا سکتی ہوں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس ایوان کی یہ عزت ہے کہ تین کو اٹھارہ کر دیا جائے، کیا پورے ایوان کو گمراہ کیا جا رہا ہے؟ آپ کا اور پورے ایوان کا ٹائم ضائع ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ سوال پڑھیں میرے پاس چوکیدار کی تعداد اٹھارہ لکھی ہوئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میرے پاس جو کاپی ہے اس پر تین چوکیدار لکھے ہوئے ہیں میں یہ کاپی آپ کو provide کر دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: یہ clerical mistake ہو گی، پھر اس کا کیا کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ شاید misprint نہ ہو میرے پاس تین لکھے ہوئے ہیں میں کاپی provide کر سکتی ہوں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! وہ بس بھی ڈھونڈی جائے وہ کہیں ان چوکیداروں کو نہ drop کرتی ہو۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میرے پاس جو exact answer ہے وہ میں بتا رہی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میرے پاس جو آپ کا ریکارڈ ہے اس کے مطابق چوکیدار کی تعداد 18 ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ شاید printing کی mistake ہو گئی ہو گی لیکن میرے پاس جو جواب ہے اس میں تعداد تین ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، یہ printing کی mistake ہے۔ اگلا سوال نمبر 8908 جناب شہزاد منشی کا ہے اس سوال کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اور آئندہ جب اس محکمے کی باری آئے گی تو منسٹر صاحب بتائیں گے کہ اس سوال کا جواب prescribed time میں کیوں نہیں آیا؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ ان سے پوچھیں تو سہی کہ اس کا جواب کیوں نہیں آیا؟

جناب سپیکر: وہ انکوائری کر کے ایوان کو جواب دیں گے۔ اگلا سوال نمبر 8918 محترمہ تمکین اختر نیازی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8460 تھا کیا میں اس سوال کو take up کر لوں؟

جناب سپیکر: اس کا کیا کرنا ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8460 تھا اور اس میں چھٹی نمبر 5643 مہیا کی گئی ہے جس میں رجسٹرار نے ان کو کہا ہے کہ میں آپ کو conditionally allow کر سکتا ہوں۔ اس کے بعد گورنمنٹ نے جز (ج) میں جواب لکھ کر بھیجا ہے SOP31-175/2002 جس میں محکمہ کہتا ہے کہ پنجاب حکومت نے کمپیوٹر لیب sanction کی ہے۔ میں اسی کے اندر سے آپ کو پیرا گراف پڑھ کر سناتا ہوں۔ اس کی کاپی میں نے آپ کو بھی provide کی ہوئی ہے آپ دیکھ لیں اس کا صفحہ نمبر 3 ہے۔

> **Order No. SOP31-175/2002(14):** Governor of the Punjab is pleased to sanction and release an amount of Rs. 1.5 million in anticipation of divisions of funds through supplementary grant during the current financial year 2007-8 for establishment of computer lab in Government PST Post-graduate College in NA-94 Toba Tek Singh 3, district Toba Tek Singh against an equalent receipts of funds from the federal government Higher Education Department.

یہ پیسے پنجاب گورنمنٹ نے کب دیئے ہیں یہ تو فیڈرل گورنمنٹ نے این اے۔94 کے لئے دیئے ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ پنجاب گورنمنٹ کے پیسے کہاں سے آ گئے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ گورنمنٹ کے پیسے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہے کہ یہ گرانٹ پنجاب گورنمنٹ نے دی ہے اور اس آرڈر کے اندر لکھا ہوا ہے کہ یہ گرانٹ فیڈرل گورنمنٹ نے این اے۔94 کے لئے دی ہے۔ اگر این اے۔94 صوبے کی سیٹ ہے تو مجھے بتا دیں اور اگر یہ وفاق کی سیٹ ہے اور وفاق نے اس کے لئے فنڈز release کئے ہیں تو محکمے نے یہاں پر صوبے کا ذکر کیوں کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں تو پہلے ان سے یہ request کروں گی کہ یہ کاپی مجھے واپس کر دیں کیونکہ میرا جواب وہی تھا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! محکمے کو چاہئے کہ وہ ان کو کاپی provide کرے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس کی فوٹو کاپی کرا لیں۔

جناب سپیکر: ہم اس سوال کو pending کرتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ سوال pending نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کیا کرتے ہیں، بات کیسے کرتے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ کاپی میں نے تو نہیں لے کر آنی ہے۔

جناب سپیکر: وہ اس کا پوری طرح سے جواب لے کر آئیں گے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! محکمہ نے مکمل جھوٹ لکھا ہے۔

جناب سپیکر: اب ٹائم ختم ہو گیا ہے اور اس سوال کو pending کر دیا گیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جب ایک معزز ممبر کے پاس documentary evidence بھی ہیں تو اس کو snub کرنے کی بجائے منسٹر یا پارلیمانی سیکرٹری کو کہیں کہ اس کا جواب لے کر آئیں۔

جناب سپیکر: لیڈر آف دی اپوزیشن کی بات مانتے ہیں اور اس سوال نمبر 8460 کو Monday تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

یونیورسٹی آف سرگودھا کے لاہور کیمپس میں ایم فل کی کلاسز میں داخلہ سے متعلقہ تفصیلات

*8538: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یونیورسٹی آف سرگودھا کے سب کیمپس لاہور میں امسال ایم فل کلاسز کے لئے کس شعبہ میں کتنے کتنے ایڈمشن کئے گئے ہیں تفصیلات پیش کی جائیں؟

(ب) سب کیمپس لاہور میں ایم فل ایجوکیشن کی کلاس کو پڑھانے کے لئے کتنے پی ایچ ڈی پروفیسرز کی خدمات حاصل کی گئی ہیں ان میں سے کتنے کل وقتی اور کتنے جزوقتی خدمات فراہم کر رہے ہیں ان کے نام اور عہدے کے ساتھ تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) یونیورسٹی آف سرگودھا، سب کیمپس، لاہور میں امسال ایم فل کلاسز کے لئے کسی شعبہ میں کوئی ایڈمشن نہیں کیا گیا۔

(ب) ایجوکیشن کا لاہور سب کیمپس میں نہ تو شعبہ موجود ہے اور نہ ہی امسال ایم فل ایجوکیشن میں کوئی ایڈمشن کیا گیا ہے۔

محکمہ تعلیم میں لیکچرار کو مستقل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*8699: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ 2009 میں بھرتی ہونے والے 955 لیکچرارز کو 4۔ جنوری 2013 کو ریگولر کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمانہ غفلت کی وجہ سے 66 لیکچرارز کو اس تاریخ میں ریگولر نہ کیا گیا جبکہ بعد میں ان 66 لیکچرارز کا نوٹیفکیشن پہلے والے نمبر کے مطابق نکال دیا گیا لیکن اس پر کوئی تاریخ واضح نہ ڈالی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس غفلت کی وجہ سے مذکورہ 66 لیکچررز کی سالانہ ترقی 2013 نہ لگ سکی؟

(د) کیا محکمہ ہائر ایجوکیشن ان 66 لیکچررز کی داد رسی کے لئے کوئی تصیح شدہ نوٹیفکیشن جاری کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو نوٹیفکیشن کب تک جاری کیا جائے گا؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ 2009 میں بھرتی ہونے والے 955 لیکچرارز کو 5۔ جنوری 2013 کو ریگولر کیا تھا۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہیں کہ یہ 66 لیکچررز محکمانہ غفلت کی وجہ سے ریگولر نہ کئے جا سکے بلکہ محکمہ ریگولیشن نے پڑتال کے دوران ان لیکچرارز کے کوائف نامکمل ہونے کی وجہ سے ان کی ریگولر کی سفارش نہ کی جس کو مجاز اتھارٹی نے من وعن منظور کر لیا۔ ان کی ریگولائزیشن مندرجہ ذیل کاغذات کی عدم دستیابی کی وجہ سے نہ ہو سکی:

1. پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سفارشات
2. تعیناتی کی پیشکش
3. تعیناتی کا محکمانہ پہلا حکم نامہ
4. کارکردگی کی رپورٹ
5. اسامی سروس قوانین۔

تاہم محکمہ ہائر ایجوکیشن نے ان 66 لیکچرارز کے کوائف مکمل کرنے کے بعد ریگولائزیشن کی سمری از سر نو ارسال کی جس کی منظوری کے بعد نوٹیفکیشن مورخہ 4۔ جولائی 2013 جاری کر دیا گیا۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سالانہ ترقی کے لئے چھ ماہ سروس درکار ہوتی ہے تاہم ان 66 لیکچرارز کی مورخہ 4۔ جولائی 2013 ریگولر ہونے کی وجہ سے سالانہ ترقی نہ لگ سکی۔

(د) محکمہ کی طرف سے ان 66 لیکچرارز کی داد رسی کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو سمری مورخہ 14.04.2017 کو ارسال کر دی گئی ہے۔

ہائر ایجوکیشن کے کالجز میں اساتذہ کی اپ گریڈیشن اور ٹائم سکیل سے متعلقہ تفصیلات

*8700: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کالجز اساتذہ کی اپ گریڈیشن / ٹائم سکیل پے پروٹیکشن وغیرہ کے مسائل حل کرنے کے لئے صوبائی سطح پر کمیٹی تشکیل دی گئی تھی اس کمیٹی نے پندرہ دنوں میں تمام مسائل حل کر دینے کا وعدہ کیا تھا؟ اس کمیٹی کو تشکیل دیئے جانے کی کیا تاریخ تھی اور اس نے اب تک کیا کام کیا؟

(ب) کیا حکومت کالجز اساتذہ کے کنٹریکٹ سروس کے عرصہ کو سروس میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جبکہ عدالت عالیہ لاہور نے کنٹریکٹ ملازمت کے عرصہ کو سروس میں شامل کرنے کا حکم دے رکھا ہے؟

(ج) کیا حکومت پے پروٹیکشن نہ دے کر ایک تاریخی اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ پے پروٹیکشن نہ ملنے کی وجہ سے 2002۔2005۔2009 اور 2012 میں بھرتی ہونے والے لیکچررز کی سالانہ ترقی متاثر ہوئی ہے اور اساتذہ میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) جی ہاں! کالجز اساتذہ کی اپ گریڈیشن، ٹائم سکیل اور پے پروٹیکشن وغیرہ کے مسائل حل کرنے کے لئے صوبائی سطح پر کمیٹی تشکیل دی ہے جس کا اجلاس 21۔فروری 2017 کو ہوا۔ منٹس آف میٹنگ (بتاریخ 24.03.2017) کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور اس میں فیصلہ ہوا کہ بہت جلد ہی سفارشات وزیر اعلیٰ پنجاب کو منظوری کے لئے بھیجی جائیں گی۔

(ب) عدالت کی طرف سے تاحال ایسے کوئی احکامات ڈیپارٹمنٹ کو موصول نہیں ہوئے اور نہ ہی ایسی کوئی تجویز زیر غور ہے۔

(ج) اس سلسلے میں ڈپٹی سیکرٹری (بجٹ) کو ہدایات دی گئیں ہیں کہ اسٹیبلشمنٹ ونگ کی معاونت سے اپنی سفارشات جلد از جلد تیار کریں تاکہ منظوری کے لئے وزیر اعلیٰ کو بھجوائی جا سکیں۔

(د) پے پروٹیکشن کا معاملہ لاہور ہائی کورٹ، لاہور میں مختلف رٹ پٹیشنز کے حوالے سے زیر بحث ہے۔

میانوالی گورنمنٹ کالج برائے خواتین میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8918: محترمہ تمکین اختر نیازی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

میانوالی شہر میں واقع گورنمنٹ کالج برائے خواتین میں کیمسٹری کی سیٹ پچھلے چار سال سے خالی ہے اس کی وجہ بیان کی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

گورنمنٹ کالج برائے خواتین میں کیمسٹری کی دو سیٹیں سنکشنڈ ہیں۔ جن میں ایک لیکچرار اور ایک اسسٹنٹ پروفیسر کی سیٹ ہے اور یہ دونوں سیٹیں پچھلے چار سال سے خالی پڑی ہیں کیونکہ کیمسٹری کی واحد اسسٹنٹ پروفیسر جو سال 2013 میں ریٹائر ہوئیں ان کی ریٹائرمنٹ کے بعد کسی بھی نئی ٹیچر کی تعیناتی اس کالج میں نہ ہوئی۔ تاہم ہر سال کم از کم کیمسٹری کے مضمون میں دو سی ٹی آئیز بھرتی کی جاتی ہیں، جس سے کلاسوں پر اثر نہیں ہوتا اور طالبات کی پڑھائی کا نقصان نہیں ہوتا۔ امسال بھی اس کالج میں کیمسٹری کی دو سی ٹی آئیز کلاسیں پڑھا رہی ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مدینہ ٹاؤن یونیورسٹی فیصل آباد میں تعینات لیکچرار اور پروفیسر سے متعلقہ تفصیلات

1577: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مدینہ ٹاؤن یونیورسٹی فیصل آباد میں کتنے پروفیسر اور لیکچرار تعینات ہیں ان میں کتنے مستقل اور کتنے عارضی ہیں؟

(ب) کس کس سبجیکٹ کے پروفیسر تعینات ہیں اور کس کس سبجیکٹ کے پروفیسر تعینات نہیں ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین فیصل آباد میں مجموعی طور پر 293 لیکچرار اور پروفیسرز تعینات ہیں جن میں سے مستقل طور پر 233 اساتذہ جبکہ عارضی طور پر 60 اساتذہ تعینات ہیں تفصیل (Flag-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین، فیصل آباد کے شعبہ جات میں پر تعینات پروفیسرز اور خالی اسامیوں کی تفصیل (Flag-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور پی پی۔144 میں گرلز کالج کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

1648: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔144 لاہور میں ڈگری کالج فار گرلز بنانے کی غرض سے وزیر اعلیٰ کی طرف سے ایک directive جاری ہو چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پی پی۔144 لاہور میں ڈگری کالج فار گرلز بنانے کی سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو ارسال کی جا چکی ہے؟

(ج) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک اس حلقہ میں ڈگری کالج فار گرلز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) جی ہاں! حلقہ پی پی۔144 لاہور میں گورنمنٹ کالج برائے خواتین درس بڑے میاں کے لئے جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے ایک directive مورخہ 20.12.2016 جاری کیا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھجوائی گئی تھی جو کہ منظور ہو کر واپس موصول ہو چکی ہے۔

(ج) مذکورہ کالج کا PC-I منظور ہو چکا ہے۔ چونکہ اس کالج کے لئے مختص شدہ زمین پاکستان ریلوے کی ملکیت تھی اس لئے وہاں سے این او سی دیر سے موصول ہوا تاہم اس کالج کی تعمیر کا کام موجودہ سال میں ہی شروع کر دیا جائے گا جس کے لئے ایک خط محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو تحریر کر دیا گیا ہے تاکہ رقم کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔

سیالکوٹ: گورنمنٹ گرلز کالج ڈسکہ میں پڑھائے جانے والے مضامین سے متعلقہ تفصیلات

1664: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج ڈسکہ (سیالکوٹ)اور گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج ڈسکہ میں کون کون سے مضامین بورڈ آف انٹر میڈیٹ اور یونیورسٹی آف پنجاب لاہور سے approved ہیں؟

(ب) اس وقت مذکورہ کالجز میں سے کون کون سے مضامین کی کلاسز ہو رہی ہیں اور بقیہ کی کلاسز کیوں نہیں پڑھائی جا رہیں وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج ڈسکہ میں پڑھائے جانے والے منظور شدہ مضامین درج ذیل ہیں:

انٹر: انگریزی،اردو،اسلامیات، مطالعہ پاکستان(لازمی مضامین)

ایف ایس سی (گروپ) پری میڈیکل:

فزکس، کیمسٹری، بیالوجی

پری انجینئرنگ:

فزکس، کیمسٹری، ریاضی

آئی سی ایس:

اکنامکس، ریاضی، کمپیوٹر سائنس

ایف اے:

ایجوکیشن، کمپیوٹر سائنس، سوکس، عربی، ہوم اکنامکس، اردو اعلیٰ سائیکالوجی، اسلامک ایجوکیشن، فزیکل ایجوکیشن۔

بی اے:

انگلش، مطالعہ پاکستان، اسلامیات (لازمی مضامین)

اختیاری مضامین:

اسلامیات، پولیٹیکل سائنس، اکنامکس، ایجوکیشن، سائیکالوجی، کمپیوٹر سائنس، ہوم اکنامکس، اردو (ادب)، عربی

انٹر:

انگریزی، اردو، اسلامیات، مطالعہ پاکستان۔(لازمی مضامین)

(ب) مذکورہ کالجز میں درج ذیل مضامین کی کلاسز ہو رہی ہیں:۔

ایف ایس سی (گروپ) پری میڈیکل

فزکس، کیمسٹری، بیالوجی

پری انجینئرنگ:

فزکس، کیمسٹری، ریاضی

آئی سی ایس:

اکنامکس، ریاضی، کمپیوٹر سائنس

ایف اے:

ایجوکیشن، کمپیوٹر سائنس، سوکس، عربی، ہوم اکنامکس، اردو اعلیٰ سائیکالوجی، اسلامک ایجوکیشن، فزیکل ایجوکیشن۔

بی اے:

لازمی مضامین:

انگلش، مطالعہ پاکستان، اسلامیات

اختیاری مضامین:

اسلامیات، پولیٹیکل سائنس، اکنامکس، ایجوکیشن، سائیکالوجی، کمپیوٹر سائنس، ہوم اکنامکس، اردو (ادب)، عربی

ایم اے اسلامیات، ایم اے انگلش، ایم اے اردو

ایم اے، اردو میں کسی نے بھی داخلہ فارم جمع نہیں کروایا اس لئے ادارہ ہذا میں ایم اے اردو کی کلاسز نہیں ہو رہی ہیں۔

گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج ڈسکہ میں داخل سٹوڈنٹس سے متعلقہ تفصیلات

1665: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج ڈسکہ کے ہر سیکشن میں کتنے سٹوڈنٹس کو داخلہ دیا جاتا ہے؟

(ب) یونیورسٹی آف پنجاب کے رولز کے مطابق ایک کلاس میں کتنے سٹوڈنٹس کو داخل کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا ایک subject کے دو سیکشن بھی ہو سکتے ہیں اور کیا گرلز ڈگری کالج ڈسکہ میں کسی بھی subject میں دو سیکشن ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) کم از کم 120 طالبات فی سیکشن کے حساب سے سٹوڈنٹس کو داخلہ دیا جاتا ہے۔

کلاس	تعداد	سیکشن
فرسٹ ائر	1126	9
سیکنڈ ائر	1079	9
تھرڈ ائر	320	3
فورتھ ائر	336	3
ففتھ ائر	47	1
سکستھ ائر	48	1

(ب) یونیورسٹی آف پنجاب کے رولز کے مطابق ایک کلاس روم میں 75 طالبات کو داخل کیا جاتا ہے۔

(ج) جی ہاں! ایک subject کے دو سے زیادہ سیکشن بھی ہو سکتے ہیں۔ چند مضمون بطور مثال درج ذیل ہیں جو کہ ادارہ ہذا میں چل رہے ہیں:

انگلش، اردو، ایجوکیشن، اسلامیات اختیاری۔

کلاس	مضامین	سیکشن
فرسٹ ائر	انگلش	9
	اردو	9
	اسلامیات اختیاری	8
	ایجوکیشن	2
سیکنڈ ائر	انگلش	9
	اردو	9
	اسلامیات اختیاری	7
	ایجوکیشن	2
تھرڈ ائر	انگلش	3
	اردو	3
	اسلامیات اختیاری	2
	ایجوکیشن	2

فورتھ ائر	انگلش	3
	اردو	3
	اسلامیات اختیاری	3
	ایجوکیشن	2
ففتھ ائر	انگلش	1
	اسلامیات	1
سکستھ ائر	انگلش	1
	اسلامیات	1

راولپنڈی سینئر آفیسر کی جونیئر آفیسر کی اسامی پر تعیناتی و دیگر تفصیلات

1689: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وقار النساء گورنمنٹ گرلز پوسٹ گریجویٹ کالج راولپنڈی میں لیکچرارز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور پروفیسرز کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ قواعد و ضوابط کے مطابق کوئی بھی جونیئر سکیل کا آفیسر / ملازم سینئر گریڈ پر کام کر سکتا ہے لیکن کوئی سینئر آفیسر / ملازم، جونیئر اسامی کے گریڈ پر کام نہیں کر سکتا اور نہ ہی تنخواہ draw کرائی جا سکتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کالج میں اسلامیات کی پروفیسر جو گریڈ 20 میں ہے لیکن اس کالج میں وہ گریڈ 17 کی اسامی کے against کام کر رہی ہے جس سے صرف قواعد و ضوابط کی violation ہو رہی ہے؟

(د) کیا محکمہ مذکورہ 20 گریڈ کی پروفیسر کو جہاں بھی اس گریڈ کی اسامی موجود ہے وہاں بھیج کر یہاں گریڈ 17 کی لیکچرار تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نیز محکمے نے اس violation کے مرتکب افراد کے خلاف کیا کارروائی کی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پروفیسر نے PHD کرنے کے لئے ڈیپارٹمنٹ سے اجازت لی نہ ہی رخصت منظور کرائی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) گورنمنٹ وقارالنساء پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین، راولپنڈی میں درج ذیل اسامیاں منظور شدہ ہیں۔

1۔ لیکچرار 31
2۔ اسسٹنٹ پروفیسر 48
3۔ ایسوسی ایٹ پروفیسر 38 اور پروفیسر 3

(ب) کوئی بھی سینئر افیسر / ملازم جونیئر گریڈ کی پوسٹ پر کام نہیں کر رہا ہے۔

(ج) گورنمنٹ وقارالنساء پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین، راولپنڈی میں اسلامیات کی پروفیسر گریڈ 20 میں ہے اور گریڈ 20 کی پوسٹ پر ہی کام کر رہی ہیں۔

(د) مذکورہ پروفیسر اپنے گریڈ کی پوسٹ پر ہی کام کر رہی ہے لہٰذا قواعد و ضوابط کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے۔

(ہ) مذکورہ پروفیسر نے پی ایچ ڈی کرنے کے لئے ڈیپارٹمنٹ سے رخصت لی جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

یونیورسٹی آف سرگودھا کی گاڑیوں / بسوں سے متعلقہ تفصیلات

1745: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونیورسٹی آف سرگودھا میں کتنی گاڑیاں اور بسیں کس مقصد کے لئے خریدی گئیں اور یہ کس کس کے زیر استعمال ہیں؟

(ب) یہ گاڑیاں کب اور کتنی لاگت سے خرید کی گئیں اور منظوری کس اتھارٹی نے دی؟

(ج) ان گاڑیوں کے سال 15-2014 اور 16-2015 دوران گاڑیوں کے کے پٹرول / مرمت کی مد میں کتنے کتنے اخراجات ہوئے؟

(د) ان دو سالوں کے دوران کون کون ٹرانسپورٹ آفیسر اس یونیورسٹی میں تعینات رہے؟

(ہ) ان ٹرانسپورٹ آفیسر ز نے سال 15-2014 اور 16-2015 کے دوران گاڑیوں کی مرمت و پٹرول کی مد میں کتنی کتنی رقم خرچ کی اور کتنا کتنا ٹی اے / ڈی اے وصول کیا سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(و) ان گاڑیوں کی مرمت / پٹرول و دیگر مدات میں ہونے والے اخراجات کا پچھلے پانچ سالوں کا آڈٹ ہوا اگر ہاں تو اس کی رپورٹ پیش کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) یونیورسٹی آف سرگودھا میں کل 87 گاڑیاں ہیں جن میں زیادہ تر ٹرانسپورٹ طلباء و طالبات اور ملازمین کی آمدورفت کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ یہ گاڑیاں یونیورسٹی کے طلباء و طالبات، تدریسی اور انتظامی عملہ کے زیر استعمال ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

- بسیں / وین وغیرہ طلباء و طالبات کی ایک کثیر تعداد کو گھروں سے یونیورسٹی اور یونیورسٹی سے گھروں میں پہنچانے میں استعمال ہوتی ہیں۔
- بسیں / وین وغیرہ طلباء و طالبات کے تفریحی اور تعلیمی دوروں کے علاوہ ہاسٹل میں مقیم طلباء و طالبات کو مقامی مارکیٹ میں لے جانے اور لانے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔
- کچھ گاڑیاں سینئر افسران کے لئے گریڈ وار سرکاری امور سرانجام دینے کے لئے الاٹ کی گئی ہیں۔
- ایمبولینس سٹوڈنٹ، اساتذہ اور عملہ کے لئے ایمرجنسی یا طبی ضرورت میں مہیا کی جاتی ہے۔
- شعبہ امتحانات میں بھی گاڑیاں مختلف اضلاع میں پیپر چھوڑنے اور واپس لانے کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔
- دوران امتحانات گاڑیاں امتحانی مراکز کے دوروں میں استعمال کی جاتی ہیں۔
- گاڑیاں مختلف فنکشنز، سلیکشن بورڈ، سنڈیکیٹ میٹنگز وغیرہ میں بھی استعمال کی جاتی ہیں۔
- کھیل اور ہم نصابی سرگرمیوں کے دوران بھی یہی گاڑیاں ڈیوٹی دیتی ہیں۔
- یونیورسٹی کے سب کیمپس اور الحاق شدہ کالج کے ایفیلیئشن دورے بھی انہی گاڑیوں میں کئے جاتے ہیں۔

(ب) جب سے یونیورسٹی کا آغاز ہوا اس وقت سے اب تک جوں جوں ملازمین اور طلباء و طالبات کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اس طرح ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے گاڑیوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ گزشتہ تقریباً چودہ سالوں میں طلباء و طالبات کی تعداد تقریباً 26000 تک ہو گئی ہے اس کے علاوہ 2000 کے قریب ملازمین ہیں ان کو صبح و شام مندرجہ بالا سہولیات / استعمال کے لئے گاڑیوں کی ضرورت پوری کرنا اہم پہلو ہے۔ گاڑیوں کی خریداری کے سلسلے میں سنڈیکیٹ میں بجٹ کی منظوری اور ضروری کارروائی کے بعد وائس چانسلر یونیورسٹی آف سرگودھا سے

منظوری لی جاتی ہے ۔ ان چودہ سالوں میں 87 گاڑیوں کے خریدنے کی مد میں رقم مبلغ (بائیس کروڑ چالیس ہزار گیارہ) روپے خرچ ہوئی ہے۔

(ج) سال 15-2014 کے دوران پٹرول کی مد میں دو کروڑ تینتالیس ہزار پانچ سو پانچ روپے اور 16-2015 کے دوران ایک کروڑ چھہتر لاکھ چار ہزار ستاون روپے خرچ ہوئے جبکہ 15-2014 میں گاڑیوں کی مرمت کے لئے اڑتیس لاکھ ترپن ہزار اٹھائیس روپے اور 16-2015 میں چوہتر لاکھ تراسی ہزار پانچ سو چوون روپے خرچ ہوئے۔

مرمت کی مد میں خرچ ہونے والی رقم میں جنرل مرمت، ٹائروں کی تبدیلی، بیٹریوں کی تبدیلی، ڈینٹنگ پینٹنگ اور وقت بہ وقت ضرورت کے مطابق مرمت / دیکھ بھال کے اخراجات شامل ہیں۔

(د) ان دو سالوں میں چودھری محمد اسلم ٹرانسپورٹ آفیسر یونیورسٹی آف سرگودھا تعینات رہے۔

(ہ) اس سوال کے پہلے حصے کا جواب سوال (ج) کے جواب میں دیا جا چکا ہے۔

واضح رہے کہ ٹرانسپورٹ آفیسر نے ان دو سالوں کے دوران کوئی ٹی اے / ڈی اے وصول نہیں کیا۔

(و) گاڑیوں کی مرمت / پٹرول و دیگر مدات میں ہونے والے اخراجات کا پچھلے پانچ سالوں کا آڈٹ ہوا ہے۔ آخری آڈٹ 2016 میں ہوا ہے اور ٹرانسپورٹ آفس کا کوئی پیرا نہیں ہے

ضلع میانوالی میں محکمہ تعلیم کے کالجز سے متعلق تفصیلات

1774: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں کتنے گرلز و بوائز کالجز کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان کالجوں میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی کتنی اور کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) ان کالجوں میں بلڈنگ اور دیگر عمارات کی حالت کیسی ہے؟

(د) ان میں طالب علموں کی تعداد کالج وار بتائیں؟

(ہ) ان کے سال 16-2015 اور 17-2016 کے بجٹ اور اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(و) حکومت ان کالجوں کی مسنگ سہولیات کب تک فراہم کرے گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف)

تعداد و نام کالج مع شہر

نمبر شمار	نام کالج
1	گورنمنٹ ڈگری کالج عیسیٰ خیل
2	گورنمنٹ کالج برائے خواتین عیسیٰ خیل
3	گورنمنٹ ڈگری کالج کالاباغ
4	گورنمنٹ کالج برائے خواتین کمر مشانی
5	گورنمنٹ کامرس کالج عیسیٰ خیل
6	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج میانوالی
7	گورنمنٹ کالج برائے خواتین میانوالی
8	گورنمنٹ ڈگری کالج کندیاں
9	گورنمنٹ ڈگری کالج بن حافظ جی
10	گورنمنٹ کالج برائے خواتین موسیٰ خیل
11	گورنمنٹ کالج برائے خواتین واں بھچراں
12	گورنمنٹ کالج برائے خواتین داؤد خیل
13	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس فار وومین میانوالی
14	گورنمنٹ کامرس کالج میانوالی

(ب) ضلع میانوالی کے کالجوں کی خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع میانوالی کے کل اٹھارہ کالجز میں سے سات کالجز کی عمارتیں پرانی ہیں جن کی محکمہ ہائر ایجوکیشن کی طرف سے سالانہ مرمت باقاعدگی سے کی جاتی ہے۔ گیارہ نئے کالجز ہیں جن کی عمارتیں بھی نئی ہیں۔ تاحال ان کالجوں میں کوئی تعمیراتی یا مرمت کا مسئلہ درپیش نہ ہے ان کالجوں میں مزید توسیع کے لئے محکمہ ہائر ایجوکیشن کی جانب سے وقتاً فوقتاً ذیلی دفاتر سے تفصیلات کی طلب کی جاتی ہیں۔ اور ان کے لئے محکمانہ سطح پر توسیع کے اقدامات کئے جاتے ہیں۔

(د)

کالج وار طلباء کی تعداد

نمبر شمار	نام کالج	تعداد
1	گورنمنٹ ڈگری کالج عیسیٰ خیل	236
2	گورنمنٹ کالج برائے خواتین عیسیٰ خیل	394
3	گورنمنٹ ڈگری کالج کالاباغ	155
4	گورنمنٹ کالج برائے خواتین کمر مشانی	480
5	گورنمنٹ کامرس کالج عیسیٰ خیل	111
6	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج میانوالی	1348
7	گورنمنٹ کالج برائے خواتین میانوالی	1914
8	گورنمنٹ ڈگری کالج کندیاں	112
9	گورنمنٹ ڈگری کالج بن حافظ جی	122
10	گورنمنٹ کالج برائے خواتین موسیٰ خیل	274
11	گورنمنٹ کالج برائے خواتین واں بھچراں	369
12	گورنمنٹ کالج برائے خواتین داؤد خیل	362
13	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس فار وومن میانوالی	26
14	گورنمنٹ کامرس کالج میانوالی	462
15	گورنمنٹ کالج برائے خواتین موچھ	85
16	گورنمنٹ کالج لیاقت آباد	376

(ہ) جز (ہ) کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) تمام کالجز کو بلڈنگ کی اضافی سہولیات یکمشت فراہم کرنا آسان نہ ہے کیونکہ اضافی بلڈنگز کی تعمیر کے لئے خطیر رقم درکار ہوتی ہے۔ جس کا سر دست بندوبست کرنا محکمہ کے لئے آسان نہ ہے۔ تاہم جہاں انتہائی ضرورت درپیش ہوتی ہے۔ محکمہ مناسب رقوم مختص کر کے اضافی سہولیات باہم فراہم کرنے کی سعی کرتا ہے، اس طرح گاہے بگاہے مختلف کالجوں کو ضرورت کے مطابق بلڈنگز کی اضافی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں لہٰذا رپورٹ پیش خدمت ہے۔

حلقہ پی پی۔200 میں کالجز سے متعلقہ تفصیلات

1801: جناب شوکت حیات خان بوسن: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔200 ملتان میں کتنے کالجز لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے ہیں؟

(ب) حلقہ پی پی۔200 ملتان میں نئے بنائے گئے کالجز میں کلاسز کا اجراء کب ہوگا؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) حلقہ پی پی۔200 ملتان میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے کوئی کالج نہ ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔200 ملتان میں ایک گرلز کالج کی منظوری دی ہے جس کی عمارت زیر تعمیر ہے اور تعمیر مکمل ہونے پر حکومت پنجاب کی طرف سے کالج میں کلاسز کا فوری اجراء کر دیا جائے گا۔

ڈیرہ غازی خان میں گرلز کالجز کے لئے ٹرانسپورٹ سے متعلقہ تفصیلات

1805: محترمہ نجمہ بیگم: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

ڈیرہ غازی خان میں گرلز کالجز کے لئے ٹرانسپورٹ کی سہولت ہے تو کتنی بسیں چل رہی ہیں تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

ڈیرہ غازی خان میں مندرجہ ذیل گرلز کالجز میں ٹرانسپورٹ کی سہولت موجود اور فعال ہے۔

نمبر شمار	نام کالج	تعداد
1	گورنمنٹ گرلز کالج ماڈل ٹاؤن	01
2	گورنمنٹ گرلز کالج چوٹی زیریں	01
3	گورنمنٹ گرلز کالج تونسہ شریف	02
4	گورنمنٹ گرلز کالج کوٹ قیصرانی	01
5	گورنمنٹ گرلز کالج ڈیرہ غازی خان	02

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: محترمہ! پہلے میں بھٹی صاحب کو اجازت دوں گا کیونکہ وہ بڑی دیر سے انتظار کر رہے ہیں ان کے بعد آپ کی باری آئے گی۔ بھٹی صاحب! ابھی رپورٹیں پیش ہونی ہیں میں آپ کو اس کے بعد ٹائم دیتا ہوں۔ جناب عبدالرؤف مغل مجلس قائمہ برائے صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! میں بحیثیت چیئرمین مجلس قائمہ برائے صنعت، تجارت و سرمایہ کاری

The Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2017 (Bill No.11 of 2017)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب میاں محمد اسلم اقبال مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

میاں محمد اسلم اقبال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں

The Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017 (Bill No.10 of 2017)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب محترمہ فرزانہ بٹ مجلس قائمہ برائے سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون وومن پروٹیکشن اتھارٹی پنجاب 2017
کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال
کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر!

The Punjab Women Protection Authority Bill 2017 (Bill No.7 of 2017)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: راجہ شوکت عزیز بھٹی آپ نے پوائنٹ آرڈر اٹھایا تھا۔ آپ بات کریں۔

پوائنٹ آف آرڈر

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! بہت مہربانی، دو issues ہیں، ایک issue یہ ہے---

جناب سپیکر: جی، آپ نے ایک issue کی بات کی تھی۔ اب دو issues کی بات کر رہے ہیں۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! میں ایک کی بات کر لیتا ہوں، جب آپ اجازت دیں گے تو اس پر بھی بات کر لیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں! سنتے ہیں آپ کیا کہتے ہیں۔ اگر غلط کہیں گے تو پھر ٹوک لیا جائے گا۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! وہ اُس وقت ایک issue تھا اب دو issues ہو گئے ہیں۔ بہر حال میں ایک پر بات کر لیتا ہوں جسے میں اس وقت ضروری سمجھتا ہوں اور اس معزز ایوان کی توجہ بھی اس طرف مبذول کروانا چاہوں گا۔ میرے ایوان کے بیٹھے ہوئے تمام فاضل ممبران تھوڑی سی توجہ مجھے دیں---

جناب سپیکر: جی، تقریر نہیں، پوائنٹ آف آرڈر۔

کشمیریوں کے ساتھ ہونے والے ظلم کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کا مطالبہ

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرتا ہوں۔ اگر ایک دہشت گرد اور جاسوس کا issue انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس میں سنا جا سکتا ہے تو پھر جس کشمیر issue کی قرارداد United Nations نے اتنے سالوں سے پاس کی ہوئی ہے، ہم متفقہ طور پر ایک قرارداد اس ایوان سے پاس کر کے فیڈرل گورنمنٹ کو بھیجنا چاہتے ہیں کہ کشمیریوں کے ساتھ ہونے والے ظلم پر، اور اقوام متحدہ کی قرارداد پر جو آج دن تک انڈیا نے عمل نہیں کیا اس معاملے میں اس وقت تک انڈیا کو United Nations کی peace keeping force کے حوالے کیا جائے اور یہ issue بھی انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس میں اٹھایا جائے۔۔۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر ایک دہشت گرد کا issue انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس میں اٹھایا جا سکتا ہے اور سنا جا سکتا ہے تو جہاں ریاستی دہشت گردی ہو رہی ہے، لاکھوں بہنوں اور بھائیوں کی جانیں قربان ہو رہی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ اجازت دیں تو اس پر ہم گورنمنٹ اور اپوزیشن کی طرف سے ایک متفقہ قرارداد Monday کو اس ایوان میں لانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ قرارداد لے کر آئیں۔ جب آپ قرارداد لائیں گے تو پھر ایوان سے پوچھیں گے۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! بڑی مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں نے بھٹی صاحب کے بعد محترمہ سے وعدہ کیا تھا۔ میں آپ کو بھی ٹائم دیتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! اپوزیشن لیڈر صاحب سے بھی میری گزارش ہے، جو میں آج بات کرنا چاہتی ہوں، میں آج کوئی ایم پی اے بن کر بات نہیں کرنا چاہتی بلکہ ایک عام پاکستانی عورت ہونے کے حوالے سے میرے چند سوالات ہیں جو میں اس ایوان کے سامنے آج رکھنا چاہتی ہوں۔ ہم عوام کے نمائندے ہیں، عوام کی اس ایوان سے توقعات

وابستہ ہوتی ہیں اور خواتین کے حوالے سے اس ملک کے اندر جو صورتحال جہاں پہنچ گئی ہے وہ ناقابل برداشت اور ناقابل یقین حد تک اتنی خوفناک ہے جس کا ایک مظاہرہ خدیجہ نام کی ایک سٹوڈنٹس بچی کے ساتھ کچھ مہینے پہلے اسی ڈیوس روڈ پر ہوا اس پر 23 دفعہ 23 خنجر کے حملے اس کی شہ رگ پر کئے گئے۔ اب اس کو پروردگار نے زندگی دینی تھی اس کو دے دی لیکن آج اس کے ساتھ یہ ہو رہا ہے چونکہ ایک بااثر سیاسی وکیل اس نام نہاد اور ایسے بچے کا باپ ہے جو ایک ذہنی مریض ہے جس نے 23 دفعہ ایک بچی کی گردن پر خنجر چلائے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کوئی تحریک لے آئیں، ہم اس پر بات کریں گے اور آپ کی بات بھی سنیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے، میں ہاتھ جوڑ کر آپ سے گزارش کرتی ہوں اور ہم یہاں بہت ساری گفتگو کرتے ہیں، بہت سارے سیاسی مسائل پر باتیں ہوتی ہیں۔ اس حوالے سے یہ ایک بہت اہم issue ہے۔ ایک بچی نے اپنے خلاف ہونے والے ظلم کے خلاف آواز اٹھائی ہے اور آج اس معاشرے کی بے حسی ہے کہ کوئی وکیل اس کا کیس لینے کو تیار ہے اور نہ ہی کوئی جج اس کی ضمانت کینسل کرنے کے لئے تیار ہے۔

جناب سپیکر! میں آج خادم اعلیٰ پنجاب سے بھی سوال کرنا چاہتی ہوں کہ وہ تمام بچیوں کے سر پر ہاتھ رکھتے ہیں اور اس بچی کو بھی ہماری توجہ کی ضرورت ہے۔ ہم سب اس ایوان میں صاحب اولاد بیٹھے ہیں، اگر وہ کسی اور کی بچی ہے، اس معاشرے میں رہتی ہے اور اس معاشرے کا حصہ ہے۔ اگر آج ہم اس کے ساتھ کھڑے نہ ہوئے تو وہ کل کو کسی کی بھی بچی ہو سکتی ہے۔ میرے گھر میں بھی بیٹیاں ہیں اور آپ سب کے گھروں میں بیٹیاں موجود ہیں۔

جناب سپیکر! میں چیف جسٹس آف پاکستان اور چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ سے پوچھنا چاہتی کہ کیا ان کو اپنی ناک تلے یہ سب کچھ ہوتا نظر نہیں آ رہا اور کیا چیف جسٹس آف پاکستان کو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی؟ جناب! ایک فیصد سے بھی کم execution ہے جو جتنی عورتوں کے خلاف کیسز جاتے ہیں مختارہ مائی سے شروع کریں، میں اس زہرہ بی بی کو یاد کروں جس کو اینٹوں کے ساتھ مار دیا گیا تھا، میں اس بچی ماریہ کو یاد کروں کہ جس کو اپنی پسند کی شادی کی بات کرنے پر اس کی ماں نے اسے قتل کر دیا۔ میں کس کس کا ذکر کروں یہاں؟ آج ایک فیصد بھی conviction rate نہیں ہے، جہاں عورت کے خلاف ظلم ہوتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ اس پر کوئی تحریر لے کر آئیں۔ میں ایسے کیا کروں اور کس طرح اس کو put کروں؟ انہوں نے آپ کی بات سن لی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! اگر آپ حوصلے سے میری بات سن سکیں، میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ میڈیا نے اس بات کو highlight کیا، میں شاہ زیب خانزادہ کو appreciate کرنا چاہتی ہوں کہ اس دبی ہوئی بات کو وہ باہر لے کر آئے۔ یہ پنجاب کی بچی ہے۔ آج اس ایوان کی طرف سے بھی یہ message جانا چاہئے۔

جناب سپیکر! آپ نے منہ ادھر کر لیا ہے، کیا میں نے بہت زیادہ غیر ضروری بات کی ہے؟ یہ بات نہیں ہونی چاہئے---

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب، جی، آپ کی مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! کیا مہربانی؟ میں آپ سے important بات کر رہی ہوں اور آپ نے اپنا face ادھر کر لیا ہے۔ آپ میری بات سننا نہیں چاہتے۔ آپ ایسا کریں کہ میں ایک قرارداد پیش کرتی ہوں کہ---

جناب سپیکر: جی، آپ قرارداد لے کر آئیں۔ آپ مجھے ایسے کیا کہہ رہی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! میں ایک قرارداد پیش کرتی ہوں کہ بچیاں پیدا ہوتے ہی اس ملک میں ان کو زندہ دفن کر دیا جائے، آپ میری بات سننا نہیں چاہتے---

جناب سپیکر: جی، آپ کی قرارداد سنیں گے۔ آپ قرارداد لے کر آئیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! دنیا میں movements چلتی ہیں اور آپ بات سننا نہیں چاہتے۔ اگر یہ حالت ہے کہ یہاں بات نہیں کی جا سکتی، یہاں سے ایک بچی کو message نہیں جا سکتا---

جناب سپیکر: میں نے آپ کی بات سن لی ہے، یہ کیا طریقہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! ہم یہاں کیا کرنے کے لئے بیٹھے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ کی بات سنی گئی ہے، آپ کی ساری بات ریکارڈ ہو گئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! سنی گئی اور بات ختم ہو گئی؟

جناب سپیکر: نہیں، جب آپ قرارداد لے کر آئیں گی تو بات سنوں گا۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! میں قرارداد کیا لاؤں؟ وہ بیپر دے رہا ہے، قانون کا طالب علم ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبان سن رہے ہیں۔ آپ ان کی بات کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! پتا نہیں آپ کیا بات کر رہے ہیں۔ ہم یہاں کون سے stereotype باتیں کریں گے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بات سنتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! میں کیا قرارداد لے کر آؤں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ کی بات سنتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! اگر یہ کارکردگی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ کیا کر رہی ہیں؟ آپ کی بڑی مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بات سنتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! اگر یہ ایوان کی کارکردگی ہے تو میں اس ایوان میں آنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں، آپ کی بات سنتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! آپ کے ہوتے ہوئے یہاں بات نہیں سنی جا سکتی۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی، میں آپ کی بات اتنی دیر سے سن رہا ہوں۔ یہ صرف آپ کا ایوان نہیں ہے ان سارے معزز ممبران کا ایوان ہے۔ آپ کیا کرتی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! آپ بات سننا نہیں چاہتے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات سن لی ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

(اس مرحلہ پر پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت
محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں)

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ محترمہ عظمیٰ واک آؤٹ کر گئی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بڑی مہربانی، شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، ان کی بات سن لی ہے اور ریکارڈ ہو گئی ہے۔ وہ جان بوجھ کر اپنی مرضی سے واک آؤٹ کر گئی ہیں۔ یہ ان کا کیا طریقہ ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کلبھوشن یادیو کو جو ہماری عدالت نے پھانسی کا فیصلہ دیا تھا تو عالمی عدالت انصاف نے اس پر عملدرآمد روک دیا ہے اور پورے پاکستان میں اس پر شدید غم وغصہ پایا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر زبان پر ایک ہی بات ہے کہ ہماری حکومت نے جلد بازی میں عالمی عدالت کے دائرہ اختیار کو accept کیا اور 29۔ مارچ 2017 کو اس declaration پر دستخط کر دیئے جو ایک حماقت تھی۔ اگر ہم تھوڑا اس کو delay کرتے، اس کی بھرپور تیاری کرتے اور اس کے بعد کوئی فیصلہ کرتے تو شاید نتیجہ مختلف ہوتا۔ میں نے اس سلسلے میں ایک قرارداد پیش کی ہے۔ قوم کے اندر شکوک وشبہات پائے جاتے ہیں۔ جس طرح حکومت کو فرنٹ فٹ پر کھیل کر سفارتی محاذ پر۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی قرارداد کدھر ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ کے پاس ہی ہے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ ایک مذمتی قرارداد ہے اور اس میں ہم نے اس کی مذمت کی ہے۔ آپ مجھے یہ قرارداد یہاں پیش کرنے کی اجازت دیں اور میری خواہش ہو گی کہ یہ متفقہ قرارداد پاس ہو۔

جناب سپیکر: چلیں! جی، پوچھتے ہیں۔ آپ پہلے اپنی تحریک پڑھیں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے عالمی عدالت انصاف کی جانب سے کلبھوشن یادیو کے فیصلے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس پر میں نے ایک ترمیم پیش کی ہے تو آپ ان کو اجازت دے دیں پھر اس کے بعد آپ مجھے بھی ترمیم پیش کرنے کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی، سنتے ہیں، آپ پہلے اس کو غور سے سن لیں۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے عالمی عدالت انصاف کی جانب سے کلبھوشن یادیو کے فیصلے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

"یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے عالمی عدالت انصاف کی جانب سے کلبھوشن یادیو کے فیصلے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جی، آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

کلبھوشن یادیو کے معاملے کو عالمی سطح پر مؤثر انداز میں اٹھانے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"عالمی عدالت انصاف کا کلبھوشن یادیو کی پھانسی روکنے کا عارضی فیصلہ اور پاکستان کا اعتراض مسترد کر دینا پاکستانی حکومت کی سفارتی سطح پر واضح ناکامی ہے۔ حکومت کو اس کیس میں عالمی عدالت انصاف کے دائرہ اختیار کو مان لینا حماقت تھی۔ یہ فیصلہ نہ صرف پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت ہے بلکہ سوچی سمجھی سازش کا حصہ ہے۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس فیصلے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کلبھوشن یادیو کے معاملے کو عالمی سطح پر مؤثر انداز میں پیش کرے اور بھارت کی پاکستان میں دہشت گردی کرانے کی سازش کو بے نقاب کیا جائے۔"

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں بھی ایک ترمیم دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: پہلے مجھے ان کی قرارداد تو پڑھنے دیں۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ عالمی عدالت انصاف کا کلبھوشن یادیو کی پھانسی روکنے کا عارضی فیصلہ اور پاکستان کا اعتراض مسترد کر دینا پاکستانی حکومت کی سفارتی سطح پر واضح ناکامی ہے۔ حکومت کو اس کیس میں عالمی عدالت انصاف کے دائرہ اختیار کو مان لینا حماقت تھی۔ یہ فیصلہ نہ صرف پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت ہے بلکہ سوچی سمجھی سازش کا حصہ ہے۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس فیصلے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کلبھوشن یادیو کے معاملے کو عالمی سطح پر مؤثر انداز میں پیش کرے اور بھارت کی پاکستان میں دہشت گردی کرانے کی سازش کو بے نقاب کیا جائے۔"

اس قرار داد میں وزیر قانون کی طرف سے ترمیم کا نوٹس وصول ہوا ہے۔ وہ اپنی ترمیم پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر بھی کچھ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ پہلے ان کی سن لیں یا آپ کی سن لیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے آپ کو پہلے نوٹس دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے in writing دے دیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ ترمیم پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اس قرار داد میں وارد ہونے والے الفاظ "عارضی فیصلہ کے بعد" آنے والے الفاظ کی جگہ درج ذیل الفاظ ثبت کئے جائیں اور یہ قرار داد اس طرح سے پاس کی جائے کہ:

"عالمی عدالت انصاف کا کلبھوشن یادیو کی پھانسی کو روکنے کا عارضی فیصلہ صرف ایڈوائزری نوعیت کا ہے۔ عدالتی دائرہ اختیار اور میرٹ پر عدالتی فیصلہ ابھی ہونا ہے لیکن انڈین میڈیا اور انڈین اینٹی پاکستان لابی اس فیصلے کو اپنے حق اور پاکستان کے خلاف منفی پراپیگنڈا کے طور پر استعمال کر رہی ہے جو قابل مذمت ہے۔ افسوس کا مقام ہے کہ پاکستان کے اندر کچھ لوگ اپنی منفی سوچ اور حکومت سے اپنی نفرت، بغض اور حسد کی آگ کو بجھانے کے لئے نادانستہ اور نادانی سے اس پراپیگنڈے کا حصہ بن رہے ہیں۔ یہ ایوان ایسی تمام کوششوں کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اس بارے میں وفاقی حکومت کی کوششوں کو سراہتا ہے اور بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم، شیم۔

جناب سپیکر: مجھے ان کی بات تو بتانے دیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف اور معزز ممبران حزب اختلاف
اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر انڈیا کا جو یار ہے، غدار ہے، غدار ہے،
کلبھوشن کو پھانسی دو، جندال نواز گٹھ جوڑ نامنظور،
مودی کا جو یار ہے غدار ہے، غدار ہے کے نعرے لگانے لگے)

(شور و غل)

جناب سپیکر: آپ نے قرارداد پیش کی ہے۔ مجھے ان کی ترمیم تو پڑھنے دیں۔ جی، یہ ترمیم پیش کی گئی ہے کہ پیش کردہ قرارداد میں وارد ہونے والے الفاظ "عارضی فیصلہ" کے بعد آنے والے الفاظ کی جگہ درج ذیل الفاظ ثبت کئے جائیں اور یہ قرارداد اس طرح سے پاس کی جائے کہ:

"عالمی عدالت انصاف کا کلبھوشن یادیو کی پھانسی کو روکنے کا عارضی فیصلہ صرف ایڈوائزری نوعیت کا ہے۔ عدالتی دائرہ اختیار اور میرٹ پر عدالتی فیصلہ ابھی ہونا ہے لیکن انڈین میڈیا اور انڈین اینٹی پاکستان لابی اس فیصلے کو اپنے حق اور پاکستان کے خلاف منفی پراپیگنڈا کے طور پر استعمال کر رہی ہے جو قابل مذمت ہے۔ افسوس کا مقام ہے کہ پاکستان کے اندر کچھ لوگ اپنی منفی سوچ اور حکومت سے اپنی نفرت، بغض اور حسد کی آگ کو بجھانے کے لئے نادانستہ اور نادانی سے اس پراپیگنڈے کا حصہ بن رہے ہیں۔ یہ ایوان ایسی تمام کوششوں کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اس بارے میں وفاقی حکومت کی کوششوں کو سراہتا ہے اور بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔"

معزز ممبران حزب اقتدار: (نعرہ ہائے تحسین)

معزز ممبران حزب اختلاف: کورم، کورم، کورم۔

کورم کی نشاندہی

میاں محمد اسلم اقبال: کورم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا بیس منٹ کے لئے House adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی بیس منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(بیس منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر شام 7 بج کر 15 منٹ
پر دوبارہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار 22۔ مئی 2017 دوپہر 2:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

سوموار، 22۔ مئی 2017
(یوم الاثنین، 25۔ شعبان المعظم 1438ھ)

سولھویں اسمبلی: انتیسواں اجلاس

جلد 29: شمارہ 2

89

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 22۔ مئی 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی 2017

ایک وزیر آرڈیننس راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی 2017

ایک وزیر آرڈیننس فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ آرڈیننس نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017

ایک وزیر آرڈیننس نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ آرڈیننس (ترمیم) پولیس آرڈر 2017

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پولیس آرڈر 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

90

(بی) رپورٹس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ پالیسی کے اصولوں پر تعمیل اور عملدرآمد کے بارے میں سالانہ رپورٹیں بابت سال 12-2011 اور 2013 ایوان کی میز پر رکھی جائیں گی

ایک وزیر پالیسی کے اصولوں پر تعمیل اور عملدرآمد کے بارے میں سالانہ رپورٹیں بابت سال 12-2011 اور 2013 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ محتسب پنجاب کے بارے میں سالانہ رپورٹیں بابت سال 13-2012 اور 2014-15 ایوان کی میز پر رکھی جائیں گی۔

ایک وزیر محتسب پنجاب کے بارے میں سالانہ رپورٹیں بابت سال 13-2012، اور 2014-15 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے بارے میں سالانہ رپورٹیں بابت سال 2014-15 ایوان کی میز پر رکھی جائیں گی۔

ایک وزیر پنجاب پبلک سروس کمیشن کے بارے میں سالانہ رپورٹیں بابت سال 15-2014 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

91

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا انتیسواں اجلاس

سوموار،22۔ مئی 2017

(یوم الاثنین،25۔شعبان المعظم1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4بج کر5 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرۡضِیَّةً ﴿۲۸﴾ فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ ﴿۲۹﴾ وَ ادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ ﴿۳۰﴾

سورۃ الفجر آیات27تا30

اے اطمینان پانے والی روح!(27)اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی(28) تو میرے (ممتاز) بندوں میں شامل ہو جا(29)اور میری بہشت میں داخل ہو جا(30)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمد نام ایسا ہے
نگر اجڑے بساتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
محبت کے کنول کھلتے ہیں ان کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
مدد حاصل ہے مجھ کو ہر گھڑی شاہ مدینہ کی
میری بگڑی بناتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
انہی کے ذکر سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے بھی ملاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن کے سوالات شروع کرنے سے پہلے پرسوں مورخہ 19۔مئی 2017 کو محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق جناب احسن ریاض فتیانہ کے زیر التواء رکھے گئے سوال نمبر 8460 کو take up کر لیتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! مہربانی کرکے اس سوال کو pending فرمادیں کیونکہ میری ان سے بات ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔جناب احسن ریاض فتیانہ کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اب ہم آج کے ایجنڈے کے سوالات کو شروع کرتے ہیں۔پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2544 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: ہسپتالوں میں ویکسینز اور ادویات کی سٹوریج کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*2544: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور / جوبلی فیملی ہسپتال، زنانہ ہسپتال اور بہاولپور / سول ہسپتال جھانگی والا روڈ بہاولپور میں ویکسینز اور ادویات کی سٹوریج میں کیا اصول و ضوابط مدنظر رکھے جاتے ہیں؟

(ب) Temperature اور Humidity کو سٹوریج کے حوالہ سے maintain کرنے کا کیا انتظام ہے اور اس کی monitoring کا کیا طریق کار ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور / جوبلی فیملی ہسپتال، زنانہ ہسپتال اور بہاولپور / سول ہسپتال جھانگی والا روڈ بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں ویکسینز اور دوسری ادویات کو محفوظ کرنے کے لئے مناسب درجہ حرارت سٹینڈرڈ اپریٹنگ پروسیجر (SOPs) کے مطابق برقرار رکھا جاتا ہے۔

1. ادویات کو سٹور کرنے والی جگہ پر تھرمامیٹر اور نمی کو چیک کرنے والا آلہ موجود ہے۔
2. درجہ حرارت کی لاگ شیٹ کو مرتب کرنے کے لئے مستند عملہ موجود ہے۔
(فارماسسٹ) اور دن میں تین مرتبہ درجہ حرارت کو لاگ شیٹ پر درج کیا جاتا ہے۔
3. فریج میں رکھی گئی ادویات کا درجہ حرارت 2 ڈگری سینٹی گریڈ سے 8 ڈگری سینٹی گریڈ کے درمیان برقرار رکھا جاتا ہے۔
4. ادویات کے سٹور میں نمی کا تناسب 60 فیصد تک ہوتا ہے۔
5. ادویات کے سٹور کرنے والے کمرے کا درجہ حرارت برٹش فارماکوپیا کے مطابق 20 ڈگری سینٹی گریڈ اور پاکستان سٹینڈرڈ رولز کے مطابق جو کہ گورنمنٹ آف پاکستان فارماکالوجی ڈیپارٹمنٹ کے مطابق درجہ حرارت 25 ڈگری سینٹی گریڈ ہونا چاہئے اور اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

(ب) مناسب اور مطلوبہ درجہ حرارت کو برقرار رکھنے کے لئے ادویات کے سٹور میں ائرکنڈیشنز نصب کئے گئے ہیں۔ بجلی جانے کی صورت میں جنریٹر کی سہولت دستیاب ہے۔ جو کہ بجلی جانے کی صورت میں تیس سیکنڈ کے ذریعے بجلی بحال ہو جاتی ہے مطلوبہ درجہ حرارت کو روزانہ باقاعدگی کے ساتھ کمروں میں نصب کئے گئے تھرمامیٹر پر چیک کر کے ٹمپریچر لاگ شیٹ پر درج کیا جاتا ہے جس کو فارماسسٹ صبح، دوپہر اور رات کی ڈیوٹی کے دوران باقاعدگی سے چیک کرتے ہیں اور اس کو اے ایم ایس میڈیکل سٹور روزانہ کی بنیاد پر چیک کر کے countersign کرتے ہیں۔ وکٹوریہ ہسپتال کے ادویات کے سٹور میں چلرز کی تعداد چودہ اور ریفریجیٹرز کی تعداد سولہ ہے جن کے درجہ حرارت کو برقرار رکھنے کے لئے بجلی جانے کی صورت میں جنریٹرز چلتے ہیں متعلقہ تمام ریکارڈ کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرے بھائی خواجہ سلمان رفیق، وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن پچھلے دنوں علیل ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں شفا دی ہے۔ ہم دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں قائم و دائم رکھے، شفایاب رکھے اور ان کو اسی طرح محنت کرتے رہنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: آپ انہیں عمرہ کی مبارکباد بھی دے دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اپنے بھائی خواجہ سلمان رفیق کو عمرہ کی مبارکباد دیتا ہوں۔ میں اپنے سوال سے متعلق دو ضمنی سوال پوچھوں گا۔ ویکسینز اور ادویات کی سٹوریج کے جو اصول وضوابط ہیں وہ محکمہ نے سوچ سمجھ کر مقرر کئے ہوں گے کیونکہ یہ کام ٹیکنیکل لوگ کرتے ہیں اور یہ سارے اصول وضوابط ٹھیک ہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے ضمنی سوال میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کی monitoring کا کیا اہتمام ہے اور ہمیں کیسے معلوم ہوتا ہے کہ ان اصول وضوابط کے اُوپر واقعی عملدرآمد ہو رہا ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! بعض ادویات کے لئے ایک خاص room temperature کی ضرورت ہوتی ہے جس کا انتظام کیا گیا ہے اور جواب میں اس کی تفصیل دے دی گئی ہے۔ اس کی monitoring کے لئے خصوصی انتظام کیا گیا ہے، اس کے لئے proper sheets ہوتی ہیں اور چوبیس گھنٹے میں تین مرتبہ ان ادویات کو چیک کیا جاتا ہے۔ اس sheet پر فارماسسٹ اور اے ایم ایس دستخط کرتا ہے۔ اس کے علاوہ third party validation کے لئے ہیلتھ کیئر کمیشن والے visits کرتے رہتے ہیں۔ جن ہسپتالوں کے بارے میں معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر نے پوچھا ہے انہیں 12 اور 14۔ اپریل کو ہیلتھ کیئر کمیشن check کر چکا ہے اور اتفاق کی بات یہ ہے کہ ان دونوں ہسپتالوں کا میں نے خود بھی surprise visit کیا تھا۔ سول ہسپتال کی basement میں ادویات کی سٹوریج کا انتظام کیا گیا ہے تو اس کے gauges میں نے خود بھی check کئے تھے۔ اسی طرح میں وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں بھی خود گیا ہوں۔ وہاں پر ایم ایس اے، ایم ایس اور دوسرے vigilant لوگ اس کو manage کرتے ہیں اور اس کی نگرانی کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر اگر کسی particular case کی نشاندہی فرما دیں تو اس کو check کر لیا جائے گا اور میں اس کے لئے حاضر ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ سارا انتظام بہت اچھا ہے اور میں اس کی تحسین کرتا ہوں لیکن آپ کو معلوم ہے کہ جب تک اُوپر سے نگرانی نہ ہو تو اس وقت تک تمام اصول و ضوابط پر عملدر آمد نہیں کیا جاتا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب، سیکرٹری سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر یا سیکرٹری پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کی سطح پر نگرانی کا کیا کوئی نظام موجود ہے اور کیا ہر ماہ کسی نہ کسی ہسپتال کو surprise check کئے جانے کا کوئی انتظام موجود ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! میں نے تو اپنے جواب میں اس سے اگلی بات بھی بتادی ہے کہ third party validation کے لئے ہیلتھ کیئر کمیشن موجود ہے۔ ہم لوگ یعنی میں، سیکرٹری ہیلتھ اور ایڈیشنل سیکرٹری تو regular visit کرتے رہتے ہیں۔ چونکہ ہمارا تو اپنا محکمہ ہے لیکن ہیلتھ کیئر کمیشن کے لوگ third party validation کے طور پر ماہانہ بنیادوں پر visits کرتے ہیں اور اگر کہیں پر کوئی خرابی ہوتی ہے تو وہ اس سے ہمیں مطلع کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! صحت کا شعبہ بہت ہی حساس ہے۔ ہمارے ہاں مارکیٹ میں دو نمبر ادویات کے علاوہ دس دس نمبر ادویات بھی موجود ہیں۔ ہمارے ہاں ادویات کی خریداری کا ایک مروجہ طریق کار ہے۔ ادویات کے لئے ٹینڈر شائع کئے جاتے ہیں اور جو lowest ٹینڈر یعنی سب سے کم قیمت والی ادویات ہوتی ہیں وہ خریدی جاتی ہیں۔ میں خود ایک practicing ڈاکٹر ہوں اور میں نے ہسپتال میں ہاؤس جاب بھی کی ہے۔ جب میں ہاؤس جاب کر رہا تھا تو ایک مریض کو پھیپھڑوں کے اندر تکلیف ہوئی تھی۔ ہم نے اس کی culture sensitivity کروائی اور پروفیسر انچارج نے جو میڈیسن تجویز کی وہ ہم نے شروع کر دی۔ ہم پانچ دن تک مریض کو وہ دوائی دیتے رہے لیکن اس کی حالت مزید خراب ہوتی چلی گئی۔ میں نے اپنے انچارج پروفیسر سے کہا کہ جناب! اس دوائی سے مریض ٹھیک نہیں ہو رہا۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب! وہ دوائی منگوائیں۔ نرس دوائی لے کر آئی۔ پروفیسر صاحب نے دوائی کھولی، ہتھیلی پر رکھی، اس کو پہلے سونگھا اور پھر چکھا تو معلوم ہوا کہ اس کے اندر چنے کی دال پیس کر ڈالی گئی ہے۔ یہ بہت پرانی بات ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ پرانی بات کو چھوڑیں اور نئی بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نئی بات یہ کر رہا ہوں کہ lowest ٹینڈر والی ادویات جب خریدی جاتی ہیں تو اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دس نمبر دوائی پر چیز ہو جاتی ہے۔ بین الاقوامی معیار یا ملٹی نیشنل کمپنیوں کی ادویات بالعموم نہیں خریدی جاتیں اور substandard ادویات خرید لی جاتی ہیں۔ موقع کے اُوپر ملی بھگت کر کے lowest ٹینڈر دینے والا مارکیٹ سے ادویات لیتا ہے۔ وہ کہیں سے لیبل چھپوا کر اور بوتلیں بنوا کر ان میں دوائی سپلائی کر دیتا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے خود دیکھا ہے کہ ہسپتال کے اندر بعض اوقات ان کمپنیوں کی ادویات موجود ہوتی ہیں جو کہ باہر مارکیٹ یا سٹور میں دستیاب نہیں ہوتیں۔ ہمارے نظام کے اندر یہ ایک lacuna ہے۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس بابت latest کیا صورتحال ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر کی بڑی valid observation ہے۔ میں تھوڑا تفصیل کے ساتھ اس کا جواب دینا چاہوں گا۔ یہ ٹھیک ہے کہ پہلے ایسے معاملات ہوتے رہے ہیں لیکن اب ایسا نہیں ہوتا۔ PPRA میں ایک clause lower tender والی ادویات خریدنے کی ہے لیکن اس کے ساتھ ایک clause اور بھی ہے جس کے تحت فرموں کو pre-qualify کرنا ہوتا ہے۔ پچھلے دو اڑھائی سال سے وزیراعلیٰ نے اس بابت بہت زیادہ کام کیا ہے۔ جعلی ادویات کی بیخ کنی کے لئے خواجہ عمران نذیر اور ان کی ٹیم نے بہت زیادہ کام کیا ہے۔ اس کا سب سے پہلا اور اہم DTL aspect ہے۔ ہم نے لندن کی LGC کمپنی کے ساتھ contract کر کے لاہور کی Drug Testing Laboratory کا ایک standard قائم کیا ہے اور اب ہم ISO سرٹیفکیٹ کی طرف جا رہے ہیں۔ اسی طرح ہم DTL ملتان کو ایک معیاری لیبارٹری بنانے کے لئے ایک ترک کمپنی کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔ اگلے سال بہاولپور، فیصل آباد اور راولپنڈی کی Drug Testing Laboratories کو بھی ایک خاص standard پر لانے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! PPRA یہ ضرور کہتا ہے کہ lowest ٹینڈر والی ادویات خریدی جائیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ PPRA یہ بھی کہتا ہے کہ پہلے فرموں کو pre-qualify کریں۔ ہم نے فرموں کو pre-qualify کرنے کے لئے ایک سال کام کیا ہے۔ ہر ایک فرم کا visit کیا ہے، ان کی numbering کی ہے اور yardstick مقرر کیا ہے اس وقت ہم پرائمری سیکنڈری اور ٹیچنگ دونوں ہسپتالوں کے لئے جو procurements کر رہے ہیں وہ ان pre-qualify فرموں سے کر رہے

ہیں۔اب سرکاری ہسپتالوں کے لئے وہ ادویات خریدی جائیں گی جو کہ کوئی بھی امیر آدمی میڈیکل سٹور سے خریدتا ہے یعنی اب یہی ادویات غریب لوگوں کو ہسپتال سے ملیں گی۔اس پر ہم نے بڑی تفصیل سے کام کیا ہے اور مسلسل اس میں improvement کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2616 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں گردوں کی خرید و فروخت کا کاروبار و دیگر تفصیلات

*2616: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب بھر میں متعدد پرائیویٹ ہسپتال گردوں کی تبدیلی transplant کے آپریشن کے موقع پر گردوں کی خرید و فروخت کا کھلے عام کاروبار بھی کرتے ہیں؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران صوبائی وزارت صحت نے گردوں کی خرید و فروخت کا کاروبار کرنے والے کتنے کڈنی سنٹرز اور ہسپتالوں کے خلاف کبھی قانونی کارروائی کی، آئندہ اس انسانیت سوز کاروبار کی روک تھام کے لئے اقدامات تجویز کئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت گردہ کے ٹرانسپلانٹ کی اجازت دینے کے لئے کڈنی سنٹرز اور پرائیویٹ ہسپتالوں پر خصوصی اور شفاف طریق کار طے کرنے کو تیار ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ گردوں کی پیوند کاری کا کام کھلے عام پرائیویٹ ہسپتالوں میں ہو رہا ہے بلکہ پنجاب حکومت اس معاملے میں بہت سنجیدہ ہے اور اس مکروہ کاروبار کی بیخ کنی کے لئے قانون Punjab Human Organ Transplant Authority 2012 موجود ہے۔ اس کے مطابق یہ پیوندکاری ان ہسپتالوں میں کی جا سکتی ہے جو Punjab Human Organ Transplant Authority کے رجسٹرڈ شدہ ہیں پنجاب حکومت اس کے لئے Punjab Human Organ Transplant Authority Rules

Punjab Human Organ 2012بھی بنا چکی ہے۔اس کام کے لئے طریق کار Transplant Authority Rulesمیں وضع کر دیا ہے۔تاہم یہ مکروہ کاروبار چھپ کے کیا جارہا ہے۔ جس کی بیخ کنی کے لئے حکومت پنجاب ڈویژنل کمشنر کی زیر نگرانی ریجنل نیٹ ورک کا قیام عمل میں لائی ہے۔اس مکروہ فعل کے مزید سد باب کے لئے پنجاب حکومت ڈپٹی کمشنر کے زیر نگرانی District Vigilance Committees(DVC'S)کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔جو کہ اپنے اپنے ضلع میں نگرانی کے ذمہ دار ہیں۔حکومت پنجاب کے اس عمل سے بہترین نتائج نکل رہے ہیں اور نگرانی کا نظام مؤثر ہو گیا ہے۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں میں اکیس مقدمات درج ہوئے ہیں اور ان غیر قانونی پیوند کاری کرنے والوں کے خلاف مقدمات مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔اور ایک مربوط نظام کے تحت کارروائی کی جا رہی ہے اور مختلف قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں(پولیس، آئی بی، سپیشل برانچ وغیرہ)غیر قانونی پیوند کاری شیڈول جرم بننے کے بعد نگرانی مزید مؤثر ہو گئی ہے اور مربوط کارروائی ہو رہی ہے۔

(ج) جی ہاں!بلکہ پنجاب حکومت اس معاملے میں بہت سنجیدہ ہے اور اس مکروہ کاروبار کی بیخ کنی کے لئے قانون Punjab Human Organ Transplant Authority 2012 موجود ہے۔اس کے مطابق یہ پیوند کاری ان ہسپتالوں میں ہی کی جا سکتی ہے۔جو Punjab Human Organ Transplant Authorityکے رجسٹر شدہ ہیں اور مکمل اور مربوط نظام کے تحت Regional Networkاور District Vigilance Committee موجود ہیں۔ہسپتالوں کی فہرست جو کہ صوبہ پنجاب کے مختلف اضلاع میں پنجاب Punjab Human Organ Transplant Authorityسے منظور شدہ ہیں۔تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر:کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!حکومت نے جو measuresلئے ہیں وہ اپنی جگہ پر ٹھیک ہیں لیکن غیر قانونی طور پر لوگوں کے گردے نکال کر آپریشن کرنے کے حوالے سے تسلسل کے ساتھ خبریں میڈیا کے اندر آ رہی ہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ جو قاعدے اور قوانین بنائے گئے ہیں ان پر عملدرآمد کا نظام ناقص ہے اور اس کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ اس کی checking کے نظام کو review کریں اور اس کو مزید بہتر کرنے کی کوشش کی جائے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ ضمنی سوال نہیں بلکہ یہ تو آپ کی تجویز ہے۔ آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں جز (ب) کے حوالے سے ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے پانچ سالوں میں اکیس مقدمات درج ہوئے ان میں سے کتنے ایسے مقدمات ہیں جن کے اندر سزائیں ہوئیں اور کیا کیا سزائیں ہوئیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! میں ڈاکٹر صاحب کے اس سوال کے حوالے سے details لے کر انہیں بعد میں بتا سکوں گا لیکن ڈاکٹر صاحب نے جو بات کی ہے اس حوالے سے پنجاب حکومت vigilant ہے، Punjab Human Organ Transplant Authority activate ہے اس میں ایک ایڈمنسٹریٹر اور اُن کے نیچے 30 لوگ اس وقت کام کر رہے ہیں اور میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کو یہ بتانا چاہوں گا کہ ہم نے اخبارات میں اشتہاری مہم شروع کر کے 10 لاکھ روپیہ انعام کا اعلان کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور تھوڑی سی چیز بتانا چاہوں گا کہ devolution کے بعد پنجاب اور دیگر تمام صوبوں کو Punjab Human Organ Transplant Authority transfer کی گئی ہے۔ اب ہر ہسپتال میں تو یہ ممکن نہیں ہو نا کیونکہ Urologist transplant کرے گا اور بہت کم لوگ ہیں جو transplant کرتے ہیں اور 100 میں سے شاید کوئی ایک آدمی illegal کام کرے گا لیکن باقی جو Specialist or Professors 99 ہیں وہ integrity کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ اس میں پنجاب vigilant ہے، اس کو FIA lead کر رہی ہے، IB lead کر رہی ہے، اس میں Punjab Human Organ Transplant Authority کام کر رہی ہے، ہم نے 10 لاکھ روپے کے انعام کا اعلان بھی کر دیا ہے اور ہمارا بالکل ٹارگٹ ہے کہ ہم اس کی بیخ کنی کریں گے۔ اس کی سزا 10 لاکھ روپے جرمانہ اور 10 سال قید ہے اور اب ہم سوچ رہے ہیں کہ اس قانون میں ترمیم کرا کے اس کی سزا بڑھا دی جائے تو حکومت پنجاب، Punjab Human Organ Transplant Authority اور ہمارے تمام دیگر ادارے پوری طرح vigilant ہیں اور میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میڈیا میں ضرور خبریں آتی ہیں

اور بعض اوقات ہمیں اُن سے راہنمائی بھی ملتی ہے لیکن ہم اس کی مکمل طور پر بیخ کنی کے لئے انتہائی سختی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ گردے فیل ہونے کی بھی وجوہات ہیں اُس میں ایک بڑی وجہ intake of elicit medicine ہے اور آپ بھی اخبارات پڑھتے ہیں اور ہم الیکٹرانک میڈیا کو بھی دیکھتے ہیں۔ ہر اخبار کے جمعہ کے میگزین کے اندر "بھرپور جوانی"، "طاقت"، "شوگر" وغیرہ وغیرہ سے دو تین صفحات بھرے ہوتے ہیں۔ ان اشتہارات میں لکھا ہوتا ہے کہ سات دن میں شوگر ختم، اب جس شخص کو شوگر لاحق ہو گئی ہے اور وہ اتنا پڑھا لکھا نہیں ہے وہ ایسے اشتہارات کو پڑھ کر متاثر ہوتا ہے اور وہ 12/10 ہزار روپیہ خرچ کرتا ہے اور اُس کے نتیجے میں اُس کے گردے بیٹھ جاتے ہیں۔ یہ دوائی دو نمبر ہوتی ہے یعنی ان دوائیوں میں ڈالے گئے اجزاء انسانی صحت کے لئے انتہائی خطرناک ہوتے ہیں اور Punjab Human Organ Transplant Authority کی موجودگی میں یہ سب چیزیں اخبارات کے اندر آ رہی ہوتی ہیں۔ میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایسی چیزوں کو check کرنے کا کیا نظام ہے اور ایسے اشتہارات کیوں آ رہے ہوتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! محکمہ انفارمیشن یا الیکٹرانک میڈیا تو میرے purview میں نہیں آتا بہرحال میں معزز ممبر کی بات کی تائید کرتا ہوں تو مجھے، آپ کو اور اس معزز ایوان کو مل کر اس پر کام کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 7639 محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اگر محترمہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئیں تو اس سوال کو take up کر لیں گے ورنہ یہ سوال dispose of ہو جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 4866 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ وہ ملک سے باہر ہیں اُن کی طرف سے اُن کے سوال pending کرنے کی request آئی تھی۔ اگلا سوال نمبر 4868 بھی جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے تو ملک صاحب کے دونوں سوالات pending کئے جاتے ہیں۔ اگلا سوال باؤ اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 4888 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرکاری ڈاکٹر کا پرائیویٹ پریکٹس کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4888: باؤ اختر علی: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹر حضرات کو پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت ہے اگر ہاں تو کس قانون کے تحت اجازت دی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پروفیسر حضرات صبح کے اوقات میں مختص کردہ دنوں اور اوقات کے مطابق آؤٹ ڈور میں مریضوں کو چیک کرنے کی بجائے پرائیویٹ طور پر مریضوں کو چیک کرتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈاکٹر پرائیویٹ مریضوں کے آپریشن کے لئے سرکاری ہسپتال کے آپریشن تھیٹر استعمال کرتے ہیں اگر ہاں تو کیا ڈاکٹر ہسپتال کو آپریشن کی فیس سے کمیشن ادا کرتے ہیں؟

(د) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو سال 13-2012 میں کس کس ڈاکٹرز نے وصول کردہ فیس کا 45 فیصد حصہ خزانہ میں جمع کروایا ہے اور کتنا؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) یہ درست ہے کہ تمام Autonomous ہسپتالوں میں Institutional پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت ہے۔ یہ اجازت Punjab Medical Health Institution Act 2003 میں دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ پروفیسر حضرات دن کے اوقات میں مریضوں کو پرائیویٹ طور پر چیک کرتے ہیں۔ یہ تمام پروفیسر حضرات اپنے مخصوص دنوں میں مریضوں کو آؤٹ ڈور میں چیک کرتے ہیں اور علاج تجویز کرتے ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ وہ تمام مریض جو پرائیویٹ طور پر دیکھے جاتے ہیں اور اگر ان کا آپریشن کرنا تجویز کیا جائے۔ وہ آپریشن سرکاری تھیٹر میں ہی کیا جاتا ہے۔ اس کے مطابق گورنمنٹ کے مخصوص فارمولا کے تحت رقم کی ادائیگی کی جاتی ہے۔ یہ فارمولا حسب ذیل ہے:۔

گورنمنٹ شیئر	45فیصد
ڈاکٹرز شیئر	35فیصد
پیرامیڈیکل سٹاف شیئر	20فیصد

(د) تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! اس سوال کی بہت لمبی چوڑی تفصیل مجھے کچھ دیر پہلے فراہم کی گئی ہے اس کو میں پورا تو نہیں پڑھ سکا۔ جز (الف) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال ہے کہ ڈاکٹر صاحبان کو ایکٹ 2003 میں private practice کی اجازت دی گئی تو مذکورہ ایکٹ میں کہیں یہ بھی ذکر ہے کہ یہ کون کون سے دن میں private practice کریں گے اور کن کن اوقات میں کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! بنیادی طور پر تو یہ autonomous medical institutions ہیں تو وہ daily بیٹھ سکتے ہیں لیکن depend کرتا ہے کہ اُن کا operation day, OPD day کون سا ہے لیکن ہمارے جو بھی autonomous medical institutions ہیں وہاں private practice کی جا رہی ہے اور یہ باقاعدہ ایک قانون کے تحت کیا جا رہا ہے۔ وہاں کے ایم ایس، پرنسپل اور اکیڈمک کونسل اس چیز کا تعین کرتی ہے لیکن پروفیسر صاحبان پر بھی یہ depend کرتا ہے کہ وہ کس دن کرنا چاہتے ہیں تو وہ جس دن کرنا چاہتے ہیں اُس دن کا تعین ہوتا ہے اور اُس کے بارے میں وہاں بورڈ پر لکھا ہوتا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! جز (ب) جواب دیا گیا ہے کہ پروفیسر حضرات دن کے اوقات میں مریضوں کو پرائیویٹ طور پر check کرتے ہیں۔ یہ تمام پروفیسر حضرات اپنے مخصوص دنوں میں مریضوں کو out door میں check کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ پروفیسر حضرات ایک دن میں 3 duties کرتے ہیں۔ پہلے وہ سرکاری ہسپتال میں، شام کو اُسی ہسپتال کی out door میں private patients کو دیکھتے ہیں اور پھر وہ اپنے پرائیویٹ کلینک پر جا کر 2 بجے رات تک مریضوں کو

دیکھتے ہیں تو کیا سرکاری ہسپتالوں میں کوئی ایسا mechanism موجود ہے کہ اُن پروفیسر حضرات اور ڈاکٹر حضرات کا check and balance کیا جائے کہ ان تینوں duties کے باعث سرکاری ہسپتالوں میں آنے والے غریب مریض suffer تو نہیں کر رہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! ان پروفیسر حضرات اور ڈاکٹر حضرات کو check کرنے کا طریق کار موجود ہے۔ پرنسپل ٹیچنگ ہسپتال جو ٹیچنگ کیڈر کو lead کرتے ہیں وہ پروفیسر صاحبان کی حاضری پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ میں یہاں پر ایک بات ضرور بتانا چاہوں گا کہ پروفیسر کے علاوہ ایسوسی ایٹ پروفیسر، اسسٹنٹ پروفیسر اور سینئر رجسٹرار بھی ہوتے ہیں اور اُس کے بعد specialist cadre بھی ہیں جو consultant ہوتے ہیں۔ پروفیسر صاحبان کا کام patients کی مینجمنٹ کے ساتھ ساتھ under graduate and post graduates کو پڑھانا بھی ہے تو انہوں نے اُن بچوں کو trained بھی کرنا ہے جنہوں نے کل کو پروفیسر بننا ہے اور میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ معزز ممبر کا ضمنی سوال اس لحاظ سے بڑا valid ہے کہ یہ شکایت بالکل آتی رہی ہے اور ہم بڑی سختی سے اس مسئلہ کو ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس مقصد کے لئے ہم نے کچھ پروفیسر صاحبان کو transfer بھی کیا ہے جن میں سے تین پروفیسر صاحبان نے resign کر دیا ہے تو ہم نے اُن کی جگہ پر نئے لوگ لگا دیئے ہیں۔ تمام پروفیسر صاحبان اور ڈاکٹر صاحبان کا جو particular time مقرر ہے ہم اس کو ensure کر رہے ہیں کہ وہ صبح وقت پر آئیں اور تین بجے تک اپنی duty پوری کریں اور جو پروفیسر صاحبان non-practicing allowance نہیں لیتے وہ شام کو practice کرتے ہیں اور جو الاؤنس لیتے ہیں اُن کو practice کی اجازت نہیں دی جاتی۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ج) میں جواب دیا ہے کہ یہ درست ہے کہ وہ تمام مریض جو پرائیویٹ طور پر دیکھے جاتے ہیں اور اگر ان کا آپریشن کرنا تجویز کیا جائے۔ وہ آپریشن سرکاری تھیٹر میں ہی کیا جاتا ہے۔ اس کے مطابق گورنمنٹ کے مخصوص فارمولا کے تحت رقم کی ادائیگی کی جاتی ہے۔ یہ فارمولا حسب ذیل ہے:

گورنمنٹ شیئر	45فیصد
ڈاکٹرز شیئر	35فیصد
پیرامیڈیکل سٹاف شیئر	20فیصد

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو اعداد و شمار انہوں نے دیئے ہیں اس میں مختصراً یہ ہے کہ سروسز ہسپتال میں 13-2012 میں سرجری کے شعبہ سے -/5,98,665 روپے گورنمنٹ کے خزانے میں جمع کرائے گئے۔ اسی طرح گائنی کے شعبہ سے -/1,88,631 روپے جمع کرائے گئے اور یہ رقم انہوں نے 45 فیصد کے حساب سے جمع کرائی۔ میں نے اس کے بعد اگلا صفحہ الٹا تو اس میں جناح ہسپتال کا ایک صفحہ لگا ہوا ہے جس میں 117 کے قریب آپریشنز کا بتایا گیا ہے لیکن اس پر گورنمنٹ ہسپتال شیئر 20 لکھا ہوا ہے۔ کیا جناح ہسپتال اور دوسرے گورنمنٹ کے ہسپتالوں میں گورنمنٹ کے کمیشن کا ریٹ مختلف ہے، اگر مختلف ہے تو منسٹر صاحب اس حوالے سے وضاحت فرمائیں کہ یہ کیوں مختلف ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! ریٹ ایک ہی ہوتا ہے لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ clerical mistake ہو گئی ہو۔ میں اس کو چیک کر لوں گا لیکن ریٹ یکساں ہی ہے۔ باؤ اختر علی صاحب نے جو نشاندہی کی ہے میں اس کو چیک کر لوں گا۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے اس میں لکھا ہے کہ سرکاری ہسپتال کا آپریشن تھیٹر پرائیویٹ مریضوں کے لئے ایکٹ 2003 کے تحت ڈاکٹر، اسسٹنٹ پروفیسر اور پروفیسر استعمال کر سکتے ہیں۔ آیا سرکاری ہسپتال کے آپریشن تھیٹر میں پرائیویٹ سرجری یا دوسرے شعبہ جات میں آپریشن کئے جاتے ہیں ان کا کوئی گزٹ بھی ایک سال کے بعد شائع کیا جاتا ہے کہ کتنے آپریشن اس میں سرکاری سطح پر کئے گئے ہیں اور کتنے آپریشن اس ہسپتال میں پرائیویٹ سطح پر کئے گئے ہیں تاکہ اس کے اعداد و شمار کے حوالے سے اس کی رقم کا تعین کیا جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! معزز ممبر اپنے سوال کو دہرا دیں میں سمجھ نہیں سکا۔

جناب سپیکر: باؤ اختر علی کہہ رہے ہیں کہ کیا محکمہ کے پاس آپریشنز کا سرکاری اعداد و شمار ہوتا ہے کہ ہسپتال میں کتنے آپریشنز سرکاری طور پر اور کتنے پرائیویٹ طور پر کئے گئے ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! ہر ادارے میں اکاؤنٹس اور آڈٹ کا محکمہ موجود ہوتا ہے۔ اس کے بعد provincial audit کیا جاتا ہے۔ اس حوالے سے جو اعداد و شمار ہیں اس کی مناسب طریقے سے چھان بین کی جاتی ہے اور رقم گورنمنٹ کے خزانہ میں جمع ہوتی ہیں اور ان کا سارا حساب کتاب رکھا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 5053 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد میں جعلی کاغذات پر بھرتی ہونے والے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*5053: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال فیصل آباد کے 50 ملازمین کو جعلی ڈگری اور ڈپلومہ جمع کرانے کی بنیاد پر برخواست کیا گیا ہے؟

(ب) کیا تقرری کے وقت مذکورہ افراد سے ان کی ڈگری اور ڈپلومہ چیک نہیں کیا گیا تھا نیز جن اتھارٹیز نے ان کی تقرری کی ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، اگر نہیں کی گئی تو کیا حکومت اب ان کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) یہ درست نہیں ہے۔ ماہ اگست 2016 میں درجہ چہارم کے 81 بندے بھرتی کئے گئے تھے ان میں ڈپلومہ اور ڈگری والا کوئی ملازم نہ تھا۔ ان کے پانچویں اور آٹھویں کلاس پاس سکول certificates چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی فیصل آباد کو بھیجے گئے تھے۔ ان میں سے آٹھ ملازمین (چھ سینٹری ورکرز، ایک وارڈ کلینر اور ایک سٹریچر بیریر) کے سکول certificates جعلی قرار دیئے گئے تھے۔ جن کی بناء پر ان کو نوکری سے برخاست کر دیا تھا۔ ان کے علاوہ ابھی گیارہ ملازمین کے سکول certificates کی تصدیق باقی ہے جس کے لئے

ہم بار بار یاد دہانی خطوط بھیج رہے ہیں۔ جونہی ان کو رپورٹ آئے گی اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

(ب) سلیکشن کمیٹی نے قانون کے مطابق ان ملازمین کو بھرتی کیا تھا۔ چونکہ ان کے سکول certificates کی تصدیق بعد میں متعلقہ اداروں سے کروائی جاتی ہے اس لئے جعلی ثابت ہونے پر ان ملازمین کو نوکری سے برخاست کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! محکمہ نے یہ جواب دیا ہے کہ 2016 میں یہ بندے بھرتی کئے گئے تھے۔ انہوں نے آٹھ ملازمین جعلی سرٹیفکیٹ کی وجہ سے برخاست کر دیئے۔ ان کے علاوہ گیارہ ملازمین کے سکول certificates کی تصدیق ہونا باقی ہے جس کے لئے ہم بار بار یاد دہانی کے خطوط بھیج رہے ہیں۔ ان کی جو رپورٹ آئے گی اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! یہ بندے اگست 2016 میں بھرتی کئے گئے اور آج 22۔ مئی 2017 ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہاں بھرتی کرنے والوں کی اور ملازمین کی ملی بھگت لگتی ہے کہ مسلسل خطوط جا رہے ہیں اور آ رہے ہیں۔ میرا منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ یہ specific تاریخ بتائیں کہ کب تک یہ کیس finalize ہو جائیں گے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب میرے بھائی ہیں اور میرے لئے بہت قابل عزت ہیں۔ انہوں نے concern show کیا تھا تو میں نے سیکرٹری سکول ایجوکیشن سے بات کر لی ہے۔ انہوں نے مجھے یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ انشاء اللہ دس بارہ دنوں میں اس کو clear کر کے جو بھی result آئے گا وہ بھیج دیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ بات واضح ہو گئی کہ ہمارے ملک میں کرپشن کا ایک پورا سمندر موجود ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ہر ہسپتال کی یہ کہانی ہے بلکہ ہر شعبہ کی یہی کہانی ہے۔ یہ ایک generalize بات ہو گئی ہے۔ اس معاملہ کی روشنی میں، میں یہ پوچھتا ہوں کہ آپ جب درخواستیں طلب کرتے ہیں تو اس وقت ان کی scrutiny کیوں نہیں کی جاتی، کیا آپ نے اپنے نظام کو review کیا ہے کہ ہم پہلے scrutiny کریں اور بعد میں appointment letters جاری کریں؟ میں اس کی قباحت آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ میں ایک کیس کے بارے میں خود جانتا ہوں۔ اسی طرح ہسپتال سے ایک بندے کو نکالا گیا۔ اس کو appointment letter دیا گیا تھا، وہ ملازمت کر رہا تھا، وہ ساری تفتیش کو جعلی

قرار دیتے ہوئے عدالت میں چلا گیا اور وہاں سے stay لے آیا۔ اس کے بعد اس نے سکول کو manage کیا اور سارا ریکارڈ تیار کرا لیا۔ اس کے نتیجے میں محکمہ بے بس تھا جس کی وجہ سے وہ شخص ملازمت پر موجود رہا۔ کیا محکمہ اپنے اس سسٹم اور پالیسی کو review کرنے کے لئے تیار ہے کہ سرٹیفکیٹ کی تصدیق appointment letter جاری کرنے سے پہلے کر لی جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! میرے بھائی ڈاکٹر ہیں اور میں انجینئر ہوں۔ ہم نے جب ایف ایس سی کے بعد داخلہ لیا تھا تو ان کو بھی یاد ہو گا کہ داخلے کے بعد دو چار ماہ بورڈ میں تصدیق کے لئے لگ جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ جب بھی لوگ بھرتی ہوتے ہیں تو درخواست گزار ہزاروں یا سینکڑوں کی تعداد میں ہوتے ہیں۔ ان کا انٹرویو کیا جاتا ہے، اس کے بعد معیار بنتا ہے، میرٹ لسٹ بنتی ہے، medical fitness test ہوتا ہے اور اس کے بعد ان ڈپلومہ، ڈگری یا certificates کو متعلقہ سیکنڈری بورڈز یا اداروں کو بھیجے جاتے ہیں اور ایک process کے بعد verification ہوتی ہے۔ اگر کسی کا انٹرویو ہوتا ہے تو اس وقت یہ علم نہیں ہوتا کہ کن لوگوں نے process کے بعد final ہونا ہے۔ اس لئے جن اداروں نے بھرتی کرنی ہوتی ہے ان کو بھرتی ہونے والوں کے certificates کی verification بھی چاہئے ہوتی ہے۔ اس میں delay ضرور ہوا ہے جس پر میں نے سیکرٹری سکولز ایجوکیشن سے بات کر لی ہے۔ انشاء اللہ دس بارہ دن میں اس کا result آ جائے گا۔ اگر یہ ٹھیک ہوں گے تو verify ہو جائیں گے اگر ٹھیک نہیں ہوں گے تو پھر قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے کافی وضاحت سے بات کی ہے لیکن وہ بات اس حوالے سے وہیں کی وہیں کھڑی ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ آپ سارا process کر لیں، ان کا میڈیکل کروا لیں لیکن final letter دینے سے پہلے بھرتی ہونے والوں کے certificates کی verification کرا لیں۔ مثال کے طور پر آپ کے پاس ہزاروں نہیں بلکہ بیس اسامیاں ہوں گی۔ آپ سارے process کو بیس اسامیوں پر لے آئے جن کا آپ نے میڈیکل بھی کروا لیا۔ آپ نے میڈیکل کرانے سے پہلے یا بعد میں جب بیس افراد کی selection کر لی ہے تو آپ ان کے certificates کی verification کرا سکتے ہیں اس پر زیادہ دیر نہیں لگتی اس لئے verification کے بعد ہی انہیں appointment letters issue کریں۔ اگر کسی کی verification clear نہیں ہوتی تو اسے منسوخ کر دیں اس لئے میں کہتا ہوں کہ بعد میں معاملات ہوتے ہیں اور عدالتیں بھی اس میں involve

ہو جاتی ہیں اس سے زیادہ نقصان ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جتنی دیر ایک unqualified آدمی جس کی ڈگری جعلی ہے، مریض تو پھر اسی جعلی سرٹیفکیٹ اور ڈگری والے کے رحم وکرم پر ہوں گے کہ جب تک verification نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! آپ اس کیس کے اندر دیکھ لیں کہ اگست 2016 سے یہ معاملہ چل رہا ہے اور ابھی تک گیارہ کیسوں کی verification نہیں ہوئی۔ وہ لوگ تو کام کر رہے ہیں۔ یہ ایک ambiguity اور مشکل ہے جس کو حل ہونا چاہئے۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! میں ڈاکٹر صاحب کی بات کو welcome کرتا ہوں جہاں تک بہتری کی ضرورت ہے ہم اس کو بالکل بہتر کریں گے۔ میں صرف وضاحت کرنا چاہوں گا کہ یہ مالی، سینٹری ورکرز کی jobs تھیں اور یہ ڈاکٹرز، ڈسپنسرز یا نرسز کی jobs نہیں تھیں۔ بہرحال جہاں سسٹم کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے وہاں ہم ڈاکٹر صاحب کی راہنمائی بھی لیں گے اور چیزوں کو بالکل بہتر کریں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی ڈاکٹر صاحب آپ کا ہی ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6735 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: جناح ہسپتال شعبہ نیوروسرجری سے متعلقہ تفصیلات

*6735: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شعبہ نیوروسرجری جناح ہسپتال لاہور کب قائم ہوا اس کے کتنے بیڈز ہیں اور اس عرصہ کے دوران مذکورہ شعبہ کے سربراہ کون کون تعینات رہے، تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) شعبہ نیوروسرجری میں آئی سی یو کب قائم ہوا، اس کے قیام کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی؟

(ج) کیا نیورو آئی سی یو میں ایکسپرٹ ڈاکٹرز بھی ڈیوٹی پر موجود ہوتے ہیں، نہیں تو کیوں نیز ایک وقت میں کتنے ڈاکٹرز ڈیوٹی پر ہوتے ہیں؟

(د) جنوری 2014 سے دسمبر 2014 تک آئی سی یو نیوروسرجری میں کتنے مریض داخل کئے گئے، کتنے صحت مند ہوئے اور کتنے جان سے گزر گئے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) شعبہ نیوروسرجری جناح ہسپتال علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور 1997 میں قائم ہوا اس وقت بیڈز کی تعداد پانچ تھی جس کے اسسٹنٹ پروفیسر انچارج تھے۔ سال 2000 میں اس میں شعبہ کو مزید ترقی دی گئی اور بیڈز کی تعداد پانچ سے بڑھا کر بیس کر دی گئی اس وقت ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر اور ایک اسسٹنٹ پروفیسر اس شعبہ کو دیکھ رہے تھے۔ سال 2011 میں شعبہ کی تشکیل نو کے بعد 4th فلور پر شفٹ کیا گیا اور اس وقت اس شعبہ کے ٹوٹل بیڈز کی تعداد کچھ یوں ہے۔ وارڈ چالیس بیڈز نیوروسرجری شعبہ انتہائی نگہداشت (intensive care unit) بیڈز ایمرجنسی دس بیڈز ٹوٹل بیڈز =69 بیڈز سربراہان

(i) 1997 سے 1999 ڈاکٹر اشرف شاہین

(ii) 1999 سے 2005 تک ڈاکٹر ظفر اقبال

(iii) 2005 سے 2008 ڈاکٹر نوید اشرف

(iv) 2008 سے 2009 ڈاکٹر عبدالحمید

(v) 2009 سے 2013 ڈاکٹر ظفر اقبال

(vi) 2013 سے پروفیسر ڈاکٹر نوید اشرف اس شعبہ کے سربراہ ہیں۔

(ب) شعبہ نیوروسرجری آئی سی یو 2011 میں قائم ہوا اور اس کا قیام ناگزیر تھا کیونکہ موٹروے اور ملتان ہائی وے جناح ہسپتال سے ملحقہ ہونے کی وجہ سے یہاں نیورو ایمرجنسی میں آنے والے دماغ کی شدید چوٹ کے مریضوں کا نیورو critical یونٹ اور وینٹی لیٹرز کے بغیر مکمل طور پر بین الاقوامی معیار کے مطابق علاج کرنا ممکن نہیں تھا علاوہ ازیں اب نیوروسرجری کے کسی بھی شعبہ کے ساتھ نیورو critical یونٹ کا ہونا لازمی تصور کیا جاتا ہے کیونکہ دماغ کی رسولیوں، حرام مغز کی بیماریوں اور برین ہیمرج کی وجہ سے بے ہوش مریضوں کا علاج بھی اس سہولت کے بغیر ممکن نہیں۔

(ج) 1997 میں صرف ایک FCPS نیوروسرجری کنسلٹنٹ موجود تھے جبکہ اس وقت چار نیوروسرجری کنسلٹنٹس موجود ہیں شعبہ کے سربراہ پروفیسر آف نیوروسرجری اپنے شعبہ کے اعلیٰ ترین ڈگری کے حامل ہیں اور اس شعبہ میں 32 سال کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ نیوروسرجری ICU میں ایکسپرٹ ڈاکٹر موجود ہیں اور کیونکہ اب نیورو critical care

جدید نیوروسرجری کا اہم ترین حصہ ہے اس کو مد نظر رکھتے ہوئے جناح ہسپتال لاہور کا شعبہ نیوروسرجری صوبہ کے ان چند شعبوں میں جس نے نیوروcritical care کی طرف قدم بڑھایا ہے بین الاقوامی سطح پر نیوروcritical care کے شعبہ میں مندرجہ ذیل ایکسپرٹ سٹاف ہوتے ہیں جن کی سربراہی پروفیسر آف نیوروسرجری کرتے ہیں۔

i۔ نیوروسرجن ii۔ نیورو

iii۔ Intensive iv۔ ریزیڈنٹ سٹاف

v۔ فزیو تھراپسٹ

بیشتر سٹاف اس یونٹ میں موجود ہیں۔ اگرچہ ان کی تعداد بین الاقوامی معیار سے کم ہے اور اس کمی کو پورا کرنے کے لئے مزید سیٹیں بھی حکومت پنجاب سے منظور ہو گئی ہیں۔ اس یونٹ میں روزانہ 24 گھنٹے ایک ڈاکٹر Neuro Critical Care میں ڈیوٹی پر موجود ہوتا ہے۔ سینئر اور جونیئر ڈاکٹرز کے ڈیوٹی روسٹر کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جنوری 2014 سے دسمبر 2014 تک کل 791 مریض اس ICU میں دماغ کی مختلف شدید قسم کی جان لیوا بیماریوں کی وجہ سے داخل ہوئے جن میں سے 477 مریض صحت یاب ہو کے ڈسچارج ہوئے اور 314 مریض جانبر نہ ہو سکے۔ Neuro critical care unit کا death ریٹ 39.69 فیصد ہے جو کہ مکمل طور پر کسی بھی بین الاقوامی معیار کے Neuro care Units کے برابر ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) کے جواب میں انہوں نے ٹوٹل بیڈز کی latest figure لکھی ہے جو کچھ یوں ہے کہ وارڈ 40 بیڈز نیوروسرجری شعبہ انتہائی نگہداشت بیڈز ایمرجنسی 10 بیڈز اور ٹوٹل بیڈز 69 ہیں تو میرا حساب ویسے کمزور ہے لیکن سمجھ میں نہیں آیا کہ چالیس جمع دس تو 50 بیڈز بنتے ہیں یہ 69 بیڈز کیسے ہوگئے، یہ باقی 19 بیڈز کی وضاحت کر دیں کہ یہ کون سے بیڈز ہیں؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! وہ بیڈز پہلے ہی آ گئے ہوں گے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں جب میں نے بھی ٹوٹل کیا تھا تو یہ 50 بیڈز ہی بنتے ہیں لیکن یہاں پر 69 بیڈز لکھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا یہ کوئی clerical mistake ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! جی، یہ clerical mistake ہے میں نے خود confirm کیا ہے کہ یہ 69 بیڈز ہی ہیں۔ میں نے بھی ٹوٹل کیا تھا تو یہ 50 بیڈز بنتے تھے لیکن میں نے reconfirm کر لیا ہے تو یہ 69 بیڈز ہی ہیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! جی، اگلا ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (ج) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ نیورو سرجری (ICU) میں ایکسپرٹ ڈاکٹرز موجود ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ایکسپرٹ ڈاکٹرز موجود ہیں ان کی expertise یعنی انہوں نے FCPS یا کوئی اور ڈگری کس شعبہ میں کس specialization میں اور کہاں سے حاصل کی ہے؟ جہاں تک میری اس شعبے کے بارے میں معلومات ہیں اس میں Anesthesia کے جو HOD ہوتے ہیں ان کو ہم بالعموم اس کام پر لگا دیتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ ان میں وینٹی لیٹر کو چلانے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ آئی سی یو میں بالعموم جو مریض پہنچتے ہیں ان کو تین تین، چار چار بیماریاں ساتھ ساتھ چل رہی ہوتی ہیں وہ بہت ہی مشکل میں ہوتے ہیں۔ میری اپنی والدہ محترمہ آٹھ دس ماہ پہلے انتقال کر گئی تھیں وہ آئی سی یو میں تھیں تو وہاں پر جو main doctors hire تھے وہ وہی ہوتے ہیں جو کہ Anesthesia کے پروفیسر ہوتے ہیں اور ابھی تک یہ ایک سپیشلائزڈ شعبہ بن گیا ہے۔ جیسا کہ باہر کی دنیا میں سپیشلائزڈ ایک شعبہ بن گیا ہے اس کی ڈگری کو بھی انہوں نے علیحدہ سے designate کیا ہے اور وہ تمام جو کم از کم اس طرح کی emergencies آئی سی یو میں آتی ہیں وہ جسم کا جو بھی سسٹم متاثر ہو رہا ہوتا ہے اس کو وہ سمجھتے ہیں اور وہ اس میں سپیشلائزڈ ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ذمے داری سے یہ بات عرض کر رہا ہوں کہ ہمارے ہاں اس شعبے میں particularly quackery ہے اور ہم نے اس حوالے سے ڈنگ ٹپاؤ کام چلایا ہوا ہے۔ اسی وجہ سے میں ذاتی طور پر ایک کیس کو لے کر چلا تھا میں منسٹر صاحب کا بہت ہی مشکور رہا ہوں کہ ان کو signal دیا،

یہ تشریف لے آئے اور یہ چار منزلہ سیڑھیاں چڑھ کر بھی آئے۔ وہاں ہسپتال میں اے سی خراب تھا جس پر ایم ایس نے مجھے کہا کہ کل اے سی ٹھیک تھا لیکن آج خراب ہے لیکن جب میں اگلے دن گیا تو وہ پھر خراب تھا خیر اس بات کو چھوڑتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب نے بڑی ذمہ داری کا مظاہرہ کیا، میری بڑی عزت رکھی اور مریض کے لواحقین کے سامنے میرا collar بھی اونچا ہو گیا کہ یہ تشریف لے آئے۔ وہ شعبہ نیوروسرجری کے سربراہ ڈاکٹر نوید اشرف جس کا یہاں جواب میں نام بھی لکھا ہوا ہے انہوں نے اس مریض کو جس کو دماغ کی تکلیف شروع ہوئی لیکن پسلیاں ٹوٹ گئی تھیں اور تیسرے چوتھے دن جا کر اس کا ایکسرے کروایا تو پتا چلا کہ اس کی تو چھاتی flail ہو گئی ہے یہ ہماری ایک میڈیکل ٹرم ہے لہٰذا اس کا respiratory system collapse ہو گیا اور ڈاکٹر نوید اشرف بضد رہے کہ میں نے اگر اس مریض کو میڈیکل کے آئی سی یو میں بھیجا تو پھر میری اس میں بے عزتی ہے کہ ہم اس کو deal نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! یہ میں first time knowledge کی بات کر رہا ہوں لہٰذا وہ مریض expire ہو گیا۔ میں نے پھر باقاعدہ ایک خط لکھا اور اس پر وزیر اعلیٰ کا directive بھی آیا اور دو سال ہو گئے ہیں کہ وہ انکوائری داخل دفتر ہے کیونکہ مجھے تو اس کا کوئی بھی نتیجہ ابھی تک نہیں دیا جا رہا۔

جناب سپیکر! میں نے اس کیس کو ایک دو مرتبہ pursue بھی کیا ہے لیکن اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا تو میں اس کا نتیجہ بھی مانگتا ہوں اور یہ اس لئے نہیں کہ مجھے کوئی grudge ہے بلکہ اس لئے کہ اس سے اصلاح ہوتی ہے۔ کیا آپ مریض کو کھلونا سمجھتے ہیں کہ آپ نے اپنی عزت اور بے عزتی کی وجہ سے مریض کو آگے shift نہیں کیا؟

جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ میں اس بات کو جانتا ہوں کہ Intensive Care Unit کے شعبہ میں specialized کرنے کے لئے پاکستان میں اس وقت اس طرح کی ٹریننگ کا کوئی سسٹم موجود نہیں ہے لہٰذا اس کے لئے ہم اپنے گریجویٹس کو باقاعدہ sponsor کر کے بیرون ملک بھیجیں۔ یہ انتہائی اہم شعبہ ہے اور تمام ٹیچنگ ہسپتالوں میں اس کی شدید ضرورت ہے۔ primarily پھر DHUs میں بھی اس کی ضرورت ہے تو اس کے بارے میں کیا حکومت کوئی منصوبہ بندی رکھتی ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے بڑی تفصیل سے بات کی ہے اور بالکل وہ patient میرے ذہن میں ہے۔ انہوں نے پروفیسر صاحب کا ذکر کیا ہے وہ بہت ہی competent Neuro Surgeon ہیں خود بھی انہوں نے cancer سے suffer کیا ہے اور اب وہ صحت یاب ہوئے ہیں۔ جہاں تک انہوں نے advance courses کی بات کی وہ بالکل ٹھیک ہے کہ جو آئی سی یو ہے اس کو lead تو Anesthetist ہی کرتے ہیں اور اس کے ساتھ مختلف شعبہ جات ہیں جیسا کہ pulmonology,Urology,Nephrology یا neuro کا جو بھی ڈاکٹر ہے آئی سی یو کی call پر وہ مریض visit کرتے ہیں۔ ہمارے ادھر دو ادارے ہیں ایک یونیورسٹیاں جو کہ ایم ایس، ایم ڈی پروگرامز کرتی ہیں ان کے پروگرامز کو ہم مؤثر بنا رہے ہیں اور نئے کورسز شروع کر رہے ہیں اور ایک CPSP ہے جو کہ fellowship یا Postgraduation کرواتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے جس کورس کی بات کی ہے میں اس کو مزید دیکھ لیتا ہوں ان اداروں سے بات کر لیتا ہوں۔ اگر ایسا کوئی کورس ہے جس کو کروانے سے کسی کی زندگی بچ سکتی اور چیزیں بہتر ہو سکتی ہیں تو اس کے لئے باہر کے ملک بھی بھیجنا پڑے تو بھیجیں گے کیونکہ ڈاکٹرز بیرون ملک بھی جاتے ہیں اور چھٹی لے کر جاتے ہیں اور وہاں سے fellowship کرتے ہیں، FSCS یا FACS کرتے ہیں تو وقت کے ساتھ ساتھ چیزوں میں improvement ہو رہی ہے لہٰذا جہاں بھی ایسے advance courses کی ضرورت ہوگی وہاں ہم ضرور اپنے لوگوں کو support کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (د) میں محکمے نے جواب میں کہا ہے کہ اس آئی سی یو میں جنوری 2014 سے دسمبر 2014 یعنی ایک سال میں 791 مریض داخل ہوئے جن میں سے 477 مریض صحت یاب ہوئے اور 314 مریض جانبر نہ ہو سکے۔ Neuro Care units کا ڈیتھ ریٹ 39.69 فیصد ہے اور آگے لکھا ہے کہ یہ بین الاقوامی معیار کے برابر ہے تو مجھے ان کی اس بات سے اختلاف ہے کہ یہ بین الاقوامی معیار انہوں نے کہاں سے لیا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو WHO کا standard ہے اگر آپ دوسرے ممالک کے standard کو نہ بھی لیں تو WHO کا standard according to my knowledge ten percent ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کا جواب دینا مناسب نہیں اگر یہ بین الاقوامی معیار تھا تو لکھنا چاہئے تھا کہ آپ نے کون سا WHO,USA یا England کا standard لیا ہے تاکہ اس حوالے سے clear بات ہوتی؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! بات یہ ہے کہ آپ نے ڈیتھ ریٹ جو 39.69 فیصد دیا ہے۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! مجھے علم تھا کہ ڈاکٹر صاحب یہ سوال کریں گے۔ جہاں تک 39.69 فیصد ڈیتھ ریٹ کا تعلق ہے وہاں پر کتنے serious patient آ رہے ہیں اور کتنے trauma patient آ رہے ہیں؟ پہلی بات ہے کہ یہ اس کی percentage پر depend کرے گا۔ بہر حال اس پر میں نے ابھی مزید نیورو سے متعلقہ جو لوگ ہیں ان سے بھی بات کرنی ہے اور میں اس بات کی چھان بین کروں گا کہ یہ 39.69 فیصد ہے یا 20 فیصد ہے۔ میں نے ڈاکٹر ز سے پوچھا تو ان کے مطابق مریض کی percentage کا تعلق مریض کی seriousness پر ہے کہ اس سال میں کتنے patient seriousness آتے ہیں اور ان کی کتنی اموات ہوتی ہیں۔ بہر حال آئی سی یو میں بہت سے ایسے مریض آتے ہیں جن کی حالت critical ہوتی ہے اور بد قسمتی سے critical patients میں اموات کی شرح بہت زیادہ ہوتی ہے اور WHO کے معیار کا مجھے exact علم نہیں ہے کہ وہ ان کا trauma patients کا معیار ہے یا نہیں؟ بہر حال جو Neuro Associations ہیں یا انٹر نیشنل جو Trauma کے standards ہیں ان کے حوالے سے میں پوچھ کے دوبارہ بتادوں گا اور میں نے خود بھی یہ چیز کی وضاحت ان سے مانگی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! مجھے کیسے یہ وضاحت کے بارے میں پتا چلے گا؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! خاکسار ہی آپ کو بتائے گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ یہ بات ایوان میں ہی بتائیں۔ اب آپ ہی بتائیں کہ اس سوال کا ہم کیا کریں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! اگر آپ اس سوال کو pending کرنا چاہتے ہیں تو کر دیں میں نے خود بھی 39 فیصد کا سوال کیا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ڈاکٹر صاحب نے WHO کے standard کی بات کی ہے کہ وہ دس فیصد ہے۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! انہوں نے نیوروکا جو international standard ہے وہ بتایا ہے لیکن کسی بھی آئی سی یو کے بارے میں یا کسی بھی ہسپتال کے بارے میں ہم exact figure نہیں دے سکتے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے اس سال میں کتنے serious patient آئے ہیں اگر خدانخواستہ کوئی بڑا حادثہ ہو جاتا ہے تو اس سال ہو سکتا ہے وہاں death ratio بڑھ جائے یا پھر کم بھی ہو سکتی ہے لہٰذا میں exact ratio نہیں کہہ سکتا لیکن source کو میں نے بھی تھوڑا verify کرنا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری کوشش توجہ دلانے کی تھی اور الحمد للہ خواجہ سلمان رفیق میں سمجھتا ہوں کہ بہت محنت کرتے ہیں اور ان کو جو بھی تکلیف ہوئی ہے یہ ان کی محنت اور فکر کا نتیجہ ہے۔ یہ محنت بے شک کیا کریں لیکن فکر کم کیا کریں۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7945 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ ان کی طرف سے request آئی ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8036 بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8305 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرکاری میڈیکل کالجز میں پی ایچ ڈی ڈاکٹرز سے متعلقہ تفصیلات

*8305: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) اس وقت صوبہ کے کس کس سرکاری میڈیکل کالج میں کتنے ڈاکٹرز / پروفیسرز ایسے ہیں جو کہ پی ایچ ڈی ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان ڈاکٹرز / پروفیسرز کو پی ایچ ڈی کرنے پر کوئی Incentive یا پروموشن دیتی ہے اگر ہاں تو اس کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ج) اگر ان ڈاکٹرز / پروفیسرز کو کوئی Incentive نہیں دیا جاتا تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ اس وقت محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے تحت کام کرنے والے سرکاری میڈیکل کالجز میں 21 پروفیسرز / ایسوسی ایٹ پروفیسرز / اسسٹنٹ پروفیسرز ایسے ہیں جو پی ایچ ڈی ہیں۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ جہاں پر سرکاری ملازمین کی تعیناتی کے لئے بنیادی تعلیمی شرط پی ایچ ڈی نہیں ہے ان ملازمین بشمول ڈاکٹرز / پروفیسرز فنانس ڈیپارٹمنٹ کے سرکلر لیٹر نمبر FD/SR/1-9-36/2007 مورخہ 21-06-2012 کے تحت پی ایچ ڈی الاؤنس دیا جاتا ہے۔ تاہم پی ایچ ڈی کرنے والے ڈاکٹرز کو پی ایچ ڈی کرنے کی بنیاد پر ترقی نہیں دی جاتی ان کو ترقی مروجہ قوانین کے مطابق دی جاتی ہے۔

(ج) اس کا جواب جز (ب) میں ملاحظہ فرمایا جائے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! مجھے جز (الف) میں جو جواب دیا گیا ہے اس حوالے سے میں آپ کی اجازت سے منسٹر صاحب سے یہ جاننا چاہوں گی کہ انہوں نے 21 پروفیسرز اور ایسوسی ایٹ پروفیسرز پی ایچ ڈی بتائے ہیں، اگر ان کے نام براہِ کرم بتادیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: آپ اِن سے 21 پروفیسروں کی لسٹ لے لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! نام بھی بتادیں اور یہ بھی بتادیں کہ یہ کہاں کہاں تعینات ہیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ ایسے نہ کریں، یہ بات ٹھیک نہیں۔ منسٹر صاحب! آپ ان کو لسٹ دے دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال کا جواب تو آنے دیں۔

جناب سپیکر: جی، سوال کا جواب جو آپ نے مانگا ہے وہ انہوں نے دے دیا ہے۔ یہ آپ کا ضمنی سوال نہیں بنتا کہ وہ آپ کو سب کے نام بول کر بتائیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! آپ منسٹر صاحب سے پوچھ لیں، وہ بتادیں گے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کوئی اور سوال کر لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: میرا اس ضمنی سوال سے related ہی آگے سوال ہے کیونکہ جز (ج) کا جواب ہی نہیں دیا ہوا اور صرف جز (الف و ب) کا جواب ہے۔ اگر جز (الف و ب) پر میں نے ضمنی سوال نہیں کرنا تو پھر میں نے کیا پوچھنا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ آپ سے لسٹ مانگ رہی ہیں تو کیا آپ کے پاس ناموں کی لسٹ موجود ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! ہم نے یہ figure دی ہے لیکن اس کی detail بعد میں بتادی جائے گی کیونکہ اس وقت میرے پاس detail موجود نہیں ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال ہی یہ کیا تھا کہ ان کے نام بتادیں اور یہ بھی بتا دیں کہ یہ پی ایچ ڈی پروفیسر کہاں کہاں لگے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ نے تعداد پوچھی ہے وہ انہوں نے بتادی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ specifically بتادیں کہ یہ پی ایچ ڈی حضرات کتنے ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! پی ایچ ڈی ایک ایسی تعلیم ہے جو لوگ advanced study کے لئے کرتے ہیں۔ بنیادی طور پر پروفیسر یا ایسوسی ایٹ پروفیسر کی yardstick پوسٹ گریجویشن یعنی FCPS یا FRCS ہے۔ 21 پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور اسسٹنٹ پروفیسرز نے پی ایچ ڈی کی ہے جس پر یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز اور کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی میں ان کو مواقع دیئے ہیں اور پروفیسر حضرات کا اس طرف اب رجحان ہو رہا ہے۔ اگر محترمہ کو ناموں کی تفصیل چاہئے ہوگی تو بعد میں دے دوں گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں specifically ایک سوال کر لیتی ہوں کہ منسٹر صاحب یہ بتا دیں کہ لاہور اور ساہیوال میں اس وقت کتنے پی ایچ ڈی ڈاکٹر کام کر رہے ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! بنیادی طور پر یہ basic science میں ہے اور الائیڈ سائنس میں شروع کر رہے ہیں۔ اگر لاہور کے حوالے سے محترمہ کہیں گی تو تھوڑی دیر تک بتا دیا جائے گا کیونکہ میں فوری طور پر نہیں بتا سکتا لیکن تھوڑی دیر بعد یا کل صبح بتا دوں گا۔ یہ کوئی ایسا issue نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا خیال تھا کہ جواب اتنے عرصے کے بعد آ رہا ہے تو منسٹر صاحب کے پاس کوئی تفصیل تو موجود ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! میں اس سوال کو pending کرتا ہوں اور اس کا جواب لے کر آئیں۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پہلے بھی میرا ایک سوال کوآپریٹو سے متعلقہ pending چلا آ رہا ہے جس کا جواب گزشتہ تین اجلاس میں بھی نہیں آیا، محکمہ نے جواب دیا ہے اور نہ ہی منسٹر صاحب نے۔۔۔

جناب سپیکر: ایسے نہیں ہو سکتا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جواب نہیں دیا۔ آپ سوال کو کمیٹی کے حوالے کر دیا کریں کیونکہ اگر کمیٹی کے پاس چلا جائے تو شاید محکمہ جواب دے سکے۔

جناب سپیکر: آپ کسی بات کی طرف تو آتی نہیں ہیں۔ منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں اور وہ آپ کو ناموں کی لسٹ دے دیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کوئی ٹائم بتا دیں۔ اتنے اجلاس ہو گئے ہیں لیکن کوآپریٹو سے متعلقہ میرے سوال کا جواب ابھی تک محکمہ نے نہیں دیا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! شیڈول کے مطابق جب محکمہ کی باری آئے گی تب جواب دے دیں گے۔ اب آپ کا یہ سوال pending کر دیا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس کا مطلب یہ ہے کہ کبھی بھی اس کا جواب نہیں آئے گا۔

جناب سپیکر: چلیں، اللہ خیر رکھے۔ جواب کیوں نہیں آئے گا؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اسے آپ کمیٹی کو refer کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، کمیٹی کو کس بات پر بھیج دیں اور کیا ایک لسٹ کے لئے کمیٹی کو بھیج دیں؟ This is not good

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (ج) پر نہیں بتایا گیا۔

جناب سپیکر: محترمہ! اب میں نے آپ کے سوال کو pending کر دیا ہے۔ جی، جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے جی، فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8375 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جنرل ہسپتال لاہور میں بھرتی کی تفصیلات

8375*: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2014 سے آج تک جنرل ہسپتال لاہور میں بھرتی کئے گئے افراد کے نام، عہدہ، اور گریڈ کی تفصیل فراہم کریں؟

(ب) ان کی میرٹ لسٹ فراہم کی جائے اگر ان کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا ہے نیز میرٹ کس طریق کار کے تحت بنایا گیا ہے؟

(ج) ان کا انٹرویو اور ٹیسٹ کب ہوا تھا کیا اس انٹرویو اور ٹیسٹ میں جو بچے appear ہوئے تھے ان کی attendance sheet مل سکتی ہے تو فراہم کی جائے؟

(د) ان بھرتی ہونے والے افراد کا ڈومی سائل کس کس ضلع کا ہے؟

(ہ) لاہور شہر سے جو افراد بھرتی ہوئے ہیں ان کا تعلق کس کس حلقہ پی پی اور این اے سے ہے تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) یکم جنوری 2014 سے آج تک جنرل ہسپتال لاہور میں بھرتی کئے گئے افراد کی تفصیل نام عہدہ، گریڈ کی تفصیل بمعہ سمری ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) جی ہاں! ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا ہے۔ اور میرٹ گورنمنٹ کی ریکروٹمنٹ پالیسی 2004 اور ترمیم شدہ ریکروٹمنٹ پالیسی 2004 اور PPSC کے معیار کے مطابق بنایا گیا ہے۔ تمام پالیسیز کی کاپیاں مع میرٹ لسٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) انٹرویو اور ٹیسٹ کے مندرجہ ذیل شیڈول کے مطابق منعقد کئے گئے۔

1. 22-02-2016 تا 09-03-2016
2. 10-03-2016 تا 14-03-2016
3. 25-07-2016 تا 11-08-2016
4. 05-09-2016 تا 07-09-2016
5. 17-12-2016 تا 31-12-2016

تمام شیڈول کی کاپیاں مع attendance sheet ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) بھرتی ہونے والے افراد کے ڈومیسائل کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) لاہور شہر سے جو افراد بھرتی ہوئے ہیں ان کا تعلق کس کس حلقہ پی پی اور این اے سے ہے ان کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کیا ہی اچھا ہوتا کہ یہ پورا پلندا مجھے ایک دو دن پہلے ہی دے دیا جاتا کیونکہ یہ پڑھنے کے لئے annexure نہیں بلکہ پورا ایک ناول ہے۔

جناب سپیکر: آپ نوجوان ہیں اور ماشاء اللہ پڑھ سکتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ ناول ایک دو دن پہلے ملتا تو بندہ پڑھ بھی لیتا ہے۔

جناب سپیکر: جو آپ نے سوال کیا ہے اُس کا جواب پھر اسی طرح ہی آنا تھا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: یہ تو مجھے سزا دینے کے مترادف ہے۔

جناب سپیکر: اگر وہ جواب پورا دیتے ہیں تو وہ بھی آپ کو پسند نہیں آتا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: یہ تو مجھے سزا لگتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے مجھے annexure دیئے ہیں اُس کے اندر ریکروٹمنٹ پالیسی 2016 کے تحت جو ریکروٹمنٹ کی ہے اُس میں سیریل نمبر 43 اور 56 منسٹر صاحب پڑھ کر سنادیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! یہ detail میرے پاس نہیں ہے لیکن فتیانہ صاحب مجھ سے specific پوچھ لیں اس پر میں انہیں بتادیتا ہوں۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! کیا آپ اُن کو پڑھانا چاہتے ہیں، یہ اچھا نہیں لگتا۔ آپ نے جو ضمنی سوال پوچھنا ہے وہ پوچھیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس میں جو لکھا ہوا ہے وہ پتا نہیں "مالشی" ہے یا "مصالچی" ہے کیونکہ اس کے بارے میں کسی ڈاکٹر کو بھی نہیں پتا؟

جناب سپیکر: کیا لکھا ہوا ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: سیریل نمبر 43 پر "مصالچی یا مالشی" لکھا ہوا ہے، اب پتا نہیں کہ یہ کیا چیز ہے؟

جناب سپیکر: یہ مصالچی لکھا ہوگا، کیا آپ کو اس کا نہیں پتا؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سیریل نمبر 56 پر قلی لکھا ہوا ہے، اب ہسپتال کے اندر قلی اور مصالچی کیا ہوتے ہیں، ہسپتال میں کوئی ٹرین وغیرہ تو نہیں آتی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! ہسپتال میں پیرامیڈکس کے nomenclature کوئی اڑھائی سو سے زائد ہیں لہٰذا مختلف طرح کے لوگ ہسپتالوں میں ہوتے ہیں۔ فتیانہ صاحب نے یہ سوال دے کر ہم سے بھی بڑی محنت کروائی ہے اور اس حوالے سے جو پورا پلندا دیا ہے اسے پڑھیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کی detail کے مطابق یہاں پر صرف ایک قلی ہے تو ایک قلی کے اوپر پورے ہسپتال کا بوجھ ڈالنا تو لیبر قوانین کے خلاف ہے۔

جناب سپیکر: یہ اور چیز ہے۔ آپ نے جو انفارمیشن مانگی ہے وہ انہوں نے دے دی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے ان سے یہی پوچھا ہے کہ مصالچی اور قلی کا کیا گریڈ ہے، وہاں پر یہ ایک ایک کیوں ہیں اور کیا پورے ہسپتال کا بوجھ ان پر ہی ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! ہسپتال کا مستقل عملہ موجود ہوتا ہے جبکہ یہ صرف اس میں اضافہ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! آپ کو سوال کرتے ہوئے بھی دیکھنا چاہئے کہ میں کیا چیز دے رہا ہوں؟ انہوں نے آپ کے سوال کا مکمل جواب دے دیا ہے لہٰذا اب اس پر ٹائم ضائع نہ کریں اور کسی دوسرے ممبر کو بھی سوال کرنے دیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ kindly ہسپتالوں میں قلی اور مصالچیوں کی تعداد بتا دیں کہ کتنی ہے؟

جناب سپیکر: مصالچی لائٹ جلانے والے کو کہتے ہیں۔ آپ کیا کرتے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! جو لکھا ہوا ہے وہی میں پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! مجھے ان کی ٹوٹل تعداد بتا دی جائے۔ انہوں نے یہاں پر جتنی بھی بھرتی کی ہوئی ہے تمام ایڈہاک بنیاد پر کی ہوئی ہے لہٰذا مجھے ایڈہاک کی abbreviation بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ان کو بتائیں۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! جن سیٹوں کی requisition پبلک سروس کمیشن بھیجتے ہیں اس کا پانچ چھ ماہ کا process ہے لہٰذا اس عرصے کے لئے MO یا WMO کی ایڈہاک تعیناتی کی جاتی ہے اور پبلک سروس کمیشن سے جب permanent ڈاکٹر آ جاتے ہیں تب ان کو charge دے دیا جاتا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ what does adhoc stand for مجھے اس کا abbreviation بتادیں؟

جناب سپیکر: آپ جا کر ڈکشنری دیکھ لیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ منسٹر صاحب کو بتانا چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ ایسا نہ کیا کریں کیونکہ یہ اچھا نہیں لگتا۔ آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے آدھی ریکروٹمنٹ amended policy پر جبکہ باقی non amended یعنی old policy پر کی ہوئی ہے۔ جب amended policy آ گئی ہے تو پھر non amended policy پر بھرتی کرنے کا کیا مطلب ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! احسن صاحب نے پورے سال کا سوال کیا ہے اس لئے مختلف دنوں یا مہینوں میں جو بھرتی کی جاتی ہے تب جو پالیسی ہوتی ہے اس کے مطابق ہی کی جاتی ہے۔ انہوں نے ہم سے exact مہینے کے متعلق نہیں پوچھا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ماشاء اللہ جب اس ایوان سے قانون بن جاتا ہے اور اس قانون کے اندر ایک ترمیم پاس ہو جاتی ہے تو پہلا قانون فارغ ہو جاتا ہے پھر اس قانون کے تحت انہوں نے ریکروٹمنٹ کیسے کر لی؟ اگر ترمیمی پالیسی آ چکی ہوئی تھی کیونکہ ساری بھرتی ایک ہی سال کے اندر کی گئی ہے تو میرے خیال میں محکمہ نے خود ہی ترمیم کی تھی اور ہم نے تو ترمیم نہیں کر کے دی تھی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! فتیانہ صاحب کو اس بات پر حکومت کا شکریہ ادا کرنا ہے کہ ہسپتالوں میں ہم جو نئے towers بنا رہے ہیں اور نئے وارڈز بنا رہے ہیں اس سے لوگوں کو روزگار بھی مل رہا ہے اور ظاہر ہے اس سے capacity بھی بڑھ رہی ہے تو میرا خیال ہے کہ میرے چھوٹے بھائی کو شاباش دینی چاہئے۔

(اذان عصر)

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے NA wise detail مانگی تھی اور مجھے بڑی شفقت کر کے اور بہت thankful Minister sahib کا بھی اور حکومت کا بھی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ سارے پاکستان کی این اے وار تفصیل چاہتے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! Kindly مجھے بتا دیں کہ کون سے این اے سے کتنے لوگ بھرتی کئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! سوال کرنے کا اصل مقصد احسن بھائی کا یہی تھا اور مجھے پتا تھا کہ آپ یہیں آئیں گے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم بھرتی تو این وار نہیں کرتے لیکن چونکہ معزز ممبر نے سوال پوچھا تھا تو ہم نے کوشش کی کہ اسے این وار بنا دیں۔ انٹرویو بنیاد پر بھرتی کی جاتی ہے، بھرتی ہونے والوں کے ڈومیسائل لاہور کے بھی ہیں اور لاہور سے باہر اوکاڑہ کے لوگ بھی آپ کو نظر آئیں گے۔ این اے وار particular نہیں ہے بہر حال ہم نے کوشش کی ہے کہ این وار جتنا ہم کر سکتے ہیں وہ کر دیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! فہرست مجھے دی گئی ہے تو مجھے kindly بتا بھی دیا جائے کہ کون سے این اے میں سے کتنے لوگ بھرتی کئے ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ این اے وار بتا دیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! اس کی ساری تفصیل انہیں این اے وار دے دی ہے لیکن۔۔۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ ساری تفصیل پڑھتے پڑھتے تو مجھے دو دن لگ جائیں گے چونکہ محکمہ نے جواب تیار کیا ہے تو یہ مجھے بتا دیں۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! سوال آپ کا ہے یا کسی اور کا؟ یہ آپ کیا کرتے ہیں اور آپ سوال دیتے ہوئے نہیں سوچتے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پھر سوال نہ کیا کریں؟

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہیں میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! جنرل ہسپتال میں صفائی کے اتنے برے حالات ہیں کہ وہاں پر صفائی کرنے والا کوئی بندہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس بارے میں ان سے میں پوچھتا ہوں۔ آپ نے جنرل ہسپتال میں کیا دیکھ لیا ہے کہ میں ان سے پوچھوں؟ دیکھئے، آپ نے یہ کیا تماشا بنایا ہوا ہے؟ یہ اسمبلی ہے۔
Be careful, you should be careful. Very bad?

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال کرنے کے اوپر اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: ہوگا، ہوگا اعتراض، جو آپ پوچھیں گے۔ میں آپ سے سوال پوچھتا ہوں تو کیا آپ اس کا جواب بتا دیں گے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر میں وزیر ہوتا تو ضرور بتاتا۔ میں وزیر نہیں ہوں اور جو وزیر ہیں وہ یا سیکرٹری ڈیپارٹمنٹ کو جواب دینا چاہئے۔

جناب سپیکر: یہ طریقہ ٹھیک ہے، آپ کیا کرتے ہیں؟ آپ کا طریقہ ٹھیک نہیں ہے۔ Don't try to misbehave. بڑی مہربانی آپ کی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں کہاں سے misbehave کر رہا ہوں؟

جناب سپیکر: نہیں، بڑی مہربانی آپ کی۔ آپ کوئی سوال کریں تو میں ان سے اس کا جواب لوں۔ آپ کا سوال کرنے کا یہ کوئی طریقہ ہے؟ آپ تو پوچھ رہے ہیں کہ صبح کیا کھایا تھا اور شام کو کیا کھایا تھا؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے تو یہ پوچھا ہے کہ کون سے area میں سے کتنی بھرتی کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: اس بات سے آپ کیا نکالنا چاہتے ہیں؟ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! میں نے معزز ممبر کے دریافت کردہ سوال کے جواب کی تفصیل ان کے حوالے کر دی ہے اور ہم نے این اے وار ریکروٹمنٹ نہیں کی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ تفصیلی رپورٹ ہمیں پہلے دیا کریں تاکہ ہم اسے پڑھ سکیں۔

جناب سپیکر: یہ رولز کے مطابق ہی دی جاتی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ تو مذاق والی بات ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسی کوئی بات نہیں۔ اب ہم اگلے سوال پر جاتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں اس پر 30 سیکنڈ کے لئے علامتی واک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب احسن ریاض فتیانہ علامتی واک آؤٹ کے لئے معزز ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 8552 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے اور ان کی طرف سے request آئی ہے کہ ان کے سوال کو pending کر دیا جائے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 8566 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

میو ہسپتال لاہور کے برن یونٹ میں سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*8566: میاں طارق محمود: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میو ہسپتال کے برن یونٹ / وارڈ میں پروفیسر کی چار، رجسٹرار کی تین اور دیگر اسامیاں دو سال سے خالی ہیں، وارڈ میں صرف ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر ہے؟

(ب) اس برن یونٹ کے لئے ڈاکٹرز سمیت دیگر کس کس گریڈ کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور کون کون سی اسامیاں اور عہدہ سکیل وار کب سے خالی ہیں؟

(ج) اس وارڈ میں کون کون سی طبی مشینری ہے اور کون کون سی چالو حالت میں ہے یہ وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(د) کیا حکومت اس برن یونٹ کی تمام سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) میو ہسپتال کے پلاسٹک سرجری (برن یونٹ) میں پروفیسر کی صرف ایک منظور شدہ اسامی ہے جو کہ اپریل 2015 سے خالی ہے۔ وارڈ میں ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر ہے۔ چار اسسٹنٹ پروفیسرز، دو سینئر رجسٹرار اور سات میڈیکل آفیسرز تعینات ہیں اس کے علاوہ دس پوسٹ گریجویٹ ٹرینی اور دو ہاؤس آفیسرز اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) پروفیسر کے علاوہ کوئی اسامی خالی نہیں ہے۔ ڈاکٹرز کی تفصیلی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) میو ہسپتال پلاسٹک سرجری / برن یونٹ میں کل 51 بیڈز ہیں جن میں سے 12 بیڈز شدید جلے ہوئے مریضوں کے لئے مختص ہیں۔ میو ہسپتال پلاسٹک سرجری) برن یونٹ (میں مندرجہ ذیل طبی مشینری چالو حالت میں موجود ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

Cardiac Monitor (08), Suction Machine (04), Ventilator (02), ECG Machine (01), Fluidized Bed (01), Dermatomes (04)

(د) حکومت میو ہسپتال میں برن یونٹ کی تمام جدید سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور نئے زیر تعمیر سرجیکل ٹاور کا چوتھا فلور برن یونٹ کے لئے مختص کیا گیا ہے جس میں چوبیس بستروں کا برن یونٹ اور چار بستروں کا ICU موجود ہے اور اس میں برن یونٹ سے متعلقہ جدید مشینری خریدی جارہی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(Hydro Therapy Bath Tubs, Burn Shower Trollies, Mobile Ventilators, ICU Invasive Monitor and Modlers Operation Theaters)

اور یہ برن یونٹ اگست 2017 میں فنکشنل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میو ہسپتال میں پلاسٹک سرجری کے برن یونٹ کے لئے پروفیسر کی اسامی 2015 سے کیوں اور کس وجہ سے خالی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! پروفیسر بننے کے لئے ایک خاص معیار ہے جس کے لئے ایسوسی ایٹ پروفیسر کا ٹائم پیریڈ چاہئے۔ موجودہ ایسوسی ایٹ پروفیسروں کا ابھی کچھ عرصہ باقی ہے اور جونہی ان کا یہ عرصہ پورا ہو گیا تو انہیں بطور پروفیسر promote کر دیا جائے گا۔ یہ ایک ایسی specialty ہے جس کی پورے ملک میں shortage ہے اور بہت زیادہ پلاسٹک سرجن نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کے لئے کوئی تلاش کر کے اور دیکھ کر وہاں پروفیسر لگائیں یا کوئی اشتہار دے دیں شاید کوئی آ جائے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جو امیر لوگ ہیں وہ تو کہیں نہ کہیں جا کر پیسے خرچ کر کے اپنا علاج کروا لیتے ہیں لیکن جہاں تک میرے علم کی بات ہے تو میو ہسپتال میں جو کوئی غریب مریض پلاسٹک سرجری کے لئے آئے تو اسے کم از کم چھ مہینے کا وقت دیا جاتا ہے اور میں نے خالی پوسٹوں کے حوالے سے سوال کیا تھا تو اس کے لئے دیئے گئے جواب کے پہلے صفحہ کے اوپر جو چار ڈاکٹر انہوں نے اسسٹنٹ پروفیسر لگائے ہیں، یہ کب سے یہاں تعینات ہیں اور انہیں کتنا عرصہ ہو گیا ہے اور یہ سیٹیں کتنے عرصے سے خالی تھیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! ویسے تو یہ نیا سوال ہے کہ یہ کتنے عرصے سے ہیں لیکن جو ہم نے ان کو جواب دیا ہے، اسسٹنٹ پروفیسر Sr Medics تو وہاں پر تعینات ہیں البتہ اگر یہ پوچھنا چاہیں گے کہ کس کس عرصے سے اسسٹنٹ پروفیسر SR سے پروفیسر کا ہوا یا کتنے عرصے سے ہیں تو یہ مجھے ایک دو دن کا وقت دے دیں میں اس کی تفصیل لے کر انہیں بتا دوں گا مگر اس وقت وہاں پر صرف پروفیسر صاحب کی سیٹ خالی ہے اور ایسوسی ایٹ پروفیسر کا وقت پورا ہو گا تو ہم انہیں پروفیسر کر دیں گے۔

جناب سپیکر: وہ جو بات کر رہے ہیں کہ چار، چار، چھ، چھ مہینے کا وقت مریضوں کو دیتے ہیں اس کا کیا کرنا ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! مریض دو طرح کے ہوتے ہیں جن میں ایک مریض through ایمرجنسی آتا ہے، خدانخواستہ برن سے آیا یا کوئی

واقعہ ہوا اور ایمرجنسی میں آیا تو ظاہر ہے کہ اس کا treatment تو فوری کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد کچھ مریض ایسے ہوتے ہیں جن کا follow up treatment ہوتا ہے تو دنیا کا کوئی بھی ہسپتال ہو یا پاکستان کا ہسپتال تو جو مریض ایمرجنسی کے علاوہ آتا ہے ظاہر ہے کہ particular time frame میں اسے treat کیا جاتا ہے۔ میں آپ کو یہ ضرور بتانا چاہوں گا کہ ہمارے tenure سے پہلے پنجاب میں صرف میو ہسپتال میں برن یونٹ تھا اور ہم نے اس کے بعد جناح ہسپتال میں 90 بیڈ کا 2۔ ارب روپے کی لاگت سے برن یونٹ مکمل کیا، ملتان میں بھی 80 بیڈ کا برن یونٹ مکمل کیا جس پر 2 سے 2½۔ ارب روپے کی لاگت آئی ہے اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کے برن یونٹ کو مرحلہ وار 25 بیڈ سے 55 بیڈ کا کیا۔ ہماری کوشش ہے کہ اس عمل کو ایک phase wise division کی سطح تک لے جائیں تو ہم اپنی capacity کو بھی ساتھ ساتھ enhance کر رہے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! شاید منسٹر صاحب کو ایمرجنسی یا جو لوگ جل جاتے ہیں ان سے واسطہ نہ پڑا ہو۔ میرے حلقہ کی ایک ایسی خاتون مجھ تک پہنچی اگر اس کی عمر دیکھیں تو وہ بالکل young تھی اور اب اس کی پلاسٹک سرجری کا مسئلہ ہے جبکہ خواتین کے بارے میں سب سے ضروری یہ ہے کہ اس کی سرجری ہو جائے گی تو اس کا کوئی اچھا رشتہ ہو جائے گا جو کہ آج کے دور میں سب سے بڑا مسئلہ ہے تو کیا اس کے لئے یہ ایمرجنسی نہیں ہے اور پھر جب وہ میرے پاس پہنچی تو میں نے اسے میو ہسپتال تک پہنچایا اور ایم ایس کو فون بھی کیا تو اسے چھ مہینے کا وقت ملا۔ کیا یہ ایمرجنسی نہیں ہے، اس کے متعلق ذرا بتادیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! معزز ممبر کی بات بالکل valid ہے میں بتانا چاہوں گا کہ کسی بھی خاتون کا یا مرد کا treatment ایک ہفتے کا یا ایک مہینہ کا نہیں ہے یہ مہینوں کا ہے اس میں national growth بھی ہوتی ہے اُس کے ساتھ اُس کو supporting دوائیاں بھی دی جاتی ہیں تو جو بھی خاتون ہو گی جن کو دو یا تین یا چار دفعہ ٹائم دیا گیا ہے اُس کے علاج معالجے میں مہینوں لگیں گے ہو سکتا ہے سال، ڈیڑھ سال یا دو سال لگیں کیونکہ بد قسمتی سے اگر acids burn ہو یا کسی وجہ سے burn ہو جائے تو اُس کا علاج بہر حال ایک لمبا procedure ہے۔ وہ appendix side یا C-Section کی طرح فوری ہونے والا نہیں ہے ہماری کوشش ہے کہ ڈاکٹرز اپنی capacity کو بڑھائیں، ٹائم کو کم کریں لیکن emergency patient چاہے وہ cylinder burn ہو، وہ acids burn ہو اُس کو فوری طور پر treat کیا جاتا ہے جو ایسے

patients ہوتے ہیں جن کا follow up علاج ہے اُن کو بہر حال وقت دیا جاتا ہے جو ٹائم دیا جاتا ہے اُس کے treatment پر مہینوں اور بعض اوقات سالوں بھی لگ جاتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ حکومت میو ہسپتال کے برن یونٹ کو تمام جدید سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور نئے زیرِ تعمیر سرجیکل ٹاور کا چوتھا فلور برن یونٹ کے لئے مختص کیا گیا ہے جس میں چوبیس بستروں کا برن یونٹ اور چار بستروں کا آئی سی یو موجود ہے اور اس میں برن یونٹ سے متعلقہ جدید مشینری خریدی جارہی ہے اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کے اوپر کتنی لاگت آئی اور یہ کب شروع ہوا اور کب مکمل ہو گا؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! سرجیکل ٹاور کو فوری طور پر دسمبر میں functional کر دیں گے یہ پچھلے دور میں شروع کیا گیا تھا اس کے لئے چند لاکھ روپے رکھے گئے تھے، اُس کے بعد اس کا پی سی ون revise کیا گیا، اس کی drawing اور detail change کی گئی، اس کی planning change کی گئی اور ہم گزشتہ تین سال سے اس پر بڑی تیزی سے کام کر رہے ہیں پچھلے سال بھی ہم نے اس کو 80 کروڑ روپیہ دیا تھا اس سال انشاء اللہ ہم اس کو مکمل کر لیں گے اور اس کے سارے فلور مکمل ہونے کے بعد برن یونٹ چوبیس بیڈ کا اپنا کام شروع کر دے گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا شکریہ۔ Question Hour is over now

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نیا سوال نہیں کرتا لیکن اس کو تو مکمل کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: جی، Time is over، وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ سے یہ بھی request کرنی ہے کہ اجلاس کا ٹائم 2:00 بجے کا تھا میں آکر 2:00 بجے بیٹھ گیا ہوں اور دو گھنٹے انتظار کیا ہے اور ایک گھنٹہ Question Hour کا بھی، تین گھنٹے کے بعد فلور ملا ہے اس سوال کو تو مکمل کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: اب یہ وقت ختم ہو گیا ہے اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال شیرانوالہ گیٹ لاہور میں سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*7639: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال شیرانوالہ گیٹ لاہور میں کل کتنے میل اور فی میل ڈاکٹرز ہیں ان کی مکمل فہرست مہیا کی جائے؟

(ب) اس ہسپتال کا قیام کب عمل میں لایا گیا؟

(ج) گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال شیرانوالہ گیٹ لاہور میں مریضوں کی فلاح و بہبود اور ان کی دیکھ بھال کے لئے حکومت نے کیا کیا سہولیات مہیا کی ہیں؟

(د) گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال شیرانوالہ گیٹ لاہور میں کل کتنے خاکروب میل اور فی میل ہیں ان کے نام اور سکیل وار مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ ہسپتال میں سکیورٹی گارڈ اپنی ڈیوٹی کے فرائض سر انجام دینے کی بجائے ذاتی سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال میں میل اور فیمیل ڈاکٹرز کی منظور شدہ تعداد 235 ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

درجہ	منظور شدہ اسامیاں	پُر اسامیاں	خالی اسامیاں	میل ڈاکٹر	فی میل ڈاکٹر
میڈیکل سپرنٹنڈنٹ (BS-19)	1	0	1	0	0
پرنسپل میڈیکل آفیسر (BS-20)	11	2	9	1	1
ایڈیشنل پرنسپل میڈیکل آفیسر (BS-19)	41	5	36	5	0
کنسلٹنٹ (BS-18)	37	14	23	12	2
سینئر میڈیکل آفیسر (BS-18)	65	9	56	6	3
میڈیکل آفیسر (BS-17)/ فی میل میڈیکل آفیسر	80	64	16	41	23
کل تعداد	235	94	141	65	29

ہسپتال ہذا میں میل ڈاکٹروں کی تعداد 65اور فی میل ڈاکٹروں کی تعداد29 ہے۔ گریڈ17 کے ڈاکٹروں کی خالی اسامیاں پر کرنے کے لئے پہلے سے ہی عمل جاری ہے اور 13۔ مئی کو ان کے انٹرویو ہیں جبکہ گریڈ 18،19اور 20 کی خالی اسامیاں محکمانہ ترقی کے ذریعے پر کی جاتی ہیں۔ جس پر کام جاری ہے۔

(ب) گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال، یکی گیٹ، لاہور اندرون شہر کے لوگوں کی طبی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اہل علاقہ کے پرزور اسرار پر ہسپتال کا سنگ بنیاد1992 میں رکھا گیااور اس کی عمارت کی تعمیر1995 میں مکمل ہوئی لیکن اس حکومت نے فروری1997 میں عوام کو طبی سہولیات مہیا کرنے کے لئے ہسپتال کا آغاز کیاابتدائی طور پر یہ ہسپتال 125 بستروں پر مشتمل تھااس کے بعد2010 میں اسی حکومت نے مزید70 بستروں پر مشتمل ٹراما سنٹر کی بلڈنگ کی تعمیر کا آغاز کیا جو2012 میں مکمل ہوااس سے ہسپتال کے بستروں کے تعداد125 سے بڑھ کر 195 ہو گئی اور اس طرح ہسپتال ہذا میں تقریباً7لاکھ مریض سالانہ اعلیٰ طبی سہولیات سے مستفید ہوتے ہیں۔

(ج) گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال، یکی گیٹ، لاہور میں مریضوں کی فلاح و بہبود کے لئے حکومت کی طرف سے مندرجہ ذیل طبی سہولیات مفت میسر ہیں۔

1. ایمرجنسی(ٹراما) میں مفت ٹیسٹ مع ادویات کی سہولت کا سال 2016 میں تقریباً 92000مریضوں نے استفادہ کیا۔
2. آوٹ ڈور سہولیات مع مفت ادویات کا سال2016 میں612592مریضوں نے استفادہ کیا۔
3. اِن ڈور سہولیات ٹیسٹ مع مفت ادویات کا سال 2016 میں66505مریضوں نے استفادہ کیا۔
4. لیبارٹری سہولیات جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے 321059 مریضوں نے اس کا استفادہ کیا۔
5. زچہ بچہ کیسز کی سہولیات جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
6. ہسپتال ہذا میں مریضوں کی سہولت کے لئے دو عدد الٹراسائونڈ مشین، ایک سی ٹی سکین، ایک اینڈوسکوپ، ایک ایکو کارڈیو گرافی، چار ایکسرے مشین، تین ای سی جی مشین، ایک سی ٹی جی مشین موجود ہیں۔

7. ہسپتال میں گردہ کے مریضوں کی سہولت کے لئے بارہ عدد ڈائیلسز مشین بھی موجود ہیں جو تین شفٹ میں کام کرتی ہیں سال 2016 میں 9290 مریضوں کو مفت ڈائیلسز کی سہولت فراہم کی گئی۔

8. ہسپتال ہذا میں مختلف نوعیت کے مفت آپریشن کی سہولیات موجود ہیں۔

9. ہسپتال ہذا میں ہیپاٹائٹس اور ٹی بی کے مریضوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے جبکہ یہاں PCR ٹیسٹ کی سہولت بھی موجود ہے

10. ہسپتال ہذا میں مریضوں کی سہولت کے تمام ادویات مفت مہیا کی جاتی ہیں جس کے بجٹ کی تفصیل درج ہے:

استعمال شدہ بجٹ برائے ادویات سال 16۔2015 145141637 روپے

استعمال شدہ بجٹ برائے ادویات سال 17۔2016 152757000 روپے

(د) گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال میں 18 میل خاکروب اور 3 فی میل خاکروب ہیں ناموں کی تفصیل مع سکیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے یہ خاکروب پرانی بلڈنگ کے دو فلور کی صفائی کے لئے مختص ہیں ایکسیڈنٹ اینڈ ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ کی صفائی کا انتظام outsource ہے اس میں تین شفٹ میں 54 خاکروب میل اور فی میل کام کرتی ہیں جس میں 8 فی میل اور 46 میل ہیں۔ جس کے ناموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) نہیں! یہ درست نہیں ہے اس ہسپتال میں سکیورٹی کی خدمات سکریمبل سکیورٹی کمپنی سرانجام دے رہی ہے جس کے زیادہ تر ملازم سابقہ فوجی ہیں اور وہ اپنے فرائض احسن طریقے سے ادا کرتے ہیں، ان کی کل تعداد 56 ہے جن میں سے آٹھ گارڈ اسلحہ سے لیس ہوتے ہیں۔ جبکہ چوکیدار کی 9 اسامیاں ہیں جن میں سے 8 کام کررہے ہیں اور وہ سب ملازم ہسپتال کے اندر اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

لاہور: سروسز ہسپتال میں نئے بلاک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*8568: میاں طارق محمود: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور میں نئے بلاک کی تعمیر شروع ہوئے آٹھ سے دس سال ہوگئے ہیں جس کی تعمیر 2010 میں مکمل ہونی تھی وہ ابھی تک مکمل نہیں ہوئی جبکہ اس ہسپتال کی موجودہ بلڈنگ مریضوں کے حوالے سے مطابق بہت کم ہے؟

(ب) کیا حکومت اس نئے بلاک کی تعمیر میں رکاوٹ ختم کرنے اور اس کی جلد از جلد تعمیر مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) اس نئے بلاک کی تعمیر کا تخمینہ لاگت کتنا تھا اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

(د) یہ وارڈ کب تک مکمل ہو جائے گی؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) سروسز ہسپتال میں OPD بلاک پرانی بلڈنگ میں کام کر رہا تھا۔ مریضوں کی تعداد میں اضافہ اور علاج معالجہ کی بہتر سہولیات کی فراہمی کے لئے سروسز ہسپتال لاہور میں نئے OPD بلاک کی تعمیر کا کام جون 2008 میں شروع کیا گیا تھا جس کی ابتدائی لاگت 804.001 ملین روپے تھی بلڈنگ اور طبی آلات کی قیمت اور سکوپ بڑھنے کی وجہ سے PC-I کو 2012 میں revised کیا گیا جو کہ 1311.859 ملین روپے ہو گیا۔ بہتر سہولیات مہیا کرنے کے لئے سنٹرل آکسیجن۔ سی ٹی سکین، ایکسرے، الٹرا ساؤنڈ اور بلڈنگ کو مکمل طور پر ائر کنڈیشنڈ کرنا شامل کیا گیا جس کے لئے گونمنٹ نے مطلوبہ فنڈ مہیا کر دیئے۔ اب OPD بلاک جس میں میڈیکل، سرجری، آرتھو پیڈک، یورالوجی، نیورو سرجری، نیورالوجی، ای این ٹی، آئی، سکین، تھوریسک سرجری، پلاسٹک سرجری، پیڈز سرجری، پیڈز میڈیسن کے آؤٹ ڈور اور تمام لیبارٹری اور ریڈیالوجی سہولیات بشمول سی ٹی سکین، الٹرا ساؤنڈ ایکسرے، اپنے شیڈول کے مطابق 26۔ اکتوبر 2016 سے کام کر رہے ہیں اور روزانہ اوسطاً پچیس سو سے تین ہزار مریض طبی سہولیات سے مستفید ہو رہے ہیں۔

(ب) سروسز ہسپتال کے نئے OPD بلاک کی تکمیل کے لئے مارچ 2017 کو PC-I کو revised کیا گیا جس کی لاگت 1388.489 ملین روپے ہے۔ باقی کاموں (Fire Exit Stair)، آگ بجھانے کے آلات، فارمیسی شیڈ، سوئی گیس اور بجلی کے لئے تمام مطلوبہ فنڈز مہیا کر دیئے گئے ہیں بقایا کام بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ 31۔ مئی 2017 تک مکمل کر دے گا۔

(ج) اس 9 منزلہ مکمل ائر کنڈیشنڈ بلڈنگ کی تعمیر کا تخمینہ 1388.489 ملین روپے ہے اس پراجیکٹ پر اب تک 1300.12 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ بقایا فنڈز 31۔ مئی 2017 سے پہلے خرچ ہو جائیں گے۔

(د) اس بلڈنگ میںOPD بلاک پہلے ہی کام کر رہا ہے باقی انڈور وارڈز میں بچہ میڈیکل، نرسری، سکائٹری، Endocrinology، تین سو بیڈز کے اضافے کے ساتھ 31۔ مئی 2017تک مکمل ہو جائیں گے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ کی سی ٹی سکین مشین سے متعلقہ تفصیلات

*8695: جناب طارق محمود باجوہ: کیاوزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال گوجرانوالہ میں سی ٹی سکین مشین کب اور کتنی لاگت سے خریدی گئی تھی؟

(ب) اس مشین پر اب تک کتنی رقم سال وار خرچ کی گئی ہے؟

(ج) اس مشین کو چلانے کے لئے متعین عملہ کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) اگر یہ مشین خراب پڑی ہے تو کب سے اور اس مشین کو کب تک متعلقہ کمپنی یا ادارہ سے مرمت کروالیا جائے گا؟

(ہ) کیا حکومت اس ہسپتال کے لئے نئی مشین خریدنے اور خراب مشین کو جلد از جلد مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) سولہ سلائس فلپس سی ٹی سکین مشین کی خریداری کے لئے عمل 09-2008 میں شروع کیا گیا جبکہ تمام قانونی لوازمات کو پورا کرنے کے بعد 2009۔02۔02 کو میسرز Matora Digionics لاہور کو سپلائی آرڈر کئے گئے 2009۔12۔14 کو مشین موصول ہونے کے بعد نصب کی گئی اور مریضوں کے سٹی سکین شروع ہو گئے۔ مشین کی کل لاگت 43768560روپے تھی۔

(ب) سی ٹی سکین مشین پانچ سال کے لئے فلپس کمپنی کی وارنٹی میں تھی۔ جس میں ایکسرے ٹیوب بھی شامل تھی۔ وارنٹی کے خاتمے کے بعد سی ٹی سکین مشین مع پارٹس مبلغ 90لاکھ روپے برائے دو سال 17۔2016 اور 18۔2017 DWP ٹیکنالوجیز پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور کے سروس کنٹریکٹ میں ہے جس میں ایکسرے ٹیوب شامل نہیں ہے۔ متعلقہ کمپنی کو

برائے سال 17۔2016 پنتالیس لاکھ روپے ادا کر دیئے گئے۔ جون 2016 میں سی ٹی سکین مشین خراب ہو گئی جسے کمپنی نے ٹھیک کر دیا۔ اگست 2016 میں ایکسرے ٹیوب خراب ہو گئی جو کہ مبلغ ایک لاکھ اناسی ہزار آٹھ سو امریکی ڈالر میں خرید کر مشین میں لگا دی گئی۔ پاکستانی روپے میں قیمت۔/18800000 لاکھ بنتی ہے۔ چنانچہ 2016 میں کل رقم 25199200 روپے سٹی سکین مشین پر خرچ کئے گئے۔

(ج)

عملہ کے نام	عہدہ	گریڈ
طاہرہ	ٹیکنالوجسٹ	17
شہباز	سی ٹی ٹیکنیشن	9
عظمت	سی ٹی ٹیکنیشن	9
ایاز	سی ٹی ٹیکنیشن	9

یہ عملہ ریڈیالوجسٹ کی زیر نگرانی کام کرتا ہے۔

(د) جون 2016 میں سلائس سٹی مشین خراب ہو گئی جو کہ یہ DWP ٹیکنالوجی پرائیویٹ لاہور سروس کنٹریکٹ میں تھی۔ چونکہ متعلقہ کمپنی نے اسے ٹھیک کرنے کی کوشش کی جو کہ نہ ہو سکی۔ 23۔ اگست 2016 کمپنی نے بتایا کہ ایکسرے ٹیوب خراب ہو چکی ہے اور اس کی جگہ نئی لگانی پڑے گی چونکہ ایکسرے ٹیوب سروس کنٹریکٹ میں شامل نہ تھی لہٰذا (DWP) نے نئی ایکسرے ٹیوب کے لئے مبلغ۔/185000 ڈالر قیمت کی کوٹیشن بھیج دی اس پر ہسپتال انتظامیہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر انور امان، پرنسپل گوجرانوالہ میڈیکل کالج گوجرانوالہ پروفیسر ڈاکٹر آفتاب محسن اور پروفیسر آف ریڈیالوجی ڈاکٹر ناصر رضا زیدی کمپنی کے ساتھ میٹنگ کر کے قیمت کم کرانے کی کوشش کی۔ متعدد میٹنگز کے باوجود کمپنی نے قیمت کم کرنے سے انکار کر دیا۔ جس پر باہمی مشاورت اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ مشورہ کرنے کے بعد طے ہوا کہ ایکسرے ٹیوب کو خریدنے کے لئے اوپن ٹینڈر کر دیا جائے۔ ایکسرے ٹیوب کی خریداری کے لئے 2016۔11۔01 اشتہار دے دیا گیا جبکہ 2016۔11۔19 ٹینڈر اوپن کر دیا گیا جس میں صرف ایک ہی کمپنی میسرز DWP ٹیکنالوجی نے حصہ لیا۔ ٹیکنیکل سکروٹنی 16۔11۔25 کو ہوئی جبکہ فنانشل بڈ اوپن کرنے کے بعد 16۔12۔02 کو Comparative Financial Statement جاری کر دی گئی۔ اسی دوران Rate Verification کمیٹی نے اپنی رپورٹ جمع کروا دی۔ DWP کمپنی نے ٹیوب کا ریٹ

5200امریکی ڈالر کم کر دیا چنانچہ پرچیز کمیٹی نے ضروری کارروائی کے بعد ریٹ کو فائنل کر دیا۔16-12-02 کو کمپنی کے نام ایڈوانس acceptance کا لیٹر جاری کر دیا گیا۔ اس طرح17-01-05 کمپنی کے نام سپلائی آرڈر جاری کر دیا گیا جس کی مالیت۔/179800 امریکی ڈالر تھی۔17-01-13 محکمہ نے بجٹ ایلوکیٹ کیا جبکہ 17-01-21 کو رقم کمپنی کے اکاؤنٹ میں جمع کروادی گئی۔ کمپنی نے ایکسرے ٹیوب سنگاپور سے import کی جو کہ اس ہسپتال میں17-03-27 کو موصول ہوئی۔ کمپنی نے ایکسرے ٹیوب سی ٹی سکین مشین میں نصب کی جو کہ 17-04-06 کو بحال ہو گئی اور شفاف طریقے سے ایکسرے ٹیوب خریدی گئی اور غیر ضروری تاخیر نہ کی گئی ہے۔

(ہ) ایک سنگل سلائس سی ٹی سکین مشین حاصل کر لی گئی ہے جو کہ بہت جلد ٹراما سنٹر میں نصب ہو کر کام شروع کر دے گی۔ مزید برآں جدید ترین ایم آر آئی مشین ریڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میں لگا دی گئی ہے جو کہ آئندہ چار ہفتوں میں کام کرنا شروع کر دے گی۔

راولپنڈی میں ہسپتالوں کی صورتحال اور جلے ہوئے مریضوں سے متعلقہ تفصیلات

*8774: محترمہ لبنیٰ ریحان کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) راولپنڈی میں موجود کون کون سے سرکاری ہسپتال ہیں جن میں برن یونٹ موجود ہے ان میں بستروں کی تعداد ہسپتال وار فراہم کی جائے؟

(ب) جلے ہوئے مریضوں کے علاج کے حوالے سے سرکاری ہسپتالوں میں کیا کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) راولپنڈی کے تین سرکاری ہسپتالوں میں صرف ہولی فیملی ہسپتال میں دس بستروں پر مشتمل برن سنٹر موجود ہے جس میں صرف چار بستروں پر مشتمل برن(BDU) ہے۔ جہاں انتہائی نگہداشت کے مریضوں کی دیکھ بھال کی جاتی ہے اور باقی چھ بستروں پر کم جلے ہوئے مریض رکھے جاتے ہیں۔ یہ برن سنٹر راولپنڈی اوورسیز فاؤنڈیشن نے 2007 میں تعمیر کیا تھا

جو کہ چار بستروں پر مشتمل تھا جو کہ 2014 میں بڑھا کر دس بستروں پر مشتمل کر دیا گیا۔ یہ برن سنٹر خیبر پختونخوا کشمیر اور جہلم تک کے علاقوں کے مریض کا علاج کر رہا ہے۔ PC-I کی منظوری کے بعد اس کی تعداد بیس بستروں کی ہو جائے گی جہاں جلے ہوئے مریضوں کو بہترین علاج کی سہولت میسر ہو گی۔

(ب) اس سلسلہ میں عرض ہے کہ جلے ہوئے مریضوں کے علاج کے حکومت پنجاب نے State of the Art لاہور، فیصل آباد اور ملتان میں قائم کئے گئے ہیں جہاں جلے ہوئے مریضوں کا ہر قسم کا علاج ہوتا ہے۔ یہاں معمولی جلنے سے لے کر شدید قسم کے جلے مریض بھی مستفید ہوتے ہیں۔ ان مریضوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے جس میں مرہم پٹی سے لے کر reconstructive surgery تک کی جاتی ہے۔ مزید برآں وہ ہسپتال جہاں States of the Art سہولیات میسر نہیں وہاں بھی جلے ہوئے مریضوں کے لئے بستر مختص کئے گئے ہیں جہاں مریضوں کو پلاسٹک سرجنز اور جنرل فزیشنز کی زیر نگرانی رکھا جاتا ہے۔ تاہم اگر ان مریضوں کے جلنے کی شدت زیادہ ہو تو ان کو بڑے سنٹرز میں refer کر دیا جاتا ہے۔

لاہور: سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز کے طلباء کے لئے
ہم نصابی سرگرمیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8846: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز لاہور میں زیر تعلیم طلباء وطالبات کو چلڈرن ہسپتال لاہور کی جانب سے تعلیمی و دیگر ہم نصابی سرگرمیوں کے لئے ٹرانسپورٹ کوئی سہولت مہیا نہیں کی جاتی جبکہ ادارے کے پاس اپنی بسیں موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول کا اپنا کوئی ہاسٹل موجود نہیں ہے اور چند طالبات جن کو نرسنگ ہاسٹل میں رہائش دی گئی تھی ان سے بھی وہ خالی کروا کے ان کو پرائیویٹ ہاسٹلز میں کیا جا رہا ہے؟

(ج) کیا ادارہ نرسنگ ہاسٹل کا ایک حصہ مذکورہ سکول کی طالبات کے لئے مختص کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ چلڈرن ہسپتال میں تقریباً 3364 ملازمین کام کر رہے ہیں اور 43 شعبہ جات ہیں جس میں نرسنگ سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز لاہور بھی شامل ہے۔ نرسنگ سکول میں 360 طالبات اور سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز لاہور 446 طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ اب جبکہ چلڈرن ہسپتال کے پاس ٹوٹل دو بسیں ہیں جو کہ طلباء و طالبات کے تعلیمی مقاصد کے لئے فراہم کی جاتی ہیں۔ طلباء و طالبات کو پک اینڈ ڈراپ کی سہولت دینا ایک بڑا ٹرانسپورٹ آپریشن بن جاتا ہے جس میں بہت اخراجات ہیں۔ ہسپتال انتظامیہ کی اوّلین ترجیح مریضوں کا علاج معالجہ ہے۔ اس کے علاوہ باہر ہسپتال کے مین گیٹ کے سامنے انٹرنیشنل معیار کی ٹرانسپورٹ کی سہولت موجود ہے اور اس کے علاوہ تمام طلباء و طالبات کو سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز لاہور نے LTC کمپنی کی طرف سے گرین کارڈ بھی بنوا کر دیئے ہوئے ہیں۔

(ب) سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز لاہور چلڈرن ہسپتال کا ایک شعبہ ہے جب سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز میں داخلے کھلتے ہیں تو یہ بات prospectus میں واضح کر دی جاتی ہے کہ ان طلباء و طالبات کو ہاسٹل کی سہولت میسر نہیں ہو گی۔ چلڈرن ہسپتال میں چار سال پہلے نرسنگ ہاسٹل میں سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز کی کچھ طالبات کو ہاسٹل کی سہولت میسر کی گئی تھی کیونکہ اس وقت نرسنگ کی تعداد 350 تھی اب جبکہ 250 بیڈ سے 1150 بیڈ پر مشتمل ہو گیا ہے اور نرسز کی تعداد 350 سے 900 ہو گئی ہے اس لئے پچھلے چار سال سے سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز لاہور کی کسی نئی طالبہ کو ہاسٹل کی سہولت نہیں دی گئی لیکن جو سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز لاہور کی طالبات پہلے سے رہائش پذیر ہیں ان سے یہ سہولت واپس نہیں لی جاتی جب تک ان کا کورس مکمل نہ ہو جائے۔ سکول آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز کی تعلیمی سرگرمیاں دن کے اوقات یعنی مارننگ شفٹ تک محدود ہوتی ہے جبکہ نرسنگ سٹاف کی ڈیوٹی مارننگ ایوننگ اور نائٹ تینوں شفٹوں میں ہوتی ہے اس لئے نرسنگ سٹاف کو ہاسٹل کی ضرورت ہوتی ہے۔

(ج) چلڈرن ہسپتال پاکستان کا ایک بڑا ہسپتال ہے اور اس میں تقریباً روزانہ 5000 کی تعداد میں مریض آتے ہیں جس میں تقریباً 500 سے 600 مریض روزانہ داخل ہوتے ہیں اس سلسلے میں ہسپتال انتظامیہ کے پاس دو options تھیں کہ ادارہ ہاسٹل یا پھر indoor بلاک تعمیر کرے حکومت پنجاب کی پہلی ترجیح مریضوں کا علاج معالجہ ہے اور بہترین سہولیات فراہم کرنا ہے اور باقی معاملات بعد میں ہیں لہٰذا ادارے نے تقریباً 3.5۔ارب کی مالیت سے نیو ان ڈور بلاک کی تعمیر کی ہے جو کہ 600 بیڈز کی وارڈز مع 16 آپریشن تھیٹرز پر مشتمل ہے جس سے نرسز کی تعداد 350 سے 900 ہو گئی ہے لہٰذا موجودہ حالات میں ادارے کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ نرسنگ ہاسٹل کا کوئی حصہ سکول کی طالبات کے لئے مختص کرے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

محکمہ صحت میں گریڈ 21 کی اسامیوں پر تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

1144: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ صحت پنجاب میں 21 ویں گریڈ کی کتنی اسامیاں کہاں کہاں خالی ہیں؟

(ب) ان اسامیوں پر بھرتی اور ترقی کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) ان اسامیوں پر کون کون سے پروفیسر ڈاکٹر تعینات ہیں، نام و تعیناتی تاریخ و جگہ سے آگاہ کریں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

الف) محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں گریڈ 21 کی 6 منظور شدہ اسامیاں ہیں۔

(ب) گریڈ 21 امتیازی خدمات کی بنیاد پر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں مستقل بنیاد پر کام کرنے والے ان پروفیسر صاحبان کو دیا جاتا ہے جن کی 80 فیصد سے زائد سالانہ کارکردگی رپورٹ very good گریڈ میں ہو۔ علاوہ ازیں 22 سال کی سروس ہو جس میں سے پانچ سال کی سروس بطور پروفیسر گریڈ 20 میں ہو اور ان پروفیسر صاحبان نے خاص طور پر اپنے شعبہ میں امتیازی خدمات سرانجام دی ہوں۔

(ج) اس وقت سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں درج ذیل پروفیسر گریڈ 21 میں کام کر رہے ہیں۔

1. پروفیسر اسد اسلم خان پروفیسر آف اپتھومالوجی وی سی کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی لاہور۔
2. پروفیسر خالد مسعود گوندل پروفیسر آف سرجری کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی لاہور۔

سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب نے حال ہی میں پروفیسر ڈاکٹر ہارون خورشید پاشا پروفیسر آف پیڈ سرجری نشتر میڈیکل کالج ملتان اور پروفیسر محمود شوکت پروفیسر آف پیڈ سرجری پرنسپل علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور کی ریٹائرمنٹ کی وجہ سے خالی ہونے والی گریڈ 21 کی دو اسامیوں پر ورکنگ پیپر تیار کر کے ایس این، ایس اینڈ جی اے ڈی میں PSB میں consider کرنے کے لئے بھجوا دیا گیا ہے تاکہ امتیازی خصوصیات کے حامل پروفیسر صاحبان کو گریڈ 21، امتیازی گریڈ دیا جائے۔

میو ہسپتال میں ایمبولینسز سے متعلقہ تفصیلات

1183: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میو ہسپتال لاہور میں کتنی ایمبولینسز ہیں ان میں سے کتنی خراب اور کتنی چالو حالت میں ہیں؟

(ب) کیا میو ہسپتال کی ایمبولینسز مریضوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کافی ہیں اگر کم ہیں تو حکومت کب تک مزید ایمبولینسز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا میو ہسپتال میں دل کے مریضوں کے لئے سپیشل ایمبولینسز موجود ہیں تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) میو ہسپتال میں ٹوٹل 9 ایمبولینسز ہیں۔ جن میں سے پانچ ایمبولینسز ٹھیک ہیں اور چار ایمبولینسز خراب ہیں جن کی مرمت کروائی جا رہی ہے۔

(ب) میو ہسپتال کی ایمبولینسز مریضوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کافی ہیں۔

(ج) دل کے مریضوں کے لئے سپیشل ایمبولینسز نہیں ہیں۔

سیالکوٹ گورنمنٹ علامہ اقبال ہسپتال
اور گورنمنٹ سردار بیگم ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

1281: چودھری محمد اکرام: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ علامہ اقبال ٹیچنگ ہسپتال و خواجہ محمد صفدر میڈیکل کالج سیالکوٹ میں جنوری 2012 سے آج تک کتنے افراد کو کس کس عہدہ و گریڈ میں بھرتی کیا گیا ہے ان کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت اور ایڈریس کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) گورنمنٹ علامہ اقبال ہسپتال اور گورنمنٹ سردار بیگم ہسپتال سیالکوٹ میں کس کس مرض کے وارڈ، کتنے بیڈ پر مشتمل ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) گورنمنٹ علامہ اقبال ہسپتال سیالکوٹ میں مریضوں کے لئے کون کون سی مشینیں کام کر رہی ہیں کیا تمام مشینیں ٹھیک حالت میں کام کر رہی ہیں اگر نہیں تو حکومت انہیں کب تک ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) گورنمنٹ علامہ اقبال ٹیچنگ ہسپتال و خواجہ محمد صفدر میڈیکل کالج سیالکوٹ میں جنوری 2012 سے آج تک جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) علامہ اقبال ہسپتال اور سردار بیگم ہسپتال مندرجہ بالا میں بیڈ کی تفصیل درج ذیل ہے:

گورنمنٹ علامہ اقبال ہسپتال کی تفصیل

وارڈ کا نام	بیڈ کی تعداد
مردانہ اور زنانہ سرجیکل یونٹ۔1	26
مردانہ اور زنانہ سرجیکل یونٹ۔2	24
مردانہ اور زنانہ سرجیکل یونٹ۔3	24
مردانہ اور زنانہ میڈیکل وارڈ	40
آئی وارڈ	25
ناک، گلہ وارڈ	25
چلڈرن وارڈ	45
گائنی میٹرنٹی وارڈ	25

ٹی بی اور چیسٹ وارڈ	36
دل وارڈ	23
نفسیاتی وارڈ	20
نیورو سرجری وارڈ	20
آرتھوپیڈک وارڈ	20
ٹراما سنٹر/ایمرجنسی وارڈ	36
گردہ وارڈ	11
کل تعداد	400

گورنمنٹ سردار بیگم ہسپتال کی تفصیل

گائنی وارڈ	24بیڈز
یورالوجی وارڈ	15بیڈز
سرجری وارڈ	20بیڈز
بچہ وارڈ	50بیڈز
بچہ سرجری وارڈ	15بیڈز

اور گیارہ بیڈز پر مشتمل ایمرجنسی وارڈ موجود ہے جہاں پر مریضوں کو فسٹ ایڈ و علاج معالجہ کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔

(ج) گورنمنٹ علامہ اقبال میموریل میں تمام مشینوں کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میں انجیو گرافی مشین کو چالو کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1327: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میں مارچ 2014 میں انجیو گرافی مشین کا افتتاح ہوا تھا مگر ابھی تک سرجیکل بیک اپ کی سہولت فراہم نہ کی گئی ہے جس کی وجہ سے مریضوں کی انجیو گرافی نہ کی جارہی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک سرجیکل بیک اپ کی سہولت فراہم کردے گی، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) مارچ 2014 میں انجیو گرافی مشین کا ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میں افتتاح کیا گیا۔ یہ مشین ڈاکٹر اطہر انصاری کارڈیالوجسٹ USA نے ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ کو بطور عطیہ دی تھی۔ یہ مشین پرانی اور فلپس کمپنی کی بنی ہوئی تھی جب اسے فلپس کمپنی پاکستان سے چیک کروایا گیا تو پتا چلا کہ یہ مشین خراب ہے اور ناقابل مرمت ہے۔ انجیو گرافی مشین کو چلانے کے لئے سرجیکل بیک اپ انتہائی ضروری ہے لیکن یہ فسلیٹی ہسپتال میں تاحال موجود نہیں ہے۔

(ب) ایک این جی او سٹیزن ہیلتھ کیمونٹی بورڈ ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ نے رینٹ پر انجیو گرافی مشین مہیا کی جس پر چند مریضوں کی انجیو گرافی کی گئی۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گوجرانوالہ مشین کے رینٹ کے لئے بجٹ مہیا نہ کر سکی۔ مزید برآں مئی 2014 میں ہیلتھ کیئر کمیشن پنجاب کی ٹیم نے ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ کا دورہ کیا اور انجیو گرافی مشین کو مزید کام کرنے سے اس بناء پر روک دیا کہ ہسپتال میں کارڈیک سرجری کی بیک اپ کی سہولت موجود نہ ہے اور یوں یہ مشین واپس چلی گئی۔

یہ صحیح ہے کہ ہسپتال میں سرجیکل بیک اپ کی سہولت موجود نہیں ہے۔ ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ کی revamping مالی سال 18-2017 میں ہو رہی ہے جس میں ایک عدد نئی انجیو گرافی مشین مع سرجیکل بیک اپ ہسپتال میں لگانے کی سکیم بن رہی ہے اور 18-2017 میں یہ سکیم حتمی شکل اختیار کر لے گی۔

فیصل آباد: انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی سے متعلقہ تفصیلات

1339: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کب قائم ہوا؟

(ب) اس میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ج) اس میں اس وقت خالی اسامیوں کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(د) اگر اس ہسپتال میں یکم جنوری 2012 سے آج تک کتنا سٹاف بھرتی کیا گیا ہے تو بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) کیا اس ہسپتال میں حکومت تمام خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی فیصل آباد کی OPD کا افتتاح 13۔ نومبر 2007 کو ہوا۔

(ب) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی فیصل آباد میں منظور شدہ اسامیاں 1324 ہیں جن کی گریڈ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کل 412 اسامیاں خالی ہیں (گزیٹڈ 224 نان گزیٹڈ 188)

(د) ادارہ ہذا میں یکم جنوری 2012 کے بعد کل 258 ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف بھرتی کیا گیا ہے جس کی عہدہ اور گریڈ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) گریڈ 1 تا 20 کی خالی اسامیوں پر بھرتی کے لئے اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا اور امیدواروں سے درخواستیں وصول کی جا رہی ہیں۔ امید ہے کہ جلد ہی مذکورہ خالی اسامیاں قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے پُر کر دی جائیں گی۔

چلڈرن ہسپتال لاہور میں سپیشل Needs ایجوکیشنسٹ اسسٹنٹ کو مستقل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1452: قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور میں کتنی Special Needs Educationist Assistants کام کر رہے ہیں سکیل وار تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان کو 2008 میں کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے 2009 میں محکمہ صحت میں بہت سے کیڈر کے ملازمین کو ریگولر کیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے Special Needs Educationist Assistants کو ابھی تک ریگولر نہیں کیا اور ان کو yearly basis کنٹریکٹ جارہا ہے؟

(ہ) کیا حکومت Special Needs Educationist Assistants کو بھی ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور میں Special Needs Educationist Assistant گریڈ 16 میں کام کر رہے ہیں۔

(ب) جی ہاں!

(ج) جی ہاں!

(د) محکمہ صحت میں کنٹریکٹ ملازمین کی ریگولرائزیشن کا کیس پروسیس میں ہے۔ امید ہے کہ جلد پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔ تاہم Special Needs Educationist Assistant کو 2014 میں تین سال کا کنٹریکٹ دیا گیا ہے۔

(ہ) جی ہاں! حکومت Special Needs Educationist Assistant کو بہت جلد ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تاحال محکمہ صحت میں کنٹریکٹ ملازمین کی ریگولرائزیشن کا کیس پروسیس میں ہے۔

صوبائی وزیر خزانہ کی طرف سے اعلان کردہ اعزازیہ کی ادائیگی

1719: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 17-2016 کے بجٹ سیشن کے اختتام پر تمام اسمبلی سٹاف و ڈسپنسری کے ڈاکٹر و سٹاف کے لئے دو ماہ کی تنخواہ کے برابر اعزازیہ اسمبلی نے منظور کیا جس کا اعلان موجودہ صوبائی وزیر خزانہ نے کیا؟

(ب) پنجاب اسمبلی ڈسپنسری کے سٹاف کو تاحال اس کی ادائیگی کیوں نہیں کی گئی، یہ ادائیگی کب تک ہو جائے گی نیز اس تاخیر کا کون ذمہ دار ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) مالی سال 17-2016 کے اعزازیہ کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے ابھی تک کوئی مراسلہ موصول نہیں ہوا ہے اگر گورنمنٹ کی طرف سے اعزازیہ ہیڈ میں بجٹ موصول ہوا تو اس کی ادائیگی اسمبلی ڈسپنسری میں موجود سٹاف کو بھی کی جائے گی۔

(ب) پنجاب اسمبلی ڈسپنسری سٹاف کو اس کی ادائیگی اس لئے نہیں کی گئی کیونکہ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی مراسلہ اور بجٹ موصول نہیں ہوا۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، اب ہم رپورٹیں لیتے ہیں۔ مخدوم سید محمد مسعود عالم مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، مخدوم سید محمد مسعود عالم!

مسودہ قانون (ترمیم) پریزنز 2016، نشان زدہ سوالات نمبر 8025 اور 8058 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

مخدوم سید محمد مسعود عالم: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. The Prisons (Amendment) Bill 2016.(Bill No.30 of 2016) moved by Miss Hina Pervez Butt, MPA (W-353)
2. Starred Question No.8058 asked by Mr Muhammad Arif Abbasi, MPA (PP-13)
3. Starred Question No.8025 asked by Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA (PP-58)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. The Prisons (Amendment) Bill 2016.(Bill No.30 of 2016) moved by Miss Hina Pervez Butt, MPA (W-353)
2. Starred Question No.8058 asked by Mr Muhammad Arif Abbasi, MPA (PP-13)
3. Starred Question No.8025 asked by Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA (PP-58)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. The Prisons (Amendment) Bill 2016.(Bill No.30 of 2016) moved by Miss Hina Pervez Butt, MPA (W-353)
2. Starred Question No.8058 asked by Mr Muhammad Arif Abbasi, MPA (PP-13)
3. Starred Question No.8025 asked by Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA (PP-58)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب مخدوم سید محمد مسعود عالم مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔ جی، مخدوم سید محمد مسعود عالم!

نشان زدہ سوال نمبر 8402 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

مخدوم سید محمد مسعود عالم: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

Starred Question No.8402 asked by Mrs Saadia Sohail Rana, MPA (W-355)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

رپورٹ
(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، اب ڈاکٹر مراد راس مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، ڈاکٹر مراد راس!

نشان زدہ سوال نمبر 8383 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No. 8383 asked by Mr Asif Mehmood, MPA (PP-9)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No. 8383 asked by Mr Asif Mehmood, MPA (PP-9)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No. 8383 asked by Mr Asif Mehmood, MPA (PP-9)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: اب ڈاکٹر مراد راس مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔ جی، ڈاکٹر مراد راس! اسے پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 8445 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

Starred Question No. 8445 asked by Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA (PP-58)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب محترمہ سعدیہ سہیل رانا، ایم پی اے مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔ جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

نشان زدہ سوال نمبر 8334 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ممبر کمیٹی رپورٹ پیش کرنا چاہتی ہوں
Starred Question No. 8334 asked by AL Haj Muhammad Ilyas Chinioti, MPA (PP-73)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، توجہ دلاؤ نوٹس کو وزیر قانون کے آنے تک کے لئے pending کرتے ہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ اب آپ کو بیٹھنا پڑے گا۔ جی، میاں صاحب!

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پے درپے پاکستانی قوم کو صدمات کا سامنا ہے کل ریاض (سعودی عرب) میں جو کچھ ہوا اور جس طرح سے پاکستان کا وقار مجروح ہوا میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پر ٹرمپ نے جو تقریر کی اُس میں بھارت میں دہشت گردی کا ذکر کیا گیا ہے کا نام تک لینا گوارا نہیں کیا کہ وہ سب سے زیادہ دہشت گردی کا شکار ملک ہے جس کی اتنی لمبی چوڑی قربانیاں ہیں۔ بھارت دہشت گردی میں ملوث ہے کشمیر میں وہ بڑا دہشت گرد ہے پوری دنیا جانتی ہے ہمارے ملک کو وہ unstable کر رہا ہے، بلوچستان میں وہ دہشت گردی کر رہا ہے، کراچی میں وہ دہشت گردی کر رہا ہے، گوادر میں وہ دہشت گردی کر رہا ہے اُس کا نام تک نہیں لیا گیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ کاش پرائم منسٹر وہاں پر نہ جاتے کہ جو کل وہاں پر اجتماع ہوا ہے وہ بالکل واضح طور پر ایک کیمپ بن گیا ہے کہ ایران کو isolate کیا جائے۔ یہ ہے ہماری نیشنل پالیسی؟ پوری قوم کا مطالبہ اور جذبات ہیں کہ ہمیں کسی خاص کیمپ کا حصہ نہیں بننا، ہمیں مصالحت کنندہ کا کردار ادا کرنا چاہئے۔ پاکستان ایک Atomic power، ایک leading ملک ہے تو اس کو کسی ایک کیمپ میں جا کر وہاں نہیں بیٹھنا چاہئے تھا اور وہاں جو باتیں ہوئی ہیں وہ بھی ٹھیک نہیں ہوئیں۔ پہلے بھی پارلیمنٹ

نے اس پر ایک فیصلہ دیا تھا ہمیں غیر جانبدار رہتے ہوئے اگر ایران اور سعودیہ یا دیگر ممالک کی آپس میں لڑائی ہے تو اُس میں ہمیں مصالحت کنندہ کا کردار ادا کرنا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ سمجھتا ہوں کہ میاں محمد نواز شریف کی وہاں پر کوشش کے باوجود ٹرمپ سے ملاقات بھی نہیں ہوئی اور اُنہیں بات بھی نہیں کرنے دی گئی اگر اس طرح کا معاملہ تھا تو ہمیں وہاں ضرور جانا تھا؟ وہاں ہماری قومی سطح پر سبکی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں کسی کیمپ کا حصہ نہیں بننا چاہئے ایران بھی ہمارا برادر ملک ہے کل ٹرمپ نے جو وہاں پر میلہ لوٹا ہے وہ ایران کو isolate کرنے کے لئے مسلمانوں کو لڑانے کی ایک سازش ہے۔ ہمیں اس سازش سے باخبر رہنا چاہئے کہ وہ مسلمانوں کو آپس میں لڑا رہے ہیں اور خود امریکہ دادا گیر بنا ہوا ہے۔ ٹرمپ کی جو الیکشن سے پہلے کی تقاریر ہیں وہ اُٹھا کر دیکھ لیں آج اُسے مسلمانوں کا درد آگیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی foreign policy گورنمنٹ کا ٹوٹل failure ہے اور پاکستانی قوم کو ہزیمت کا سامنا ہے۔ پہلے کلبھوشن والے مسئلے اور اب ریاض میں جو کچھ کل ہوا ہے پوری پاکستانی قوم کے سر شرم سے جھکے ہوئے ہیں ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گو نواز گو، گو نواز گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: آپ ایسے کیا کرتے ہیں؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"گو نواز گو" کی نعرے بازی)

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! جس کانفرنس کا اپوزیشن کے ممبران ذکر کر رہے ہیں وہ کوئی ایشیائی کانفرنس نہیں تھی بلکہ وہ امریکہ عرب اسلامی کانفرنس تھی جس میں 55 ممالک اکٹھے ہوئے تھے۔ میری گزارش ہے کہ ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ۔۔۔ (شور و غل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"گو نواز گو" کی مسلسل نعرے بازی)

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم پورا نہ ہے لہٰذا بیس منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر بیس منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ کے بعد شام 6 بج کر 10 منٹ پر
جناب سپیکر دوبارہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے، کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز منگل 23۔ مئی 2017 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

منگل، 23۔ مئی 2017

(یوم الثلاثہ، 26۔ شعبان المعظم 1438ھ)

سولھویں اسمبلی: انتیسواں اجلاس

جلد 29: شمارہ 3

157

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 23- مئی 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری اور آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 25- اپریل 2017 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1- محترمہ شُنیلا رُوت: اس ایوان کی رائے ہے کہ عطائی معالج لوگوں میں موت بانٹنے میں مصروف ہیں اور ان کی وجہ سے کئی افراد معذور ہو چکے ہیں یا موت کے منہ میں چلے گئے ہیں لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر میں عطائی معالجوں کے خلاف ٹھوس اقدامات کئے جائیں اور ان کے غیر قانونی کلینک بند کئے جائیں، نیز انہیں گرفتار کر کے سخت سزا دی جائے۔

2- محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں مختلف ڈویلپرز مکان اور پلازے بنانے کے سلسلے میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر اشتہارات دے کر عوام سے لاکھوں روپے لے کر بکنگ کرتے ہیں پھر ماہانہ قسطیں بھی وصول کرتے رہتے ہیں لیکن دس دس سال گزر جانے کے باوجود نہ تو وہ پلازے اور مکانات مکمل ہوتے ہیں اور نہ ہی متعلقہ لوگوں کے handover کئے جاتے ہیں۔ اس طرح وہ غریب لوگ جو اپنی جمع پونجی ان کے ہاتھوں لٹا بیٹھتے ہیں دھکے کھاتے پھرتے ہیں لہٰذا یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ اس فراڈ کو روکنے کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے تاکہ آئندہ سادہ لوح عوام لٹنے سے بچ سکیں۔

158

(موجودہ قرار دادیں)

1۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر: اس ایوان کی رائے ہے کہ تاجر برادری کی طرح زرعی آمدن پر انکم ٹیکس کی حد -/80,000 روپے سے بڑھا کر 4 لاکھ روپے کی جائے نیز 12½ ایکڑ تک زرعی انکم ٹیکس میں مکمل چھوٹ دی جائے۔

2۔ جناب محمد سبطین خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ مزدور کی یومیہ اجرت کم از کم ایک ہزار روپے اور ماہانہ 25 ہزار روپے کی جائے۔ نیز مزدوروں کو لیبر لاز کے تحت تمام مراعات دی جائیں اور پنشن، میرج گرانٹ، ڈیتھ گرانٹ دو گنا کی جائیں۔

3۔ ملک تیمور مسعود: یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تمام پرائیویٹ سکول مالکان کو گرمی کی چھٹیوں میں ایڈوانس فیس وصول کرنے سے روکا جائے۔

4۔ جناب احمد خان بھچر: یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر میں غیر معیاری طریقے سے برف تیار کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

5۔ محترمہ نگہت شیخ: اس ایوان کی رائے ہے کہ بہاولپور میں سرکلر روڈ پر واقع ادویات کی مارکیٹ اور وکٹوریہ ہسپتال کے درمیان overhead bridge بنایا جائے تاکہ مریضوں کے لواحقین کو ادویات کی فراہمی میں سہولت میسر آسکے اور آئے روز ہونے والے حادثات میں قیمتی جانوں کے ضیاع پر قابو پایا جاسکے۔

159

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا انتیسواں اجلاس

منگل، 23۔ مئی 2017

(یوم الثلاثہ، 26۔ شعبان المعظم 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 25 منٹ پر زیر صدارت **جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔**

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ
سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١٩﴾
وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ ۖ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ
فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ﴿٢٠﴾ وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً
مِنْ بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُمْ مَكْرٌ فِي آيَاتِنَا ۚ قُلِ اللَّهُ أَسْرَعُ
مَكْرًا ۚ إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ﴿٢١﴾

سورۃ یُونس آیات 19 تا 21

اور (سب) لوگ (پہلے) ایک ہی اُمت (یعنی ایک ہی ملت پر) تھے۔ پھر جدا جدا ہو گئے اور اگر ایک بات جو تمہارے پروردگار کی طرف سے پہلے ہو چکی ہے نہ ہوتی تو جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں ان میں فیصلہ کر دیا جاتا(19) اور کہتے ہیں کہ اس پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی۔ کہہ دو کہ غیب (کا علم) تو اللہ ہی کو ہے سو تم انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں (20) اور جب ہم لوگوں کو تکلیف پہنچنے کے بعد (اپنی) رحمت (سے آسائش) کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ ہماری آیتوں میں حیلے کرنے لگتے ہیں۔ کہہ دو کہ اللہ بہت جلد حیلہ کرنے والا ہے۔ اور جو حیلے تم کرتے ہو ہمارے فرشتے ان کو لکھتے جاتے ہیں (21)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ہوں خاک مگر عالم انوار سے نسبت ہے
میں کچھ بھی نہیں لیکن سرکار سے نسبت ہے
میں خاک کا پتلا ہوں وہ عرش کے راہی ہیں
اس پار کا باسی ہوں اُس پار سے نسبت ہے
دنیا کی شہنشاہی رکھتا ہوں میں ٹھوکر پر
کونین کے اُس مالک و مختار سے نسبت ہے
سر جھک نہیں سکتے کبھی محشر میں ہمارے
سر اس لئے اونچے ہیں سردار سے نسبت ہے

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری اور آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری اور آبپاشی سے متعلق سوال پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 6669 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پیڈا نظام سے متعلقہ تفصیلات

*6669: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پیڈا کا نظام کس مقصد کے لئے کس بین الاقوامی مالیاتی ادارے کے تعاون سے بنایا گیا ہے نیز اس نظام کی تکمیل کب تک ہو جانی تھی؟

(ب) کہاں کہاں یہ نظام اب تک نہ بن سکا ہے اور اس نظام کے بعد کیا بہتری آئی ہے، مقاصد کو سامنے رکھ کر اعداد و شمار کے ساتھ جواب دیا جائے؟

(ج) پانی کا کھالہ یا موگہ ٹوٹنے پر اس موگہ اور کھالے سے پانی لگانے والے تمام کاشتکاروں پر مقدمہ ہو جاتا ہے اور تاوان لگا دیا جاتا ہے، یہ بے انصافی ہے کہ جرم کرنے والا اور بے گناہ دونوں مساوی طور پر سزا بھگتیں، کیا محکمہ اس قانون کو بدلنے کے لئے تیار ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) حکومت پنجاب نے ایک صدی سے بھی زیادہ پرانے نہری نظام کو مزید بہتر، شفاف، کم لاگت سے تعمیر و مرمت اور پانی کی تقسیم کے باہمی مسائل کو اپنے طور پر حل کے لئے پیڈا کا نظام بنایا، جس میں کسانوں کی فیصلہ سازی میں شمولیت کو لازمی قرار دیا گیا۔ پنجاب اریگیشن اینڈ ڈرینج اتھارٹی ایکٹ 1997 کو پنجاب اسمبلی نے 27- جون 1997 کو پاس کیا جس کی توثیق جناب گورنر پنجاب نے فرمائی اور نوٹیفکیشن 2- جولائی 1997 کو جاری ہوا۔ پیڈا کے اہم مقاصد میں نہری انتظام و انصرام میں کسانوں کی شمولیت کے ساتھ ساتھ نہری پانی کی منصفانہ تقسیم، نہروں کی مرمت و دیکھ بھال، آبیانہ کی وصولی، پانی چوری کا خاتمہ اور تنازعات کا حل شامل ہیں۔ پیڈا کا نظام نیشنل ڈرینج پروگرام (NDP) کے تحت بین الاقوامی مالیاتی اداروں (عالمی بنک، جاپان بنک فار انٹرنیشنل کوآپریشن اور ایشیائی ترقیاتی بنک) کے تعاون سے بنایا گیا ہے۔ پیڈا ایکٹ 1997 موجودہ محکمہ آبپاشی میں بنیادی اصلاحات کا غماز ہے۔ پیڈا ایکٹ کے مطابق محکمہ انہار پنجاب کلی طور پر پیڈا میں ضم ہوگا جو خود مختار ادارہ کے طور پر اپنے امور سر انجام دے گا۔ اب تک صوبہ پنجاب میں 17 میں سے پانچ ایریا واٹر بورڈز بنائے جا چکے ہیں۔ مزید ایریا واٹر بورڈز کی تشکیل فنڈز سے مشروط ہے۔ کسی بھی سرکل میں پیڈا کا نظام نافذ کرنے سے پہلے اُس علاقہ کی تمام نہروں کی مکمل اصلاح / بحالی ضروری ہے جس کے لئے فنڈز درکار ہیں۔ جوں جوں فنڈز دستیاب ہوں گے نہروں کی بحالی کے ساتھ ساتھ ایریا واٹر بورڈز بھی بنائے جائیں گے۔

(ب) محکمہ انہار پنجاب کے زیر انتظام 17 ایریا واٹر بورڈز قائم کئے جائیں گے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جدول کے مطابق سیریل نمبر 6 سے 17 تک ایریا واٹر بورڈز نہ بن سکے ہیں۔ اب تک پیڈا کے زیر انتظام 401 نہروں پر کسان تنظیمیں بن چکی ہیں پیڈا کی کارکردگی کہیں بہتر ہے اور کہیں اس میں بہتری کی گنجائش موجود ہے۔ پیڈا کے مقاصد سے متعلقہ اعداد و شمار معلوم کرنے کے لئے details study کی جا رہی ہے۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب اس سوال کے جز (ج) کا جواب پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! معزز ممبر آپ سے جز(ج) کا جواب پڑھوانا چاہتے ہیں آرام آرام سے پڑھ دیں۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! جز(ج) ہے کہ:

> موگہ توڑنے کے جرم پر کاشتکاران کے خلاف کارروائی کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ کی دفعہ 33 کے تحت عمل میں لائی جاتی ہے۔ تاوان عائد کرنے سے قبل مکمل طور پر انکوائری کی جاتی ہے اور وقوعہ کی رپورٹ مع فرد قاصران پولیس کو فراہم کی جاتی ہے جس کے بعد محکمہ پولیس انکوائری / تحقیق کر کے قاصران کے خلاف چالان مکمل کر کے عدالت میں بھیجتا ہے۔ البتہ محکمہ ابتدائی فرد قاصران میں دو یا تین قصورواران کی نشاندہی بھی کرتا ہے۔ اگر پولیس کی طرف سے چالان مکمل نہ ہو یا عدم شناخت ہو تب ان کاشتکاران جنہوں نے زائد پانی استعمال کیا ہو کے خلاف تاوان مرتب کیا جاتا ہے۔ کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ کی دفعہ 33 میں کسی ترمیم کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! جب یہ ایف آئی آر درج ہوتی ہے اُن تمام لوگوں کے اوپر جو اُس موگے کے اوپر ہیں کوئی تحقیقات نہیں کی جاتیں۔ 300، 300 بندوں کے اوپر ایف آئی آر دے دی جاتی ہے جبکہ وہ لوگ بے گناہ ہوتے ہیں اور اُس کے بعد پھر پولیس کے آگے انہیں بھگتنا پڑتا ہے۔ آپ سب لوگ جانتے ہیں پولیس کے آگے بھگتنا کتنا مشکل ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! اس سوال میں پوچھا گیا ہے کہ کیا اس قانون میں ترمیم کا حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے؟ اُس کا انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا کہ کوئی ترمیم کرنا چاہتے ہیں یا نہیں کرنا چاہتے ہیں ایسے ہی بے گناہ لوگوں کو کس جرم کی سزا دی جاتی ہے 300، 300 بندوں کے خلاف ایف آئی آر ہیں ابھی میرے حلقے کے ایک تھانے میں جا کر دیکھیں دس دس ایف آئی آرز 300، 300 بندوں پر کاٹی ہوئی ہیں جب کہ اُن لوگوں کا قصور ہی نہیں ہوتا کوئی ایک بندہ موگہ توڑنے والا ہوتا ہے اور 300، 300 بندوں پر ایف آئی آر دے دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب منسٹر صاحب سے پوچھتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب! یہ genuine سی بات ہے آرام سے اُن کی بات کو سنیں بھی اور اپنے محکمے کو ہدایت فرمائیں۔ کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ کی دفعہ 33 تو آپ کی ہے لیکن جو بات وہ کہہ رہے ہیں اُس میں کافی صداقت نظر آتی ہے یہ مجھے بھی پتا ہے اب اُن کی بات کا ازالہ آپ نے کرنا ہے کہ جو بندہ اس میں شامل نہیں ہے تمام کو کہہ دینا کہ تمام کے تمام اس میں مجرم ہیں یہ میرے خیال میں ٹھیک بات نہیں ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! بالکل معزز ممبر میرے ساتھ بیٹھیں جو ان کا specific issue ہے اُس کو میں سن بھی لیتا ہوں اور اُس پر۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ سب کا معاملہ ہے یہ صرف ایک معزز ممبر کا معاملہ نہیں ہے یہ اس ایوان کی پراپرٹی ہے اس ایوان میں جو آپ جواب دے رہے ہیں یہ بالکل ایسا ہونا چاہئے جس میں بالکل کسی قسم کی کوئی لغزش نہ آئے۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! ٹھیک ہے اس کو revise کر لیتے اس پر دوبارہ غور کر لیتے ہیں تاکہ جہاں پر ایسی کوئی مثال بن رہی ہے اس کو روکا جائے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اس سوال کو اب pending کیا جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب اب اس پر بات ہو گئی ہے اب آپ بس کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ میرا سوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا ہی سوال ہے میں نے کب کہا کہ نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے اس پر ضمنی سوال کرنے دیں۔

جناب سپیکر: آپ مجھے اس سوال کو pending نہیں کرنے دیتے میں چاہتا ہوں کہ اس سوال کو pending کر دوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس پر بہت اہم سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ آپ کر لیں لیکن پھر اس کا جواب بعد میں ہی آئے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس کے حوالے سے ایک دو بہت ضروری باتیں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ مہربانی کریں۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی۔ یہ جو پیڈا کا نظام ہے یہ پہلے بھی اس ایوان کے اندر اسی اسمبلی میں 2013 کے اندر زیر بحث آیا تھا specific time کے لئے اس کا پراجیکٹ بنایا گیا تھا میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں یہ جو پیڈا کا نظام انہوں نے بنایا ہے 1997 کے اندر ایکٹ منظور ہوا اس کو کب تک مکمل ہو جانا چاہئے تھا؟ منسٹر صاحب! یہ بتا دیں۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! جو پیڈا کا نظام 1997 میں آیا اُس پر 17 واٹر بورڈز ہیں جن میں سے پانچ پیڈا کے پاس چلے گئے ہیں اور باقی رہ گئے ہیں اب اس کی availability ساری international funding پر ہے جس میں JICA ہے، ورلڈ بنک، ایشین ڈویلپمنٹ بنک ہے۔ اُس کی availability پر تھا جتنے فنڈز آئے اُس کے مطابق ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ پیڈا وہیں رائج ہوتا ہے جہاں پر rehabilitation ہو۔ جن انہار کی rehabilitation ہو چکی ہے اُس کے مطابق تو further اس پر جب تک فنڈز کی availability نہیں ہوتی کوئی آپ کو clear deadline نہیں دے سکتے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کے فنڈز کے لئے آپ نے کوئی تحرک کیا ہے؟ اب آپ کا وہ کیس کس stage پر ہے جہاں سے آپ کو funding ہو گی؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! اس پر detail study بھی ہو رہی ہے ہمارے محکمے کی طرف سے بھی اور باقی جو international donors ہیں اُن کے ساتھ بھی meetings ہوئی ہیں کیونکہ ابھی تک اس کے اغراض و مقاصد آپ کے سامنے ہیں کہ کئی جگہوں پر پیڈا جب سے شامل ہوا ہے بہت زیادہ شکایات نظر آتی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ پھر اس کی تفصیل لے لیں اُس وقت تک کے لئے اس سوال کو pending کر دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے اجازت دیں میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ابھی منسٹر صاحب بھی فرما رہے ہیں کہ جہاں جہاں پانچ ایریا بورڈ میں پیڈا کا ایکٹ لگا ہے چونکہ میں بھی خود اس ایریا کا ہوں وہ اریگیشن کا علاقہ ہے میں براہ راست جانتا ہوں کہ اس سے مسائل پیدا ہوئے ہیں۔ یہ پیڈا ایکٹ 1997 میں آیا اور اب 2017 ہے۔ یہ 17 ایریا بورڈ میں سے صرف پانچ میں ہی بن سکا ہے جس کے نتیجے کے اندر وہاں بھی شکایات پیدا ہو گئی ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات تاوان والی ہے یہ بھی اسمبلی کے اندر آئی تھی اور سابقہ منسٹر صاحب نے کہا تھا ہم اس کو review کریں گے۔ میں کوئی point scoring کے لئے بات نہیں کر رہا ہوں بلکہ بہت ہی درد سے بات کر رہا ہوں کیونکہ اس سے ہمارا پورا پنجاب متاثر ہے۔ اگر آپ اس کو pending فرمانے کی بجائے اریگیشن کمیٹی کے سپرد فرما دیں گے تو کمیٹی اس کو اچھی طرح سے thrash out کر سکے گی۔ خدا کے لئے اس کو کمیٹی کے سپرد فرما دیں کیونکہ کسانوں کو تاوان اور پیڈا کے حوالے سے بہت پریشانی ہے۔ وہاں میٹنگ میں منسٹر صاحب بھی تشریف فرما ہوں گے وہ اس کا کوئی راستہ نکالنے کی طرف جائیں گے ورنہ یہ لٹکتا رہے گا۔ چونکہ یہاں مخصوص ٹائم میں اس کی پوری خرابیوں پر بات کرنا ذرا مشکل ہو جاتا ہے اس لئے میری یہ التماس ہے کہ آپ خصوصی مہربانی فرمائیں۔ میں اللہ کے نام پر آپ سے کہہ رہا ہوں کیونکہ یہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! جو آپ نے کہہ دیا ہے اس کے مطابق اس پر عمل ہوگا۔ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ دو ماہ تک اسمبلی میں پیش کی جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 8448 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 6506 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال پی ایم یو کے تحت پی پی۔222 کی نہروں کی پختگی اور دیگر تفصیلات

*8506: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ انہار کے PMU کے تحت نہروں کی side protection/ metal،lining کی گئی ہے اگر ہاں تو یہ منصوبہ کب شروع ہوا اور کیا اس منصوبہ کے تحت تمام کام مکمل کر لیا گیا؟

(ب) پی پی۔222 ساہیوال میں مندرجہ بالا منصوبہ پر کل کتنی لاگت آئی ہے اور اس کا ٹھیکہ کس کس فرم یا فرد کو دیا گیا ہے یہ کام کب مکمل ہوا؟

(ج) PMU کے تحت گوگیرہ ڈسٹری بیوٹری، Bhawani، 5-R,6-R,9-L,G-D پر کام مکمل ہونے کے باوجود پل bridges وہی سو سال پرانی حالت میں ہیں جبکہ نہروں کو پختہ کر دیا گیا ہے جس سے لیول غیر متوازن ہونے کی بدولت نہروں کا پانی اوورفلو ہوتا رہتا ہے اور گردونواح کے کسانوں کی فصلیں پانی سے ڈوب رہی ہیں؟

(د) کیا حکومت گوگیرہ ڈسٹری بیوٹری، Bhawani 5-R،9/1-L،G-D ودیگر نہروں پر پل (bridges) بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں، کتنے پل منظور شدہ ہیں، اور جن پلوں کی منظوری نہیں دی گئی خستہ حال ہیں کیا ان کو بھی مکمل کر دیا جائے گا؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے لوئر باری دوآب کینال امپروومنٹ پراجیکٹ کے تحت 50 کیوسک سے کم ڈسچارج والی نہروں میں کنکریٹ لائننگ اور باقی حصوں میں ضرورت کے مطابق side protection کی گئی ہے۔ یہ منصوبہ اگست 2007 میں ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے تعاون سے شروع کیا گیا اور اب 30۔ جون 2017 کو مکمل ہو گا۔ اس منصوبہ کے تحت تقریباً 94 فیصد کام مکمل کر لیا گیا ہے۔

(ب) یہ منصوبہ ایل بی ڈی سی کی تمام نہروں اور راجباہوں کی بحالی اور امپروومنٹ پر مشتمل ہے اور پی پی۔222 ساہیوال میں تمام چھوٹی نہریں اور راجباہ جن کے ڈسچارج 50 کیوسک سے کم ہیں ان کو لائنڈ کیا گیا ہے یا ان کی پختگی کی گئی ہے اور اس سے بڑی نہروں پر بھی جہاں سے ڈسچارج 50 کیوسک ہوتا ہے۔ وہاں سے ٹیل تک کے تمام حصہ کو پختہ کیا گیا اور تمام موگہ جات نئے بنائے گئے ہیں جس میں صوبائی اسمبلی پنجاب کے مختلف حلقہ جات آتے ہیں اور اکثر جگہوں پر ایک ہی نہر مختلف حلقوں میں سے گزرتی ہے لہٰذا حلقہ وار اخراجات کا تعین کرنا

مشکل ہے مزید عرض ہے کہ پی پی۔222 ساہیوال کینال ڈویژن میں آتی ہے اور ساہیوال کینال ڈویژن کے لئے ایک انٹرنیشنل کنٹریکٹ جاری کیا گیا۔ جس کی کل لاگت 5507 ملین روپے ہے اور ٹھیکہ لینے والی فرم کا نام NEIE-LAC (چائنا اور پاکستانی فرموں کا اشتراک) ہے۔ اس کام کا 90 فیصد سے زائد حصہ مکمل ہو چکا ہے اور باقی کام 30۔ جون 2017 تک مکمل ہو جائے گا۔

(ج) Bhawani 5-R کے آخری حصہ جہاں پر ڈسچارج 50 کیوسک سے کم ہے اسے پختہ کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ جہاں پر اس کے کنارے اونچے ہیں اُن کو بھی مضبوط کیا گیا ہے۔ اس طرح اُس کی 49.5 برجیوں کو پختہ کیا گیا ہے۔ R-6 کی 22.5 بُرجیاں پختہ کی گئی ہیں اور L-9 پر 51.3 بُرجیاں پختہ کرنی ہیں جبکہ 42.5 برجیوں پر پختگی کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ ان تینوں راجباہوں پر جن پلوں کی مرمت درکار تھی وہ بھی کر دی گئی ہے۔ جس میں مزید عرض ہے کہ جہاں پکی سڑک نہر کو کراس کرے وہاں قانونی طور پر سڑک بنانے والا ادارہ ہی پُل کی دیکھ بھال اور مرمت کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ محکمہ نہر کا کام ہے کہ نہر میں پانی کا اخراج اس طرح جاری رکھا جائے کہ زمینداروں کو ان کے حصہ کا پانی بغیر کسی رکاوٹ کے پہنچے لہٰذا پراجیکٹ کے تحت ایسے تمام کام کئے گئے ہیں جس کی وجہ سے نہر سے ہونے والی آبیاری کو بہتر کیا جا سکے۔ معزز ممبر اسمبلی حلقہ پی پی۔222 کے اگر کسی مخصوص نہر کے حصہ کے متعلق خدشات ہیں تو وہ ضرور دور کر دیئے جائیں گے لیکن عملاً اوور فلو کی کوئی شکایت موجود نہ ہے۔ اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ اس پراجیکٹ کے تحت نہری نظام کی درستی ترجیحاً مقصود ہے۔ اس کے باوجود جہاں کسی راجباہ پر کوئی پُل مرمت طلب ہے تو وہاں اُس پُل کی مرمت کی گئی ہے۔ نئے پُل جہاں بنانا انتہائی ضروری تھا صرف وہاں بنائے گئے ہیں۔

(د) اس پراجیکٹ کے تحت نہری نظام کی درستی ترجیحاً مقصود ہے۔ اس کے باوجود جہاں کسی راجباہ پر کوئی پُل مرمت طلب ہے تو وہاں اُس پُل کی مرمت کی گئی ہے۔ نئے پُل جہاں بنانا انتہائی ضروری تھا صرف وہاں بنائے گئے ہیں۔ مزید یہ کہ معزز ممبر پی پی۔222 سے اس سلسلے میں مشورہ اور ہدایات لی جاتی رہی ہیں اور R-6 پر ہائی وے کی تنگ پُلی کو کشادہ کیا گیا ہے۔ L-9 سسٹم پر دو نئے پُل تعمیر کئے جا چکے ہیں۔ ایک پر کام جاری ہے۔ اس طرح L/1-L/9L-2 پر ایک نیا پُل زیر تعمیر ہے۔ مزید یہ کہ L/9-L-2 پر ایک نیا پُل مکمل ہو چکا ہے اور اسی طرح

L-1-9/L پر دو نئے پُل مکمل ہو چکے ہیں۔ یہ تمام پُل پی پی۔222 میں ہی وقوع پذیر ہیں اگر مزید کوئی خستہ پُل باقی ہے اور قابل مرمت ہے تو اس کو بھی مرمت کروایا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ نہروں کی site protection/metal, lining کا منصوبہ کب شروع ہوا اور کیا اس منصوبہ کے تحت تمام کام مکمل کر لیا گیا ہے؟ محکمے نے جواب دیا ہے کہ پچاس کیوسک سے کم ڈسچارج والی نہروں میں کنکریٹ لائننگ اور باقی حصوں میں ضرورت کے مطابق site protection کی گئی ہے۔ یہ منصوبہ اگست 2007 میں ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے تعاون سے شروع کیا گیا اور 30۔ جون 2017 کو مکمل ہو گا۔ اس منصوبہ کے تحت تقریباً 94 فیصد کام مکمل کر لیا گیا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ 2007 سے لے کر اب تک ساہیوال میں کتنا کام کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: آپ کون سی نہر کی بات کر رہے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں LBDC، L 9، گوگیرہ ڈسٹری بیوٹری اور 5-R Bhawani ہے۔ یہ بتا دیں کہ 2007 میں اس پر کام شروع کیا گیا تھا اور اگر 2007 میں نہیں کیا گیا تو کب شروع کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! 2007 سے لے کر جون 2017 تک اس پر کام چل رہا ہے اور جون 2017 میں کام مکمل ہو جائے گا۔ اس پر 94 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور باقی کام defect liabilities میں آئے گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ کام جون میں مکمل ہو جائے گا؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ابھی تو کچھ بھی نہیں ہے۔ میں نے یہ گزارش کی ہے کہ یہ منصوبہ 2007 سے شروع ہے اور میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو میں نے نہریں بتائی ہیں کیا ان پر کام 08-2007 میں شروع ہوا ہے اگر ان سالوں میں نہیں ہوا تو کب شروع ہوا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! یہ جو LBDC کے منصوبے کی بات کر رہے ہیں یہ 08-2007 exact میں شروع ہوا ہے اب ساہیوال میں بھی یہ بقدر چل رہا ہے کیونکہ یہ ایک ہی پراجیکٹ 5507 ملین کا پوری LBDC نہر کے لئے تھا۔ اسے specific نہیں کیا جا سکتا کہ اس میں ساہیوال کا ایریا آتا ہے یا باقی ایریا آتا ہے۔ اس سارے ایریا میں انشاء اللہ جون 2017 تک کام مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ جی، اگلا سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ نے اگر ٹھیک فرمادیا تو پھر ٹھیک ہے۔ میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ پی پی-222 ساہیوال میں مندرجہ بالا منصوبہ پر کل کتنی لاگت آئی ہے، اس کا ٹھیکہ کس کس فرم یا فرد کو دیا گیا ہے اور یہ کام کب مکمل ہوا؟ اس کا جواب آیا کہ یہ منصوبہ 5507 ملین روپے کا ہے۔ مجھے اس کا specific جواب دیا جائے کہ اس حلقے میں یہ کام کتنی لاگت سے ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! جو ان کا سوال ہے میں نے پہلے بھی اسی کا جواب دیا ہے کہ یہ پراجیکٹ 5507 ملین روپے کا ہے اور آپ اس کو حلقے کے لئے mention نہیں کر سکتے کہ اس حلقے میں کتنی لائننگ ہوئی ہے یا کتنی مٹی ڈلی ہے اور اس میں کیا specification تھی۔ یہ overall ایک پراجیکٹ ہے اس پر یہ نہیں کیا جا سکتا کہ پی پی-222 کے لئے ایک علیحدہ estimate بنا کر بتایا جائے کہ اس پر کتنا خرچ ہوا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جو میں نے LBDC,9-L, L/1-L/9-L-2, Bhawani 5-R, G-D اور گو گیرہ ڈسٹری بیوٹری نہروں کا ذکر کیا ہے میں نے یہ specific question اس وجہ سے کیا ہے کہ وہاں پر کوئی پرسان حال ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں بات لمبی نہیں کرنا چاہتا میں آپ سے shortly بات کرتا ہوں کہ وہاں پر نہ کوئی ان کی کوالٹی کو دیکھ رہا ہے، نہ ان کی کوالٹی کو measure کر رہا ہے۔ لائننگ بعد میں ہوتی ہے پہلے ٹوٹ جاتی ہے اور میں نے اس کی تصویریں several times اس پراجیکٹ کے PD کو دکھائیں جس کا یہ impression دے رہے ہیں کہ یہ ٹھیکہ لینے والی فرم کا نام LAC اور NEIE (چائنا اور پاکستانی

فرموں کا اشتراک ہے) ہمیں تو وہاں پر کوئی چائنا فرم نظر نہیں آئی بلکہ وہاں پر ایک لیاقت اینڈ کمپنی ہے جس نے کام آگے submit کئے ہوئے ہیں۔ آپ وہاں جا کر کام کی کوالٹی دیکھ لیں، وہاں پر نہ ہمیں بتایا جاتا ہے کہ کس ڈگری پر موگے لگا رہے ہیں۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ 94 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کو ملا تھا، سیکرٹری صاحب سے ملا تھا اور میں ایک دفعہ نہیں بلکہ several times مل چکا ہوں میں نے کہا کہ میرے حلقے میں آج تک موگے ہی نہیں لگائے گئے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے پانی ٹیل تک پہنچانا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ possible ہی نہیں ہے کیونکہ جو کام کیا ہے وہ immaterial ہے۔

جناب سپیکر: میں کیا کر سکتا ہوں، مجھے بتائیں تاکہ میں ان سے پوچھ سکوں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہاں پر کام نہیں ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں کام نہیں ہو رہا ہے اور کوالٹی بھی نہیں دیکھی جا رہی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہاں پر substandard کام ہو رہا ہے، کوئی دیکھنے والا نہیں ہے اور کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! جس طرح سے ہمارے ممبر صاحب فرما رہے ہیں یہ چائنا اور پاکستانی اشتراک ہے اور NEIE-LAC کے نام سے joint venture ہے۔ جس طرح کہا گیا کہ ایک joint venture بنا ہے اس کی pre-qualification ہوئی ہے، پھر ایک competition میں کام ایوارڈ ہوا ہے۔ وہ joint venture ان دونوں کمپنیز کا ہے۔ جو sublet کی بات کر رہے ہیں تو ڈیپارٹمنٹ نے کسی کو officially اجازت نہیں دی ہوئی ہے کہ وہ sublet کر سکیں کیونکہ face پر وہی کمپنیز آ رہی ہیں۔ جہاں تک انہوں نے کوالٹی کی بات کی ہے تو نیسپاک کو کوالٹی چیک کرنے کے لئے consultancy دی ہوئی ہے اور وہ باقاعدگی سے چیک کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! معزز ممبر کے جو خدشات ہیں انہیں clear کرنے کے لئے یہ بالکل میرے پاس آئیں ویسے یہ پہلے بھی میرے سے رابطے میں رہتے ہیں، میری کئی دفعہ ان سے میٹنگز ہوئی ہیں۔ ہم بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں، کوئی specific کام ہے جس میں یہ سمجھتے ہیں کہ کہیں کوتاہی ہو رہی ہے یا کام کی

کوالٹی ٹھیک نہیں ہے،ابھی یہ کام complete نہیں ہوا یا یہ کام complete یا handover ہو گیا ہو،ابھی تک ٹھیکیدار ہی کام کر رہا ہے اور construction company کام کر رہی ہے تو ذمہ داری اس کی ہے اگر خدانخواستہ کوئی مسئلہ بنتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی،آپ مزید ہدایت کر دیں کہ مٹیریل میں کوئی اس قسم کی بات نہیں ہونی چاہئے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ بہت ہی اہمیت کا حامل سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ جتنے سوال ہیں میرے لئے سب اہمیت کے حامل ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ پنجاب کے زمینداروں،کسانوں اور اُس ریڑھ کی ہڈی کا سوال ہے جسے ہم زراعت کہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی،جہاں کہیں خامی ہے آپ اس کی نشاندہی کریں ناں تو میں پھر پوچھوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ بھی ماشاءاللہ زمیندار ہیں اور ہم سب یہاں زمینداروں کی protection کے لئے بیٹھے ہیں۔منسٹر صاحب نے خود فرمایا ہے کہ ٹھیکیدار ہیں۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House گزارش کر رہا ہوں کہ اگر یہ کام sublet نہ کئے ہوں،یہ کام کر ہی نہیں رہے۔یہ immaterial کام ہو رہا ہے،یہ پتا نہیں ہے کہ کیا کام کہاں پر ہو رہا ہے؟ یہ 30۔جون کو یہ کام مکمل کرنے جا رہے ہیں،آج بھی ساہیوال میں بد قسمتی ہے کہ ہمارے 90 ڈگری پر موگے لگے ہوئے ہیں لیکن فیصل آباد اور جھنگ میں 45 ڈگری پر موگے لگے ہوئے ہیں۔اس کی وہ وجہ بتائیں تو کیا ہم پنجاب میں نہیں آتے؟

جناب سپیکر: پھر پوچھ لیں،اگر آپ نے پوچھا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بالکل وہاں پر کوئی پرسان حال نہیں ہے۔میں آپ کو یہ بھی گزارش کر دوں کہ پہلے سیکرٹری آبپاشی کیپٹن سیف انجم صاحب تھے جس کے پاس سب سے زیادہ visit میں ہی کرتا تھا اس کی وجہ صرف اور صرف یہ تھی کہ کوئی کام بہتر ہو جائے۔منسٹر صاحب بھائی ہیں ہو سکتا ہے کہ ان کو ابھی تین مہینے ہوئے ہوں منسٹر بنے اور ان کو بھی سب زیادہ visit میں نے ہی کیا ہو گا۔PD Irrigation پنجاب کو بھی میں نے visit کیا ہے لیکن کام کوئی نہیں ہوا تو میری یہ گزارش ہے کہ آپ مہربانی کریں یہ بہت ہی اہمیت کا سوال ہے۔ابھی تو یہ sublet ہی نہیں ہوئے اور وہاں پر sublet لینے والا بندہ کوئی نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اب آپ تشریف رکھیں۔ آپ ضمنی سوال پوچھنا کم لیکن تقریر زیادہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

MR SPEAKER: Please have your seat.

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! مجھے ایک چیز کی سمجھ نہیں آئی تھی اور میں چاہ رہی تھی کہ اگر آپ اجازت دیں تو منسٹر صاحب ذرا اس کو explain کر دیں۔ انہوں نے ابھی ایک بیان دیا تھا کہ joint venture سے competition تیز ہوتا ہے۔ joint venture کا جو ہمیں پتا ہے وہ یہ ہے کہ دو کمپنیاں اشتراک سے کام کر رہی ہوتی ہیں یعنی مل جل کر کام کر رہی ہوتی ہیں تو اس میں competition کہاں سے آ گیا؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! شاید انہوں نے پوری بات نہیں سنی۔ میں نے کہا ہے کہ دو کمپنیوں کا اشتراک ہے اور یہ باقاعدہ competition کے through کام ہوا ہے۔ شاید محترمہ میری پوری بات سننا miss کر گئی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے یہ ان کی بات آ گئی۔ اب جو بات وہ کر رہے ہیں جن کا سوال ہے۔ آپ ان کو satisfy کریں ناں۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! جہاں تک یہ کوالٹی کی بات کر رہے ہیں تو میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ وہاں پر consultancy firm نیسپاک ہے، وہاں پر role انجینئر کا ہے جس نے کوالٹی چیک کرنا ہوتی ہے اور approval کرنا ہوتی ہے اس کے بعد اس کی payment کا procedure adopt کرنا ہوتا ہے تو یوں ڈیپارٹمنٹ کے پاس نہیں ہے، اریگیشن کے پاس نہیں ہے، وہ consultancy firm کے پاس ہے، اسی کی ذمہ داری ہے، وہ چیک کر رہی ہے اور یہ ایک تھرڈ پارٹی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اب آپ مہربانی کریں اور مجھے آگے چلنے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ان کے جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ ایسے نہ کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں نے صرف specific پوچھا ہے۔ آپ یہ دیکھ لیں کہ کیا انہوں نے میری کسی بات پر specific جواب دیا ہے؟ میں نے پوچھا ہے کہ پی ایم یو کے تحت گوگیرہ ڈسٹری بیوٹری، G-D،Bhawani) 9-L, 6-R, 5-R) پر کام مکمل ہونے کے باوجود پل وہی سو سال پرانی حالت میں ہیں جبکہ نہروں کو پختہ کر دیا گیا ہے جس سے لیول غیر متوازن ہے اور جز (د) میں پوچھا ہے کہ کیا حکومت گوگیرہ ڈسٹری بیوٹری، (G-D)، (9/1-L، 5-R Bhawani ودیگر نہروں پر پل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں، کتنے پل منظور شدہ ہیں اور جن پلوں کی منظوری نہیں دی گئی خستہ حال ہیں کیا ان کو بھی مکمل کر دیا جائے گا؟

جناب سپیکر! میں نے اس میں specifically گزارش کی ہے اور آپ مہربانی کریں۔ یہ جو چائنا پاک الائنس یا کمپنی ہے یہ 30۔ جون کو چلے جائیں گے اور یہ اپنی payment بھی ساتھ لے جائیں گے۔ یہ جو 94 فیصد کام مکمل کر گئے ہیں یہ کتابوں میں کام مکمل ہے، آپ مہربانی فرمائیں اور میں نے اسی لئے سوال دیا ہے۔ اب آپ یہ سوال کمیٹی کے سپرد کریں۔

جناب سپیکر: جی، آپ پہلے کمیٹی کے پاس ہی چلے جایا کریں اور پھر میرے پاس آیا کریں۔ آپ کی مہربانی۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! انہوں نے جن bridges کی بات کی ہے اس میں total 24 bridges ہیں جن میں 11 bridges complete ہو چکی ہیں اور 13 bridges پر کام جاری ہے۔ اس کے علاوہ 13 پلوں کی مرمت کرنی ہے ان میں سے 7 پلوں کی مرمت ہو چکی ہے اور باقی 6 پلوں کی مرمت جلد ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے، آپ کی مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 8449 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8560 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات R-8 مائنر کی لائننگ سے متعلقہ تفصیلات

*8560: میاں طارق محمود: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ R-8 مائنر/ ڈسٹری بیوٹری ضلع گجرات پر لائننگ کا کام دسمبر 2016 تک مکمل ہونا تھا، کیا یہ کام مکمل ہو گیا ہے؟

(ب) اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی، کتنی رقم محکمہ کو ملی، کتنی رقم ٹھیکیدار کو ادا کر دی گئی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ج) یہ کام کن کن ملازمین کی نگرانی میں مکمل ہوا ہے، کتنے فیصد کام مکمل ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(د) کیا حکومت اس کا بقایا کام جلد از جلد مکمل کروانے کے احکامات جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) یہ درست ہے کہ یہ کام دسمبر 2016 کو مکمل ہونا تھا لیکن فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے کام ابھی تک مکمل نہ ہوا ہے۔

(ب) اس کام کی کل لاگت 27.561 ملین روپے ہے۔ ابھی تک محکمہ کو 10.0 ملین روپے ملے ہیں جن میں سے 8.581 ملین روپے کی ادائیگی ٹھیکیدار کو کر دی گئی ہے بقایا رقم 1.419 ملین روپے محکمہ کے پاس موجود ہیں جبکہ موقع پر کام بھی جاری ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ کو کام مکمل کرنے کے لئے 17.561 ملین روپے درکار ہیں۔

(ج) یہ کام مندرجہ ذیل آفیسرز / اہلکاروں کی نگرانی ہو رہا ہے۔

1. ایکسیئن گجرات ڈویژن گجرات
2. NESPAK کے انجینئرز
3. سب ڈویژنل آفیسر گجرات سب ڈویژن
4. سب انجینئر چکوڑی سیکشن

ابھی تک 40 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور 60 فیصد کام بقایا ہے۔

(د) محکمہ اس کام کو اسی مالی سال 17-2016 میں مکمل کروانا چاہتا ہے۔ کام کو مکمل کرنے کے لئے حکومت نے محکمہ کو مزید فنڈز 17.561 ملین روپے جاری کرنے ہیں اگر حکومت نے مطلوبہ فنڈز 17.561 ملین روپے جاری کئے تو بقایا کام 30.06.2017 تک مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے جز (الف) میں یہ کہا ہے کہ یہ درست ہے کہ یہ کام دسمبر 2016 کو مکمل ہونا تھا لیکن فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے کام ابھی تک مکمل نہ ہوا ہے اور نیچے کہتے ہیں کہ اس کام کی کل لاگت 27.561 ملین روپے ہے۔ ابھی تک محکمہ کو 10.0 ملین روپے ملے ہیں جن میں سے 8.581 ملین روپے کی ادائیگی ٹھیکیدار کو کر دی گئی ہے بقایا رقم 1.419 ملین روپے محکمہ کے پاس موجود ہیں جبکہ موقع پر کام بھی جاری ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ کو کام مکمل کرنے کے لئے 17.561 ملین روپے درکار ہیں۔ انہوں نے یہ کام 2016 میں مکمل کرنا تھا۔ یہ ایک جگہ پر کہتے ہیں کہ فنڈز موجود نہیں تھے اور دوسری جگہ پر کہتے ہیں کہ ہمارے پاس پیسے ہیں تو ان کی کون سی بات درست ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! بالکل یہ کام 2016 میں مکمل ہونا تھا اور یہ جو پیسا آنا تھا یہ PSDP کے تحت آنا تھا جو کہ فیڈرل گورنمنٹ دیتی ہے اور فیڈرل گورنمنٹ نے ابھی تک اس کے لئے 10 ملین روپے دیئے ہیں۔ باقی پیسا فیڈرل گورنمنٹ سے نہیں آیا اور جیسے فیڈرل گورنمنٹ سے یہ پیسا آئے گا تو یہ کام مکمل ہو جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال تو میں نے اور کیا ہے، جواب اور آیا ہے۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ 2016 میں کام مکمل ہونا تھا، پیسے بھی ان کے پاس موجود ہیں، یہ کام کب الاٹ ہوا؟ یہ ایک جگہ پر کہتے ہیں کہ پیسے نہیں ہیں اور دوسری جگہ پر کہتے ہیں کہ ہمارے پاس پیسے موجود ہیں۔ آپ ذرا جز (الف و ب) کو ایک دفعہ دیکھیں۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! میں پڑھ کر اور دیکھ کر جواب دے رہا ہوں۔ یہ PSDP کی فنڈنگ ہے یعنی پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت ہے جو فیڈرل گورنمنٹ کی ہوتی ہے اور فیڈرل گورنمنٹ سے پیسا ٹرانسفر ہو کر پنجاب میں آتا ہے اور وہ پیسا ٹرانسفر ہو کر نہیں آیا۔ وہ 10 ملین روپے ہے اور جو پیسا آیا ہے وہ لگ گیا ہے۔ اب جونہی باقی پیسا آئے گا تو یہ کام مکمل ہو جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ کہہ رہے ہیں کہ 1.419 ملین روپے محکمہ کے پاس موجود ہیں جبکہ کام موقع پر شروع ہے---

جناب سپیکر: آپ کی آواز ان کے پاس پہنچ جاتی ہے۔ آپ ذرا اطمینان سے بات کریں اور ان سے پوچھیں بھی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ اب میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ ایک جگہ پر کہتے ہیں کہ یہ کام دسمبر 2016 کو مکمل ہونا تھا لیکن فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے کام ابھی تک مکمل نہیں ہوا۔ اس کام کی کل لاگت 27.561 ملین روپے ہے اور آگے کہتے ہیں کہ محکمہ کو 10.0 ملین روپے ملے ہیں جن میں سے 8.581 ملین روپے کی ادائیگی ٹھیکیدار کو کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میرے پاس یہ بات ہے کہ یہ جو ٹھیکیدار ہے جس کو کام الاٹ ہوا ہے اس کی performance security، کیونکہ اس نے competition میں کام لیا۔ انہوں نے 20 لاکھ روپے اس سے جمع کروائے اور جب جون 2016 آیا تو اس میں surrender کیا اور انہوں نے پیسے واپس بھیج دیئے موقع پر کام کیا ہے اور نہ ہی اس کو payment کی۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ یہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ ایکسیئن گجرات، نیسپاک کے انجینئر، سب ڈویژنل آفیسر گجرات، سب انجینئر چکوڑی سیکشن، یہ 2016 میں مکمل ہونا تھا اور یہ شروع کب ہوا، یہ راجباہ کیا ہے؟ آپ جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں، راجباہ یہ ہے کہ زمیندار کو جو پانی جا رہا

ہے اس کو بند کر دیا جاتا ہے اور بند کر کے اس کی کھدائی کر کے اس کو نئے سرے سے شروع کر دیا جاتا ہے۔اب وہ دو تین سال زمینداروں کو جو پانی نہیں ملا اس کا کون جوابدہ ہے؟

جناب سپیکر: نقصان ہے، یہ تو ملکی نقصان ہو رہا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ بتائیں اس کا کون جوابدہ ہے، کیا انہوں نے محکمہ کے لوگوں کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! دیکھیں جی، محکمہ کی کارروائی جب بنے گی ضرور ہو گی، 2 کروڑ 75 لاکھ روپے کا یہ کام تھا اور 2 کروڑ 75 لاکھ روپے میں سے ایک کروڑ روپیہ فنڈ آیا ہے جو کہ فیڈرل گورنمنٹ نے دیا ہے۔ایک کروڑ 75 لاکھ روپے فنڈ ابھی آنا ہے تو وہ جو ایک کروڑ روپیہ آ چکا ہے اس میں سے ان کا 40 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے، یہ جو فرما رہے ہیں کہ محکمہ کے پاس بقایا پیسا ہے تو وہ 14 لاکھ روپیہ ہے اور وہ کام ہو رہا ہے تو جیسے ہی مزید پیسے آئیں گے آپ کا کام مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! دوسرا جوان کے خیال میں ہے کہ surrender ہو گیا ہے تو یہ پیسا ایسا ہے کہ کوئی surrender نہیں ہوتا، اگر جون میں ہوتا بھی ہے تو next جو financial year ہوتا ہے say کہ جولائی onward وہ دوبارہ اس سکیم کے تحت اس محکمہ کے پاس پیسا چلا جاتا ہے اور یہ اے ڈی پی کی سکیم سب میں آپ دیکھ لیں لیکن یہ پی ایس ڈی پی کی سکیم ہے، جیسے ہی پیسا آئے گا یہ مکمل ہو جائے گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پھر وہ زمیندار بے چارے کیا کریں؟ اگر 2015 سے، یہ ذرا ان سے پوچھ لیں کہ کام کب شروع ہوا تھا، وہ زمیندار بے چارے جن کو اتنے عرصہ سے پانی نہیں مل رہا ان کا پھر کیا بنے گا؟

جناب سپیکر: جی، اس کو ذرا expedite کروائیں۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! محکمہ اپنے طور پر expedite نہیں کر سکتا، یہ فیڈرل گورنمنٹ سے جو سکیم لے کر آئے ہیں تو فیڈرل گورنمنٹ پیسے دے اور فیڈرل گورنمنٹ سے پیسے آئیں گے تو یہ مکمل ہو گی۔

جناب سپیکر: آپ نے پیسے لینے کا تحرک بھی کیا ہے یا نہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! فیڈرل گورنمنٹ کو ہم نے لکھا ہوا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کیا وہ زمیندار جس کی اس راجباہ کے اوپر زمین ہے وہ تین سال تک بے کار بیٹھا رہے اور وہ دیکھتا رہے کہ فیڈرل گورنمنٹ سے وہ پیسے آئیں۔ پھر یہ منصوبہ دینے اور زمینداروں کو باہر بٹھانے کی ضرورت کیا تھی کہ اگر ان کے پاس یہ جواب ہے؟ اگر آپ اس جواب سے مطمئن ہیں تو میں مان جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ اب ان کی بات سنتے ہیں ناں۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! جو diversion ہے اس سے ان کو پانی دیا جا رہا ہے۔ اس کی already diversion ہوئی ہے، کام جب شروع ہوا ہے تو ظاہری بات ہے کہ اس نہر کو divert کرنا تھا تو main channel پر کام ہونا تھا۔ اب جو diversion ہے وہ چل رہی ہے، اس پر پانی دیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: چلو، لوگوں کو تھوڑا بہت پانی مل رہا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ جواب بالکل غلط ہے۔ زمینداروں کو پانی نہیں مل رہا، diversion بنی ہوئی ہے اور نہ ہی اس کا کوئی proper حل ہے۔ میں آپ کو صرف یہ بتاتا ہوں کہ یہ جو نیسپاک اس کے ساتھ attach کی ہوئی ہے۔ ہم سب کو پیسے تو دے رہے ہیں، ہم سب کو حصہ دے رہے ہیں لیکن موقع پر کام کوئی نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر! میں آپ کو ایک منٹ میں ایک بات بتاتا ہوں۔ ایک انگریز نے گھوڑا رکھا ہوا تھا، اس گھوڑے پر خرچ کرنے کے لئے جتنے وہ پیسے اپنے ملازم کو دیتا تھا وہ ملازم ان پیسوں میں سے آدھے پیسے کھا جاتا تھا اور آدھے گھوڑے کے اوپر خرچ کرتا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ انگریز آیا، اس نے پوچھا کہ جتنے پیسے میں گھوڑے پر خرچ کرنے کے لئے دیتا ہوں وہ تو اس پر خرچ نہیں ہو رہے، اس نے ایک اور ملازم رکھ دیا، جب وہ ملازم شام کو آیا اور اس نے پہلے والے ملازم سے پوچھا کہ کیا کرتے ہو؟ اس نے یہ کہا کہ میں آدھے پیسے گھوڑے کو کھلاتا ہوں اور آدھے خود کھا جاتا ہوں۔ اس نے کہا کہ میرا کیا بنے گا؟ اس نے جواب دیا کہ جو میں کھا رہا ہوں اس میں سے میں نے آپ کو کچھ نہیں دینا، جو بقایا ہے اس میں سے بات کرو کہ آپ نے کیا حصہ لینا ہے، اس نے کہا کہ پھر اس میں سے آدھا مجھے دے، وہ جو بقایا تھا اس نے اس میں سے آدھا حصہ لینا شروع کر دیا۔۔۔

جناب سپیکر: یہ نیسپاک کو کہہ رہے ہیں، یہ الفاظ نیسپاک کے لئے ہیں؟

میاں طارق محمود: ایک مہینے کے بعد پھر وہ انگریز آیا اس نے گھوڑے کو دیکھا تو ایک ملازم اور رکھ دیا، اس نے کہا کہ کیا کرتے ہو، چوتھا حصہ وہ کھا گیا۔

جناب سپیکر! بیسپاک کیا کرے؟ میں اپنے زمینداروں کی بات بتا رہا ہوں جو میرے پاس آ کر روتے ہیں، جن کا کاروبار ٹھپ ہو گیا ہے وہ کہتے ہیں کہ خدا کے لئے اریگیشن والوں سے ہماری جان چھڑوا دیں، منسٹر صاحب جو کچھ کہہ رہے ہیں، منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب کو اصل کہانی کا کچھ پتا نہیں۔

جناب سپیکر: یہ تحقیقات کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ ساری کی ساری جو زیادتی ہے اگر یہ سمجھتے ہیں کہ چار سال تک زمیندار کو پانی نہ ملے اور زمیندار بے چارہ بیٹھا رہے تو جو آپ فیصلہ کرتے ہیں وہ مجھے منظور ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ اس کا متبادل انتظام انہوں نے کیا ہوا ہے۔ بقول ان کے پانی لوگوں کو مل رہا ہے، یہ نہیں کہ پانی وہاں پر بند کیا ہوا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ آ جائیں اور دیکھ لیں، اگر وہاں پر کوئی متبادل حل ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ میرا کام تو نہیں ہے۔ آپ منسٹر صاحب کو دعوت دیں، یہ آپ کے پاس آ جائیں گے اور خود دیکھ لیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں تو صرف یہ کہتا ہوں کہ یقین جانیں یہ بہت ہی غلط issue ہے۔ میں تو آپ کا اس کے اوپر کوئی فیصلہ ضرور چاہوں گا۔ یہ وہ سوال ہے کہ جس میں چار سال ہو گئے ہیں زمیندار کو پانی نہیں ملا۔

جناب سپیکر: آپ ان کے ساتھ کوئی پروگرام رکھیں، ایک دو دن میں یا دس دن میں، اب تو رمضان شریف آ رہا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ وہ سوال ہے کہ جس پر اگر آپ زمینداروں کے حقوق کا تحفظ کرنا چاہتے ہیں تو اس کے اوپر ضرور کمیٹی بنائیں اور یہ دیکھیں کہ کون لوگ ہیں جو اس طرح کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ سارے کیمٹیوں میں ہی جائیں۔

میاں طارق محمود: چلو، تو آپ کی مرضی۔

جناب سپیکر: آپ ان کو satisfy کریں۔ اس میں جو محکمہ کوتاہی کرے اس کا آپ نوٹس لیں۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! بالکل یہ میرے پاس آئیں، میرے ساتھ بیٹھیں، ان کے جو خدشات ہیں وہ ان کو دکھاتے ہیں، ان کو بٹھا کر سمجھاتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 8496 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: جلو پارک سے متعلقہ تفصیلات

*8496: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جلو وائلڈ لائف پارک کا کل رقبہ کتنا ہے۔ اس کے سال 16-2015 اور 17-2016 کے کل اخراجات کتنے ہیں؟

(ب) اس کی دیکھ بھال کے لئے ملازم کے نام، اور عہدہ بیان فرمائیں؟

(ج) اس میں کون کون سے جانور / پرندے ہیں۔ ان کے ان دو سالوں کے اخراجات بتائیں ان کے لئے کیا کیا اشیاء / فوڈ آئٹم خرید کی گئیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس پارک کے گراونڈز کی حالت انتہائی خراب ہے؟

(ہ) اس پارک کی مشینری کون کون سی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین):

(الف) جلو وائلڈ لائف پارک کا کل رقبہ 43 ایکڑ ہے۔ خرچہ دوران 16-2015 مبلغ 27595108/- روپے خرچہ دوران سال 17-2016 (ماہ فروری تک) مبلغ 18831466/- روپے ہے۔

(ب) فہرست ملازمین و عہدہ جدول (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فہرست جانوران و پرندگان جدول (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اخراجات فیڈ جانوران و پرندگان عرصہ دو سال

عرصہ	اخراجات
2015-16	9199910روپے
2016-17 (ماہ فروری تک)	6997104روپے

ان کی خوراک چوکر، مکئی، چنے، سبز چارہ، پولٹری فیڈ، پھل، دودھ اور گوشت وغیرہ ہے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) گراؤنڈز کی حالت خراب نہ ہے۔

(ہ) اس پارک میں مشینری درج ذیل ہے:

1۔ ایک عدد ٹریکٹر 2۔ ایک عدد ہل

3۔ ایک عدد لان موور 4۔ ایک عدد ٹرالی

5۔ تین عدد انکیوبیٹر 6۔ ایک عدد جنریٹر،

7۔ دو عدد لفٹنگ پمپ 8۔ تین عدد انجیکٹر پمپ

9۔ ٹیوب ویل

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز (ج) میں مجھے بتایا گیا ہے کہ یہاں پر 43 قسم کے جانور اور پرندے جو ہیں ان کی افزائش ہو رہی ہے۔ میں آپ کے توسط سے جاننا چاہوں گی کہ 43 قسم کے جو جانور اور پرندے بتائے گئے ہیں کیا یہ ان کی دو سال کی تعداد بتائی گئی ہے یا یہ 43 کی تعداد کو throughout maintain رکھا جاتا ہے یا اس میں کوئی کمی بیشی بھی ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ نے سن لیا ہے تو بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! جز (ج) کا دوبارہ سوال دہرا دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز (ج) میں پوچھا تھا کہ جو وائلڈ لائف پارک ہے اس میں کون کون سے جانور اور پرندے ہیں، ان کے دو سالوں کے اخراجات بتائیں اور ان میں کیا کیا اشیاء یا فوڈ آئٹمز جو ہیں وہ خریدی جاتی ہیں؟ اس کا مجھے جواب جو دیا گیا ہے میں جاننا چاہ رہی ہوں کہ دو سال کے

اندر یہ پرندوں اور جانوروں کی جو 43 کی تعداد بتائی گئی ہے یہ maintain رہتی ہے یا اس میں کوئی کمی بیشی بھی ہوتی ہے کیونکہ اخراجات جو بتائے گئے ہیں وہ بہت زیادہ ہیں اور اگر 43 کی تعداد میں کمی بیشی ہوتی ہے تو اخراجات میں بھی تو کمی بیشی ہونی چاہئے۔ ایک پرندہ جو ہے اگر اس کی افزائش ہوتی ہے، اس کے بچے ہوتے ہیں تو اخراجات بڑھنے چاہئیں اور اگر کوئی جانور یا پرندے مر جاتے ہیں تو اخراجات کم ہونے چاہئیں تو ایک جیسے اخراجات کیوں آ رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ موجودہ صورتحال جو ہے وہ اسی طرح ہے، آج کی انہوں نے تفصیل مانگی ہے اور جو تفصیل ہے وہ ان کے گوش گزار کر دی گئی ہے کہ آج کی صورتحال یہ ہے، maintain ایک وقت تو نہیں رہ سکتی، دنیا میں بندہ رہ سکتا اور نہ پرندہ رہ سکتا ہے۔ اخراجات میں کمی بیشی آتی رہتی ہے لیکن آج کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اخراجات فیڈ جانوران و پرندگان عرصہ دو سال، یہ مجھے جو تفصیل دی گئی ہے اس میں 16-2015 میں 91,99,910 روپے خرچ ہوئے ہیں، 17-2016 ماہ فروری تک کی جو تفصیل ہے اس میں 69,97,104 روپے خرچ ہوئے ہیں۔ یعنی اگر ہم جون تک جائیں گے تو میرا خیال ہے کہ اخراجات جو ہیں وہ 91 لاکھ سے زیادہ ہو جائیں گے۔ اگر جانور مر جاتے ہیں تو پھر تو اخراجات بہت کم ہونے چاہئیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! اس کا باقاعدہ ٹینڈر ہوتا ہے اور اس میں جس طرح کا معاملہ ہوتا ہے کمی بیشی آتی رہتی ہے۔ باقاعدہ ٹینڈر ہوتا ہے، اس میں جانور کے مرنے اور پیدا ہونے کی وجہ سے کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اب آپ دیکھ لیں اور خود ہی بتا دیں کہ مجھے اگر اس سوال کا جواب نہیں ملتا تو میں کیسے اگلے سوال پر جاؤں۔ کیا میرے سوال کا ٹھیک جواب دیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! محترمہ کا fresh question بنتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! fresh کہاں سے ہو گیا؟ میں نے تو صرف ایک simple سی بات پوچھی ہے کہ اگر جانور مر جاتے ہیں تو پھر اخراجات میں کمی ہونی چاہئے وہ کمی کیوں نہیں ہوئی کیونکہ آپ ہر سال حکومت سے ایک same budget لے رہے ہیں۔ اگر جانوروں میں کمی ہوتی ہے تو جو پیسے بچ جاتے ہیں کیا وہ حکومت کو واپس کرتے ہیں یا محکمہ اپنے پاس رکھتا ہے اور کہاں خرچ کرتا ہے؟

جناب سپیکر: جو پیسے بچ جاتے ہیں وہ surrender ہو جاتے ہیں اور واپس آ جاتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! اگر محترمہ کو ایک ایک دن کے اخراجات اور کمی بیشی کی تفصیل درکار ہے تو ہم انہیں پیش کر دیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس کو چھوڑ دیں، اگلا سوال لے لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں دو سال wait کروں یا پھر یہ چائنا کے حوالے کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے گا، آپ اس پوزیشن میں ہوں گے کہ آپ خود ہی کر لیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: معزز پارلیمانی سیکرٹری سے تو جواب نہیں دیا جا رہا، ہر چیز چائنا کے حوالے ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 8647 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں انجینئرنگ اکیڈمی میں تربیت سے متعلقہ تفصیلات

*8647: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ انجینئرنگ اکیڈمی کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان اکیڈمیز میں اس وقت کتنے انجینئرز کو تربیت دی جا رہی ہے؟

(ج) ان اکیڈمیز میں صرف حاضر سروس سرکاری ملازم انجینئرز کو تربیت دی جاتی ہے یا دیگر کو بھی تربیت دی جاتی ہے؟

(د) ان اکیڈمیز میں انجینئرز کو کس کس skill کی تربیت دی جاتی ہے؟

(ہ) ان اکیڈمیز کے سال 15-2014 اور 16-2015 کے اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) ان اکیڈمیز میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان میں ٹیچنگ کیڈر کی کتنی اسامیاں خالی ہیں جو ٹیچرز ان میں کام کر رہے ہیں ان کے لئے کیا تعلیمی قابلیت اور تجربہ درکار ہے؟

(ز) ان اکیڈمیز میں کون کون سی مشینری برائے تربیت موجود ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) گورنمنٹ انجینئرنگ اکیڈمی پنجاب اپنی طرز کا واحد ادارہ ہے جو کہ انجینئرز کی دوران سروس اور آغاز ملازمت تربیت کا کام سرانجام دے رہا ہے۔ اکیڈمی ایک خود مختار ادارہ ہے جو کہ محکمہ آبپاشی پنجاب گورنمنٹ کے انتظامی کنٹرول کے تحت ٹھوکر نیاز بیگ لاہور میں کام کر رہا ہے۔

(ب) اکیڈمی ہذا میں اس وقت بیس ایگزیکٹو انجینئرز (BS-18) زیر تربیت ہیں۔ اکیڈمی میں ہر مالی سال کے دوران گورنمنٹ پنجاب کے انجینئرنگ، محکمہ جات کے انجینئرز کو ایک آغاز ملازمت اور تین دوران ملازمت تربیتی کورس کرواتی ہے۔ ہر کورس میں تقریباً 36 انجینئرز کو تربیت فراہم کی جاتی ہے۔ یوں پورے سال میں پندرہ انجینئرز کا لازمی تربیتی کورس کروائے جاتے ہیں جو کہ اگلے سکیل میں ترقی کے لئے معاون ثابت ہوتے ہیں۔

(ج) جی ہاں! اکیڈمی میں صرف حاضر سروس انجینئرز کو ہی تربیت دی جاتی ہے۔

(د) ان تربیتی کورسز میں انجینئرز کو ان کی پیشہ ورانہ مہارت کے علاوہ انتظامی امور، محکمانہ اور ملکی قواعد وضوابط، نظریہ پاکستان، اسلامی تعلیمات، بین الاقوامی امور، آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس، انفارمیشن ٹیکنالوجی، اکنامکس اور پراجیکٹ مینجمنٹ سے آگاہی کی تربیت فراہم کی جاتی ہے۔

(ہ) گورنمنٹ انجینئرنگ اکیڈمی پنجاب لاہور کے اخراجات برائے مالی سال 15۔2014 اور 16-2015 کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	اخراجات
2014۔15	29,680,964 روپے
2015۔16	38,416,449 روپے

(و) گورنمنٹ انجینئرنگ اکیڈمی پنجاب لاہور میں کل ملازمین کی تعداد 86 ہے جس میں آٹھ عدد ٹیچنگ کیڈر کی اسامیاں ہیں اور کوئی اسامی خالی نہیں۔ ان اسامیوں کے لئے انجینئرنگ کی ڈگری کے ساتھ تجربہ ضروری ہے۔

(ز) گورنمنٹ انجینئرنگ اکیڈمی پنجاب لاہور میں تربیت مہیا کرنے کے لئے مندرجہ ذیل مشینری موجود ہے:

1۔ کمپیوٹر 2۔ آڈیو ویژول سسٹم
3۔ سروے آلات 4۔ ملٹی میڈیا وغیرہ

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ جی، فرمائیں!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ ٹھوکر نیاز بیگ پر ایک اکیڈمی واقع ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ لاہور کے اندر صرف ایک ہی اکیڈمی ہے یا اس کے علاوہ بھی کوئی اکیڈمیاں ہیں چونکہ جواب میں مجھے ایک ہی اکیڈمی بتائی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! لاہور میں ایک ہی اکیڈمی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے دوسرا ضمنی سوال کرنا چاہوں گی کہ جز (د) میں بتایا گیا ہے کہ اس اکیڈمی میں ٹیچنگ کیڈر کی اسامیاں بھی ہیں اور ان کو تعلیمی قابلیت اور تجربے کی بنیاد پر رکھا جاتا ہے۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ ٹریننگ دینے کے لئے اکیڈمی میں جو ٹیچر رکھا جاتا ہے اس کا تجربہ کتنے سال کا ہونا چاہئے؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! اکیڈمی میں ٹیچرز کی آٹھ permanent posts ہیں جن پر ٹیچر تعینات ہیں اور پرنسپل گریڈ 20 کا ہوتا ہے اور اسی طرح باقی ٹیچرز انجینئرز ہوتے ہیں جو تقریباً چیف انجینئر لیول کے ہوتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ اس post کے لئے کتنے سال کا تجربہ درکار ہے؟ نوکری کے اندر اس فیلڈ کے اندر محکمے میں جہاں پر ٹریننگ دے رہے ہیں اس میں کتنے سال کا تجربہ درکار ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! محترمہ کا یہ fresh question بنتا ہے۔ مجھے ابھی exact تجربے کا نہیں پتا کہ ان کو دس یا پندرہ سال کا تجربہ چاہئے لیکن وہ چیف انجینئرز لیول کے ہوتے ہیں جو وہاں پر ٹیچرز appoint ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ ان میں سے کسی کی کوئی qualification بتا سکتے ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! چیف انجینئر سینئر انجینئر ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جواب میں گورنمنٹ انجینئرنگ اکیڈمی پنجاب لاہور کے اخراجات بتائے گئے ہیں۔ اگر ان کی average نکالیں تو یہ تقریباً پچیس لاکھ روپے بنتی ہے یعنی اگر ہم ایک انجینئر کو تربیت دیتے ہیں یا پڑھاتے ہیں تو اس پر پچیس لاکھ روپے خرچ آتا ہے۔ یہ ٹوٹل 86 ملازمین ہیں اور ٹوٹل رقم 3 کروڑ 84 لاکھ روپے بتائی گئی ہے تو ان کا کیا حساب بنتا ہے کس طریقے سے اسے divide کرتے ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! محترمہ جو فی انجینئر کا کہہ رہی ہیں اس سلسلے میں عرض ہے کہ different کورسز اور different cadre پر different خرچہ آتا ہے، ایک لاکھ، 50 ہزار روپے سے لے کر 4 لاکھ، 50 ہزار روپے تک ان پر خرچہ آتا ہے اور یہ different weeks کے کورسز ہوتے ہیں۔ محترمہ جو 28 یا 38 ملین روپے کی رقم کہہ رہی ہیں اس سلسلے میں عرض ہے کہ اس میں مستقل ملازمین کی boarding lodging سارا کچھ شامل ہوتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں آخری ضمنی سوال کرنا چاہوں گی کہ یہ جو انجینئرنگ اکیڈمی ہے چند سال قبل اس کا بہت بڑا ایریا تھا۔ میں ایوان اور اپنی ذاتی معلومات میں اضافے کے لئے پوچھنا چاہتی ہوں کہ اب اس اکیڈمی کو بہت مختصر کر دیا گیا ہے اور اس کا باقی تمام رقبہ سڑک میں لے لیا گیا ہے۔ کیا حکومت کی طرف سے محکمہ آبپاشی کو اس زمین کا معاوضہ دیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: پبلک کے interest میں جو کام ہو اس کے لئے رقبہ دیا جا سکتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! محکمے کی اراضی ہے اور اسے سڑک میں لے لیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وضاحت کر دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس زمین میں محکمہ آبپاشی کا بہت بڑا پارک تھا جسے ختم کر کے غیر ضروری سڑک بنا دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا یہ سوال نہیں بنتا۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8531 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ ڈویژن میں محکمہ جنگلات کا رقبہ و دیگر تفصیلات

***8531: میاں طارق محمود:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں محکمہ جنگلات کا رقبہ ضلع وار کتنا کتنا ہے؟

(ب) ان اضلاع میں کتنے رقبہ پر جنگل اور کتنا رقبہ غیر آباد / بنجر ہے؟

(ج) ان اضلاع میں محکمہ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں۔ ان اضلاع کے انچارج صاحبان کے نام اور عہدہ جات بتائیں؟

(د) ان اضلاع میں سال 16-2015 اور 17-2016 کے دوران کتنی رقم شجر کاری پر خرچ کی گئی؟

(ہ) ان اضلاع میں محکمہ جنگلات کتنے رقبہ پر آئندہ شجر کاری کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین):

(الف) گوجرانوالہ فارسٹ ڈویژن، گوجرانوالہ میں ضلع وار رقبہ جات درج ذیل ہیں:

ضلع گوجرانوالہ	ضلع حافظ آباد	کل رقبہ
4898 ایکڑ	1624 ایکڑ	6522 ایکڑ

(ب) ان اضلاع میں جن رقبہ پر جنگل / غیر آباد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ضلع گوجرانوالہ

جنگل	دریابُرد	خالی رقبہ
2458 ایکڑ	2440 ایکڑ	-Nil-

حافظ آباد

جنگل	دریابُرد	خالی رقبہ
1156ایکڑ	468ایکڑ	-Nil-

(ج) ان اضلاع میں کام کرنے والے ملازمین انچارج افسران کی تفصیل درج ذیل ہے:

	ضلع گوجرانوالہ	ضلع حافظ آباد
1۔	محمد حفیظ نائب مہتمم جنگلات گوجرانوالہ	- نائب مہتمم جنگلات حافظ آباد
2۔	شفقت اقبال امین جنگلات کامونکی	مظہر ریاض راجہ امین جنگلات پنڈی بھٹیاں
3۔	فارسٹرز=12	فارسٹرز=03
4۔	فارسٹ گارڈز=55	فارسٹ گارڈز=18

(د) ضلع گوجرانوالہ اور ضلع حافظ آباد سال16۔2015اور17۔2016میں کی گئی شجرکاری پر درج ذیل خرچ ہوا۔

2015۔16

ضلع	ڈویلپمنٹ	نان ڈویلپمنٹ
گوجرانوالہ	2901500/۔	611927/۔
حافظ آباد	987500/۔	-Nil-

(2016۔17 upto 04/2017)

ضلع	ڈویلپمنٹ	نان ڈویلپمنٹ
گوجرانوالہ	1646420/۔	4044414/۔
حافظ آباد	646500/۔	1261950/۔

(ہ) اگر حکومت پنجاب گوجرانوالہ فارسٹ ڈویژن کو نئی شجرکاری کے لئے فنڈ مہیا کرے گی تو جو بھی سکیم پاس ہو گی اس کے مطابق رقبہ سرکار پر شجرکاری کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ---

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ ضمنی سوال کے لئے کون سے جز پر جا رہے ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (د) میں لکھا ہوا ہے کہ ضلع گوجرانوالہ اور ضلع حافظ آباد کے لئے ڈویلپمنٹ فنڈز ہیں، نان ڈویلپمنٹ فنڈز بھی ہیں لیکن میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا باقی اضلاع کے لئے فنڈز نہیں رکھے گئے؟

جناب سپیکر: آپ نے ڈویژن کی بات پوچھی ہے وہ بتا رہے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! جن اضلاع کے لئے فنڈز ہیں ان کی تفصیل معزز ممبر کو دے دیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ سوال دیکھ لیں اور اس کی تفصیل دے دیں پھر دیکھتے ہیں؟ سوال تھا کہ ان اضلاع میں سال 16-2015 اور 17-2016 میں کتنی رقم شجرکاری پر خرچ ہوئی؟ انہوں نے اس کے جواب میں لکھا ہے کہ ضلع گوجرانوالہ اور ضلع حافظ آباد میں سال 16-2015 میں کی گئی شجرکاری پر درج ذیل ڈویلپمنٹ اور نان ڈویلپمنٹ رقم خرچ کی گئی۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ باقی اضلاع کے فنڈز کہاں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! گجرات، منڈی بہاؤالدین سیالکوٹ اور نارووال کی تفصیل ان کو دے دی جائے گی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس میں جواب کیا دیں گے؟ جب آپ سے گوجرانوالہ ڈویژن کے متعلق سوال کیا ہے تو آپ کو جواب دینا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! دراصل دو اضلاع کے لئے پرنٹ ہوا ہے میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ یہ ڈویژن کے متعلق معلومات لی گئی ہیں لیکن ابھی تک ملی نہیں ہیں اس لئے میری گزارش ہے کہ جونہی معلومات ملتی ہیں معزز ممبر کو پیش کر دوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں، اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی دو ماہ کے اندر اندر اس بابت اپنی رپورٹ اسمبلی میں پیش کرے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 8795 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

عباسیہ لنک کینال میں پانی سے متعلقہ تفصیلات

*8795: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

پنجند ہیڈ ورکس سے عباسیہ لنک کینال میں پانی چھوڑنے کا کب فیصلہ ہوا اور کس اتھارٹی نے کیا، اس کینال کی پانی کی کپیسٹی کتنی ڈیزائن ہوئی اور فیصلہ کے تحت کتنا پانی چھوڑا جاتا ہے اس پر کتنے غیر قانونی اور قانونی موگہ جات ہیں نیز اس نہر کے علاقہ میں جو سیم اور تھور آیا ہے اس سے کتنی زمین خراب ہوئی ہے اور اس کو ٹھیک کرنے کا محکمہ کے پاس کیا منصوبہ ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

پنجند ہیڈ ورکس سے عباسیہ کینال میں پانی چھوڑنے کا فیصلہ 2003 میں محکمہ انہار نے کیا۔ اس کینال کی ڈیزائن کپیسٹی 5600 کیوسک ہے اور اس کینال میں زیادہ سے زیادہ 5300 کیوسک تک پانی چھوڑا جاتا رہا ہے۔

عباسیہ لنک کینال کو واپڈا سکارپ نے 1992 میں تعمیر کیا۔ بوجہ عباسیہ لنک کی الائنمنٹ 4830/6066 ایکڑ رقبہ جو عباسیہ کینال سے سیراب ہوتا تھا cut off ہو گیا جس کے لئے محکمہ نے 10 جھلاری موگہ جات

RD. 7/R, 38/L, 55/L,74200/L,95800/L,103+000/L,
105+000/L,183+000/L,222+557/L,219+500/L

منظور کئے اور اس نہر پر کوئی غیر قانونی موگہ جات نہ ہیں۔ عباسیہ لنک کینال کے بائیں طرف چولستان ہے۔ سالانہ اوسطاً 30-35 مختلف مقامات سے بذریعہ لفٹ پمپ پانی چوری کی رپورٹ ہوئیں جس پر حسب ضابطہ قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ اس کی بدولت پانی چوری میں واضح کمی واقع ہوئی ہے۔ اس نہر کے علاقے میں 61153 ایکڑ زمین سیم و تھور سے متاثر ہوئی۔ سیم زدہ رقبہ کو قابل کاشت لانے کے لئے فزیبلٹی رپورٹ پر بذریعہ کنسلٹنٹ Punjab Irrigated Agricultural Project(PIAP) کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ جس میں ڈسٹرکٹ رحیم یار خان (پنجند کینال کمانڈ ایریا) کا رقبہ تقریباً 22560 ایکڑ اور ڈسٹرکٹ بہاولپور / رحیم یار خان میں عباسیہ کینال / لنک کینال کے کمانڈ ایریا کا

38593 ایکڑ رقبہ قابل کاشت لایا جائے گا۔ فزیبلٹی رپورٹ کی روشنی میں آئندہ سال18۔2017 ADP میں درج ذیل دو کام شامل کئے گئے ہیں۔

1. Mitigation of waterlogging in District Rahimyarkhan
2. Reclamation of waterlogged area in command area of Abbasia Canal .

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جواب میں کہا گیا ہے کہ:

"اس نہر پر کوئی غیر قانونی موگہ جات نہ ہیں۔"

جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اس نہر کے اُوپر غیر قانونی موگہ جات موجود ہیں۔ میرے ایک ہمسائے زمیندار ارتضیٰ گیلانی کا دو ایکڑ پر باغ ہے۔ وہاں اس نہر کے اُوپر ایک غیر قانونی موگہ تقریباً نہر کے برابر ہے اور میرے اپنے اندازے کے مطابق اس میں آٹھ یا دس کیوسک پانی جاتا ہے۔ اس غیر قانونی موگہ کی وجہ سے ارتضیٰ گیلانی کے باغ میں waterlogging ہو گئی اور اس کا پورا باغ برباد ہو گیا ہے۔ میں چیف انجینئر کے پاس گیا اور ان سے اس بابت بات کی، اس کے بعد میں نے خود اس جگہ کا visit کیا، اس کی ویڈیو بھی بنائی اور یہ ویڈیو چیف انجینئر صاحب کو دکھائی۔ فوری طور پر اس پر ایکشن ہوا اور اس موگہ کو بند کر دیا گیا لیکن پندرہ بیس روز کے بعد یہ موگہ دوبارہ کھول لیا گیا۔ اس نہر پر ایک نہیں بلکہ ایسے کئی غیر قانونی موگہ جات ہیں۔ محکمہ نے اس ایوان میں جو جواب دیا ہے وہ بالکل غلط اور ملی بھگت سے دیا گیا ہے کیونکہ جو غیر قانونی موگہ جات لگائے جاتے ہیں محکمہ ان کے عوض پیسے وصول کرتا ہے یعنی اس نہر کا پانی فروخت کرتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ غیر قانونی موگہ جات چلتے ہیں اور اس کے نتیجے میں جائز حقدار اپنے حصے کے پانی سے محروم رہ جاتے ہیں۔ میں نے یہ سارا معاملہ اپنی آنکھوں سے دیکھا اور پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ سوال دیا ہے۔ محکمہ نے جواب دیا ہے کہ:

"اس نہر پر کوئی غیر قانونی موگہ جات نہیں ہیں۔"

جناب سپیکر! میں اس statement کو پوری ذمہ داری کے ساتھ چیلنج کرتا ہوں۔ میں advance پیش بندی بھی کر رہا ہوں کہ یہ پورا زور لگا لیں لیکن ان غیر قانونی موگہ جات کو بند نہیں کروا سکیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کیا آپ معزز ممبر کا چیلنج قبول کرتے ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے یہ statement دی گئی ہے کہ اس نہر پر کوئی غیر قانونی موگہ جات نہیں ہیں لیکن وہاں سے جو reports آ رہی ہیں ان کے مطابق بالکل ایسا ہی ہے کہ وہاں پر غیر قانونی موگہ جات چل رہے ہیں۔ اس معاملے کو ہم نے already take up کیا ہوا ہے۔ انشاء اللہ ہم اس issue کو بہت جلد resolve کروا لیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کی مکمل رپورٹ لیں اور آپ آٹھ دن کے اندر اندر اس معاملے کو resolve کر کے ایوان میں رپورٹ پیش کریں گے اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب ان غیر قانونی موگہ جات کو آٹھ دن کے اندر بند نہ کروا سکے تو پھر direction دیں کہ یہ میرے ساتھ چلیں گے اور میں ان کو اس نہر کا visit کراؤں گا اور دکھاؤں گا کہ کہاں کہاں پر یہ غیر قانونی موگہ جات نکالے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! تشریف رکھیں۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8571 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال محکمہ جنگلات کے رقبہ کے متعلق تفصیلات

*8571: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ جنگلات کا کتنا رقبہ کہاں کہاں واقع ہے کتنی اراضی پر جنگلات اور کتنی خالی پڑی ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) محکمہ جنگلات کا اراضی لیز پر دینے کا کیا طریق کار ہے؟

(ج) محکمہ جنگلات نے ضلع ساہیوال میں اس وقت کتنی اراضی لیز پر کس کس کو دی ہے اور سال وار اس اراضی سے کتنی آمدن ہوتی ہے؟

(د) ضلع ساہیوال میں کتنی زمین محکمہ جنگلات کی ناجائز قابضین کے قبضہ میں کتنے عرصہ سے ہے اب تک یہ اراضی واگزار کیوں نہیں کروائی جا سکی مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین):

(الف) ضلع ساہیوال میں لگائے گئے جنگلات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام/قسم جنگلات	کل رقبہ	خالی رقبہ	محل وقوع
1۔	چیچہ وطنی پلانٹیشن	(11531.70ایکڑ)	1855ایکڑ	چیچہ وطنی شہر کے ساتھ ایل بی ڈی سی اور لاہور کراچی ریلوے لائن کے درمیان واقع ہے۔
2۔	کینال سائیڈ	(827کلومیٹر)	508کلومیٹر	LBDC برجی نمبر 255 تا 547اور اس میں سے نکلنے والے دیگر راجباہ جات۔
3۔	روڈ سائیڈ	(211کلومیٹر)	125کلومیٹر	کمالیہ بورے والا روڈ بہاولنگر عارف والا روڈ ساہیوال پاکپتن روڈ ساہیوال نور شاہ روڈ
4۔	ریل سائیڈ	(58کلومیٹر)	-----	لاہور کراچی ریلوے لائن گیمبر تا میاں چنوں

(ب) ضلع ساہیوال میں مروجہ قوانین کے تحت جنگلات کی اراضی کسی دیگر مقصد کے لئے لیز پر نہ دی جا سکتی ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں جنگلات کی کوئی اراضی لیز پر نہ دی ہے۔

(د) ضلع ساہیوال میں محکمہ جنگلات کی زمین پر کہیں بھی ناجائز قبضہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ محکمہ جنگلات کا اراضی لیز پر دینے کا کیا طریق کار ہے؟ محکمہ نے اس کا جو جواب دیا ہے اسے پڑھ لیں اگر آپ اس سے مطمئن ہیں تو پھر میں بھی مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ ضمنی سوال پوچھیں، آپ جو کچھ پوچھنا چاہتے ہیں وہ پوچھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(ب) میں پوچھا ہے کہ محکمہ جنگلات کا اراضی لیز پر دینے کا کیا طریق کار ہے؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ ضلع ساہیوال میں مروجہ قوانین کے تحت جنگلات کی اراضی کسی دیگر مقصد کے لئے لیز پر نہ دی جا سکتی ہے حالانکہ میں نے ضلع ساہیوال کی بابت نہیں پوچھا تھا۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ جہاں رہتے ہیں کیا اس ضلع کی بات نہیں کرنا چاہتے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جب میں ضلع ساہیوال یا اپنے حلقہ پی پی-222 کی بات کرتا ہوں تو آپ ناراض ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کوئی specific question کریں۔ اب میں نے محکمہ کی پالیسی پوچھی ہے کہ محکمہ جنگلات کی اراضی لیز پر دینے کی پالیسی کیا ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ معزز ممبر کو محکمہ جنگلات کی اراضی لیز پر دینے کی پالیسی بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! پورے پنجاب کے اندر جنگلات کی اراضی لیز پر نہیں دی جاتی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ محکمہ جنگلات کی اراضی لیز پر نہیں دیتے لیکن ناجائز قبضے کروا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: محکمہ ناجائز قبضے واگزار کروانے کے لئے ضرور تحرک کرتا ہوگا۔ کیا محکمہ جنگلات کی اراضی پر کوئی ناجائز قبضے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ معزز ممبر ناجائز قبضہ کی نشاندہی فرما دیں تو ہم اس کو دیکھ لیں گے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ ناجائز قبضہ کی نشاندہی کر دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے جواب کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ 1855 ایکڑ زمین خالی ہے۔ کینال سائیڈ پر 508 کلومیٹر زمین available ہے۔ ساہیوال میں محکمہ جنگلات کے پاس کل 827 کلومیٹر زمین ہے اس میں سے 508 کلومیٹر زمین خالی پڑی ہوئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ صرف 319 کلومیٹر زمین انہوں نے engage کی ہوئی ہے۔ روڈ سائیڈ پر

محکمہ کے پاس ضلع ساہیوال میں کل 211 کلو میٹر رقبہ ہے جس میں سے 125 کلو میٹر رقبہ خالی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ محکمہ جنگلات نے جو زمین engage کی ہوئی ہے وہ کس مقصد کے لئے engage کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: ملک صاحب! محکمہ نے یہ زمین plantation کے لئے engage کی ہو گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر یہ زمین plantation کے لئے engage کی گئی ہے تو پھر باقی زمین کو engage کیوں نہیں کرتے، یہ انتہائی زرخیز اور قیمتی زمین خالی کیوں پڑی ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! جو رقبہ خالی پڑا ہوا ہے اس پر بھی درخت لگائے جائیں گے۔ یہ زمین شجرکاری کے لئے رکھی گئی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر محکمہ نے اس خالی زمین کو تاریخ میں کبھی کسی مقصد کے لئے استعمال کیا ہے تو اس کا مجھے بتا دیا جائے؟ اصل حقیقت یہ ہے کہ یہاں جواب میں جو زمین یا رقبہ خالی ظاہر کیا گیا ہے وہ موقع پر خالی نہیں ہے۔ آپ بے شک اپنا کوئی نمائندہ بھیج کر چیک کروا لیں۔ یہ ساری زمین ناجائز قابضین کے قبضے میں ہے۔ محکمہ جنگلات نے اس زمین کو اپنی آمدن کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ ان کے F.O اور بلاک افسر نے خود اس زمین کو ناجائز طور پر ٹھیکے پر دیا ہوا ہے۔ یہ زمین محکمہ نے ٹھیکے پر نہیں دی بلکہ وہاں کے بلاک افسر اور F.O اپنے طور پر یہ زمین لوگوں کو ٹھیکے پر دے دیتے ہیں۔ کیا محکمہ اس زمین کو واگزار کروانے کے لئے کوئی تحرک کرنا چاہتا ہے؟

جناب سپیکر: اس طرح سے پرائیویٹ لوگوں کو یہ زمین ٹھیکے پر دی جا سکتی ہے اور نہ ہی یہ دیتے ہوں گے۔ میرا خیال ہے کہ یہ زمین سبزی کاشت کرنے کے لئے دے دیتے ہوں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! محکمہ نے تو جواب دیا ہے کہ محکمہ جنگلات کی زمین لیز پر نہیں دی جاتی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ معزز ممبر اس کی نشاندہی فرما دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس زمین کو ناجائز قابضین سے واگزار کروا لیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں اتنا معصوم نہیں ہوں کہ اس کی نشاندہی کر دوں۔ کیا میں نے ناجائز قابضین کی نشاندہی کر کے اپنا الیکشن خراب کرنا ہے؟ یہ محکمہ کا کام ہے۔ اس محکمہ کے سیکرٹری بہت کم بولتے ہیں اور ماشاء اللہ پارلیمانی سیکرٹری ان سے بھی کم بولتے ہیں۔ مجھے اس خودکشی کی ضرورت نہیں ہے۔ محکمہ کے افسران، F.O اور بلاک افسران نے مل کر یہ زمینیں پرائیویٹ لوگوں کو دی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ اس حوالے سے پارلیمانی سیکرٹری سے ایک میٹنگ کر لیں۔ آپ یہاں نہ بتائیں لیکن پارلیمانی سیکرٹری کے ساتھ میٹنگ کر کے انہیں اس بابت آگاہ کر دیں۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 8960 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ جنگلات کی لکڑی فروخت اور ٹیکس سے متعلقہ تفصیلات

*8960: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ذاتی ذخیرہ سے لکڑی فروخت کرنے پر پکی لکڑی پر محکمہ ٹیکس وصول کرتا ہے جبکہ کچی لکڑی پر ٹیکس نہ ہے؟

(ب) محکمہ جنگلات ذاتی لکڑی پر ٹیکس کس ضابطہ کے تحت کن کن علاقوں سے وصول کرتا ہے اور یہ کب سے نافذ ہے؟

(ج) محکمہ جنگلات کا پکی اور کچی لکڑی پر تفریق کا فارمولا کیا ہے اور اس تفریق کو کون سی اتھارٹی فائنل کرتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین):

(الف) محکمہ جنگلات راولپنڈی سرکل کے دائرہ اختیار میں آنے والے ذاتی ذخیرہ جنگلات سے حاصل شدہ کسی قسم کی لکڑی پر زمینداروں سے ٹیکس وصول نہیں کرتا البتہ ضلع راولپنڈی میں آنے والے ذاتی جنگلات سے گرے پڑے اور سوختہ درختوں سے حاصل ہونے والی آمدنی کا 25 فیصد گزارا فنڈز مہتمم جنگلات (گزارا) وصول کرتا ہے۔ جو کہ ڈپٹی کمشنر راولپنڈی کے

ماتحت ہے۔ یہ رقم محکمہ گزارا جات کے ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ ہوتی ہے جو کہ سرکاری ملازم نہ ہیں۔

(ب) محکمہ جنگلات ذاتی لکڑی پر کوئی ٹیکس وصول نہیں کرتا۔

(ج) کچی لکڑی پر عموماً (coniferous) نوکیلے پتوں والے جنگلات کے درخت شامل کئے جاتے ہیں اور پکی لکڑی سے مراد چوڑے پتوں والے جنگلات (Hardwood) ہوتے ہیں اس کی تفریق محکمہ جنگلات نہیں بلکہ باٹنی (علم نباتات) کے مروجہ اصولوں کے تحت کی جاتی ہے کچی لکڑی (نرم لکڑی کے جنگلات) عموما چیڑھ ،دیودار، پڑتل وغیرہ ہوتے ہیں اور پکی لکڑی (Hardwood) میں شیشم، کیکر، پھلائی، توت وغیرہ جیسے درخت شامل ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ "محکمہ جنگلات راولپنڈی سرکل کے دائرہ اختیار میں آنے والے ذاتی ذخیرہ جنگلات سے حاصل شدہ کسی قسم کی لکڑی پر زمینداروں سے ٹیکس وصول نہیں کرتا البتہ ضلع راولپنڈی میں آنے والے ذاتی جنگلات سے گرے پڑے اور سوختہ درختوں سے حاصل ہونے والی آمدنی کا 25 فیصد گزارا فنڈز مہتمم جنگلات (گزارا) وصول کرتا ہے۔ جو کہ ڈپٹی کمشنر راولپنڈی کے ماتحت ہے۔ یہ رقم محکمہ گزارا جات کے ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ ہوتی ہے جو کہ سرکاری ملازم نہ ہیں۔"

جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں کہیں ذکر نہیں کیا کہ میرا سوال specifically راولپنڈی ڈویژن کے متعلق ہے میں نے تو overall سوال کیا تھا۔ انہوں نے خود ہی assume کر لیا ہے کہ چونکہ میرا تعلق جہلم سے ہے تو میرا ہر سوال جہلم یا راولپنڈی ڈویژن سے متعلق ہونا ہے؟ انہوں نے جز (ب) میں بھی کہا کہ محکمہ جنگلات ذاتی لکڑی پر کوئی ٹیکس وصول نہیں کرتا اور پھر خود ہی کہہ رہے ہیں کہ سوکھی لکڑیوں اور گرے پڑے درختوں پر 25 فیصد ٹیکس لے کر ملازمین کو گزارا الاؤنس دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! انہوں نے سارے صوبے کے بارے میں اپنی general policy بتائی ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے راولپنڈی ڈویژن کی بات کی ہے۔ یہ کس طرح ہوتا ہے کہ ذاتی ذخیرے پر محکمہ ٹیکس بھی وصول نہیں کر رہا اور اس کے ساتھ ہی سوکھی لکڑی پر 25 فیصد ٹیکس لے کر اپنے ملازمین کو گزارا الاؤنس بھی دے رہا ہے تو یہ کس طرح کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! راولپنڈی ڈویژن اور پورے پنجاب کے متعلق بھی یہی جواب ہے کہ ذاتی جنگلات پر پورے پنجاب کے اندر کسی قسم کا ٹیکس وصول نہیں کیا جاتا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! تو پھر حکومت ذاتی جنگلات پر یہ 25 فیصد ٹیکس کس طرح لیتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! ذاتی جنگلات پر کسی قسم کا کوئی ٹیکس وصول نہیں کیا جاتا۔ کچھ جگہ پر ذاتی ملکیت پر سرکاری درخت لگائے گئے ہیں اُن پر ٹیکس وصول کرتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! پھر تو ہم بڑے خوش قسمت ہو گئے کہ حکومت خود آ کر ہماری ذاتی زمین پر درخت لگائے گی۔ یہاں پر چھپا ہوا جواب کچھ اور ہے جبکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کچھ اور جواب دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! اس سوال کو pending فرما دیں تو اس کا جواب دوبارہ منگوا لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ سوال کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

میانوالی: محکمہ جنگلات کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*8448: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ جنگلات کا کل رقبہ کتنا کہاں کہاں ہے؟

(ب) کتنے رقبہ پر جنگلات اور کتنا رقبہ بنجر، بے آباد ہے؟

(ج) سال 2015-16 میں اس ضلع میں کتنے رقبہ پر پودے کتنی رقم سے لگائے گئے ہیں؟

(د) اس ضلع میں ان دو سالوں کے دوران کتنی لکڑی کتنی مالیت میں فروخت کی گئی ہے؟

(ہ) اس وقت اس ضلع میں کتنی لکڑی سوختہ کہاں کہاں پڑی ہوئی ہے اس کی اندازاً مالیت کتنی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ جنگلات کا کل رقبہ 39720.71 ایکڑ ہے جو کہ کندیاں پلانٹیشن، ہرنولی پلانٹیشن، شیلٹر بیلٹ چک سرکار پلانٹیشن، چکوک ہائے، ڈھیر امید علی شاہ، پائی خیل، پیر پہیائی کلو نوالہ، کالا باغ، جابہ مسان، مٹھا خٹک، نزول لینڈ میانوالی میں واقع ہے۔

(ب) 13124.55 ایکڑ رقبہ پر جنگل لگا ہوا ہے جبکہ 26596.16 ایکڑ پہاڑی علاقہ جات اور اونچے ٹبہ جات پر مشتمل ہے جن پر خودرو جڑی بوٹیاں اگی ہوئی ہیں۔

(ج) میانوالی فارسٹ ڈویژن میں دوران سال 2014-15 اور 2015-16 میں لگائے گئے رقبہ جات اور خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	کل رقبہ	خرچ
2014-15	294 ایکڑ	3742000/- روپے
2014-15	74.66Av Mile	27,25,090/- روپے
2015-16	272.91 ایکڑ	1,38,47,426/- روپے
2015-16	227.50Av Mile	1,04,82,350/- روپے

(د) میانوالی فارسٹ ڈویژن میں دوران سال15۔2014اور 16۔2015 میں68887 مکسر فٹ لکڑی فروخت کی گئی جس کی مالیت۔/42608609روپے ہے۔

(ہ) میانوالی فارسٹ ڈویژن میں اس وقت 1643.55مکسر فٹ لکڑی مالیتی۔/5,49,175 برائے فروخت موجود ہے۔ جو کہ کالا باغ رینج، کندیاں جنوبی سب ڈویژن اور لیاقت آباد سب ڈویژن میں موجود ہے۔

میانوالی: شکار گاہ کے لئے مختص رقبہ و دیگر تفصیلات

*8449:ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں کتنا رقبہ شکار گاہ کے لئے مختص ہے یہ رقبہ کس کس جگہ ہے؟

(ب) اس ضلع میں کون کون سے پرندے اور جانور پائے جاتے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں سال15–2014اور2016کے دوران پرندوں اور جانوروں کے شکار کرنے سے کتنی رقم پرائیویٹ افراد سے حاصل کی گئی؟

(د) اس ضلع میں کن کن افراد کو ان سالوں کے دوران شکار کی اجازت دی گئی؟

(ہ) کتنے افراد کو ان سالوں کے دوران غیر قانونی شکار کرنے پر گرفتار کیا گیا اور ان سے کتنی رقم بطور جرمانہ وصول کی گئی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع میانوالی میں نمل جھیل بطور شکار گاہ مرغابی1200ایکڑ رقبہ پر محیط ہے، اس کے علاوہ کوئی رقبہ بطور شکار گاہ مخصوص نہ ہے۔، علاوہ ازیں ضلع میں جنگلی حیات کی حسب ذیل محفوظ پناہ گاہیں ہیں:

1. چشمہ بیراج وائلڈ لائف سینکچوری81750ایکڑ زیر مشتمل ہے۔
2. ہرنولی پلانٹیشن وائلڈ لائف سینکچوری2196ایکڑ پر مشتمل ہے۔
3. کندیاں پلانٹیشن وائلڈ لائف سینکچوری19274ایکڑ پر مشتمل ہے۔

(ب) اس ضلع میں پائے جانے والے اہم جنگلی پرندے، جانور اور پرندے مندرجہ ذیل ہیں:

1. مقامی پرندے:

کالا تیتر، بھورا تیتر، ٹٹیری، کبوتر، فاختہ، بھٹ تیتر، بریل کبوتر، گدھ چیل، چڑیا، مینا، طوطے، کوا اور پہاڑی کوا وغیرہ وغیرہ۔

2. مہاجر پرندے:

بٹیر، مرغابی، تلیر، تلور، مگ، سوان، گیز، کونج، فالکن، پیلی کین وغیرہ وغیرہ۔

3. جانور:

اڑیال، چنکارہ ہرن، کچھوا، گیدڑ، بھیڑیا، لومڑی، گلہری، سیہہ، چوہے، جنگلی سور، سانپ، چھپکلی، انڈس ڈولفن، وغیرہ وغیرہ

(ج) ضلع میانوالی میں پرندوں اور جانوروں کے قانونی شکار کے لئے لائسنس فیس کی مد میں علاوہ ازیں غیر قانونی اور ناجائز شکار کی صورت میں چالانات کے ذریعے محکمانہ معاوضہ اور عدالتی جرمانہ کی مد میں بالترتیب حسب ذیل رقم وصول کی گئی:

سال	لائسنس فیس	محکمانہ معاوضہ	جرمانہ	ٹوٹل
2014	155500روپے	276450روپے	157700روپے	589650روپے
2015	289000روپے	400500روپے	30000روپے	719500روپے
2016	300000روپے	444950روپے	251000روپے	995950روپے

(د) ضلع میانوالی میں صرف ایک ہی گیم ریزرو نمل جھیل ہے جہاں پر خصوصی اجازت نامے کے ذریعے شکار کی اجازت دی جاتی ہے تاہم گزشتہ کئی سالوں سے اس شکار گاہ کے لئے کوئی اجازت نامہ جاری نہ کیا گیا ہے۔

(ہ) ان سالوں کے دوران جن افراد کے غیر قانونی شکار پر چالان مرتب کئے گئے اور ان سے رقم بطور جرمانہ وصول کی گئی ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

سال	کل چالان	ٹوٹل جرمانہ
2014	46	382450روپے
2015	62	430500روپے
2016	88	658450روپے

محکمہ جنگلات زمینداروں سے ٹیکس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*8961: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر جنگلات ، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ذاتی ذخیرہ جنگلات سے لکڑی فروخت کرنے پر محکمہ جنگلات زمینداروں سے ٹیکس وصول کرتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ٹیکس کس قانون کے تحت اور کس شرح سے وصول کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ جنگلات کے اہلکار ٹیکس تو وصول کرتے ہیں لیکن رسید نہیں دیتے؟

(د) کیا حکومت اس بے قاعدگی کو روکنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں یاور زمان):

(الف) محکمہ جنگلات ذاتی ذخیرہ جنگلات سے فروخت ہونے والی لکڑی کے ضمن میں زمینداروں سے کسی قسم کا ٹیکس وصول نہیں کرتا۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے کہ محکمہ جنگلات ٹیکس وصول نہیں کرتا۔

(ج) درست نہ ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے کہ محکمہ جنگلات ٹیکس وصول نہیں کرتا۔

(د) ایسی کوئی بے قاعدگی محکمہ جنگلات میں وقوع پذیر نہیں ہوئی۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع پاکپتن میں چھوٹے ڈیمز بنانے سے متعلقہ تفصیلات

86: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع پاکپتن میں چھوٹے ڈیم بنانے کا حکومت کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے؟

(ب) کتنے ڈیمز زیر تعمیر ہیں اور یہ کب تک پایۂ تکمیل کو پہنچیں گے؟

(ج) ان ڈیموں سے کتنے میگاواٹ بجلی میسر ہو گی؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) ضلع پاکپتن میں چھوٹے ڈیم بنانے کا حکومت کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے اور نہ ہی ضلع پاکپتن میں کوئی مناسب ڈیم بنانے کے لئے موجود ہے۔

(ب) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

کوٹ لکھپت لاہور: نالہ کو پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1200: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ المصطفیٰ کالونی نزد ریس کلب، کوٹ لکھپت لاہور سے گزرنے والا نالہ انتہائی خراب حالت میں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پختہ نہ ہونے کی وجہ سے اس نالے کا پانی قریبی گھروں میں داخل ہو رہا ہے جس سے مکان گرنا شروع ہو گئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ نالے کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) المصطفیٰ کالونی نزد ریس کلب کوٹ لکھپت لاہور سے گزرنے والی نہر خیرہ ڈسٹری بیوٹری ہے اور یہاں اس کی آر ڈی 300+76 ہے۔ اس کو واسا ڈرین کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ خراب نظر آتا ہے۔ فیروزپور روڈ کراسنگ سے لے کر ٹیل تک اربنائزیشن ہو گئی ہے اور رہائشی کالونیوں کا سیوریج اس نہر میں غیر قانونی طور پر ڈالا گیا ہے۔

(ب) اس نہر کے پانی میں رہائشی کالونیوں کے سیوریج کا پانی شامل ہو کر بارش کے دنوں میں over flow ہوتا ہے۔

(ج) چونکہ رہائشی کالونیوں کے سیوریج سسٹم نہ ہے اور تمام سیوریج نہر میں آتا ہے۔ اگر واسا الگ سے سیوریج سسٹم بنا لے تو اریگیشن ڈیپارٹمنٹ اس کو جلد پختہ کر دے گا۔

محکمہ جنگلات کے فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

1770: **میاں نصیر احمد:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

جنگلی حیات کو محفوظ کرنے کے لئے صوبہ میں کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور ان پر پچھلے تین مالی سالوں میں کتنے فنڈز کس کس جنگلی حیات اور علاقہ کے لئے مختص کئے گئے اور کتنے lapse ہوئے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں یاور زمان):

جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے محکمہ جنگلی حیات نے بہت سے اقدامات اٹھائے ہیں جن میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں:

I. 37 وائلڈ لائف سینکچوریز کا قیام

II. 24 گیم ریزروز کا قیام

III. 4 نیشنل پارکس کا قیام

IV. جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے صحرائے چولستان اور پوٹھوہار میں سپیشل وائلڈ لائف فورسز کا قیام

V. معدومی کے خطرے سے دوچار مقامی جنگلی حیات کی افزائش نسل کے لئے 4 چڑیا گھروں اور 14 وائلڈ لائف پارکس و بریڈنگ سنٹرز کا قیام

جبکہ جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے فنڈز انفرادی طور پر مختص نہیں کئے جاتے بلکہ محکمہ خزانہ کی طرف سے فنڈز مجموعی طور پر محکمہ کے لئے مختص کئے جاتے ہیں جن میں ملازمین کی تنخواہیں اور دیگر متفرق اخراجات شامل ہیں۔ محکمہ کے مختص شدہ فنڈز اور lapse ہوئے فنڈز کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

سال	جتنے فنڈز مختص کئے گئے	فنڈز جو Lapse ہوئے
2013-14	578877000/-	20017000/-
2014-15	636552000/-	24806000/-
2015-16	638422000/-	28168000/-

ضلع سرگودھا تحصیل بھیرہ کے راجباہ کلیان پور کی بھل صفائی سے متعلقہ تفصیلات

1807: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا راجباہ کلیان پور کی سالانہ بندی کب ہوتی ہے قبل ازیں ہر سال اس نہر کی بھل صفائی ہوتی تھی اب کتنے سالوں سے نہر کی بھل صفائی نہیں ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس راجباہ کے دونوں اطراف زرعی زمینیں موجود ہیں اور نہر کی بھل صفائی نہ ہونے کی وجہ سے نہر کا bed level اپ ہو چکا ہے دونوں اطراف کی زمینیں سیم زدہ ہو گئی ہیں؟

(ج) کیا حکومت 2017 کی سالانہ بندی کے دوران نہر کی بھل صفائی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) اس راجباہ کی سالانہ بندی ہر سال دسمبر میں ہوتی ہے مزید یہ کہ مذکورہ راجباہ کی سالانہ بندی سال 15-2014 میں بھل صفائی کا کام جو کہ 26-دسمبر 2014 سے 13-جنوری 2015 کے دوران ہوا اس سے قبل بھی اس نہر کی بھل صفائی کا کام ہوتا رہا ہے جبکہ closure period 2016 کے دوران کلیان پور کی بھل صفائی کے کام کا ٹینڈر اس ڈویژن میں لگایا گیا تھا اور ٹھیکیدار کے نام الاٹ بھی کر دیا گیا مگر ٹھیکیدار نے سالانہ closure period کے دوران کام نہ کروایا لہٰذا ٹھیکیدار کی earnest money جو کہ محکمہ کے پاس تھی وہ forfeit کر لی گئی۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ راجباہ کے دونوں اطراف زرعی زمینیں موجود ہیں۔ اس نہر کا bed level بھل صفائی نہ ہونے سے موقع پر ڈیزائن سے اپ نہ ہوا ہے اور نہ ہی زمین سیم زدہ ہوئی ہے۔

(ج) جی ہاں! سال 2017 کے دوران اس کی بھل صفائی کا کام کیا جائے گا۔

ضلع سرگودھا: تحصیل بھیرہ میں پانی چوری سے متعلقہ تفصیلات

1808: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا تحصیل بھیرہ میں محکمہ انہار کی جانب سے کلیان پور راجباہ پر موگے توڑنے اور پانی چوری کے پچھلے تین سال کے دوران کتنے کیس پکڑے گئے، کتنی ایف آئی آر درج کروائی گئیں اور ان پر کیا کارروائی ہوئی؟

(ب) اس راجباہ پر کتنے افراد کے خلاف ایک سے زائد مرتبہ پانی چوری اور موگہ جات توڑنے کے مقدمات درج ہوئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

(ج) مذکورہ بالا عرصہ میں کتنے افراد پر کتنا تاوان عائد کیا گیا اور تاوان کی مد میں کتنی رقم اکٹھی ہوئی اور یہ کہاں خرچ کی گئی؟

(د) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران محکمہ کے کتنے ملازم پانی چوری کرنے اور موگہ جات توڑنے کے جرم یا معاونت میں ملوث پائے گئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) ضلع سرگودھا تحصیل بھیرہ میں محکمہ انہار کی جانب سے کلیان پور راجباہ پر موگے توڑنے اور پانی چوری کے پچھلے تین سال کے دوران تین کیس پکڑے گئے۔ ان پکڑے گئے افراد کے خلاف دفعہ 70 کے تحت 11 ہزار روپے جرمانہ کیا گیا۔

(ب) ایک سے زائد مرتبہ ایسا کوئی کیس نہیں پکڑا گیا۔

(ج) اس عرصہ کے دوران دس افراد کے خلاف تاوان عائد ہوا اور تاوان کی مد میں -/19500 روپے موصول ہوئے جو کہ خزانہ سرکار میں جمع ہوئے۔

(د) اس عرصہ کے دوران محکمے کا کوئی ملازم ایسی کسی کارروائی میں ملوث نہ پایا گیا اور نہ ہی اس عرصہ میں کوئی FIR درج ہوئی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں محمد اسلم اقبال!

ارسا(IRSA) کے لئے پنجاب کا نمائندہ تعینات کرنے کا مطالبہ

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آج محکمہ آبپاشی کے سوالات کے جوابات تھے تو جنوری 2017 سے IRSA کے اندر پنجاب کا نمائندہ نہیں ہے۔ میں آپ کے توسط سے حکومتی بنچوں سے request کرتا ہوں کہ مہربانی کر کے IRSA کے اندر اپنا نمائندہ فوری طور پر تعینات کریں تاکہ پانی کی تقسیم مناسب طور پر ہو سکے کیونکہ ٹیل پر کسان کو پانی نہیں مل رہا جس کی وجہ سے ہماری حق تلفی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر آبپاشی! میاں محمد اسلم اقبال کے پوائنٹ آف آرڈر کا جواب دیں۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! ہم نے اس معاملے کو take up کیا ہوا ہے اور اُس پر انٹرویوز کے بعد summary move ہو چکی ہے اور جلدی اُس کی تعیناتی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں محمد رفیق!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ 1985 کی اسمبلی میں وزیر جنگلات، سردار عارف رشید بڑے فخر سے یہ بات کہتے تھے کہ محکمہ جنگلات حکومت کو آمدنی فراہم کرتا ہے تو کیا آج کا محکمہ جنگلات سفید ہاتھی ہے کہ یہ حکومت کو آمدنی اکٹھی کر کے نہیں دیتا؟

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں آپ کو اس کا جواب لے دیں گے۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب رمیش سنگھ اروڑا!

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! ہمارے ایوان کی معزز ممبر محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری دو تین روز سے walk out پر ہیں تو آپ کسی معزز منسٹر یا کسی معزز ممبر کو حکم دیں کہ وہ محترمہ سے request کر کے ایوان میں واپس لے آئیں۔

جناب سپیکر: جی، رانا محمد ارشد صاحب! آپ اس معاملے میں محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری سے بات کر کے ایوان میں واپس لے آئیں۔

معاونِ خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: سید حسین جہانیاں گردیزی تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس برائے استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

تحاریک استحقاق نمبر 12، 14، 25، 31 اور 44 بابت سال 2016 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

سید حسین جہانیاں گردیزی: جناب سپیکر! میں

تحاریک استحقاق نمبر 12، 14، 25، 31 اور 44 بابت سال 2016 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، جناب آصف محمود مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

زیرو آور نوٹس نمبر 175 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Zero Hour Notice No.175 moved by Mian Muhammad Kazim Ali Pirzada, MPA (PP-273).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Zero Hour Notice No.175 moved by Mian Muhammad Kazim Ali Pirzada, MPA (PP-273).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Zero Hour Notice No.175 moved by Mian Muhammad Kazim Ali Pirzada, MPA (PP-273).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب امجد علی جاوید مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون ممانعت شیشہ سموکنگ پنجاب 2014، میڈیکل / سرجیکل آئٹیمز کی خریداری میں بدعنوانی اور بے ضابطگی کے حوالے سے پوائنٹ آف آرڈر، تحریک التوائے کار نمبر 618، نشان زدہ سوالات نمبر 3020، 3559، 7148 اور زیرو آرنوٹس نمبر 176 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No.6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad MPA (PP-143).

2. Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA, Leader of Opposition on a Point of Order regarding allegations of Corruption/Irregularities in procurement of medical /surgical items.
3. Adjournment Motion No.618 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).
4. Starred Question No. 3020 asked by Mrs Nighat Sheikh, MPA (W-347).
5. Starred Question No.3559 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222).
6. Starred Question No.7148 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357).
7. Zero Hour No.176 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: اس کمیٹی کو پہلے بھی دو ماہ کے لئے وقت دیا گیا تھا۔ کمیٹی نے کیا کام کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! شیشہ سموکنگ بل پر کافی کام ہو چکا ہے لیکن محکمہ کی طرف سے بار بار request کی جاتی رہی ہے جس وجہ سے delay ہوا ہے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No.6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad MPA (PP-143).
2. Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA, Leader of Opposition on a Point of Order regarding allegations of Corruption/Irregularities in procurement of medical /surgical items.

3. Adjournment Motion No.618 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).
4. Starred Question No. 3020 asked by Mrs Nighat Sheikh, MPA (W-347).
5. Starred Question No.3559 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222).
6. Starred Question No.7148 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357).
7. Zero Hour No.176 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No.6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad MPA (PP-143).
2. Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA, Leader of Opposition on a Point of Order regarding allegations of Corruption/Irregularities in procurement of medical /surgical items.
3. Adjournment Motion No.618 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).
4. Starred Question No. 3020 asked by Mrs Nighat Sheikh, MPA (W-347).
5. Starred Question No.3559 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222).
6. Starred Question No.7148 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357).

7. Zero Hour No.176 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 7621 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No.7621 asked by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA (PP-148).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No.7621 asked by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA (PP-148).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No.7621 asked by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA (PP-148).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: چودھری شبیر احمد مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 8288 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری شبیر احمد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No.8288 asked by Mr Muhammad Arshad Malik Advocate, MPA (PP-222).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No.8288 asked by Mr Muhammad Arshad Malik Advocate, MPA (PP-222).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No.8288 asked by Mr Muhammad Arshad Malik Advocate, MPA (PP-222).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: ڈاکٹر مراد راس مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحریک التوائے کار نمبر 1093، نشان زدہ سوالات نمبر 2588، 3539، 4980، 7169، 7677 اور 7681 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. Adjournment Motion No. 1093 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).
2. Starred Question No.2588 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356).
3. Starred Question No. 3539 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222).
4. Starred Question No.4980 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369).
5. Starred Question No.7169 asked by Mr Abdul Majeed Khan Niazi, MPA (PP-262).
6. Starred Question No.7677 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).
7. Starred Question No.7681 asked by Haji Imran Zafar, MPA (PP-111).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. Adjournment Motion No. 1093 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).
2. Starred Question No.2588 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356).
3. Starred Question No. 3539 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222).

4. Starred Question No.4980 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369).
5. Starred Question No.7169 asked by Mr Abdul Majeed Khan Niazi, MPA (PP-262).
6. Starred Question No.7677 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).
7. Starred Question No.7681 asked by Haji Imran Zafar, MPA (PP-111).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. Adjournment Motion No. 1093 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).
2. Starred Question No.2588 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356).
3. Starred Question No. 3539 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222).
4. Starred Question No.4980 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369).
5. Starred Question No.7169 asked by Mr Abdul Majeed Khan Niazi, MPA (PP-262).
6. Starred Question No.7677 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).
7. Starred Question No.7681 asked by Haji Imran Zafar, MPA (PP-111).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب محمد زبیر خان مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد زبیر خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 (Bill No.5 of 2016) moved by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 (Bill No.5 of 2016) moved by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 (Bill No.5 of 2016) moved by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ممبران اسمبلی کی تنخواہوں میں اضافے کا مطالبہ

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ کی خدمت میں پہلے بھی درخواست کی تھی کہ خیبر پختونخوا اور تمام اسمبلیوں کے ممبران بشمول سپیکر صاحبان، ڈپٹی سپیکر صاحبان اور وزراء کی تنخواہوں میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ پنجاب اسمبلی کے ممبران کے ساتھ ایسا ناروا سلوک کیوں ہے؟ تمام اسمبلیوں کے ممبران کے equal rights ہوتے ہیں۔ آپ کی خدمت میں دوبارہ درخواست کی جاتی ہے کہ اس پر غور فرمایا جائے۔ اس حوالے سے پہلے بھی رانا صاحب کو تمام lists پوری کر کے دے دی گئی ہیں۔ ہماری درخواست پر ضرور غور کیا جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! basic rights سب کے برابر ہوتے ہیں۔ آپ جو بات کر رہی ہیں وہ اس زمرے میں نہیں آتی۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! کسی ایک صوبہ کے برابر تو تنخواہ کی جانی چاہئے۔ خیبر پختونخوا میں ممبر کی تنخواہ -/1,60,000 روپے ہے اور سندھ میں -/1,75,000 روپے ہے۔ ہماری تنخواہیں بھی بڑھائی جانی چاہئیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں اس پر بائیکاٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کس بات پر بائیکاٹ کر رہے ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں ایوان میں تنخواہوں کے بارے میں بات کرنے پر بائیکاٹ کر رہا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف میاں محمد اسلم اقبال بائیکاٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کی بات ریکارڈ ہو گئی ہے لیکن وزیر خزانہ یہاں نہیں ہیں۔ جی، راجہ شوکت عزیز بھٹی!

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! اس سے پہلے بھی یہاں یہ issue discuss ہوتا رہا ہے۔ اس حوالے سے سب سے بڑی زیادتی یہ ہے کہ elected members کا اپنا privilege ہوتا ہے اور ساری دنیا کی یہ روایت ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ کے privilege میں کوئی کمی نہیں آتی۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔ ساری دنیا میں ایک روایت ہے کہ constitution صوبے کی ہو یا سنٹر کی پارلیمنٹ ہو اس کی جو constitutional post ہوتی ہے اس ایک ڈالر یا ایک cent اسمبلی ممبرز کے privilege کی وجہ سے کیونکہ وہ گورنمنٹ کے elected نمائندے اور کمیونٹی ورکر ہوتے ہیں۔ ہمارے ساتھ پہلے ہی یہ زیادتی ہوئی کہ اسے servant structure کے ساتھ جوڑ دیا گیا جو ہمارا right بنتا ہے وہ ہم نہیں مانگتے بلکہ جو لوگ ہمیں ووٹ دے کر یہاں بھیجتے ہیں یہ ان کا استحقاق ہے ان کی وجہ سے ہمیں عزت ملتی ہے۔ مہربانی کر کے اس پر ایوان کوئی compromise نہیں کرے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: کیا یہاں پر وزیر خزانہ صاحبہ موجود ہیں تاکہ وہ اپنی بات کریں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! Constituency wise elected members ہوں یا پھر reserved seats پر آئیں ان تمام کے equal rights ہیں۔ Everybody has an equal right.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس ضمن میں یہ عرض کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، منسٹر صاحب کی بات سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! کہ ممبرز کی جو salary, perks and privileges ہیں ان سے متعلق یہ روایت رہی ہے کہ ہر مرتبہ اس پر غور کر کے ان میں اضافہ زیر غور لایا جاتا ہے۔ آپ کے علم میں ہے کہ اس مرتبہ جو ہمارے پارلیمانی لیڈرز ہیں ان سب پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی انہوں نے کافی غور و خوض کے بعد ایک اضافہ منظور کیا اور اس اضافے کو جس

طرح سے انہوں نے approve کیا تھا اسی کے مطابق گورنمنٹ نے اس کی approval دے دی۔ وہ اضافہ implement ہو چکا ہے اور اس میں یہ ایک بات طے کی گئی تھی کہ آئندہ سے یہ اضافہ پانچ، چھ یا آٹھ سال بعد کیا جاتا ہے تو ایک hue and cry ہوتا ہے کہ دیکھیں کہ یہ بہت اضافہ کیا گیا ہے یہ خود ہی اپنی salaries میں اضافہ کر لیتے ہیں تو اس کے لئے یہ طے ہوا تھا ہر سال جیسا کہ دوسرے ملازمین کی تنخواہیں دس یا پندرہ فیصد بڑھتی ہیں تو اس کے ساتھ ان کی بھی تنخواہوں میں اضافہ کر دیا جایا کرے گا اور اس کے علاوہ کوئی اضافہ نہیں کیا جائے گا۔ اب اگر یہ دوست اس سے ہٹ کر کوئی بات کر رہے ہیں تو میں یہی گزارش کروں گا کہ یہ فیصلہ اور اس سے پہلے پارلیمانی لیڈرز کی کمیٹی میں ہوا تھا یہ دوبارہ بیٹھ جائیں اگر دوبارہ کوئی اتفاق رائے سے متفقہ طور پر اگر کوئی سفارش کریں گے تو آپ کی راہنمائی میں گورنمنٹ اس کو زیر غور لا کر جو بھی مناسب فیصلہ ہوا وہ کر لیا جائے گا۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس ایوان کے ممبران کا معاملہ service structure کے ساتھ نہ جوڑا جائے۔ یہ ایوان کا اپنا privilege ہے یہ ساری دنیا کی ایک روایت چلی آ رہی ہے اس سے ہٹ کر ایک نیا سسٹم نہ بنایا جائے۔ مہربانی کر کے اس کو service structure میں نہیں بلکہ جو صوبے کی constitutional highest post ہے اس کے اعتبار سے ہم ایوان کو Supreme House of Province کہتے ہیں اس حساب سے اس پر غور ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! پارلیمانی پارٹی کے جتنے لیڈر صاحبان ہیں ان کو بلا لیں گے تو پھر وہاں جو بات ہو گی وہ آپ کے سامنے آ جائے گی۔ آپ ایسے ہی اس پر اعتراض نہ کریں۔ پارلیمانی لیڈرز نے جو فیصلہ کیا ہے اس کے ہوتے ہوئے یہ بات اچھی نہیں لگتی۔ آپ ایسے نہ کریں۔ بڑی مہربانی۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ہم بھی عوامی نمائندے ہیں اور وہ بھی عوامی نمائندے ہیں تو اس حوالے سے رُول یہ کہتا ہے کہ یہاں بھی اضافہ کیا جائے۔ شکریہ

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 4/17 جناب خرم شہزاد کی ہے یہ جناب خرم شہزاد نے پیش کی تھی۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا اس تحریک استحقاق کا جواب موصول ہو گیا ہے؟

کمشنر اور ڈی سی او فیصل آباد کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ نامناسب روّیہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق جناب انعام اللہ خان نیازی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، اللہ خیر کرے۔ میں پہلے آپ کا پوائنٹ آف آرڈر لیتا ہوں۔ جی، آصف محمود صاحب!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں آپ کی اور اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، یہ کون سا اہم مسئلہ ہے؟ جی، آصف صاحب کی طرف سے انتہائی اہم بات ہو رہی ہے۔ آرڈر پلیز۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پچھلے دنوں میرا ایک سوال کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ سے متعلق تھا۔ راولپنڈی میں غیر قانونی بلڈنگز کے حوالے سے وہ آپ کی شفقت کی وجہ سے سٹینڈنگ کمیٹی کو refer ہوا تھا۔ سٹینڈنگ کمیٹی میں جب یہ matter آیا تو اس کے اگر آپ minutes دیکھیں تو اس میں ڈیپارٹمنٹ کے اپنے لوگوں اور سوسائٹی کے MC کے لوگوں نے بڑے بڑے انکشافات کئے کہ راولپنڈی میں ایک پراپرٹی مافیا ہے جس کے شر سے کوئی بھی شخص محفوظ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آصف محمود! آپ کہاں کی بات کر رہے ہیں؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں ائرپورٹ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی راولپنڈی کی بات کر رہا ہوں۔ میں حیران ہوں کہ جب یہ matter سٹینڈنگ کمیٹی میں آیا تو ڈیپارٹمنٹ نے اس چیز کو indorse کیا کہ یہ illegal buildings ہیں جو کہ وہاں residential areas میں تعمیر کی جا رہی ہیں۔ سٹینڈنگ کمیٹی کی بارہا directions کے باوجود۔۔۔

جناب سپیکر: آصف صاحب! جب اس کی رپورٹ آئے گی پھر اس کے بعد آپ کی بات سنیں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری ذرا گزارش سن لیں۔ میں جہاں پر آپ کی توجہ چاہ رہا ہوں میں وہ بات کروں گا کہ سٹینڈنگ کمیٹی کی طرف سے بارہا directions گئیں کہ ان illegal buildings کی تعمیرات کور کروایا جائے۔ اس کے نتیجے میں ہوتا کیا ہے کہ ۔۔۔

جناب سپیکر: آصف صاحب! کمیٹی جو رپورٹ دے گی اس کے مطابق ہم عمل کریں گے۔ مہربانی

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، اب تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 529 راجہ شوکت عزیز بھٹی کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

لوکل کونسلز کی ڈسپنسریوں میں تعینات ڈاکٹرز و دیگر عملہ کی پروموشن کا مطالبہ

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب بھر میں 60 کی دہائی سے لوکل کونسلز کے تحت ڈسپنسریاں قائم ہیں جو پنجاب کی ایک وسیع و عریض آبادی کو cater کر رہی ہیں۔ حکومت پنجاب کے میڈیکل کالجز سے highly qualified ڈاکٹرز کو یہاں تعینات کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ یہاں ڈسپنسرز، LHVs، مڈوائف، ویکسینیٹرز، نائب قاصد، چوکیدار اور سینٹری ورکرز تعینات کئے گئے۔ پہلے تو ان highly qualified ڈاکٹرز کو B cadre قرار دے کر ان کی اسامیوں کو dying cadre میں تبدیل کر دیا گیا جس وجہ سے اس وقت ڈاکٹرز کی 250 اسامیاں خالی پڑی ہیں اور ڈاکٹرز نہ ہونے کی وجہ سے لوگ مقامی سطح پر ہیلتھ کی سہولت سے محروم ہیں اور انہیں بھاری اخراجات اٹھا کر دور کے شہروں کے ہسپتالوں میں جانا پڑتا ہے جو ان کے بس میں نہیں ہے۔ ان ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز کو ملازمت کرتے ہوئے پچیس پچیس سال گزر چکے ہیں لیکن وہ جیسے گریڈ 17 میں آئے تھے آج بھی گریڈ 17 میں ہی بیٹھے ہیں اور پانچ چھ ڈاکٹر تو پروموشن کی آس لئے اس دُنیا سے بھی چلے گئے ہیں۔ ان ڈسپنسریوں میں کام کرنے والے ملازمین میں سے اگر کوئی دوران ملازمت وفات پا جاتا ہے تو اسے پنشن اور دیگر واجبات دیئے جاتے ہیں اور نہ ہی ان کے کسی بچے کو رُول A-17 کے تحت adjust کیا جاتا ہے حالانکہ نہ صرف پنجاب میں بلکہ پاکستان بھر میں اس

قانون پر عملدرآمد کیا جاتا ہے تاکہ مرنے والے ملازم کی فیملی پریشان نہ ہو اور ان کا چولہا جلتا رہے لیکن ان بے کس ملازمین کا اس حوالے سے کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ کوئی بھی متعلقہ محکمہ ان کا والی وارث نہیں ہے۔ ان ڈسپنسریوں میں کام کرنے والے ملازمین نے حصول انصاف، اپنی پروموشن اور باقی حقوق حاصل کرنے کے لئے ہر متعلقہ دروازہ کھٹکھٹایا لیکن سب بے سود، انصاف دینا تو کجا ان کی تو کسی متعلقہ ذمہ دار نے بات تک نہیں سنی۔ جس سے پنجاب بھر میں لوکل کونسلز کی ڈسپنسریوں میں کام کرنے والے انتہائی پریشانی کے عالم میں ہیں اور ان میں سخت تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب آنے تک pending کیا جاتا ہے۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! ایسے تحریک کمیٹی کے سپرد نہیں ہوتی۔ مہربانی۔ اب وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان میڈیا کارکنوں کی تنخواہوں اور سروس سٹرکچر کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صحافیوں اور میڈیا کارکنوں کی تنخواہوں اور سروس سٹرکچر کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صحافیوں اور میڈیا کارکنوں کی تنخواہوں اور سروس سٹرکچر کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صحافیوں اور میڈیا کارکنوں کی تنخواہوں اور سروس سٹرکچر کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

الیکٹرانک میڈیا کے صحافیوں کے لئے سروس سٹرکچر تشکیل دینے، تنخواہوں، اوقات کار اور میڈیکل الاؤنس جیسی مراعات کا مطالبہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان پیمرا اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پرنٹ میڈیا میں نافذ نیوز پیپرز ایمپلائز ایکٹ کی طرز پر الیکٹرانک میڈیا کے صحافیوں اور کارکنوں کے لئے سروس سٹرکچر تشکیل دیا جائے جس میں ان کی تنخواہوں، اوقاتِ کار اور میڈیکل الاؤنس سمیت تمام مراعات شامل ہوں۔

یہ ایوان روزنامہ "خبریں"، "ڈیلی ٹائمز"، "چینل 5" اور "چینل 7" سمیت دیگر پرنٹ والیکٹرانک میڈیا چینلز سے ملازمین کی چھانٹیوں کے اقدامات اور تنخواہوں کی عدم ادائیگی کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

یہ ایوان سمجھتا ہے کہ پرنٹ والیکٹرانک میڈیا میں ملازمین کو تنخواہوں کی عدم ادائیگی اور تاخیر کا کلچر صحافت کے مقدس شعبے کی توہین اور ملازمین اور ان کی families کے ساتھ سخت ناانصافی اور ظلم ہے۔

یہ ایوان سمجھتا ہے کہ ایسے اقدامات سے مثبت صحافت پنپ سکتی ہے اور نہ ہی انصاف پر مبنی معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے اس لئے یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ تمام ملازمین کو اُن کی ملازمت پر بحال کیا جائے اور ان کی تنخواہوں و دیگر واجبات کی ادائیگی کو یقینی بنایا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان پیمرا اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پرنٹ میڈیا میں نافذ نیوز پیپرز ایمپلائز ایکٹ کی طرز پر الیکٹرانک میڈیا کے صحافیوں اور کارکنوں کے لئے سروس سٹرکچر تشکیل دیا جائے جس میں ان کی تنخواہوں، اوقاتِ کار اور میڈیکل الاؤنس سمیت تمام مراعات شامل ہوں۔

یہ ایوان روزنامہ "خبریں"، "ڈیلی ٹائمز"، "چینل 5" اور "چینل 7" سمیت دیگر پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا چینلز سے ملازمین کی چھانٹیوں کے اقدامات اور تنخواہوں کی عدم ادائیگی کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

یہ ایوان سمجھتا ہے کہ پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا میں ملازمین کو تنخواہوں کی عدم ادائیگی اور تاخیر کا کلچر صحافت کے مقدس شعبے کی توہین اور ملازمین اور ان کی families کے ساتھ سخت ناانصافی اور ظلم ہے۔

یہ ایوان سمجھتا ہے کہ ایسے اقدامات سے مثبت صحافت پنپ سکتی ہے اور نہ ہی انصاف پر مبنی معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے اس لئے یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ تمام ملازمین کو اُن کی ملازمت پر بحال کیا جائے اور ان کی تنخواہوں و دیگر واجبات کی ادائیگی کو یقینی بنایا جائے۔"

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی اہم قرارداد ہے کیونکہ ہمارے صحافی بھائیوں کے ساتھ مسلسل زیادتیاں ہوتی ہیں اور الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا کے جو بڑے بڑے Houses ہیں، یہ جب چاہیں جس وقت چاہیں صحافیوں کو برطرف بھی کرتے ہیں اور کئی کئی ماہ کی تنخواہیں بھی نہیں دیتے لیکن انہیں کوئی روکنے، پوچھنے اور ٹوکنے والا نہیں ہوتا۔ یہ خود تو کروڑوں روپے کا بزنس کرتے ہیں لیکن جن workers کی بنیاد پر اُن کی شبانہ روز محنت کی وجہ سے، جو اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر یہ کوریج کرتے ہیں اور ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ صحافی اپنی ذمہ داریوں کے دوران شہید

ہوئے ہیں، زخمی ہوئے ہیں اور چوٹیں بھی لگی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی ضروری قرارداد ہے لہٰذا ہم اپوزیشن کی طرف سے اس کی بھرپور تائید اور حمایت کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے بالکل اسی طرح کی قرارداد دی تھی جو اسمبلی کے role پر بھی ہے لیکن اس کو ایک طرف رکھتے ہوئے نئے سرے یہ قرارداد یہاں پر آئی ہے۔

جناب سپیکر: کیا آپ اس کی مخالفت کرنا چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! نہیں، میں اس کی مخالفت نہیں کر رہا بلکہ یہ عرض کر رہا ہوں کہ میں اس قرارداد کے اندر یہ add کروانا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ بااختیار ہے لہٰذا گورنمنٹ کی طرف سے اس حوالے سے باقاعدہ قانون سازی کر کے ایکٹ منظور کیا جائے لیکن اس طرح کی قراردادوں کا گورنمنٹ کی طرف سے آنا سمجھ میں نہیں آتا۔ بات یہ ہے کہ آگے بڑھ کر اس پر قانون سازی کریں اور یہ ایکٹ بن جائے۔

جناب سپیکر: اس میں ایسا کوئی نکتہ نہیں ہے جو آپ کو سمجھ نہ آسکے۔ آپ اس کے حق میں ہیں یا خلاف ہیں اِس پر بات کریں۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان پیمرا اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پرنٹ میڈیا میں نافذ نیوز پیپرز ایمپلائز ایکٹ کی طرز پر الیکٹرانک میڈیا کے صحافیوں اور کارکنوں کے لئے سروس سٹرکچر تشکیل دیا جائے جس میں ان کی تنخواہوں، اوقاتِ کار اور میڈیکل الاؤنس سمیت تمام مراعات شامل ہوں۔
>
> یہ ایوان روزنامہ "خبریں"، "ڈیلی ٹائمز"، "چینل 5" اور "چینل 7" سمیت دیگر پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا چینلز سے ملازمین کی چھانٹیوں کے اقدامات اور تنخواہوں کی عدم ادائیگی کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا میں ملازمین کو تنخواہوں کی عدم ادائیگی اور تاخیر کا کلچر صحافت کے مقدس شعبے کی توہین اور ملازمین اور ان کی families کے ساتھ سخت ناانصافی اور ظلم ہے۔

یہ ایوان سمجھتا ہے کہ ایسے اقدامات سے مثبت صحافت پنپ سکتی ہے اور نہ ہی انصاف پر مبنی معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے اس لئے یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ تمام ملازمین کو اُن کی ملازمت پر بحال کیا جائے اور ان کی تنخواہوں و دیگر واجبات کی ادائیگی کو یقینی بنایا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ پہلے بھی پوائنٹ آف آرڈر پر آ چکے ہیں۔ آپ کیا کرتے ہیں؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! تحریک التوائے کار صرف ایک ہی پڑھی گئی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: میری بھی تحریک التوائے کار ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ابھی تحریک التوائے کار کا ٹائم ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری بھی تحریک التوائے کار ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ چاروں صاحبان دے دیں تو کل take up کر لیں گے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں نے بڑی اہم بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ایجنڈے پر آپ ہی کی قراردادیں ہیں، اگر آپ چاہتے ہیں تو میں آگے بولتا ہوں ورنہ نہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں نے صرف ایک منٹ کی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: مجھے پہلے یہ پڑھنے دیں پھر اس کے بعد بات کر لیجئے گا۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ پہلے ہم مورخہ 25- اپریل 2017 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی زیر التواء قرارداد محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے۔ جی، محترمہ!

صوبہ میں عطائی معالجوں کے خلاف ٹھوس اقدامات کا مطالبہ

محترمہ شنیلا رُوت: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ عطائی معالج لوگوں میں موت بانٹنے میں مصروف ہیں اور ان کی وجہ سے کئی افراد معذور ہو چکے ہیں یا موت کے منہ میں چلے گئے ہیں لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر میں عطائی معالجوں کے خلاف ٹھوس اقدامات کئے جائیں اور ان کے غیر قانونی کلینک بند کئے جائیں نیز انہیں گرفتار کر کے سخت سزا دی جائے۔"

(اس مرحلہ پر پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری) بائیکاٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئیں)

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ عطائی معالج لوگوں میں موت بانٹنے میں مصروف ہیں اور ان کی وجہ سے کئی افراد معذور ہو چکے ہیں یا موت کے منہ میں چلے گئے ہیں لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر میں عطائی معالجوں کے خلاف ٹھوس اقدامات کئے جائیں اور ان کے غیر قانونی کلینک بند کئے جائیں نیز انہیں گرفتار کر کے سخت سزا دی جائے۔"

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں اس کو oppose تو نہیں کر رہا لیکن تھوڑی سی amendment ہونے والی ہے۔

جناب سپیکر: کیا amendment ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! صوبہ بھر کے عطائی معالجوں کے خلاف ٹھوس اقدامات کئے جائیں یہاں پر لفظ ٹھوس سے پہلے لفظ "مزید" add کر دیا جائے کیونکہ حکومت already ان کے خلاف کارروائی کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ آخر پر یہ ترمیم کر دی جائے کہ "مروجہ قوانین کے تحت گرفتار کر کے قانونی کارروائی کی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ ترمیمی قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ عطائی معالج لوگوں میں موت بانٹنے میں مصروف ہیں اور ان کی وجہ سے کئی افراد معذور ہو چکے ہیں یا موت کے منہ میں چلے گئے ہیں لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر میں عطائی معالجوں کے خلاف مزید ٹھوس اقدامات کئے جائیں اور ان کے غیر قانونی کلینک بند کئے جائیں نیز انہیں مروجہ قوانین کے تحت گرفتار کر کے سخت سزا دی جائے۔"

(ترمیم شدہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اگلی قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے لیکن ان کی طرف سے request آئی ہے کہ اس قرارداد کو pending کیا جائے لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! قراردادوں کے بعد اجلاس ختم کر دیا جائے گا تو مہربانی کر کے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر صرف ایک منٹ کے لئے بات کرنے دیجئے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ نے اجلاس ختم کرنا ہو گا وہ علیحدہ بات ہے۔ ویسے ابھی ایسا کوئی پروگرام نہیں ہے۔ پہلی قرارداد ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

زرعی آمدن پر انکم ٹیکس کی حد -/80,000 روپے سے بڑھا کر 4 لاکھ روپے کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ تاجر برادری کی طرح زرعی آمدن پر انکم ٹیکس کی حد -/80000 روپے سے بڑھا کر 4 لاکھ روپے کی جائے نیز ساڑھے بارہ ایکڑ تک زرعی انکم ٹیکس میں مکمل چھوٹ دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ تاجر برادری کی طرح زرعی آمدن پر انکم ٹیکس کی حد -/80000 روپے سے بڑھا کر 4 لاکھ روپے کی جائے نیز ساڑھے بارہ ایکڑ تک زرعی انکم ٹیکس میں مکمل چھوٹ دی جائے۔"

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت پنجاب نے پہلے ہی ایگریکلچر کمیشن تشکیل دے دیا ہے جس میں یہ بھی زیر بحث ہے اور کمیشن اس پر اپنی سفارشات مرتب کر رہا ہے۔ انشاء اللہ جو بھی سفارشات ہوں گی وہ حکومت کو پیش ہوں گی اور انہیں مثبت طریقے سے دیکھا جائے گا۔ یہ قرارداد بھی اسی کا ایک حصہ اور ضمن ہے تو میری گزارش ہے کہ کمیشن کی سفارشات آنے تک اسے pending کر دیا جائے۔ اگر ضرورت ہوئی تو پھر پیش ہو جائے گی کیونکہ کمیشن پہلے ہی اس پر کام کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ ایک طرف تو حکومت کہہ رہی ہے کہ ہم اسی طرح کی سفارشات کو مرتب کر رہے ہیں جو کہ ایک اچھی بات ہے۔ اگر میری طرف سے یہ بات آ جائے گی اور ایوان اس قرارداد کو پاس کر دے گا، یہ حکومت کے لئے کوئی سو فیصد mandatory نہیں ہوتا لیکن ایک دفعہ ایوان میں یہ بات آ جائے تو ایوان کی طرف سے ایک اچھا message جائے گا اس لئے میری درخواست ہے کہ اس قرارداد کو پاس ہونے دیا جائے اور کمیشن کی جو بھی سفارشات آئیں۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! قرارداد کے پاس فیل کی بات تو بعد میں کریں گے فی الحال اس قرارداد کو کمیشن کی سفارشات آنے تک pending کر لیا جائے لہذا اسے pending کیا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں محترم ڈاکٹر صاحب کے علم میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ زرعی انکم ٹیکس تو نافذ ہی نہیں ہے۔ یہ کس زرعی انکم ٹیکس کی بات کر رہے ہیں؟ Land based tax وصول کیا جا رہا ہے اور زرعی انکم ٹیکس اس وقت وصول نہیں کیا جا رہا ہے کیونکہ وہ نافذ ہی نہیں ہے۔ اس پر ایگریکلچر کمیشن میں بات ہو رہی ہے۔ حکومت نے یہ offer دی ہے کہ اس کی ceiling -/80000 روپے سے بڑھا کر چار لاکھ روپے کر دیتے ہیں تو پھر اس کو نافذ کر دیا جائے لیکن اس پر بھی reservation ہے۔ وہاں پر ہمارے کسان بھائی اور زمینداروں کی طرف سے بڑی strong resentment ہے اور وہ کہتے ہیں کہ آپ ہمیں اس چکر میں نہ لائیں اور اس ریٹرن فائل کرنے والے معاملے میں نہ ڈالا جائے۔

جناب سپیکر! وہ کہتے ہیں کہ ابھی آپ اس کو land based ہی رہنے دیں۔ ابھی اس وقت تو یہ ٹیکس نافذ ہی نہیں ہے اور -/80000 یا چار لاکھ روپے والا معاملہ تو اس وقت آئے گا جب یہ نافذ ہو گا۔ جہاں تک ساڑھے بارہ ایکڑ پر ٹیکس کا معاملہ ہے تو ساڑھے بارہ ایکڑ رقبے پر تو ٹیکس کی مکمل چھوٹ ہے اور جس بات کا وجود ہی نہیں ہے اس کو قرارداد میں دہرایا گیا ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس کو pending ہونے دیں۔ آپ اپنا بھی وقت خراب کر رہے ہیں اور اس ایوان کا بھی وقت خراب ہو رہا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں رانا صاحب کی بات کو مکمل طور پر چیلنج کرتا ہوں۔ بہاولپور میں زرعی انکم ٹیکس وصول ہوا ہے جس کی میں اگلے اجلاس میں رسیدیں لے کر آؤں گا۔ یہ ایسے ہی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس کو pending کر لیتے ہیں اور آپ رسید دے دینا۔

(اذان ظہر)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری قرارداد کا جس طرح گول مول کر کے جو حشر کیا ہے تو میں اس پر اس ایوان سے ٹوکن بائیکاٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر سید وسیم اختر معزز ایوان سے ٹوکن بائیکاٹ کر گئے)

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ایسے اچھا نہیں لگتا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب اگر کسی point scoring کے معاملے میں ہیں تو اس حوالے سے میں کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن یہ حقیقت ہے۔ یہ جو کہہ رہے ہیں ناں کہ میں چیلنج کرتا ہوں تو معاملہ یہ ہے کہ بعض لوگ جو انکم ٹیکس کی ریٹرن فائل کرتے ہیں، اس میں وہ کہتے ہیں کہ میری تین فیکٹریاں تھیں جہاں سے مجھے 50 لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے لہٰذا وہاں سے مجھے کوئی income نہیں ہوئی۔ یہ میں نے 200 ایکڑ زمین خریدی ہوئی تھی وہاں پر میں کاشت کرتا ہوں جہاں سے مجھے پانچ کروڑ روپے انکم ہو گئی ہے اور یہ income ٹیکس فری ہے۔ ان لوگوں کو انکم ٹیکس لگایا گیا ہے جو اپنی ریٹرن میں show کرتے ہیں۔ باقی اس کے علاوہ جتنا بھی land based income tax نافذ تھا پچھلے سال بھی یہی بات ہوئی تھی کہ اس کی -/80000 ceiling روپے سے چار لاکھ روپے کر دیتے ہیں اور اس کو وصول کر لیتے ہیں لیکن اس پر اتفاق نہ ہو سکا۔ بعد میں جب بورڈ

آف ریونیو نے شروع کیا تو اس کے اوپر احتجاج ہوا، پھر کمیٹی بنی جس کو میں نے chair کیا اور باقاعدہ اس کی وصولی روک دی گئی۔ یہ بات باقاعدہ documented ہے کہ اس کو روک دیا گیا اور land based تھی وہ جو 150 اور 300 روپے فی ایکڑ ہے اس کے مطابق charge کیا گیا ہے۔ وارث کلو، میاں مناظر علی رانجھا اور حسین جہانیاں گردیزی صاحبان میرے پاس آئے تھے جن کی سیکرٹری زراعت سے میٹنگ ہوئی۔ اس کے بعد یہ معاملہ ایگریکلچر کمیشن میں زیر غور ہے۔ ایگریکلچر کمیشن اس بارے میں جو سفارشات کرے گا، اگر وہ یہ ذمہ داری لیں کہ زرعی انکم ٹیکس نافذ کر دیں اور -/80000 ceiling روپے سے بڑھا کر چار لاکھ روپے کر دیں تو بالکل حکومت already اس کے اوپر تیار ہے۔ ایگریکلچر کمیشن جو بھی اس پر recommendation دے گا تو میں on the floor of the House کہتا ہوں کہ ان کو حکومت تسلیم کرے گی۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پہلے مجھے ایک بات کرنے دیں۔ تمام معزز ممبران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ پاکستان انسٹیٹیوٹ فار پارلیمنٹ سروسز (PIPS) میں یورپی یونین کی "صوبائی پروگرام" میں شراکت سے آج بروز منگل 23۔ مئی 2017 کو تمام ممبران کے لئے بجٹ سیمینار کا اہتمام کیا ہے۔ یہ سیمینار کیفے ٹیریا میں ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کا ٹائم بڑھا دیا جائے۔ اس سیمینار کے بعد لنچ کے لئے تمام ممبران وہاں تشریف لے آئیں۔ یہ تمام ممبران کی اطلاع کے لئے عرض کر دیا گیا ہے۔ جی، کلو صاحب! فرمائیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! شکریہ۔ ڈاکٹر صاحب نے جو بات کی ہے تو میں اس میں تھوڑی سی clarification کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ڈاکٹر صاحب اس میٹنگ میں نہیں تھے اس لئے انہوں نے یہ قرارداد پیش کی۔ اگر اس کو as it is لے لیا جائے تو وہ ہمیں نقصان ہے جو ڈاکٹر صاحب فرما رہے تھے وہ land based tax لیا جا رہا ہے اور وہ کاشتکار زمیندار سارے اُس پر agree ہیں جو land based tax ہے وہ تقریباً 1997 سے لیا جا رہا ہے۔ جو ایگریکلچر انکم ٹیکس کی وہ بات کر رہے تھے 80 ہزار کی slab والی وہ چاہئے 4 لاکھ بھی کر دی جائے وہ ہمیں قبول نہیں ہے اُس میں ہم نے استدعا کی تھی اور ہماری استدعا پر وزیر قانون رانا ثناءاللہ خان نے مہربانی کی ایک کمیٹی بنی وزیر اعلیٰ سے بات ہوئی تو وزیر اعلیٰ نے فرمایا کہ اس کو ایگریکلچر کونسل میں لے جائیں۔ اس کی ایک میٹنگ ہو چکی ہے اُس میٹنگ میں ہمارا یہ مطالبہ تھا آپ بھی زمیندار ہیں کہ ہم FBR طرز کا جو انکم ٹیکس ہے وہ ہم زمیندار دے سکتے ہیں اور نہ ہمارے زمینداروں میں capacity ہے کہ وہ فائلیں اُٹھا کر آج اسسٹنٹ کمشنر کے پاس جائے کل

کلاں وہ سیدھا FBR کے پاس چلا جائے ہم وہ نہیں کر سکتے۔ہماری استدعا تھی کہ جو کچھ بھی لینا ہے جس طرح land based لے رہے ہیں تو produced پر آپ خود چیک کر لیں زمین کے produce index unit بھی ہیں produce index unit کو مدنظر رکھ لیں۔اب بھی ہمارے اوپر جو لگانا ہے وہ fix لگائیں اور تقریباً وہ اُس میٹنگ میں فائنل ہو گیا ہے رانا صاحب بھی موجود تھے وہ سفارشات فائنل ہو گئی ہیں۔وزیر اعلیٰ نے بڑی مہربانی کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ آپ مل بیٹھ کر زمیندار جو سفارشات تیار کرتے ہیں اُس پر عملدرآمد ہو گا تو چونکہ ڈاکٹر صاحب اُس میں on board نہیں تھے لہذا اُن کی یہ قرارداد جو ہے وہ ہمارے فائدے میں نہیں ہے اُلٹا ہمارے نقصان میں ہے تو میں آپ سے استدعا کروں گا کہ کسی معزز ممبر کو بھیج کر ڈاکٹر صاحب کو بلوا لیں وہ ہمارا کام ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کاشتکار زمیندار خوش ہے۔آپ کا شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، ملک محمد وارث کلو! یہ ذمہ داری آپ کو سونپی جاتی ہے آپ جائیں ڈاکٹر صاحب کو کہیں کہ تشریف لے آئیں۔

(اس مرحلہ پر ملک محمد وارث کلو ڈاکٹر سید وسیم اختر کو منانے
کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جی، اگلی قرارداد جناب محمد سبطین خان کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، مجھے اگلی قرارداد لینے دیں۔اگلی قرارداد ملک تیمور مسعود کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس قرارداد کو dispose of کرتے ہیں۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! اس قرارداد کو بھی pending کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ مجھے کوئی اطلاع دیتے تو یقیناً میں اس قرارداد کو pending کرتا مجھے اُن کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ہے۔سبطین خان صاحب ابھی یہاں تشریف فرما تھے ابھی شاید وہ چائے پینے چلے گئے ہیں تو اُن کی قرارداد کو میں pending کرتا ہوں۔اگلی قرارداد جناب احمد خان بھچر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس قرارداد کو dispose of کرتے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ابھی نہیں۔ اگلی قرارداد محترمہ نگہت شیخ کی ہے جی، اسے پڑھیں۔

بہاولپور میں ادویات مارکیٹ اور وکٹوریہ ہسپتال کے درمیان اوور ہیڈ برج بنانے کا مطالبہ

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بہاولپور میں سرکلر روڈ پر واقع ادویات کی مارکیٹ اور وکٹوریہ ہسپتال کے درمیان Overhead Bridge بنایا جائے تاکہ مریضوں کے لواحقین کو ادویات کی فراہمی میں سہولت میسر آسکے اور آئے روز ہونے والے حادثات میں قیمتی جانوں کے ضیاع پر قابو پایا جاسکے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بہاولپور میں سرکلر روڈ پر واقع ادویات کی مارکیٹ اور وکٹوریہ ہسپتال کے درمیان Overhead Bridge بنایا جائے تاکہ مریضوں کے لواحقین کو ادویات کی فراہمی میں سہولت میسر آسکے اور آئے روز ہونے والے حادثات میں قیمتی جانوں کے ضیاع پر قابو پایا جاسکے۔"

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! Not opposed

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر سید وسیم اختر بائیکاٹ ختم کر کے
ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: شاہ صاحب ویلکم۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شاہ صاحب اس قرارداد میں کافی دلچسپی رکھتے تھے پہلے انہوں نے بھی گزارش کی تھی ان کی آمد کی خوشی میں منظور کرنے پر اعتراض نہیں ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ابھی تو میں نے question put کرنا ہے آپ کیا کرتے ہیں۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بہاولپور میں سر کلر روڈ پر واقع ادویات کی مارکیٹ اور وکٹوریہ ہسپتال کے درمیان overhead bridge بنایا جائے تاکہ مریضوں کے لواحقین کو ادویات کی فراہمی میں سہولت میسر آسکے اور آئے روز ہونے والے حادثات میں قیمتی جانوں کے ضیاع پر قابو پایا جاسکے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ رانا صاحب کی سربراہی میں قائم کمیٹی میں ڈاکٹر صاحب کو بھی شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر: وارث کلو صاحب! میں نے شاہ صاحب کو ویلکم کر دیا ہے اب آپ ان سے بیٹھ کر بات کر لیں آپ کو اجازت ہے۔ شاہ صاحب! یہ قرارداد بہاولپور کی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ہم نے تو flyover مانگا تھا انہوں نے اُس کو bridge بنا دیا ہے تو ہمارا مطالبہ flyover کا سٹینڈ کرتا ہے اور رانا صاحب نے بھی وعدہ کیا تھا کہ اس بجٹ میں ہم آپ کو flyover دے دیں گے تو میں امید کرتا ہوں کہ ہمیں اس بجٹ میں flyover مل جائے گا۔ جو پاس ہو گیا ہے اُس کے لئے میں شکریہ ادا کرتا ہوں اور جو ملک وارث کلو صاحب نے تجویز کیا ہے میری قرارداد کے حوالے سے جو کمیٹی بنی ہوئی ہے اُس کے اندر مجھے بھی شامل کیا جائے تاکہ میں پورا authorize ہو جاؤں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ابھی معزز ممبر جناب آصف محمود نے جو بات کی تھی کہ راولپنڈی کی سوسائٹی کا معاملہ جو کوآپریٹو کی سٹینڈنگ کمیٹی میں۔۔۔

جناب سپیکر: repetition کی ضرورت نہیں وہ معاملہ کمیٹی کے پاس ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں کمیٹی کا چیئرمین ہوں۔

جناب سپیکر: تو آپ ایوان کو اُس کی رپورٹ دیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں صرف ایک چیز کہنا چاہتا ہوں اُس کمیٹی نے یہ order issue کیا کہ وہاں پر construction روک دی جائے تو construction نہیں روکی جا رہی۔

جناب سپیکر! اب آپ یہ بتائیں کہ کمیٹی اُس میں کیا کرے اور اُس کو روکنے کے لئے کمیٹی کے پاس کیا rights ہیں ؟ سی پی او لاجواب ہے، ہر بندہ لینڈ مافیا کے خلاف لاجواب ہے۔ کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ، پولیس اور نہ ہی کوئی اور کچھ کرنے کے لئے تیار ہے اب آپ مجھے بتائیں کہ وہاں پر میں بطور سٹینڈنگ کمیٹی کا چیئرمین کیا کروں؟

جناب سپیکر: آپ تحریک استحقاق دے دیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں یا تو سٹینڈنگ کمیٹی سے میرا استعفیٰ لے لیں۔

جناب سپیکر: آپ تحریک استحقاق دیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ اتنی غیر ضروری چیز ہے جس کی کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہے پولیس بالکل اپاہج بنی ہوئی ہے، ڈیپارٹمنٹ اپاہج ہے، ہر بندہ handicapped ہے مجھے صرف یہ بتادیں۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو کہہ دیا ہے مجھے بتائیں جو میں آپ کی خدمت کر سکتا ہوں میں حاضر ہوں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آپ مجھے بتائیں کہ میں اس کو آگے لے جاؤں یا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس پر تحریک استحقاق لے آئیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آپ صرف مجھے یہ بتادیں کہ اس داستان کو لے کر کہاں جائیں، یہاں پر لینڈ مافیا نے پورا کنٹرول کیا ہوا ہے۔ جو بات کرتا ہے اُس کو ڈیپارٹمنٹ دے دیتے ہیں یا کوئی نہ کوئی چیز دے دیتے اُس کا منہ بند کرنے کے لئے۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری بات سن لیں میں ایوان کا ممبر ہوں۔

جناب سپیکر: جو میں بات کر رہا ہوں وہ آپ کی سمجھ میں نہیں آ رہی آپ اس پر تحریک استحقاق لے آئیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔ ایک بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں پہلے عارف عباسی صاحب آپ سے پہلے کھڑے ہیں۔ جی، عارف عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی کافی دفعہ بات کی ہے اسلحہ لائسنسوں کے بارے میں بہت پریشر ہے جو موجودہ حالات ہیں۔ پنجاب میں بڑے عرصے سے اسلحہ لائسنسز پر پابندی ہے۔ اس پر گورنمنٹ اپنا کوئی مؤقف نہیں دے رہی ہے۔ میں پہلے بھی کئی دفعہ یہ بات کہہ چکا ہوں کہ جو اچھے شہری ٹیکس دیتے ہیں ان کی جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری حکومت پر ہے لیکن حکومت ان کی حفاظت کرنے میں فیل ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ پھر عوام کو اسلحہ لائسنس کیوں نہیں دیئے جا رہے ہیں؟ اس مسئلہ پر میں نے سوال بھی کیا اس کا جواب نہیں آیا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس پر کوئی چیز لے کر آئیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے اس پر سوال بھی کیا ہے اور آج چوتھی دفعہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہا ہوں لیکن حکومت کی طرف سے کوئی جواب نہیں آ رہا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اوپر پریس گیلری کی طرف نہ دیکھا کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں اوپر نہیں دیکھ رہا ہوں میں آپ کی طرف دیکھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کوئی چیز لے کر آئیں جس پر میں بھی ان سے کچھ پوچھ سکوں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! لوگوں میں بہت زیادہ بے چینی پائی جا رہی ہے اور ان پر بہت زیادہ پریشر ہے۔ عوام کا حق بنتا ہے کہ ان کو میرٹ، قانون و قاعدے کے مطابق اسلحہ لائسنسز دیئے جائیں اور اس غیر ضروری پابندی کو اٹھایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پتا کرتے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: کیا آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہی رہیں گے اور مجھے کوئی کام نہیں کرنے دیں گے؟ پہلے میاں محمد رفیق بات کر لیں اس کے بعد موکل صاحب بات کریں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ کا بے حد شکریہ۔ ڈاکٹر فرزانہ نذیر کی طرف سے جو آج ایک مطالبہ ایوان میں پیش ہوا ہے میں اس حوالے سے تاریخ کا ایک واقعہ آپ کے توسط سے اس ایوان کی نذر کرنا چاہتا ہوں۔ مرزا اسد اللہ خان غالب بہت بڑے کلاسیکل شاعر تھے اور وہ نواب بھی تھے۔ ان کو برطانوی سرکار سے پنشن بھی ملتی تھی۔ ان کے اخراجات زیادہ تھے اور وسائل کم تھے۔ اسد اللہ خان غالب کو یہ کہنا پڑ گیا کہ:

قرض کی پیتے تھے، مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن

جناب سپیکر! ڈاکٹر فرزانہ نذیر نے بھی سفید پوشوں کے اخراجات یا وسائل دیکھتے ہوئے آج مطالبہ پیش کیا ہے۔ میں اسی حوالے سے سفید پوشوں کے لئے ڈاکٹر فرزانہ نذیر کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔ آپ ڈاکٹر فرزانہ نذیر کو مل کر مبارکباد دے دیں مجھے اعتراض نہیں ہے۔ انہیں مبارک دیں وہ سن رہی ہیں۔ محترمہ نگہت شیخ!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ نے کہا تھا کہ مجھے ٹائم دیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ بات کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میری آپ سے بڑی humbly request ہے کہ پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے چودہ ہزار ملازمین کو محکمے نے فارغ کرنے کا پروگرام بنا لیا ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو فارغ ہو چکے ہیں آپ کہہ رہے ہیں کہ پروگرام بنالیا ہے۔ اس بات کو مدت ہو گئی ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں نے آپ سے یہی request کرنی تھی کہ اس پر باقاعدہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کوئی تحریک لے کر آئیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! تحریک پیش ہو چکی ہے آپ نے اس پر آرڈر کیا تھا کہ متعلقہ منسٹر صاحب اس پر رپورٹ پیش کریں لیکن وہ رپورٹ ابھی تک نہیں آئی۔ چار سیکرٹریز کی کمیٹی بنی تھی جس کی finding یہ تھی کہ ان کو پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ میں adjust کیا جائے لیکن اس کے بعد ابھی تک اس کی final report یہاں پر نہیں آئی۔

زیرو آور نوٹس

جناب سپیکر: جی، اب ہم زیرو آور نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آور نوٹس نمبر 225/17 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ جی، محترمہ!

بنک آف پنجاب کا "اپنا روزگار سکیم" کی گاڑیاں
قواعد وضوابط نظر انداز کر کے تقسیم کرنے کا انکشاف

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ بنک آف پنجاب نے "اپنا روزگار سکیم" کی گاڑیاں قواعد وضوابط کو نظر انداز کر کے اپنے من پسند ڈیلرز کے ذریعے ہزاروں کی تعداد میں deliver کروائیں اور خود بنک آف پنجاب نے تقریباً پانچ سو کلٹس کاریں برج موٹرز فیصل آباد سے ہی خریدیں جس میں شکوک وشبہات کی بازگشت اور خدشہ ہے کہ قومی خزانے کو نقصان پہنچایا گیا ہے لہٰذا مجھے اس مسئلے پر زیرو آور نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کو پانچ منٹ بولنے کے لئے دیئے جاتے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں بہت مختصر سی بات کروں گی کیونکہ میں نے بڑے مختصر انداز میں پوری بات کر دی ہوئی ہے میں نہیں سمجھتی کہ اس میں مزید بول کر میں ٹائم ضائع کروں۔ سکیم کی گاڑیوں کو deliver کرنے کا ایک باقاعدہ معیار پہلے سے بتا دیا گیا تھا کہ اس معیار کے تحت یہ گاڑیاں کس شہر سے کتنی deliver ہوں گی۔ اس میں میرا سوال یہ ہے کہ صرف برج موٹرز فیصل آباد سے ہزاروں کی تعداد میں گاڑیاں کیوں deliver کروائی گئیں اور معیار کو نظر انداز کیوں کیا گیا؟ اس کے علاوہ جب آپ گورنمنٹ کی سطح پر purchasing کرتے ہیں تو PIPRA Rules کو follow کرتے ہیں۔ آپ نے ایک ہی ڈیلر شپ سے کس rule کے تحت تمام کی تمام گاڑیاں خرید لیں جبکہ آپ کو یہ تمام گاڑیاں پورے صوبے کے لئے چاہئیں تھی۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اس کی باقاعدہ تحقیقات کروائی جائے کہ کیوں rules کو follow نہیں کیا گیا اور کیوں کرپشن ہوئی ہے تاکہ اس کا کوئی سد باب کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس کا جواب آج ہی دینا چاہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! میں ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ سوال ہم نے ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دیا ہے تو جونہی ان کی طرف سے جواب آئے گا میں اس کو ایوان میں پڑھ دوں گا۔

جناب سپیکر: اس زیر آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اور اگلا زیرو آر نوٹس بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ اب وہ نہیں ہیں تو میں کیا کروں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، اب کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا بھی زیرو آر نوٹس ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے کیا دیا ہے، کس کو دیا ہے؟ اس کا تو نمبر بھی نہیں ہے۔ مہربانی کر کے آپ قاعدے قانون کو بھی دیکھیں آپ لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں میں آپ سے تکرار نہیں کر سکتا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں نے یہ زیرو آر نوٹس آج جمع کروا دیا ہے اس میں کوئی ایسا issue نہیں ہے۔ ابھی ٹائم رہتا ہے آپ اس کو take up کر لیں میں تو پہلے بھی تین دفعہ جمع کروا چکا ہوں۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے آپ اس پر مجھے بات کرنے دیں یہ مفاد عامہ کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، پیش کریں۔

علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں سیوریج کے لئے علیحدہ پائپ لائن ڈالنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو کہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں برساتی پانی کے لئے جو ڈرین بنائی گئی تھی اس میں واسا کی جانب سے سیوریج کا پانی چھوڑ دیا گیا ہے جس سے وہاں کے لاکھوں مکین متاثر ہو رہے ہیں۔ مکینوں کا حکومت سے مطالبہ ہے کہ سیوریج کے پانی کے لئے علیحدہ پائپ لائن ڈالی جائے۔

جناب سپیکر! علامہ اقبال ٹاؤن تقریباً ڈیڑھ لاکھ کی آبادی کا رقبہ ہے جس کے 27 بلاک ہیں اس کے درمیان میں ایک برساتی نالہ original designing میں رکھا گیا تھا۔ آج سے تین چار سال پہلے وہاں پر ایک بڑی سڑک بنی اور پانچ فٹ کا ڈائی کا پائپ پڑنا شروع ہوا تو واسا کے لوگوں نے کہا کہ ہم عارضی طور پر سیوریج کا پانی اوپن ڈرین میں چھوڑ رہے ہیں اور جب یہ سیوریج لائن مکمل ہو جائے گی تو پھر ہم اس کو خشک کر دیں گے اور یہ پانی سیوریج لائن کے اندر واپس چلا جائے گا۔ آج پانچ سال ہو گئے ہیں اس پانی کو نہ وہاں سے شفٹ کیا جا رہا ہے بلکہ اچھرہ، رحمان پورہ، سمن آباد اور وحدت کالونی کے علاقوں کا پانی دوبارہ connect کر کے اس ڈرین میں ڈالا جا رہا ہے اور اس کو باقاعدہ ایک گندا نالہ کی شکل میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے نہ صرف تعفن اور ماحول خراب ہو رہا ہے بلکہ گندے نالے کے کیمیکل کی وجہ سے لوگوں کے گھروں کی الیکٹرانک چیزیں بھی تین ماہ، چھ ماہ بعد برباد ہو رہی ہیں۔ میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ اس مسئلے کو تحفظ ماحول کمیٹی یا ہاؤسنگ کمیٹی کے سپرد کریں تاکہ فوری طور پر جو اس میں مزید پانی چھوڑنے کے لئے پائپ کھودے جا رہے ہیں ان کو تو روکا جا سکے۔

جناب سپیکر: جی، پہلے اس کا جواب لیتے ہیں اگر اس زیرو آور نوٹس کو کمیٹی کے سپرد کرنا پڑا تو کریں گے۔ جی، آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔ اب اجلاس مورخہ 24۔ مئی 2017 بروز منگل صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

بدھ، 24- مئی 2017

(یوم الاربعاء، 27- شعبان المعظم 1438ھ)

سولہویں اسمبلی: انتیسواں اجلاس

جلد 29: شمارہ 4

245

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24۔ مئی 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات خوراک، زراعت اور لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

آئینی قراردادیں

(اے) آئین کے آرٹیکل 147 جسے آرٹیکل 245 سے ملا کر پڑھا جائے، کے تحت قرارداد:

I. قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ پورے پنجاب میں چین پاکستان اقتصادی راہداری (سی پیک) کے لئے سپیشل سکیورٹی ڈویژن (ایس ایس ڈی) ٹروپس کی تعیناتی کی توثیق کے لئے آئین کے آرٹیکل 147 جسے آرٹیکل 245 سے ملا کر پڑھا جائے، کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

II. آئین کے آرٹیکل 147 جسے آرٹیکل 245 سے ملا کر پڑھا جائے، کے تحت قرارداد:

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آئین کے آرٹیکل 147 جسے آرٹیکل 245 سے ملا کر پڑھا جائے، کے تحت صوبائی اسمبلی پنجاب میں چین پاکستان اقتصادی راہداری (سی پیک) کے لئے سپیشل سکیورٹی ڈویژن (ایس ایس ڈی) ٹروپس کی تعیناتی کی توثیق کرتی ہے۔

246

(بی) آرڈیننسوں میں توسیع

I. قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ درج ذیل آرڈیننسوں میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قرار دادیں پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

1. آرڈیننس تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017 (2 بابت 2017)؛
2. آرڈیننس شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017 (3 بابت 2017)؛
3. آرڈیننس (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017 (4 بابت 2017)؛
4. آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی راولپنڈی 2017 (5 بابت 2017)؛
5. آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی فیصل آباد 2017 (6 بابت 2017)؛
6. آرڈیننس نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017 (7 بابت 2017)؛
7. آرڈیننس (ترمیم) پولیس آرڈر 2017 (8 بابت 2017)؛

II. آئین کے آرٹیکل (A)(2)128 کے تحت قرارداد:

1۔ آرڈیننس تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017 (2 بابت 2017) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017 (2 بابت 2017) نافذ شدہ مورخہ 11۔اپریل 2017 میں مورخہ 10۔جولائی 2017 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

2۔ آرڈیننس شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017 (3 بابت 2017) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017 (3 بابت 2017) نافذ شدہ مورخہ 11۔اپریل 2017 میں مورخہ 10۔جولائی 2017 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

247

3۔ آرڈیننس (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017 (4 بابت 2017) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017 (4 بابت 2017) نافذ شدہ مورخہ 14۔اپریل 2017 میں مورخہ 13۔ جولائی 2017 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

4۔ آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی راولپنڈی 2017 (5 بابت 2017) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی راولپنڈی 2017 (5 بابت 2017) نافذ شدہ مورخہ 5۔ مئی 2017 میں مورخہ 3۔اگست 2017 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

5۔ آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی فیصل آباد 2017 (6 بابت 2017) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی فیصل آباد 2017 (6 بابت 2017) نافذ شدہ مورخہ 5۔ مئی 2017 میں مورخہ 3۔اگست 2017 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

6۔ آرڈیننس نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017 (7 بابت 2017) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017 (7 بابت 2017) نافذ شدہ مورخہ 5۔ مئی 2017 میں مورخہ 3۔اگست 2017 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

7۔ آرڈیننس (ترمیم) پولیس آرڈر 2017 (8 بابت 2017) میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) پولیس آرڈر 2017 (8 بابت 2017) نافذ شدہ مورخہ 10۔ مئی 2017 میں مورخہ 8۔اگست 2017 سے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔

248

(سی) آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی راولپنڈی 2017

ایک وزیر آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی راولپنڈی 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی فیصل آباد 2017

ایک وزیر آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی فیصل آباد 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ آرڈیننس نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017

ایک وزیر آرڈیننس نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ آرڈیننس (ترمیم) پولیس آرڈر 2017

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پولیس آرڈر 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

نوٹ درج بالا تمام آرڈیننسوں کی نقول پہلے ہی مورخہ مئی کو مہیا کردی گئی ہیں۔

(ڈی) رپورٹس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ پالیسی کے اصولوں پر تعمیل اور عملدرآمد کے بارے میں سالانہ رپورٹیں بابت سال 12-2011 اور 2013 ایوان کی میز پر رکھی جائیں گی

ایک وزیر پالیسی کے اصولوں پر تعمیل اور عملدرآمد کے بارے میں سالانہ رپورٹیں بابت سال 12-2011 اور 2013 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 13-2012 اور 15-2014 ایوان کی میز پر رکھی جائیں گی۔

ایک وزیر محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 13-2012 اور 15-2014 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 15-2014 ایوان کی میز پر رکھی جائیں گی۔

ایک وزیر پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 15-2014 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

نوٹ درج بالا تمام رپورٹوں کی نقول پہلے ہی مورخہ مئی کو مہیا کردی گئی ہیں۔

249

(ای) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017 (مسودہ قانون نمبر 10 بابت 2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017 (مسودہ قانون نمبر 7 بابت 2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے سماجی بہبود و بیت المال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017 (مسودہ قانون نمبر 11 بابت 2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صنعت، تجارت و سرمایہ کاری نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017 منظور کیا جائے۔

(ایف) عام بحث

خوراک اور زراعت پر عام بحث

ایک وزیر خوراک اور زراعت پر عام بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

251

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا انتیسواں اجلاس

بدھ، 24۔ مئی 2017

(یوم الاربعاء، 27۔ شعبان المعظم 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 12 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝١ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝٢ وَالَّذِيْ قَدَّرَ
فَهَدٰى ۝٣ وَالَّذِيْۤ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝٤ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ۝٥
سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤى ۝٦ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ
وَمَا يَخْفٰى ۝٧ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝٨ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝٩
سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝١٠ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝١١ الَّذِيْ
يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝١٢ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝١٣

سورة الأعلى 1تا13

(اے پیغمبر) اپنے پروردگار جلیل الشان کے نام کی تسبیح کرو (1) جس نے (انسان کو) بنایا پھر (اس کے اعضاء کو) درست کیا (2) اور جس نے (اس کا) اندازہ ٹھہرایا (پھر اُس کو) رستہ بتایا (3) اور جس نے چارہ اگایا (4) پھر اس کو سیاہ رنگ کا کوڑا کر دیا (5) ہم تمہیں پڑھا دیں گے کہ تم فراموش نہ کرو گے (6) مگر جو اللہ چاہے۔ وہ کھلی بات کو بھی جانتا ہے اور چھپی کو بھی (7) ہم تم کو آسان طریقے کی توفیق دیں گے (8) سو جہاں تک نصیحت (کے) نافع (ہونے کی امید) ہو نصیحت کرتے رہو (9) جو خوف رکھتا ہے وہ تو نصیحت پکڑے گا (10) اور (بے خوف) بدبخت پہلو تہی کرے گا (11) جو (قیامت کو) بڑی (تیز) آگ میں داخل ہو گا (12) پھر وہاں نہ مرے گا اور نہ جئے گا (13)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

تیری جالیوں کے نیچے تیری رحمتوں کے سائے
جسے دیکھنی ہو جنت وہ مدینہ دیکھ آئے
نہ یہ بات شان سے ہے نہ یہ بات مال و زر کی
وہی جاتا ہے مدینے آقا جسے بلائیں
روضے کے سامنے میں یہ دعائیں مانگتا تھا
میری جاں نکل تو جائے یہ سماں بدل نہ جائے
لو چلا ہوں میں لحد میں میرے مصطفیٰ سے کہہ دو
کہ ہوا تیری گلی کی مجھے چھوڑنے کو آئے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات خوراک، زراعت اور امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ کے منسٹر کی درخواست آئی ہے کہ وہ بیمار ہیں لہٰذا اس محکمہ سے متعلقہ سوالات کو pending کیا جاتا ہے اور باقی سوالات شروع کرتے ہیں۔ پہلا سوال نمبر 8556 میاں طارق محمود کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

تعزیت

نواب صادق محمد خان (مرحوم) کے لئے دعائے مغفرت

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں چھوٹی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج 24۔ مئی کو نواب صادق محمد خان (مرحوم) کا یومِ وفات ہے جنہوں نے پاکستان کی تکمیل میں حصہ لیا۔ وہ ماؤنٹ برٹن اور نہرو کی خواہش کے علی الرغم بہاولپور چل کر آئے، انہوں نے پاکستان کے ساتھ انضمام کا فیصلہ کیا اور پہلے کئی تنخواہیں بہاولپور سے انہوں نے قائداعظمؒ کو بھجوائیں۔ پچھلے سال بھی آپ نے اجازت مرحمت فرمائی تھی لہٰذا آج ان کے یومِ وفات کے حوالے سے میں یہ درخواست کروں گا کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر نواب صادق محمد خان (مرحوم) کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ جات خوراک، زراعت اور امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: پہلا سوال نمبر 8556 میاں طارق محمود کا ہے لیکن ان کی request آئی ہے لہٰذا اس سوال کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8638 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے جو کہ امور پرورش حیوانات سے متعلقہ ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

اگلا سوال نمبر 8803 جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8635 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے، اس سوال کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8713 ڈاکٹر مراد راس کا ہے، یہ بھی ڈیری ڈویلپمنٹ سے متعلقہ ہے لہٰذا اس سوال کو بھی اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8804 جناب طارق محمود باجوہ کا ہے جو ایگریکلچر سے متعلقہ ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8651 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8775 محترمہ لبنیٰ ریحان کا ہے لیکن ڈیری ڈویلپمنٹ سے متعلقہ ہے لہٰذا اس سوال کو بھی اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8872 میاں طارق محمود کا ہے لیکن ان کی request پر اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8669 چودھری اشفاق احمد کا ہے جو خوراک سے متعلقہ ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8951 محترمہ راحیلہ انور کا ہے لیکن ڈیری ڈویلپمنٹ سے متعلقہ ہے لہٰذا اس سوال کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8897 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں قائم لیبارٹریز کو شفٹ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*8897: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں قائم چار عدد PQL لیبارٹریز کو رائیونڈ شفٹ کیا جا رہا ہے جبکہ رائیونڈ کاٹن بیلٹ میں واقع نہ ہے؟

(ب) کیا ان چار لیبارٹریز کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے اقدامات نہیں کئے جا سکتے؟

(ج) اگر سب کو یکجا کرنے کا غیر محکمانہ فیصلہ ہو ہی چکا ہے تو کیا رائیونڈ سے بہتر جگہ ملتان نہ ہے کیا وہاں کام کرنے والے ملازمین کو اپنے گھروں کے قریب adjust کرنے کا بندوبست کیا گیا ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) پنجاب میں قائم چار عدد Pesticides Quality Control Laboratories فیصل آباد، ملتان، بہاولپور اور کالا شاہ کاکو میں واقع ہیں اور اپنا کام بخوبی انجام دے رہی ہیں۔
یہ بات درست نہ ہے کہ ان چاروں لیبارٹریز کو رائیونڈ شفٹ کیا جارہا ہے۔ بلکہ ان لیبارٹریز کو ملتان میں یکجا کرنے کی تجویز محکمہ میں زیر غور ہے۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ یہ چاروں لیبارٹریز اپنا کام بخوبی انجام دے رہی ہیں۔ ان کو تمام وسائل مہیا کئے جارہے ہیں اور ان کی (ISO Accreditation) اپنے آخری مرحلے میں ہے۔

(ج) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ ان لیبارٹریز کو ملتان ہی میں یکجا کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ بہر حال جب بھی ان لیبارٹریز کو شفٹ کرنے کا کوئی حتمی فیصلہ ہوا تو ان سب چیزوں کو مدنظر رکھا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ بھی ماشاء اللہ کسان ہیں تو میں یہ عرض کروں گا کہ Pesticides Quality Control Laboratories فیصل آباد، ملتان، بہاولپور اور کالا شاہ کاکو میں بنانے کا جس نے بھی فیصلہ کیا وہ بہت ہی اچھا فیصلہ تھا جو تمام areas کو cover کر رہی ہیں جہاں پر فصلات کے اوپر pesticides استعمال ہو رہی ہیں۔ میں خود محکمہ میں جاتا رہا ہوں تو پہلے یہ خبر آئی کہ ان سب کو رائیونڈ میں شفٹ کیا جائے گا تب میں نے سیکرٹری صاحب سے بات کی کہ یہ غیر حکمانہ فیصلہ ہے لہٰذا ان کو فیلڈ میں ہونا چاہئے کیونکہ لیبارٹری قریب ہونے کی وجہ سے کسانوں کو آسانی رہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی کیا تجویز ہے جس پر میں نے کہا کہ اگر آپ کو اوپر سے بہت زیادہ مجبوری ہے تو پھر ملتان بہتر site ہے۔

جناب سپیکر! میں محکمہ سے یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کن دلائل پر ان کو یکجا کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے کیونکہ انہوں نے جواب میں admit کیا ہے کہ تمام لیبارٹریوں کو ملتان میں اکٹھا کرنے کی تجویز زیر غور ہے؟ اب چاول کی بیلٹ ہے، کاٹن کی بیلٹ ہے اور اسی طرح فیصل آباد ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، متعلقہ منسٹر اور پارلیمانی سیکرٹری۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ منسٹر صاحبان ذرا اس کا خیال کیا کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر محمد افضل کا ہے۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! سوال نمبر 8702 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں شوگر ملز کی تعداد اور شوگر سیس کے استعمال سے متعلقہ تفصیلات

*8702: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع رحیم یار خان میں شوگر ملز کی تعداد مع نام مالکان نیز کہاں کہاں پر قائم ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں 2013 سے اب تک ٹوٹل شوگر سیس فنڈ کتنا وصول ہوا اور کہاں کہاں خرچ ہوا، سال وار تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں اس وقت چھ شوگر ملیں واقع ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	شوگر مل	واقع	نام مالک
1	جمال دین والی شوگر مل۔I	جمال الدین والی، تحصیل صادق آباد، ضلع رحیم یار خان	جہانگیر خان ترین، مخدوم سید احمد محمود
2	جمال دین والی شوگر مل۔II	ماچھی گوٹھ، تحصیل صادق آباد، ضلع رحیم یار خان	جہانگیر خان ترین، مخدوم سید احمد محمود
3	R.Y.K شوگر مل	جن پور، تحصیل لیاقت پور، ضلع رحیم یار خان	مخدوم عمر شہریار
4	حمزہ شوگر مل	جیٹھ بھٹہ، تحصیل خان پور، ضلع رحیم یار خان	حاجی نثار احمد، محمد طیب
5	اتحاد شوگر مل	کرم آباد، تحصیل و ضلع رحیم یار خان	چودھری منیر ہدایت اللہ
6	چودھری شوگر مل	چک 86/NP، کوٹ سابہ، ضلع رحیم یار خان	یوسف عباس شریف

(ب) مالی سال14۔2013میں مبلغ421.183ملین روپے کے فنڈز موصول ہوئے جن کی بابت کل41 سکیمیں منظور کی گئیں جن کی کل لاگت انتظامی منظوری کے تحت مبلغ 413.940ملین روپے ہے۔ تفصیل(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مالی سال15۔2014اور16۔2015میں مبلغ1100.642ملین روپے کے فنڈز موصول ہوئے جن کی بابت کل80 سکیمیں منظور کی گئیں جن کی کل لاگت انتظامی منظوری کے تحت مبلغ1084.050ملین روپے ہے۔ تفصیل(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! جز(ب)میں پوچھا تھا کہ ضلع رحیم یار خان میں 2013 سے اب تک ٹوٹل شوگر سیس فنڈ کتنا وصول ہوا اور کہاں کہاں خرچ ہوا؟ اس کی تفصیل مجھے ابھی ملی ہے جس میں ساری سکیموں کے آگے approved schemes لکھا ہوا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سکیمیں approveتو ہو گئی ہیں لیکن کتنی complete ہیں، کتنی incomplete ہیں اور کتنی ongoing ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! ہمارے پاس جو تفصیل ہے وہ complete ہونے کی نہیں ہے۔ یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ بتا سکتی ہے کہ کتنی سکیمیں complete ہوئی ہیں اور کتنی نہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ تفصیل آپ کو لے لینی چاہئے تھی لیکن یہ کوئی بات نہیں ہے کہ آپ آکر جواب کچھ اور دیں اور ان کے سوال کو نامکمل رکھیں۔ آپ کی جو ذمہ داری ہے وہ پوری کریں۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! جواب تو منسٹر صاحب نے ہی بتانا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! جو سوال کیا گیا ہے اس کے بارے میں تفصیل بتائی ہوئی ہے کہ کتنی رقم ہے اور کتنی سکیمیں ہیں۔ ان کا process ہو چکا ہے اور ان پر کام شروع ہے۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! 2013 سے یہ سکیمیں ہیں تو کیا یہ مکمل ہوئی ہیں یا نہیں اور کتنی مکمل ہو چکی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! یہ ساری کی ساری سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ چیک کر لیں۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! اسے چیک کر لیں کیونکہ معزز پارلیمانی سیکرٹری نے on the floor of the House کہا ہے کہ ساری سکیمیں مکمل ہو گئی ہیں لیکن یہ possible نہیں ہے۔ جواب کی تفصیل میں لکھا ہوا ہے کہ یہ approved ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں سکیمیں شاید مکمل ہو گئی ہوں لہٰذا جو بات وہ بتا رہے ہیں ہمیں اس کو مان لینا چاہئے۔ اگر اس میں کہیں غلطی ہے تو پھر اس کا جواب بھی آپ کے پاس ہے۔

ڈاکٹر محمد افضل: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 8934 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال ڈاکٹر محمد افضل کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 8703 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع بہاولپور میں محکمہ خوراک کے ملازمین اور دودھ میں ملاوٹ سے متعلقہ تفصیلات

*8703: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور ڈویژن میں دودھ میں ملاوٹ کی روک تھام کے لئے کتنے ملازمین اور سکواڈ کام کر رہے ہیں اور انہیں کنوینس کی مد میں کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ب) کیا محکمہ خوراک اور دودھ میں ملاوٹ کی روک تھام کے لئے کوئی الگ ذیلی شعبہ / برانچ قائم ہے تو اس کے سٹاف کی تعداد عہدہ وار آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) ضلع بہاولپور میں محکمہ خوراک کے ملازمین اور دودھ میں ملاوٹ سے متعلقہ تفصیلات طلب کی گئی ہیں۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی تا حال پنجاب کے پانچ اضلاع بشمول ضلع لاہور، ضلع راولپنڈی، ضلع ملتان، ضلع گوجرانوالہ و ضلع فیصل آباد میں آپریشنل ہے باقی ماندہ اضلاع بشمول ضلع ساہیوال، ضلع بہاولپور میں ڈسٹرکٹ انفورسمنٹ کمیٹیز اس ضمن میں اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہیں تاہم پنجاب فوڈ اتھارٹی کا آپریشنل دائرہ کار سال 2017 میں ہی مزید 17 اضلاع تک بڑھانے کی مد میں کام جاری ہے

(ب) تاہم جن اضلاع میں اتھارٹی آپریشنل ہے ان میں ملاوٹ زدہ دودھ کی تیاری اور ترسیل اور فروخت کے خلاف سخت کارروائی جاری رکھے ہوئے ہیں۔

اس ضمن میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے 16-2015 سے آج تک دودھ کے 957 مختلف نمونہ جات حاصل کئے جن میں سے 852 نمونہ جات پاس ہوئے جبکہ 105 نمونہ جات فیل قرار دیئے گئے فیل نمونہ جات کی بنیاد پر 14621 لیٹر دودھ تلف کیا گیا نیز مالکان کے خلاف سخت کارروائی کی گئی مزید روک تھام کے لئے سخت جرمانے بھی عائد کئے جا رہے ہیں۔

الغرض پنجاب فوڈ اتھارٹی کیمیکلز سے تیار شدہ اور ملاوٹ شدہ دودھ کی تیاری اور ترسیل کی روک تھام کے لئے مسلسل کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے تاہم اس مقصد کے لئے الگ ذیلی شعبہ قائم نہ ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کس قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! جز (الف) میں سوال تھا کہ بہاولپور ڈویژن میں دودھ میں ملاوٹ کی روک تھام کے لئے کتنے ملازمین اور سکواڈ کام کر رہے ہیں اور انہیں conveyance کی مد میں کیا سہولتیں فراہم کی گئی ہیں؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! جواب تو اس کا دے دیا گیا ہے اور اگر آپ کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں تو وہ کریں۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں بہاولپور کا ذکر کیا ہے اور نہ ہی ملازمین کا کہیں پر ذکر ہے تو مجھے بہاولپور ڈویژن میں ملازمین کے متعلق بتائیں بہاولپور ضلع کا نہیں بلکہ بہاولپور ڈویژن کا بتائیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! بہاولپور کے اندر فی الحال ڈپٹی کمشنر کے ماتحت کام کیا جا رہا ہے تاہم پنجاب فوڈ اتھارٹی دسمبر 2017 تک وہاں بنا دی جائے گی۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! بنا دی جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! جی، بہاولپور میں دسمبر 2017 تک فوڈ اتھارٹی بنا دی جائے گی۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! Are you satisfied?

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر جی، I am satisfied!

جناب سپیکر: اچھا۔ Satisfactory. Should we move further now? اگلا سوال زراعت سے متعلق محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ایوان کے حالات دیکھ لیں کہ یہاں پر وزراء ہیں نہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبان ہیں۔

جناب سپیکر: میرے علم میں یہ بات لائی گئی ہے کہ یورپین یونین کا وفد سپیکر box میں موجود ہے۔ میں پنجاب اسمبلی کی طرف سے وفد کے تمام ارکان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جی، محترمہ! آپ کیا فرماتی ہیں؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اس معزز ایوان کے حالات دیکھیں کیونکہ ہم لوگ تو آ جاتے ہیں لیکن وزراء اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبان نہیں آتے۔ میری گزارش ہے کہ وزراء اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبان کو پابند کیا جائے اور پہلے اس معزز ایوان میں ان کی موجودگی کا اعلان کیا جائے تو پھر ہم لوگ اس ایوان میں آ جائیں۔ میں صبح 10:00 بجے سے آ کر بیٹھی ہوئی ہوں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! منسٹر صاحب صرف پانچ منٹ میں آ رہے ہیں کیونکہ اوورسیز کانفرنس تھی جہاں پر ان کی مصروفیت تھی۔

جناب سپیکر: آئندہ سے تمام منسٹر صاحبان، پارلیمانی سیکرٹری صاحبان اور محکمہ جات کے سیکرٹری صاحبان یہ نوٹ فرمالیں کہ آدھے گھنٹے سے زیادہ کسی کا انتظار نہیں کیا جائے گا۔ آدھے گھنٹے کے بعد ہم انشاء اللہ کوشش کریں گے کہ آدھے گھنٹے کے اندر اندر کارروائی شروع کر دیں۔ اس بات کو نوٹ کریں اور آئندہ جو صاحب آئیں گے ان کا سوال ہی لیا جائے گا اور جو تشریف نہیں لائیں گے اس کو without cogent reasons pending نہیں کیا جائے گا۔ اس سوال کو پانچ منٹ کے لئے pending کرتے ہیں تاکہ منسٹر صاحب ایوان میں تشریف لائیں اور اس کا جواب دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کی رولنگ کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 8776 ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8853 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے ان کی request آئی ہے کہ اس سوال کو pending کیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا خوراک سے متعلقہ ایک سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8635 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں دودھ میں کھاد کی ملاوٹ اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*8635: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں کھاد، سرف و دیگر کیمیکلز سے تیار شدہ اور ملاوٹ شدہ دودھ کھلے عام سپلائی کیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دودھ کیمیکلز کے ڈرموں میں سپلائی کیا جا رہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ ہذا نے سال 16-2015 سے آج تک مذکورہ دودھ کی تیاری اور سپلائی روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں نیز ایسے دودھ فروش / دودھ تیار کرنے والے مافیا کے خلاف کیا کیا کارروائی کی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ صحت کے فوڈ انسپکٹرز اور ڈپٹی کمشنر صاحب کے نامزد شدہ افسران و پولیس کے ہمراہ ریگولر بنیادوں پر دودھ اور اس سے تیار شدہ اشیاء کی ملاوٹ کو روکنے کے لئے مختلف مقامات پر ریڈز کرتے ہیں اور ملاوٹ شدہ دودھ تیار کرنے والی جگہوں کو سیل بھی کیا جاتا ہے۔ ملزمان کے خلاف FIRs درج کروائی جاتی ہیں۔ یونیورسٹی آف ویٹرنری سائنسز سے دودھ میں ملاوٹی اشیاء کی چیکنگ کے لئے تیار شدہ کٹ حاصل کی جا رہی ہیں جس سے ملاوٹ کے ناسور پر قابو پانے میں مزید مدد ملے گی۔

(ب) دودھ کی سپلائی کے لئے کیمیکلز کے ڈرم استعمال کرنے والے مالکان کے خلاف مؤثر انداز میں کارروائی کی جا رہی ہے۔ دودھ کو موقع پر ہی ضائع کروا دیا جاتا ہے اور ملزمان پر بھاری مقدار میں جرمانہ عائد کیا جاتا ہے جس وجہ سے کیمیکل ڈرموں کا استعمال بہت کم ہو گیا ہے۔

(ج) ملاوٹ شدہ دودھ کی تیاری اور سپلائی روکنے کے لئے درج ذیل اقدامات کئے جا چکے ہیں۔

سال	سیلڈ پوائنٹ	ایف آئی آر	گرفتار
2015	19	0	0
2016	26	2	5
2017	10	2	3
ٹوٹل	55	4	8

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ ضلع ساہیوال میں محکمہ صحت کے فوڈ انسپکٹر اور ڈپٹی کمشنر کے نامزد شدہ افسران و پولیس کے ہمراہ ریگولر بنیادوں پر دودھ اور اس سے تیار شدہ اشیاء کی ملاوٹ کو روکنے کے لئے مختلف مقامات پر raids کرتے ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کن کن لوگوں پر یہ ٹیم مشتمل ہے اور کون سے فوڈ انسپکٹر اور ان کی ٹیم نے پچھلے ایک سال میں کیا کارروائی کی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! 2015 میں جو کارروائی کی گئی ہے اس میں 19 پوائنٹ sealed کئے گئے ہیں، 2016 میں 26 پوائنٹ sealed کئے گئے ہیں اور دو ایف آئی آر درج ہوئی ہیں جبکہ 2017 میں 10 پوائنٹ sealed کئے گئے اور دو ایف آئی آر درج ہوئی

ہیں۔ کل sealed کئے گئے پوائنٹس 55اور 4ایف آئی آر درج کی گئی ہیں جبکہ 8افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے تو۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! تفصیل آپ کو بتادی ہے اور آپ نے دیکھ بھی لی ہے اور پڑھ بھی لی ہے تو اگر ضمنی سوال کرنا ہے تو وہ کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے جز(الف) پر ضمنی سوال کیا تھا لیکن معزز پارلیمانی سیکرٹری نے جز(ب) کا جواب پڑھ کر سنادیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں،انہوں نے جز(الف) پڑھا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہیں۔ انہوں نے جز(ب) پڑھا ہے۔ اگر انہوں نے جز(الف) پڑھا ہو تو میں ویسے ہی بیٹھ جاتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! انہوں نے ضمنی سوال میں پوچھا ہے کہ کیا کیا کارروائی کی ہے تو میں نے اس کا جواب دے دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اپنا سوال دوبارہ دہرا دیتا ہوں کہ میں نے یہ گزارش کی ہے کہ انہوں نے جز(الف) میں جواب دیا ہے کہ محکمہ صحت کے فوڈانسپکٹر اور ڈپٹی کمشنر کے نامزد شدہ افسران و پولیس کے ہمراہ ریگولر بنیادوں پر دودھ اور اس سے تیار شدہ اشیاء کی ملاوٹ کو روکنے کے لئے مختلف مقامات پر raids کرتے ہیں تو میں نے اسی ضمن میں پوچھا ہے کہ کون سی ٹیم ہے جس نے raids کئے ہیں تو اس ٹیم کے نام بتائے جائیں اور جن مقامات پر raids کئے ہیں ان مقامات کے نام بتائے جائیں؟

جناب سپیکر: جی، وہی ٹیم ہے جسے ڈپٹی کمشنر نے مقرر کیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہیں۔ مجھے نام بتائے جائیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چوہدری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! ڈپٹی کمشنر ٹیم بناتا ہے جس میں اسسٹنٹ کمشنر بھی شامل ہوتے ہیں اور محکمہ صحت کے افسران کے علاوہ فوڈ انسپکٹر بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ بناتا ہے اور بناتے ہوں گے، ایسے نہ کریں۔ میں نے specific پوچھا ہے کہ کون سی ٹیم بنائی گئی جو کہ اس سوال سے متعلقہ ضمنی سوال ہے۔ کون سی ٹیم ہے؟ یہ بتا رہے ہیں کہ ڈپٹی کمشنر ہوں گے اور اسسٹنٹ کمشنر ہوں گے تو میں نے یہ سوال کیا ہی نہیں بلکہ میں نے تو یہ پوچھا ہے کہ جو انہوں نے جز (ج) میں 16-2015 اور 2017 کا بتایا ہے تو آخری 2017 میں انہوں نے دس پوائنٹ sealed کئے، دو ایف آئی آر درج ہوئی ہیں اور تین گرفتار ہوئے ہیں اس کی تفصیل بتادیں یہ کون کون سی ٹیم تھی، یہ کون کون سے پوائنٹ sealed کئے ہیں؟ یہ جو ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں یہ کن کے خلاف ہوئی ہیں، جو لوگ گرفتار ہوئے ہیں وہ کون ہیں اُن کے خلاف کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں اور ان سے کیا recovery ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چوہدری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! اس کے لئے detail منگوانی پڑے گی جو teams بنتی ہیں اُن کے لئے ڈسٹرکٹ کے آفیسرز ہوتے ہیں وہ ٹرانسفر ہوتے رہتے ہیں specifically نام کے ساتھ وہ ٹیمیں نہیں بنتیں، وہ عہدوں کے ساتھ بنتی ہیں، اس میں فوڈ انسپکٹر ہوتا ہے، اے سی صاحبان ہوتے ہیں اور ہیلتھ کے نمائندے ہوتے ہیں اگر ان کو مزید detail چاہئے تو وہ معزز ممبر کو مہیا کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، ارشد ملک صاحب! ٹھیک ہے!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بیٹھا رہوں یا اگر آپ اجازت دیں تو میں دوبارہ بات پوچھ لوں؟

جناب سپیکر: آپ کیوں نہ پوچھیں آپ کا حق ہے لیکن آپ particular question پوچھیں گے جس کا پارلیمانی سیکرٹری صاحب جواب دے سکتے ہیں وہ جواب دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں میں نے جو ضمنی سوال پوچھا ہے جز (ج) ہے میں اُس کو دوبارہ دہرا دیتا ہوں 2017 کے آگے لکھا ہے کہ sealed پوائنٹ دس

ہیں، اُس کے آگے لکھا ہے ایف آئی آر دو ہیں اور تین گرفتار ہوئے ہیں اس کی ذرا detail بتادیں کہ کون سی ٹیم نے یہ raid کئے ہیں؟

جناب سپیکر: جو ٹیم بنی ہوئی ہے اُسی نے raid کئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اُن کے نام بتادیں؟

جناب سپیکر: ناموں کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کی مان لیتے ہیں جو دس پوائنٹ sealed کئے ہیں وہ بتادیں اور جو دو ایف آئی آر درج ہوئی ہیں وہ کن کے خلاف ہوئی ہیں اور اُن پر جو offence لگا ہے اور اُن سے کیا recovery ہوئی ہے اُن کے خلاف کیا اقدامات کئے گئے ہیں یہ بتادیں؟

جناب سپیکر: جی، یہ جو دو ایف آئی آر درج ہوئی ہیں 2016 میں ہوئی ہیں اُن کے بارے میں معزز ممبر پوچھ رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جو 2017 میں ایف آئی آر درج ہوئی ہیں۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! اُن کی detail میرے پاس موجود نہیں ہے اگر ارشد صاحب کو چاہئے تو میں منگوا کر انہیں مہیا کر دوں گا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ ایوان کی پراپرٹی ہے جب انہوں نے یہ سوال کر دیا تو یہ ایوان کی پراپرٹی بن گئی ہے اس کے بارے میں آپ کو ایوان میں بتانا پڑے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسداللہ): جناب سپیکر! اس کی detail کل ایوان کو دے دی جائے گی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کی تفصیل لے کر آئیں گے اور وقفہ سوالات کے دوران سوموار کو ایوان کو بتائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری submission تھی وہ آپ ایک لفظ سے ناراض ہو جاتے ہیں اگر آپ اجازت دیں تو میں وہ بول دوں۔

جناب سپیکر: جی، بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر اس سوال کو specifically آپ کمیٹی کے سپرد فرمادیں۔

MR SPEAKER: Order is passed. Be careful thank you.

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! آپ نے پانچ منٹ کا آرڈر کیا تھا تو پانچ منٹ سے زیادہ ٹائم ہو گیا ہے دس منٹ ہونے والے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں آپ بھی تھوڑا انتظار کر لیں میں بھی انتظار کر لیتا ہوں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! وہ آ رہے ہیں راستے میں ہیں جلد پہنچ جاتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ایک اور سوال ہے اُس کے لئے کیا حکم ہے۔

جناب سپیکر: لائیو سٹاک کے بارے میں ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جی، لائیو سٹاک کے بارے میں ہے۔

جناب سپیکر: وہ pending ہو چکے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے تو آنا نہیں ہے آپ سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: آپ کے کہنے پر pending کروں گا ویسے میں اس کو pending نہیں کروں گا۔ میں اس پر کچھ اور بات کرنا چاہتا ہوں۔ اگر وہ دو منٹ میں آ گئے well and good نہیں تو یہ کہیں اور جائے گا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: زراعت سے متعلقہ جتنے بھی سوال pending ہوئے ہیں منسٹر صاحب یا اُن کے پارلیمانی سیکرٹری صاحب Monday کو اُن سوالات کے جوابات دینے کے پابند ہوں گے اور محکمے کے سیکرٹری بھی یہاں موجود ہوں گے اگر نہیں موجود ہوں گے تو میں واضح طور پر کہہ رہا ہوں اُن کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع ننکانہ صاحب میں جعلی اور غیر معیاری ادویات کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

*8803: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا ضلع ننکانہ صاحب میں جعلی غیر معیاری زرعی ادویات اور جعلی کھادوں کی روک تھام کے لئے کوئی ادارہ کام کر رہا ہے؟

(ب) گزشتہ دو سالوں میں کتنے جعلی زرعی ادویات اور جعلی کھاد فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی گئی ان ڈیلروں کے نام اور شہر سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) ان مکروہ دھندہ کرنے والوں کی روک تھام کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) جی ہاں! ضلع ننکانہ صاحب میں جعلی اور غیر معیاری زرعی ادویات اور جعلی کھادوں کی روک تھام کے لئے محکمہ زراعت کے دو شعبہ جات، جن میں شعبہ پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹی سائیڈ اور شعبہ توسیع شامل ہیں، کام کر رہے ہیں۔

(ب) گزشتہ دو سالوں میں 158 زرعی ادویات کے نمونہ جات حاصل کر کے تجزیہ برائے لیبارٹری بھجوائے گئے۔ علاوہ ازیں 26 غیر معیاری کھادیں فروخت کرنے والے اور چھ غیر معیاری ادویات فروخت کرنے والوں کے خلاف کامیاب خفیہ چھاپے مارے گئے۔ ان ڈیلروں کے خلاف کی گئی کارروائی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس مکروہ دھندہ کرنے والوں کی روک تھام کے لئے حکومت پنجاب درج ذیل اقدامات اٹھا رہی ہے۔

1. زرعی ادویات کے ڈسٹری بیوٹرز کے غیر معیاری ادویات کے کاروبار میں ملوث ہونے یا انفراسٹرکچر میں کمی کی بنیاد پر ان کی رجسٹریشن منسوخ کر دی جاتی ہے۔ 2011 سے لے کر اب تک کل 88 کمپنیوں کی رجسٹریشن / لائسنس منسوخ کئے جا چکے ہیں۔
2. پیسٹی سائیڈز کوالٹی کنٹرول لیبارٹریز میں نمونہ جات کے صحیح تجزیہ کی جانچ پڑتال کے لئے 30 فیصد فٹ آنے والے نمونہ جات کا دوبارہ تجزیہ ریفرنس لیب میں کیا جاتا ہے اور ان فٹ ثابت ہونے پر لیبارٹری کے انچارج اور متعلقہ سٹاف کے خلاف پیڈا ایکٹ

(PEEDA ACT 2006) کے تحت انکوائری کی جاتی ہے اور غلطی ثابت ہونے پر قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

3. زرعی ادویات کے ڈسٹری بیوٹرز کی رجسٹریشن تین سال کے لئے کی جاتی ہے۔ سال 2016 میں 265 پیسٹی سائیڈ کمپنیوں کے انفراسٹرکچر کی دوبارہ جانچ پڑتال کی جا چکی ہے۔

4. اینڈرائیڈ (Android) فونز اور ڈیش بورڈ (Dashboard) کے ذریعہ پیسٹی سائیڈز چیکنگ کی اعلیٰ سطح پر مانیٹرنگ کا کام شروع کیا جا رہا ہے۔

5. پنجاب میں کل 133 پیسٹی سائیڈ انسپکٹروں کو پیسٹی سائیڈز سیمپلنگ پلان 2017 بھجوا دیا گیا ہے۔ جس کے تحت تمام کمپنیوں اور پیسٹی سائیڈ ڈیلروں کی یکساں چیکنگ کی جا رہی ہے اور ہر کمپنی کے سالانہ کم از کم 25 سیمپل ضرور لئے جائیں گے۔

حکومت پنجاب، محکمہ زراعت کی جانب سے جاری جعلی زرعی ادویات اور جعلی کھادوں کے خلاف کامیاب مہم کی وجہ سے ملاوٹ کی شرح 2016 میں 3.64 فیصد رہی اور حکومت اس کو صفر پر لانے کے لئے پرعزم ہے اور جعلی زرعی ادویات اور کھادیں فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کر رہی ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب میں سیم تھور سے متاثرہ زرعی اراضی کو قابل کاشت بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*8804: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں سیم و تھور سے متاثرہ زمین کتنی اور کس کس مقام پر ہے؟

(ب) گزشتہ تین سالوں میں سیم و تھور سے متاثرہ کتنی اراضی کو قابل کاشت بنایا گیا ہے؟

(ج) اس پر کتنی لاگت آئی، کیا حکومت اس ضلع میں مزید اراضی کو قابل کاشت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں اس وقت سیم و تھور سے متاثرہ زمین 10 ہزار 352 ایکڑ ہے جس میں زیادہ تر رقبہ تحصیل ننکانہ صاحب اور شاہکوٹ جبکہ کچھ رقبہ تحصیل سانگلہ ہل کا بھی شامل ہے۔

(ب) محکمہ زراعت حکومت پنجاب سیم اور تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لئے کسانوں کو مشورے اور راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ تجزیہ گاہ ارضی و پانی اوسطاً ہر سال چار ہزار مٹی

کے نمونہ جات کا تجزیہ کرتا ہے اوران تجزیاتی رپورٹس کی روشنی میں زمینداروں کو کلر اور تھور کا مسئلہ حل کرنے کے لئے مشورے دیئے جاتے ہیں۔

تاہم تحقیقاتی ادارہ برائے شور زدہ اراضیات پنڈی بھٹیاں کے تحت جنوبی پنجاب کے اضلاع رحیم یار خاں، بہاولنگر، مظفر گڑھ، ملتان اور لیّہ میں ایک منصوبہ "کلر اٹھی زمینوں کی بحالی اور کھارے پانی کی اصلاح" کے لئے 2013 سے 2015 کے دوران چلایا گیا جس کے دوران ایک ہزار ایکڑ رقبے کو قابل کاشت بنایا گیا۔ چونکہ درج بالا اضلاع میں سیم اور تھور کا مسئلہ ننکانہ صاحب کی نسبت زیادہ سنگین تھا اس لئے ان اضلاع کو ترجیح دی گئی لہٰذا گزشتہ 3 سالوں میں ضلع ننکانہ صاحب میں کوئی زمین قابل کاشت نہ بنائی گئی۔

اس کے علاوہ محکمہ زراعت کے تحقیقاتی ادارہ برائے شور زدہ اراضیات، پنڈی بھٹیاں، ضلع حافظ آباد نے متاثرہ زمینوں کو قابل کاشت بنانے کے لئے درج ذیل طریقے بھی وضع کئے ہیں:

- سیم و تھور زدہ زمینوں میں سیم کے پانی کو نکالنے کے لئے نالوں کی کھدائی اور ٹیوب ویل لگائے جائیں۔
- ان زمینوں میں ایسے درخت لگائے جائیں جو کہ زیادہ پانی استعمال کرتے ہوں۔ جیسے کہ سفیدہ، کیکر، فراش وغیرہ۔
- نہری نظام سے پانی کے رساؤ کو روکنے کے لئے نہروں کے کنارے پختہ کئے جائیں اور نہروں کی صفائی کی جائے۔
- کلر اٹھی زمینوں میں جپسم کے استعمال کو فروغ دیا جائے۔
- سیم و تھور زدہ زمینوں میں ایسی فصلات کاشت کی جائیں جو کہ زیادہ پانی استعمال کرتی ہوں اور نمکیات کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہوں۔ جیسا کہ چاول، کلر گراس، فالسہ، بیر، جامن، امرود وغیرہ شامل ہیں۔
- ان زمینوں میں پٹڑیوں (Beds) اور کھیلیوں (Ridges) پر کاشت کی جائے۔

درج بالا اقدامات سے سیم اور تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنایا جا سکتا ہے۔

(ج) جیسا کہ جز (ب) میں وضاحت کی گئی ہے کہ محکمہ زراعت حکومت پنجاب سیم اور تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لئے کسانوں کو مشورے اور راہنمائی فراہم کرتا ہے تاہم مستقل بنیادوں پر متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانا اور اس پر اٹھنے والے اخراجات محکمہ زراعت سے متعلقہ نہ ہیں۔

پنجاب میں فوڈ اتھارٹی کے دفاتر اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*8651: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا قیام کب عمل میں آیا اس کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی کس کس شہر میں کام کر رہی ہے؟

(ج) اس وقت اس اتھارٹی میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) اس کے لاہور میں کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں، ان میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) ان دفاتر میں کتنی گاڑیاں ہیں؟

(و) اس اتھارٹی کے سال 16-2015 اور 17-2016 کے اخراجات بتائیں؟

(ز) اس اتھارٹی نے سال 16-2015 اور 17-2016 کے دوران کتنے جرمانے کئے اور کتنی آمدن ان جرمانوں سے حاصل ہوئی؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2۔ جولائی 2012 فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی تاکہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیاء خورد و نوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے نیز غیر معیاری و ملاوٹ شدہ اشیاء کی تیاری و ترسیل کی روک تھام کو یقینی بناتے ہوئے ایسے عناصر کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جاسکے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی تاحال پنجاب کے پانچ اضلاع بشمول لاہور، ضلع راولپنڈی، ضلع ملتان، ضلع گوجرانوالہ و ضلع فیصل آباد میں عام عوام تک معیاری و صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔

(ج) اس وقت پنجاب فوڈ اتھارٹی میں 215 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(د) لاہور میں فی الوقت پنجاب فوڈ اتھارٹی کا ایک ہی دفتر ہے جو کہ C-83 نیو مسلم ٹاؤن پر واقع ہے اور اس میں موجود ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) پنجاب فوڈ اتھارٹی میں اس وقت تقریباً 45 گاڑیاں موجود ہیں۔

(و) پنجاب فوڈ اتھارٹی کے سال 16۔2015 اور 17۔2016 کے اخراجات کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے سال 16۔2015 اور 17۔2016 کے دوران جو جرمانے کئے اور جو آمدن حاصل ہوئی اس کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے

ضلع لیّہ میں گندم کی خرید سے متعلقہ تفصیلات

*8669: چودھری اشفاق احمد: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2016 میں محکمہ خوراک نے کتنی گندم ضلع لیّہ میں خرید کی، تفصیل سنٹر وار بتائیں؟

(ب) اس وقت کتنی گندم گوداموں میں موجود ہے؟

(ج) کتنی گندم فروخت کی گئی ہے؟

(د) جو گندم گوداموں میں پڑی ہے اس کے بارے میں حکومت کا کیا ارادہ ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) سال 2016 میں محکمہ خوراک ضلع لیّہ میں خرید کردہ گندم کی سنٹر وار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سنٹر	کل خرید
1	کہروڑ	17846.000ٹن
2	فتح پور	13805.800ٹن
3	چوبارہ	7988.900ٹن
4	ٹیل انڈس	9494.000ٹن
5	حیدر شاہ	8468.100ٹن
6	جمال چھپری	9459.700ٹن
7	ہیڈو یراڑی	9973.500ٹن
8	صابر آباد	9493.200ٹن
9	217/TDA	4992.800ٹن
	کل میزان	91522.000ٹن

(ب) اس وقت ذخیرہ شدہ گندم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سنٹر	گوداموں میں ذخیرہ	گنجیوں میں ذخیرہ	کل ذخیرہ
1	کہروڑ	6842.550	11003.450	17846.000
2	فتح پور	0	11073.800	11073.800
3	چوبارہ	2309.700	5679.200	7988.900
4	ٹیل انڈس	0	7510.000	7510.000
5	حیدر شاہ	0	6775.600	6775.600
6	جمال چھپری	0	2330.600	6775.600
7	ہیڈ ویراڑی	0	9973.500	9973.500
8	صابر آباد	0	3850.200	3850.200
9	217/TDA	0	4992.800	4992.800
	کل میزان	9152.250	63189.150	72341.400

(ج) سنٹر وار فروخت شدہ گندم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سنٹر	کل خرید
1	فتح پور	2732.000
2	ٹیل انڈس	1984.000
3	حیدر شاہ	1962.500
4	جمال چھپری	7129.500
5	صابر آباد	5643.000
	کل میزان	19180.600

(د) ضلع ہذا سے 24679 ٹن گندم کی ایلوکیشن برائے ترسیل راولپنڈی ڈویژن ہو چکی ہے جس کی ترسیل بعد از منظوری ٹھیکیدار کر دی جائے گی مزید مختلف مراکز سے گندم فلور ملز کو فروخت کی جا رہی ہے۔

لاہور میں فوڈ اتھارٹی کے چھاپوں اور جرمانے سے متعلقہ تفصیلات

*8776: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں فوڈ اتھارٹی نے 2014 سے آج تک کتنے ہوٹلوں اور شادی ہالوں پر چھاپے مارے مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) چھاپوں کے دوران جن ہوٹلوں اور شادی ہالوں کو جرمانہ کیا گیا جرمانہ کی تفصیل سال وار علیحدہ علیحدہ بیان فرمائی جائے؟

(ج) مذکورہ ہوٹلوں اور شادی ہالوں کو جرمانہ کرنے کے بعد کیا ہدایات دی گئی ہیں مکمل تفصیل بیان فرمائی جائے۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) لاہور میں فوڈ اتھارٹی کے چھاپوں اور جرمانے سے متعلقہ تفصیلات طلب کی گئی ہیں۔ لاہور میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے سال 2014 میں 104,999 جبکہ 2015 میں 50,981 اور 2016 میں 26,548 جبکہ 2017 کے آغاز سے اب تک 6692 مقامات بشمول ہوٹلوں اور شادی ہالز پر چھاپے مارے ہیں۔ مکمل تفصیل (الف، ب، ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) چھاپوں کے نتیجے میں جن مقامات پر مضر صحت عناصر، ملاوٹ شدہ اشیاء اور صفائی کی ناقص صورتحال پائی گئی ان کو سیل کیا گیا اور اس جرم کی بناء پر جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ جرمانے کی تفصیل سال وار (الف، ب، ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہوٹلوں اور شادی ہالز کو جرمانے کے بعد اصلاح معیار کی ہدایت پر مشتمل نوٹسز کا اجراء کیا گیا جس میں ان ہدایات پر عمل پیرا ہونے کے لئے وقت مقرر کیا گیا بعد ازاں فوڈ سیفٹی آفیسرز نے ان کا معائنہ کرنے کے بعد کام دوبارہ جاری کرنے کی اجازت دی گئی۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی بھی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور میں دودھ اور گھی کی مصنوعات کے ٹیسٹ وغیرہ سے متعلقہ تفصیلات

1777: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی جی فوڈز نے سرکلر جاری کیا ہے جس میں گھی اور دودھ بنانے والی کمپنیوں کی مصنوعات کو غیر موزوں اور غیر معیاری قرار دیا ہے، اس کی کاپی مہیا کریں؟

(ب) جن کمپنیوں کی مصنوعات ٹیسٹ کروائی گئی ہیں ان کے نام بتائیں اور لیب رپورٹ کی کاپی مہیا کریں؟

(ج) 2013 سے اب تک کتنی مصنوعات غیر معیاری پائی گئیں۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) لاہور میں فوڈ اتھارٹی کے چھاپوں اور جرمانے سے متعلقہ تفصیلات طلب کی گئی ہیں۔
جی ہاں! یہ درست ہے کہ ڈی جی پنجاب فوڈ اتھارٹی نے سرکلر جاری کیا ہے جس میں دودھ اور گھی بنانے والی کمپنیوں کی مصنوعات کو عوام الناس کی صحت اور ملک و قوم کے وسیع تر مفاد میں غیر معیاری قرار دیا ہے۔ ضمنی نمبر (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) دودھ اور گھی بنانے والی کمپنیوں کی مصنوعات کے نمونہ جات حاصل کئے گئے جن گھی بنانے والی کمپنیوں کی مصنوعات ٹیسٹ کروائی گئی ہیں ان میں سے چند ایک کے نام درج ذیل ہیں: پاک پیور دیسی گھی، فریش پیور دیسی گھی، اولپرز دیسی گھی اور وانیہ دیسی گھی اور اس کے علاوہ خشک دودھ بنانے والی کمپنیوں کی مصنوعات ٹیسٹ کروائی گئی ہیں ان میں سے چند ایک کے نام درج ذیل ہیں:

مارووال ڈرائنڈ سکمڈ ملک پاؤڈر، پارس سکمڈ ملک پاؤڈر، امنگ سکمڈ ملک پاؤڈر، ملاک سکمڈ ملک پاؤڈر اور انسٹینٹ ملک پاؤڈر۔ ان کو سرٹیفائیڈ لیبارٹری INTERTEK، SGC، PCSIR سے کیمیائی، حیاتاتی اور فزیکل پیرامیٹر پر چیک کروایا گیا۔ اس کے نتیجہ میں مقررہ پیمانے پر پورا نہ اترنے والی مصنوعات کو غیر معیاری قرار دیا۔ عوام الناس کی صحت اور ملک و قوم کے وسیع تر مفاد میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے غیر معیاری قرار دیا ہے نیز ان تمام ٹیسٹ کی رپورٹ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی website پر بھی موجود ہے۔ ضمنی نمبر (ب، ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 2013 سے لے کر اب تک دیسی گھی کے 28 مختلف کمپنیوں کے نمونہ جات حاصل کئے ہیں۔ جن میں سے بائیس کمپنیوں کے نمونہ جات پاس ہوئے جبکہ چھ کمپنیوں کے نمونہ جات فیل قرار دیئے گئے اور اس کے علاوہ اب تک خشک دودھ کے پندرہ مختلف کمپنیوں کے نمونہ جات حاصل کئے جن میں سے چھ کمپنیوں کے نمونہ جات پاس ہوئے جبکہ 9 کمپنیوں کے نمونہ جات فیل قرار دیئے گئے۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔

ضلع راولپنڈی میں مارکیٹ کمیٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

1783: محترمہ تحسین فواد: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راولپنڈی میں مارکیٹ کمیٹیاں کتنی ہیں ہر ایک کا نام بتائیں؟

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے ایڈمنسٹریٹر /چیئرمین کون کون ہیں؟

(د) ان مارکیٹ کمیٹوں کے سال 12-2011 کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل بتائیں؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) ضلع راولپنڈی میں دو مارکیٹ کمیٹیاں ہیں:

1۔ مارکیٹ کمیٹی راولپنڈی۔ 2۔ مارکیٹ کمیٹی گوجر خان

(ب)

1۔ مارکیٹ کمیٹی راولپنڈی فروٹ اینڈ ویجیٹیبل مارکیٹ شمس آباد مری روڈ راولپنڈی

2۔ مارکیٹ کمیٹی گوجر خان مین جی ٹی روڈ گوجر خان

(ج) 1۔ مارکیٹ کمیٹی راولپنڈی راجہ جہانداد (چیئرمین)

2۔ مارکیٹ کمیٹی گوجر خان محمد بلال عارف (ایڈمنسٹریٹر)
(یہ بنیادی طور پر ایگریکلچر آفیسر (معاشیات و تجارت) راولپنڈی ہیں)

(د) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے مذکورہ سالوں میں آمدن اور اخراجات کی تفصیل اس طرح سے ہے:

آمدن مارکیٹ کمیٹی راولپنڈی (12-2011) (روپوں میں)

لائسنس فیس	مارکیٹ فیس	دیگر	میزان
20لاکھ41ہزار50	19لاکھ16ہزار360	6لاکھ85ہزار177	46لاکھ42ہزار587

اخراجات مارکیٹ کمیٹی راولپنڈی (12-2011) (روپوں میں)

اسٹیبلشمنٹ	کنٹیجنسی	دیگر	میزان
37لاکھ4ہزار675	4لاکھ81ہزار563	2لاکھ43ہزار765	44لاکھ30ہزار3

آمدن مارکیٹ کمیٹی گوجرخان (12-2011) (روپوں میں)

لائسنس فیس	مارکیٹ فیس	دیگر	میزان
3لاکھ72ہزار800	6لاکھ24ہزار929	7لاکھ96ہزار812	17لاکھ94ہزار541

اخراجات مارکیٹ کمیٹی گوجرخان (12-2011) (روپوں میں)

اسٹیبلشمنٹ	کنٹیجنسی	دیگر	میزان
10لاکھ82ہزار838	3لاکھ71ہزار682	1لاکھ87ہزار460	16لاکھ41ہزار980

ضلع راولپنڈی میں محکمہ زراعت کے ملازمین اور دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

1784: محترمہ تحسین فواد: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راولپنڈی میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ہر دفتر میں کتنے ملازم عہدہ اور گریڈ وار کام کر رہے ہیں؟

(ج) ہر دفتر میں کسانوں کے لئے کیا کام سرانجام دیا جاتا ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا):

(الف) راولپنڈی میں محکمہ زراعت کے تمام شعبہ جات کے کل 47 دفاتر ضلع تحصیل اور یونین کونسل کی سطح پر کام کر رہے ہیں۔ جائے مقام کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) راولپنڈی میں محکمہ زراعت کے تمام شعبہ جات کے کل 1096 ملازمین کام کر رہے ہیں عہدہ اور گریڈ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان دفاتر میں کسانوں کے لئے درج ذیل کام سرانجام دیئے جاتے ہیں:

- تجزیہ کی بنیاد پر شور زدہ اور کلراٹھی زمینوں کی اصلاح کے لئے سفارشات مرتب کی جاتی ہیں۔
- زمیندار کی زمین پر تحقیقاتی تجربات لگائے جاتے ہیں اور ان نتائج کی بنیاد پر کھادوں کی درآمد، کھادوں کی سفارشات سے متعلق پالیسی بنائی جاتی ہے۔

- ❖ کاشتکاروں، کسانوں اور مگس بانوں کو شہد کی یورپی پالتو مکھیوں کی پرورش، ان سے بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لئے پرورش کے جدید طریقوں اور عوام الناس میں جدید مگس بانی کا شعور پیدا کرنے کے لئے تربیتی کورس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔
- ❖ باجرے کی زیادہ پیداوار والی اقسام دریافت کرنے پر کام کرنے کے علاوہ باجرہ اور مکئی کی پیداوار بڑھانے کے لئے بارانی علاقے کے کسانوں کی تکنیکی معاونت کی جاتی ہے۔
- ❖ پھلدار پودوں پر تحقیق کے علاوہ کسانوں کو مفت راہنمائی اور ارزاں نرخوں پر پھلدار پودوں کی ترقی دادا اقسام کے پودے فراہم کئے جاتے ہیں۔
- ❖ گندم کی بیماریوں پر تحقیقی کام کے علاوہ بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی اقسام دستیاب ہوتی ہیں۔
- ❖ مختلف گھاس جو چارہ جات کے طور پر استعمال ہوتی ہیں، پر تحقیق کی جاتی ہے تاکہ کسان روایتی چارہ جات کے ساتھ ساتھ ان گھاس کی اقسام کو بھی زیر کاشت لا سکیں۔
- ❖ گنے پر بریڈنگ کا کام کیا جاتا ہے۔ مزید برآں گنے کا بیج حاصل کیا جاتا ہے جس سے نئی اقسام دریافت کی جا سکیں جو زیادہ پیداوار اور شوگر کی حامل ہوں۔
- ❖ جدید زرعی ٹیکنالوجی کو کاشتکاروں تک پہنچانا اور اس پر عمل کی ترغیب دینا۔
- ❖ زرعی ٹیکنالوجی کو عام کرنے کے لئے نمائشی پلاٹ لگانا، فارمر ڈے منعقد کرنا اور زرعی لٹریچر زمینداران تک پہنچانا۔
- ❖ زرعی ٹیکنالوجی کو پرنٹ میڈیا اور الیکٹرک میڈیا کے ذریعے زمینداران تک منتقل کرنا۔
- ❖ پھلدار پوداجات اور سبزیات کے فروغ کے لئے اقدامات کرنا۔
- ❖ گورنمنٹ کی مختلف سبسڈی سکیموں کو زمینداران تک پہنچانا۔
- ❖ زرعی ادویات اور کھادوں کے معیار، ترسیل اور قیمتوں کو کنٹرول کرنا۔
- ❖ زرعی قوانین کی پاسداری کرانا۔
- ❖ نقصان دہ کیڑوں اور بیماریوں سے فصلات کو بچانے کے لئے پیسٹ سکاؤٹنگ کرنا اور صحیح مخصوص زرعی ادویات بمعہ ترکیب استعمال سے کاشتکاروں کو آگاہ کرنا تاکہ فصلات کا نقصان کم سے کم ہو۔
- ❖ کاشتکاروں کو حکومت کی طرف سے دیئے گئے رقبہ اور پیداوار کے اہداف کو پورا کرانا۔
- ❖ غیر نہری علاقہ میں آبپاشی کی سکیموں (Irrigation Schemes) کی تکمیل کے لئے مالی و فنی معاونت۔
- ❖ ڈرپ / سپرنکلر سسٹم (جدید نظام آبپاشی) کی تنصیب کے لئے ساٹھ فیصد مالی اعانت۔

- ڈرپ / سپرنکلر سسٹم چلانے کے لئے سولر سسٹم کی تنصیب کے لئے 80 فیصد مالی اعانت۔
- ڈرپ سسٹم کے ذریعے ٹنل فارمنگ کے لئے 2 لاکھ 25 ہزار روپے فی ایکڑ کی مالی اعانت۔
- کسانوں کو جدید آبپاشی اور کاشتکاری کی مفت تربیت۔
- اہم فصلات، باغات وسبزیات کی پیسٹ سکاؤٹنگ اور زمینداروں کی ضرر رساں کیڑوں و بیماریوں کی روک تھام کے بارے میں راہنمائی۔
- نقصان دہ کیڑے مکوڑوں، جڑی بوٹیوں و بیماریوں کی پہچان، ان کے حملہ پیشین گوئی۔
- زمینداروں، توسیعی فیلڈ سٹاف و پیسٹی سائیڈ ڈیلرز کی تحفظ نباتات میں تربیت۔
- کسانوں کو خالص زرعی ادویات کی فراہمی کے لئے زرعی ادویات کی چیکنگ و سیمپلنگ۔
- زرعی مطبوعات کاشتکاروں کو فراہم کی جاتی ہیں اور اہم زرعی فصلوں کی جدید پیداواری ٹیکنالوجی پر مشتمل ویڈیوڈا کومنٹری بھی فراہم کی جاتی ہے۔
- ریڈیو پاکستان راولپنڈی کے تعاون سے ہر ماہ شیڈول کے تحت زرعی تقاریر اور پروگرام نشر کئے جاتے ہیں اور ترقی پسند کاشتکاروں کے انٹرویو نشر کئے جاتے ہیں۔
- مارکیٹ کمیٹی اپنے اپنے نوٹیفائیڈ ایریا میں زرعی اجناس کی خرید و فروخت کو باقاعدہ بناتی ہے۔
- مارکیٹ کمیٹی منڈیوں میں کام کرنے والے آڑھتی حضرات کو لائسنس جاری کرتی ہے۔
- خرید و فروخت پر مارکیٹ فیس وصول کرتی ہے۔
- حاصل ہونے والی آمدن سے منڈیوں میں صفائی اور آنے والے کسانوں کے لئے روشنی اور پینے کے پانی کا انتظام کرتی ہے۔
- ہمواری زمین بذریعہ بلڈوزر۔ نکوں کی تعمیر برائے نکاسی آب۔ زمینی کھدرپن کی بحالی، حفاظتی بند، نالہ جات کی پاٹ بندی۔
- پانی سٹور کرنے کے لئے تعمیراتی کام (منی ڈیم۔ تالاب)
- زمینداروں کو جدید آلات سے متعلق روشناس کرانا اور مفید مشورے دینا۔
- زمینداروں کو رعائتی نرخوں پر پاور رگ مشین سے گہرے ٹیوب ویل بور کرنا۔ الیکٹرک ریسٹویٹی میٹر کی مدد سے پانی کی مقدار اور معیار کا جائزہ لینا۔

ضلع بہاولپور: اشیائے خورد و نوش میں ملاوٹ سے متعلقہ تفصیلات

1794: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ خوراک صوبہ میں کیا کیا کام کرتا ہے؟
(ب) اشیائے خوردونوش میں ملاوٹ کے قبیح کام کو روکنے کے لئے محکمہ کے پاس کیا لائحہ عمل ہے؟
(ج) ضلع بہاولپور میں محکمہ کا عملہ کتنے افسران واہلکاران پر مشتمل ہےاوران کے ذمہ کیا کیا کام ہیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) محکمہ خوراک صوبہ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کے تحت عوام تک صاف اور معیاری اشیائے خوردونوش کی فراہمی، ملاوٹ شدہ اور غیر معیاری اشیاء کی روک تھام کے لئے مسلسل کاروائی جاری رکھے ہوئے ہیں۔
(ب) اشیائے خوردونوش میں ملاوٹ کے قبیح کام کو روکنے کے پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت عمل کرتے ہوئے مقررہ جگہ کی سیلینگ مالکان کو جرمانے اوران کے خلاف ایف آئی آر رجسٹرڈ کروانے جیسے لائحہ عمل اپنائے ہوئے ہے تاکہ اس قبیح کام کا خاتمہ کیا جاسکے اس ضمن میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے کئی کارخانوں کو بند کیا ہے ان کا مواد نکارہ بنایا ہے اوران کے خلاف فوجداری مقدمات بھی دائر کئے گئے ہیں تاکہ باقی ماندہ بھی عبرت حاصل کرتے ہوئے ایسے کاموں سے گریز کریں۔
(ج) ضلع بہاولپور میں پنجاب فوڈ اتھارٹی تاحال آپریشنل نہ ہے تاہم اس مد میں کام جاری ہے اور سال 2017 میں پنجاب فوڈ اتھارٹی مزید 17 اضلاع میں آپریشنل ہو جائے گی نیز ضلع بہاولپور میں ڈسٹرکٹ انفورسمینٹ کمیٹیز اس ضمن میں سرگرم عمل ہے۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ سے یہ بات اچھی نہیں لگی بہر حال ٹھیک ہے۔ جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہیں ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اجلاس پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے وقفہ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 12 بج کر 33 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں تاکہ گنتی کی جا سکے۔ جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ جناب انعام اللہ خان نیازی کی تحریک استحقاق نمبر 6 ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ تحاریک التوائے کار پر کارروائی کا آغاز کریں میں ممبران کی توجہ قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 83(e) کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں جس میں تحریر ہے کہ:

"ایسی تحاریک التوائے کار جن میں اُٹھائے گئے معاملے پر بحث کے لئے پہلے سے تاریخ مقرر کی جا چکی ہو وہ اسمبلی میں پیش نہ کی جا سکتی ہیں۔"

چونکہ آج خوراک اور زراعت پر عام بحث ہونی ہے لہٰذا اس سے متعلقہ جتنی بھی تحاریک ہیں وہ پیش نہیں ہو سکیں گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری ایک تحریک التوائے کار کل پیش ہونی تھی اور آپ نے فرمایا تھا کہ یہ کل take up کی جائے گی۔ گزارش ہے کہ مجھے اپنی تحریک پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: آپ کی تحریک التوائے کار کا نمبر کیا ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار کا نمبر 441/17 ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھ دیں۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

زرعی اور ویٹرنری گریجویٹس کو الاٹمنٹس کے باوجود رقبہ نہ ملنے پر پریشانی کا سامنا

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے ایگریکلچر اور ویٹرنری گریجویٹس کو باروزگار بنانے کے لئے زرعی زمین الاٹ کرنے کا فیصلہ کیا۔ تحصیل تونسہ کے 90 ایگریکلچر اور 4 ویٹرنری گریجویٹس کو موضع رکھ کوٹ تبوانی میں 2010 میں فی کس 100 کنال رقبہ الاٹ کر دیا گیا لیکن محکمہ مالیات کے اہلکار اور طاقتور سینئر ریونیو افسران آڑے رہے اور تاحال یہ بے چارے دردر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ انہوں نے عدلیہ کا دروازہ بھی کھٹکھٹایا اور وہاں سے ان کے حق میں فیصلے ہوتے رہے لیکن ان پر عملدرآمد نہ ہو سکا۔ چاہئے تو یہ کہ حکومتی پالیسی اور عدلیہ کے فیصلوں کے مطابق ان کی داد رسی کی جائے اور تاحال رکاوٹ بننے والے افسران و عناصر کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 450 جناب آصف محمود کی ہے۔ جی، جناب آصف محمود!

راولپنڈی ڈی ایچ کیو ہسپتال میں سی ٹی سکین مشین کی خرابی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 29-اپریل 2017 کی خبر کے مطابق راولپنڈی ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال میں کئی ہفتوں سے خراب سی ٹی سکین مشین نے سینکڑوں مریضوں کی زندگیاں داؤ پر لگا دی ہیں۔ لواحقین نجی لیبارٹریوں سے ٹیسٹ کے لئے ہزاروں روپے خرچ کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ ہسپتال میں روزانہ 40 سے 45 مریضوں کو سی ٹی سکین کی سہولت فراہم کی جاتی تھی۔ مریضوں کو اب سی ٹی سکین مشین کے لئے دیگر الائیڈ ہسپتال refer کر دیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے لواحقین 4 سے 8 ہزار روپے کے اخراجات برداشت کرنے پر مجبور ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اگست 2016 سے میری ایک تحریک التوائے کار pending ہے اُس تحریک کا جواب کیوں نہیں آتا؟ ایک سیاسی راہنما نے راولپنڈی میں تھانے پر حملہ کیا تھا تو کیا وہ قانون سے بالاتر ہے؟

جناب سپیکر: آپ اُس تحریک کا نمبر اسمبلی سیکرٹریٹ کو بتائیں یہ check کر کے آپ کو بتائیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/294 جناب محمد عارف عباسی کی ہے۔ جی، عباسی صاحب!

راولپنڈی میں ترک کمپنی البیراک کا سرکاری اراضی پر قبضہ

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! شکریہ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 20- مارچ 2017 کی خبر کے مطابق راولپنڈی، کروڑوں روپے کے عوض راولپنڈی میں صفائی کا نظام چلانے والی ترک کمپنی البیراک نے اربوں روپے مالیت کی قیمتی سرکاری اراضی پر قبضہ کر لیا۔ قیمتی اراضی لیز پر حاصل کی گئی اور نہ ہی کوئی کرایہ مقرر کیا گیا جس سے سرکاری خزانے کو بھی لاکھوں کا نقصان ہو رہا ہے۔ انتظامیہ کی جانب سے نوٹس نہ لینے پر غیر ملکی کمپنی نے قبضے کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے اور لیڈیز جم پارک کے بعد جدید لیاقت پارک، لئی کنارے اور

سپورٹس کمپلیکس سے ملحقہ قیمتی اراضی پر بھی قبضہ کر لیا۔ راولپنڈی اسلام آباد میٹرو بس منصوبے کے آغاز پر package ون کی تعمیراتی کمپنی زیڈ کے بی نے ایک معاہدے کے تحت لیڈیز پارک کی اراضی استعمال کی اور معاہدہ کیا کہ منصوبہ مکمل ہونے کے بعد وہ پارک کو اصل شکل میں بحال کرے گی لیکن منصوبہ مکمل ہونے کے بعد مذکورہ کمپنی نے پارک بحال نہ کیا اور تباہ حال پارک کو لاوارث چھوڑ دیا جس پر صفائی کا نظام چلانے والی ترک کمپنی البیراک نے غیر قانونی طور پر قبضہ کر کے پورے شہر کا کوڑا کرکٹ جمع کرنا شروع کر دیا اور یہاں ویسٹ ٹرانسفر سٹیشن قائم کر دیا جس سے علاقے میں بدبو، تعفن اور بیماریاں پھیلنے لگیں، جس پر شہری سراپا احتجاج بن گئے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 455/17 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، محترمہ!

گوجرانوالہ ریجن کی 75 سے زائد غیر دوامی نہروں کو پانی کی سپلائی بحال نہ کیا جانا

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 2۔مئی 2017 کی خبر کے مطابق پنجاب بھر میں غیر دوامی نہروں کو 15۔اکتوبر سے 15۔اپریل تک پانی کی سپلائی بند کر دی جاتی ہے۔ کینال چیف انجینئر نے گوجرانوالہ سمیت پنجاب بھر کی غیر دوامی نہروں، راجباہوں، مائنرز ڈسٹری بیوٹرز وغیرہ کو پانی کی سپلائی بحال کرنے کے لئے 14۔اپریل کو نوٹیفکیشن جاری کر دیا تھا لیکن گوجرانوالہ ریجن کی 75 سے زائد غیر دوامی نہروں، راجباہوں، مائنرز کو تادم تحریر پانی کی بحالی نہیں کی جا سکی ہے جس سے کاشتکار شدید مشکلات کا شکار ہیں۔ انہوں نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ غیر دوامی نہروں میں پانی کی سپلائی جلد از جلد بحال کی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 473/17 میاں محمود الرشید کی ہے۔ جی، میاں صاحب!

پنجاب پولیس میں نئی اور پرانی وردی کے استعمال سے
پولیس ملازمین اور عوام کو پریشانی کا سامنا

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" کی اشاعت مورخہ 5۔ مئی 2017 کی خبر کے مطابق پنجاب پولیس کی نئی یونیفارم نے جہاں اہلکاروں کو شدید مشکل میں مبتلا کر رکھا ہے وہیں ملازمین کی اکثریت اس رنگ سے خوش نظر نہیں آتی۔ اب بھی کئی اہلکاروں نے پرانی یونیفارم ہی پہن رکھی ہوتی ہے۔ جہاں تک لاہور کا تعلق ہے یہاں پر وی آئی پی موومنٹ کی وجہ سے بیشتر اہلکاروں نے نئی یونیفارم پہن لی ہے لیکن متعدد اہلکاروں نے بازار سے وردی کے رنگ کی ٹی شرٹ خرید کر گرم وردی سے جان چھڑائی ہے۔ پنجاب کے پسماندہ علاقوں میں واقع پولیس سٹیشنوں کے عملے نے اب بھی پرانی وردی کا استعمال جاری رکھا ہوا ہے۔ ان اہلکاروں کا کہنا ہے کہ نئی یونیفارم میں لوگ ان کی بات نہیں سنتے۔ کئی جگہوں پر شہریوں نے پولیس اہلکاروں کو دیکھ کر ڈاکوؤں کی آوازیں لگائیں۔ پنجاب کے دور افتادہ علاقوں میں چیکنگ کا نظام نہ ہونے کے باعث بیشتر اہلکار پرانی وردیوں کا استعمال کر رہے ہیں۔ اس طرح پنجاب حکومت کی طرف سے اربوں روپے خرچ کرنے کے باجود نئی یونیفارم کا استعمال مکمل طور پر عمل میں نہیں آسکا جس سے قومی خزانے کے اربوں روپے ضائع ہونے کے ساتھ ساتھ پولیس نفری میں دو مختلف قسموں کی یونیفارم کا استعمال اب بھی جاری ہے۔ اس خبر سے پنجاب بھر کی عوام میں تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ رُخسانہ کوکب: جناب سپیکر! کل جناب سپیکر نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ معزز ممبران اسمبلی کی تنخواہیں بڑھانے کے حوالے سے ایک دو دن میں کمیٹی بنا دی جائے گی لہٰذا آپ سے ہماری یہ request ہے کہ ایک دو دن میں وہ کمیٹی بنا کر تنخواہیں بڑھانے کے بارے میں فیصلہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہم لوگ تمام پارلیمانی لیڈرز کو بلا رہے ہیں تو اُس کمیٹی میں اس پر بات ہوگی۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف، میاں محمود الرشید اور ڈاکٹر سید وسیم اختر سے بات بھی ہو گئی تھی تو آپ ہمیں خوشخبری سُنادیں کہ وہ میٹنگ کب تک بلائی جائے گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں ہم اس کی جلدی میٹنگ بلا رہے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، خواجہ صاحب!

تونسہ شریف کی سی آر بی سی نہر میں پانی کی سپلائی کا مطالبہ

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! تونسہ شریف کی CRBC نہر میں پچھلے ایک ماہ سے پانی نہیں آرہا۔ ہمارے علاقے میں کپاس کی بیجائی کا موسم ہے اور لوگوں کو پینے کا پانی بھی میسر نہیں ہے۔ وہاں پر ایکسیئن ہے اور نہ SE ہے اور پورا دفتر خالی پڑا ہے۔ کل CRCC کے دفتر میں میری بات ہوئی تو وہ کہتے ہیں کہ جب تک پنجاب سرکاری طور پر اپنا حصہ نہیں مانگے گا تب تک ہم پانی کیسے دیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: خواجہ صاحب! آپ آج مجھے تھوڑا سا ٹائم دے دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس میں چھوٹی سی request ہے کہ اگر آپ کی Chair سیکرٹری آبپاشی کو یہ direction دے دے کہ ان سے رابطہ کرلیں۔ وہاں پچھلے ایک مہینے سے لوگوں کے لئے پینے کا پانی نہیں ہے، فصلوں کے لئے پانی نہیں ہے، وہاں پر سٹاف نہیں ہے، ایکسیئن نہیں ہے، ایس ای نہیں ہے اور ایس ڈی او نہیں ہے۔ آپ kindly direction pass کر دیں گے تو کم از کم مسئلہ حل ہو جائے گا۔ وہاں لوگوں کی فصلیں تباہ نہیں ہوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ سے یہ commitment کرتا ہوں کہ آج اجلاس کے بعد میری سیکرٹری آبپاشی سے میٹنگ ہونی ہے۔ میں آج انشاء اللہ CBRC والے معاملہ کو take up کروں گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے کل ایک اور عرض کی تھی کہ IRSA کا پنجاب کا جو نمائندہ ہے وہ جنوری سے IRSA کی کمیٹی میں نہیں ہے اس وجہ سے بھی problem ہے۔ میری request یہ ہے کہ پنجاب کے حصے کا پانی اگر کہیں اور جا رہا ہے تو کم از کم اس چیز کو دیکھا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خواجہ صاحب! آپ کی پریشانی جائز ہے۔ مجھے اس پر ایک دفعہ بات کرنے دیں۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! آپ بھی زمیندار ہیں۔ پہلی تاریخ کے بعد کپاس کی فصل کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اگر پہلے پانی آ گیا تو لوگوں کو فائدہ ہو جائے گا ورنہ اس کے بعد پانی کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خواجہ صاحب! مجھے آج ان سے بات کرنے دیں انشاء اللہ آج ہی مسئلہ solve کرائیں گے۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! شکریہ

سرکاری کارروائی

(آئینی قراردادیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں آج کے ایجنڈا پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے:۔

A. Resolution Under Article 147 Read With Article 245 of the Constitution

B. Extension of Ordinances

C. Laying of Ordinances

D. Laying of Reports

E. Consideration and Passage of Bills

A Minister may move the motion for leave of the Assembly.

آئین کے آرٹیکلز 147 اور 245 کے تحت قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to move Resolution under Article 147 read with Article 245 of the Constitution for ratification of deployment of Special Security Division (SSD) Troops for China Pakistan Economic Corridor (CPEC) projects across the Punjab."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move Resolution under Article 147 read with Article 245 of the Constitution for ratification of deployment of Special Security Division (SSD) Troops for China Pakistan Economic Corridor (CPEC) projects across the Punjab."

Those who are in the favour that leave be granted may rise in their seats.

(There were more than 93 members and leave was granted.)

(The motion was carried.)

قرارداد

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may move the Resolution under Article 147 read with Article 245 of the Constitution.

آئین کے آرٹیکلز 147 اور 245 کے تحت صوبائی اسمبلی پنجاب
میں چین پاکستان اقتصادی راہداری کے لئے
سپیشل سکیورٹی ڈویژن ٹروپس کی تعیناتی کی توثیق کا مطالبہ

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move the Resolution:

"That the Provincial Assembly of the Punjab ratifies the deployment of Special Security Division (SSD) Troops for China-Pakistan Economic Corridor (CPEC) projects across the Punjab under Article 147 read with Article 245 of the Constitution."

MR DEPUTY SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab ratifies the deployment of Special Security Division (SSD) Troops for China-Pakistan Economic Corridor (CPEC) projects

across the Punjab under Article 147 read with Article 245 of the Constitution."

Now, the Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab ratifies the deployment of Special Security Division (SSD) Troops for China Pakistan Economic Corridor (CPEC) projects across the Punjab under Article 147 read with Article 245 of the Constitution be passed."

(The Resolution is passed.)

آرڈیننسز

(میعاد میں توسیع)

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may move the motion for leave of the Assembly.

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت

قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2) (a) of the Constitution for extension of the following Ordinances.

1. The Punjab Women Protection Authority Ordinance 2017 (II of 2017).
2. The Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Ordinance 2017 (III of 2017).
3. The Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Ordinance 2017(IV of 2017).
4. The Rawalpindi Medical University Ordinance 2017(V of 2017).

5. The Faisalabad Medical University Ordinance 2017 (VI of 2017).
6. The Nishtar Medical University Ordinance 2017 (VII of 2017).
7. The Police Order (Amendment) Ordinance 2017 (VIII of 2017).

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2) (a) of the Constitution for extension of the following Ordinances.

1. The Punjab Women Protection Authority Ordinance 2017 (II of 2017).
2. The Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Ordinance 2017(III of 2017).
3. The Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Ordinance 2017(IV of 2017).
4. The Rawalpindi Medical University Ordinance 2017 (V of 2017).
5. The Faisalabad Medical University Ordinance 2017 (VI of 2017).
6. The Nishtar Medical University Ordinance 2017 (VII of 2017).
7. The Police Order (Amendment) Ordinance 2017 (VIII of 2017).

Those who are in the favor that leave be granted may rise in their seats.

(There were more than 93 members and leave was granted.)

(The motion was carried.)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس مرحلہ پر ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ نے نشتر میڈیکل کالج کو یونیورسٹی بنانے کی بات کر دی ہے، فیصل آباد میڈیکل کالج کو یونیورسٹی بنانے کی بات کر دی ہے اور راولپنڈی میڈیکل کالج کو بھی یونیورسٹی بنانے کی بات کر دی ہے۔ فیصل آباد اور راولپنڈی میڈیکل کالجز بہاولپور کے قائداعظم میڈیکل کالج کے بعد بنے تھے ان پر تو مہربانی کر دی گئی ہے تو یہی محرومیاں ہم face کرتے ہیں۔ میں ایوان سے بھی مطالبہ کرتا ہوں کہ ہماری یہ بات چیف منسٹر تک پہنچائی جائے کہ بہاولپور میڈیکل کالج کو بھی یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ اس پر Resolution لے آئیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے Resolution دی ہے لیکن اس چشم پوشی پر میں علامتی بائیکاٹ کرتا ہوں اور میں دوسروں سے بھی کہوں گا کہ وہ میرے ساتھ بائیکاٹ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کی اس حوالے سے کوئی Resolution نہیں آئی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف علامتی بائیکاٹ کر کے
ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

آئین کے آرٹیکل 128(2)A کے تحت قراردادیں

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may move the Resolution for extension of Ordinance.

آرڈیننس تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017 کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move the Resolution:

> "That Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Women Protection Authority Ordinance 2017 (II of 2017), promulgated on 11th April 2017, for a further period of ninety days with effect from 10th July 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The Resolution moved is:

"That Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Women Protection Authority Ordinance 2017 (II of 2017), promulgated on 11th April 2017, for a further period of ninety days with effect from 10th July 2017."

Now, the Resolution moved and the question is:

"That Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Women Protection Authority Ordinance 2017 (II of 2017), promulgated on 11th April 2017, for a further period of ninety days with effect from 10th July 2017."

(The Resolution is passed.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف علامتی بائیکاٹ کے بعد ایوان میں واپس تشریف لائے)

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may move the Resolution for extension of Ordinance.

آرڈیننس شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017 کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Thank you. Mr Speaker! I move:

"The Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Shehr E Khamoshan Authority Ordinance 2017, promulgated on 11th April 2017, for a further period of ninety days with effect from 10th July 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"The Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Shehr E Khamoshan Authority Ordinance 2017, promulgated on 11th April

2017, for a further period of ninety days with effect from 10th July 2017."

Now, the Resolution moved and the question is:

"The Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Shehr E Khamoshan Authority Ordinance 2017, promulgated on 11th April 2017, for a further period of ninety days with effect from 10th July 2017."

(The Resolution is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may move the Resolution for Extension of Ordinance.

آرڈیننس (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017 کی معاد میں توسیع

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move the Resolution:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Ordinance 2017 (IV of 2017), promulgated on 14th April 2017, for a further period of ninety days with effect from 13th July 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Ordinance 2017 (IV of 2017), promulgated on 14th April 2017, for a further period of ninety days with effect from 13th July 2017."

Now, the Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Ordinance 2017 (IV of 2017),

promulgated on 14th April 2017, for a further period of ninety days with effect from 13th July 2017."

(The Resolution is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may move the Resolution for Extension of Ordinance.

آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی راولپنڈی پنجاب 2017 کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move the Resolution:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Rawalpindi Medical University Ordinance 2017 (V of 2017), promulgated on 5th May 2017, for a further period of ninety days with effect from 3rd August 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Rawalpindi Medical University Ordinance 2017 (V of 2017), promulgated on 05 May 2017, for a further period of ninety days with effect from 03 August 2017."

Now, the Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Rawalpindi Medical University Ordinance 2017 (V of 2017), promulgated on 5th May 2017, for a further period of ninety days with effect from 3rd August 2017."

(The Resolution is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may move the Resolution for Extension of Ordinance.

آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی فیصل آباد 2017 کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move the Resolution:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Faisalabad Medical University Ordinance 2017 (VI of 2017), promulgated on 5th May 2017, for a further period of ninety days with effect from 3rd August 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Faisalabad Medical University Ordinance 2017 (VI of 2017), promulgated on 5th May 2017, for a further period of ninety days with effect from 3rd August 2017."

Now, the Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Faisalabad Medical University Ordinance 2017 (VI of 2017), promulgated on 5th May 2017, for a further period of ninety days with effect from 3rd August 2017."

(The Resolution is passed.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گو نواز گو" کی نعرے بازی)

MR DEPUTY SPEAKER: No, No. Order in the House, Order in the House**.** A Minister may move the Resolution for Extension of Ordinance.

آرڈیننس نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017 کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move the Resolution:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Nishtar Medical University Ordinance 2017 (VII of 2017), promulgated on 5th May 2017, for a further period of ninety days with effect from 3rd August 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Nishtar Medical University Ordinance 2017 (VII of 2017), promulgated on 5th May 2017, for a further period of ninety days with effect from 3rd August 2017."

Now, the Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Nishtar Medical University Ordinance 2017 (VII of 2017), promulgated on 5th May 2017, for a further period of ninety days with effect from 3rd August 2017."

(The Resolution is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may move the Resolution for Extension of Ordinance.

آرڈیننس (ترمیم) پولیس آرڈر 2017 کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move the Resolution:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Police Order (Amendment) Ordinance 2017 (VIII of 2017), promulgated on 10th May 2017, for a further period of ninety days with effect from 8th August 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Police Order (Amendment) Ordinance 2017 (VIII of 2017), promulgated on 10th May 2017, for a further period of ninety days with effect from 8th August 2017."

Now, the Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Police Order (Amendment) Ordinance 2017 (VIII of 2017), promulgated on 10th May 2017, for a further period of ninety days with effect from 8th August 2017."

(The Resolution is passed.)

آرڈیننسز

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی راولپنڈی 2017

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may lay the Rawalpindi Medical University Ordinance 2017.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Rawalpindi Medical University Ordinance 2017.

MR DEPUTY SPEAKER: The Rawalpindi Medical University Ordinance 2017 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Health with the direction to submit its report within 2 months.

آرڈیننس میڈیکل یونیورسٹی فیصل آباد 2017

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may lay the Faisalabad Medical University Ordinance 2017.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Faisalabad Medical University Ordinance 2017.

MR DEPUTY SPEAKER: The Faisalabad Medical University Ordinance 2017 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Health with the direction to submit its report within 2 months.

آرڈیننس نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may lay the Nishtar Medical University Ordinance 2017.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Nishtar Medical University Ordinance 2017.

MR DEPUTY SPEAKER: The Nishtar Medical University Ordinance 2017 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Health with the direction to submit its report within 2 months.

پولیس آرڈر (ترمیم) آرڈیننس 2017

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister may lay the Police Order (Amendment) Ordinance 2017.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Police Order (Amendment) Ordinance 2017.

MR DEPUTY SPEAKER: The Police Order (Amendment) Ordinance 2017 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home Affairs with the direction to submit its report within 2 months.

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

پالیسی کے اصولوں پر تعمیل اور عملدرآمد کے بارے میں سالانہ رپورٹیں بابت سال 12-2011 اور 2013 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MR DEPUTY SPEAKER: The Annual Reports on Observance and Implementation of Principles of Policy for the years 2011-12 & 2013. A Minister may lay the reports.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Annual Reports on Observance and Implementation of Principles of Policy for the years 2011-12 & 2013.

MR DEPUTY SPEAKER: The Annual Reports on Observance and Implementation of Principles of Policy for the years 2011-12 & 2013 has been laid.

محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 13-2012 اور 15-2014 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MR DEPUTY SPEAKER: The Annual Reports of the Ombudsman, Punjab for the years 2012-13 & 2014-15. A Minister may lay the Report!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Annual Reports of the Ombudsman, Punjab for the years 2012-13 & 2014-15.

MR DEPUTY SPEAKER: The Annual Reports of the Ombudsman, Punjab for the years 2012-13 & 2014-15 has been laid.

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 15-2014 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MR DEPUTY SPEAKER: The Annual Reports of the Punjab Public Service Commission for the years 2014-15. A Minister may lay the Report!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I lay the Annual Reports of the Punjab Public Service Commission for the years 2014-15.

MR DEPUTY SPEAKER: The Annual Reports of the Punjab Public Service Commission for the years 2014-15 has been laid.

مسودات قانون
(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017

MR DEPUTY SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017. A Minister may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Malik Taimoor Masood, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamir Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th May 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th May 2017."

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! منسٹر صاحب نے oppose کیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پنجاب میں اتھارٹیز بنانے کا کلچر بتدریج develop سے develop ہوتا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو منتخب ادارے لوکل گورنمنٹ کی سطح پر بنائے گئے ہیں اور جن کو لوکل گورنمنٹ کا نام دیا گیا ہے۔ گورنمنٹ کے exchequer سے زرِ کثیر ان اداروں کو بنانے پر اور ان اداروں کے اندر candidates کے منتخب ہونے کے لئے خرچ ہوا حالانکہ بنیادی طور پر grass roots level پر لوگوں کو سہولت فراہم کرنے کے یہ ادارے ہیں۔ آئین پاکستان بھی یہی کہتا ہے، اسی کے تحت پنجاب میں طوعاً و کرہاً یہ الیکشن کرائے گئے، ان کو authoritative کرنے میں پورا ایک سال لگا اور اُن کو جو اتھارٹی دی وہ بھی میرے اور آپ کے سامنے ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ ایوان بیٹھا ہے ان کی مجبوری ہے اور ہماری بھی مجبوری ہے کہ ان کی majority ہونے کے سبب ہماری amendments undo کر دی گئیں اور لوکل گورنمنٹ کا بل پاس ہو گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ منتخب اداروں میں سے یہ ہر حوالے سے جان نکال دیتے ہیں بلکہ ہم تو پنجاب اسمبلی کے ایوان کے متعلق بھی شاکی رہتے ہیں اور لیڈر آف دی ہاؤس میاں محمد شہباز شریف بھی مہربانی نہیں کرتے جو چار سال میں چار دفعہ ہی یہاں تشریف لائے ہیں۔ یہ پورا ایوان بالکل عضوِ معطل ہے کیونکہ جو کام اس سے لینا چاہئے وہ نہیں لیا جاتا اور اب یہی

حسشر نیچے لوکل گورنمنٹ کا بھی ہورہا ہے۔ لاہور، ملتان، بہاولپور اور تمام شہروں میں کارپوریشنز بھی وجود میں آ چکی ہیں جبکہ لاہور میں اتھارٹیوں کی پوری ایک بیڑی ہے۔ جو کام کارپوریشن اور بلدیاتی کونسلوں کے کرنے والے ہیں اُن کے اوپر اتھارٹی در اتھارٹی بنائی جارہی ہے۔ لاہور میں بیشتر اتھارٹیوں کے چیئرمین خود میاں محمد شہباز شریف ہیں اور اب عملی طور پر جو کام بلدیاتی اداروں کے پاس رہ گیا ہے جمعدار سے زیادہ ان کی حیثیت اب باقی نہیں رہی۔ کارپوریشن بھی وہی کام کرتی ہے، ڈسٹرکٹ کونسل بھی وہی کام کرتی ہے جبکہ یہ اتھارٹیاں بھی وہی کام کررہی ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قبرستانوں کے معاملہ میں شاید حکومت کے پاس گنتی اور data بھی نہیں ہوگا کہ کتنے قبرستان پنجاب کے اندر موجود ہیں۔ اس کی اتھارٹی پنجاب میں بنے گی جس کے بعد اس کا لازمی تقاضا ہو جائے گا کہ یہ اتھارٹی ضلع کی سطح پر بھی چلی جائے اور ضلع سے نیچے تحصیلوں کی سطح پر بھی جائے گی جس کا اچھا خاصا خرچہ گورنمنٹ کے خزانے پر اور نتیجتاً غریب عوام پر اس کا بوجھ پڑے گا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب اس حوالے سے ایک ایسا خرچہ ہوگا جو بالکل non development ہوگا۔ اس کو اگر اچھے طریقے سے کرسکتے ہیں یا کروا سکتے ہیں تو ہمارے بلدیاتی ادارے کروا سکتے ہیں لہٰذا ان کے سپرد یہ کام ہو جائے تو بہتر ہے۔ ہاؤسنگ سوسائٹیوں کی منظوری کارپوریشن کی طرف سے ہوتی ہے لہٰذا ان کے ذمہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ اپنے قوانین میں ترمیم کرکے ہر نئی بننے والی اور پرانی ہاؤسنگ سوسائٹیوں کو پابند کریں کہ وہ اپنی ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے اندر قبرستان کے لئے وافر جگہ رکھیں اور پھر یہی ادارے قبرستانوں کی maintenance کے لئے کام کریں۔ جب یہ اتھارٹی بنے گی تو شروع میں کچھ نہ کچھ گورنمنٹ finance کرے گی جس کے بعد گورنمنٹ اس اتھارٹی کو کہے گی کہ اپنے پیسے خود generate کرو۔

جناب سپیکر! میں اس میں دلیل یہ دینا چاہتا ہوں کہ بہاولپور کے اندر بہاولپور ہارٹیکلچر اتھارٹی بنی جس کے انچارج کے دفتر میں دو دفعہ میں گیا جنہوں نے کہا کہ ہمیں warn کر دیا گیا ہے کہ اس دفعہ ہم آپ کو تنخواہیں دے رہے ہیں لیکن اس کے بعد آپ نے اپنا خرچہ خود generate کرنا ہے۔ اب انہوں نے اپنے قاعدے قوانین بنا کر پورے شہر کو پریشان کیا ہوا ہے۔ کسی آدمی نے دکان، کلینک یا کسی بھی کاروبار کے لئے کوئی ہٹّی بنائی ہوئی ہے تو اس پر انہوں نے بورڈ لگایا ہے تو ہارٹیکلچر اتھارٹی والے

ان کو notices دے رہے ہیں کہ اتنے اتنے پیسے جمع کروائیں۔ وہ لوگ میرے پاس بار بار آتے ہیں کہ آپ اسمبلی کے اندر اس بات کو اٹھائیں کہ یہ کیا تماشا ہے؟

(اذانِ ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ شہر خموشاں اتھارٹی پورے خزانے پر بوجھ بنے گی پھر اسے کہا جائے گا کہ اپنا خرچہ خود اٹھاؤ، پھر ہر مردے کو دفن کرنے کے لئے ٹیکس لگے گا اور غریب آدمی کدھر جائے گا اس لئے ایک نیا جھگڑا شروع ہو جائے گا۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتا کہ کون بزرگ وار ہیں جو اس طرح کی تجاویز حکومت کے ایک دو افراد کو دے دیتے ہیں اور اس پر آرڈر جاری ہو جاتا ہے اور پھر اسمبلی کے اندر قاعدے قوانین پاس ہونے کے لئے آجاتے ہیں۔ اب سندھو صاحب نے ہاتھ کھڑا کرنا ہے اور سب نے ہاں کر دینی ہے لیکن بعد میں ممبران discuss کرتے رہتے ہیں کہ بڑا غلط ہے لیکن ظاہر ہے کہ نظام آپ نے بنا دیا ہے اور ایوان میں گورنمنٹ سائیڈ کے ممبران کے منہ پر تالے لگا دیئے ہیں۔ یہ بڑی زیادتی ہے کہ اس طرح کے بل کو انہوں نے introduce کیا ہے۔ جس علاقے کے اندر قبرستان ہوتے ہیں آپ یہ کام وہاں کی لوکل انتظامیہ کے ذمے لگائیں کیونکہ وہاں پر کمیٹی بن سکتی ہے جو اس کو صحیح طریقے سے organize کر سکتی ہے اور یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ یہ کارِ خیر کا کام ہے جس میں عوام آگے بڑھ کر finance بھی کرتی ہے اور معاملات کو سنبھالتی بھی ہے۔ اب یہ اتھارٹی بنائیں گے تو اس حوالے سے مزید بھی بہت ساری باتیں ہیں۔ ہماری CSP بیوروکریسی کے بڑے زرخیز ذہن ہیں جو اس طرح کی اتھارٹیاں بنواتے ہیں جس کا ہیڈ 20ویں گریڈ کا CSP افسر لگے گا اور مزید بھی ایک دو افسر adjust ہو جائیں گے یعنی انہوں نے اپنے لئے راستے نکالنے ہیں تاکہ ہماری سیٹیں زیادہ بڑھتی چلی جائیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں اتنی جلد بازی نہ کریں کیونکہ آپ نے آج ہی ایوان کے اندر پیش کیا ہے۔ پہلے آپ نے یہ بل lay کیا جو کمیٹی کے پاس چلا گیا اور وہاں چند لوگوں نے بات کر لی بلکہ کمیٹی کی جو composition ہوتی ہے اس میں majority گورنمنٹ ممبران کی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں کچھ کمیٹیوں میں جاتا ہوں وہاں اچھی debate ہوتی ہے ہمارے بھائی جو گورنمنٹ سائیڈ پر ہیں بڑی اچھی اچھی تجاویز اس میں رکھتے ہیں لیکن کمیٹی کے چیئرمین کو direction ہوتی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ جی نہیں، یہ ترمیم نہیں ہو سکتی۔ بس اس کو ایسے پاس کرنا ہے اور direction یہی ہے تو وہ ساری تجاویز ویسی کی ویسی رہ جاتی ہیں۔ اب اس وقت آپ نے اس کو ایوان میں

layکر دیا ہے جس کے اوپر discussion ہو رہی ہے۔ ظاہر ہے کہ اپوزیشن زیادہ بہتر طریقے سے بات بھی کر سکتی ہے اور انہیں کوئی رکاوٹ بھی نہیں ہے تو میں یہ ساری باتیں اسی حوالے سے اس چھوٹ کے نتیجے کے اندر کر رہا ہوں۔ بہت ساری متبادل اور بہتر تجاویز موجود ہیں۔ اب 1970 سے تو قبرستان چل ہی رہے ہیں ناں جی۔ کوئی قیامت نہیں آئی ہے تو میری یہ رائے ہے کہ میں نے جو تجویز پیش کی ہے اس کو آپ مشتہر کریں۔

جناب سپیکر! میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ بہت سی اچھی اچھی تجاویز پبلک کی طرف سے آ جائیں گی۔ سندھو صاحب تو کہہ دیں گے کہ ہم نے یہ تو Net کے اوپر دے دی تھی اور پبلک اسے دیکھ رہی ہے جس نے اس کے اندر اپنی رائے دینی تھی۔ یہ سارے گھسے پٹے دلائل ہر وقت ان کے پاس موجود ہوتے ہیں جو یہ پیش کریں گے۔

جناب سپیکر! میں پورے ایوان سے یہ request کروں گا کہ حکومت کے خزانے پر بوجھ ڈالنے والا بل ہے of course آپ کے پاس ہر یونین کونسل کے اندر اب کونسلرز اور چیئرمین موجود ہیں۔ انہیں زندہ لوگوں کے بارے میں اختیارات نہیں دیتے تو چلیں مُردوں کے لئے کوئی اختیارات دے دیں تاکہ وہ تھوڑا سا مصروف ہو جائیں۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ اس بل کو دو تین ماہ یا پندرہ دن کے لئے مشتہر کروا دیں جس سے عوام کی طرف سے اچھی اور بہتر تجاویز آ جائیں گی اور ان پر غور کر لیں تو اس میں کوئی مضایقہ نہیں ہے۔ اچھی قانون سازی ہو جائے اور اچھی چیزیں آ جائیں اس سے گورنمنٹ کے exchequer کے اوپر کم بوجھ پڑے تو یہ زیادہ مستحسن ہے اس لئے میں یہ التماس کروں گا کہ میں نے جو ترمیم پیش کی ہے اسے منظور کر لیا جائے اور سندھو صاحب ہاتھ نیچے ہی رکھیں تو زیادہ بہتر ہو جائے گا۔ انشاء اللہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، عارف عباسی صاحب! غصہ نہ کیجئے اور آرام سے بات کیجئے گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! شکریہ۔ نہیں۔ جہاں غصے کی ضرورت ہو گی تو ضرور کیا جائے گا اور آپ ڈکٹیٹ نہ کریں جہاں ضرورت ہو گی وہاں غصہ کریں گے۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر! یہ جو بل آپ نے پیش کیا ہے اس پر مجھے حیرانی ہے کہ حکومت پورے پنجاب میں اتھارٹیز کے علاوہ بھی کوئی کام کر رہی ہے؟ ہمارے محکموں کا اربوں روپے کا بجٹ ہے جس میں پوری ایک مینجمنٹ ہے اور trained لوگ ہیں تو ان سے کیا کام لینا ہے؟ مجھے یاد نہیں ہے کہ پتا نہیں پہلے کتنی اتھارٹیاں ہیں اور ہر سیشن میں ایک آدھ اتھارٹی بنا دیتے ہیں۔ جہاں تک قبرستانوں کا معاملہ ہے تو

زندوں کے ساتھ تو آپ لوگ جو سلوک کرتے ہیں وہ کرتے ہی ہیں، زندوں سے خیرات وصول کرتے ہیں اور جس طرح سسک سسک کر پنجاب کے عوام اپنی زندگیاں گزار رہے ہیں چلیں یہ تو تاریخ کا حصہ ہے اور کل انشاء اللہ جوابدہی ہوگی۔ جو عوام کا خون نچوڑ رہے ہیں اور جو عوام کو اس حال پر لائے ہیں ان سے اللہ تبارک وتعالیٰ پوچھے گا لیکن مرنے کے بعد بھی آپ لوگوں نے اتھارٹی بنا کر کمائی کا ذریعہ بنایا ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے ہاں اکثریت مسلمانوں کی ہے جن کی آبادی 98 فیصد ہے لیکن اقلیتی لوگ جن میں عیسائی، ہندو اور سکھ بھی ہیں اور ہر ایک کے مذہب کا اپنا اپنا طریق کار ہے۔ حقیقتاً یہ ایک بڑا سنجیدہ مسئلہ ہے اور اس وقت راولپنڈی میں خصوصاً میں اپنے حلقے کی بات کروں تو وہاں پر آٹھ قبرستان ہیں جہاں ہمیں اپنے وفات پانے والے لوگوں کی تدفین کے لئے سب سے بڑا مسئلہ ہوتا ہے کہ اس کو کہاں دفنائیں گے؟ اس وقت راولپنڈی کے قبرستانوں میں جگہ نہیں ہے جبکہ وہاں پر لائٹیں ہیں، چار دیواری ہے اور نہ ہی گیٹ ہیں۔ وہ قبرستان جرائم پیشہ لوگوں کی آماجگاہ بنے ہوئے ہیں جبکہ ناجائز قابضین نے قبرستانوں کی زمینوں پر ناجائز قبضے کرکے دکانیں بنائی ہوئی ہیں اور گھر بنائے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ سیوریج کا پانی بھی قبرستانوں میں جا رہا ہے اور وہ بڑے بڑے تالاب کا منظر پیش کرتے ہیں۔ مُردوں کے ساتھ جو سلوک ہم لوگ کر رہے ہیں تو اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ ضرور پوچھے گا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہم میں خوف خدا آ جانا چاہئے۔

جناب سپیکر! یہ جو اتھارٹی آپ بنا رہے ہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ پاکستان میں شہروں کی حد تک ہمارے جو معاملات ہیں وہ تو ہیں لیکن ہماری 70 فیصد آبادی دیہاتوں میں رہتی ہے جن کے لئے شاید اس اتھارٹی میں کوئی attraction نہیں ہے اور یہ پیسے کا زیاں ہے۔ یہ حکومت کی ناکامی ہے کہ وہ موجودہ ڈسٹرکٹ مینجمنٹ یعنی پچھلے زمانے سے قبرستانوں کے معاملات دیکھ رہی ہے، گو کہ وہ ناکام ہے لیکن حکومت بجائے اس کے کہ نئی اتھارٹی بنائے، نئی اسامیاں create کرے اور اس غریب قوم کا پیسا ضائع کرے تو جو پہلے ہی سسٹم بنا ہوا ہے اسے کیوں نہیں ٹھیک کرتی؟ کیا ان میں صلاحیت نہیں ہے، کوئی کام کرنا نہیں چاہتے یا پھر ہر چیز کو کمرشلائز کرنا چاہتے ہیں؟ یہ لوگ ہر چیز سے پیسا بنانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو اتھارٹی آپ لوگ بنا رہے ہیں، اس کی پنجاب میں کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگوں میں اہلیت نہیں ہے تو وہ ایک علیحدہ چیز ہے لیکن جو سسٹم بنا ہوا ہے اور پچھلے 70 سال سے ایک سسٹم چل رہا ہے تو جو لوگ ذمہ دار ہیں وہ اسے کیوں نہیں ٹھیک کرتے؟

ایک یونین کونسل کی سطح پر کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں جو بہتر طور پر قبرستانوں کی دیکھ بھال کر سکتی ہیں للہذا اس اتھارٹی سے مزید پیچیدگیاں پیدا ہوں گی۔ اس قانون سازی کے ذریعے جس قسم کی Clauses ہم ڈال رہے ہیں اس سے عام آدمی کے لئے مزید مسائل پیدا ہوں گے تو میری یہ گزارش ہے کہ اس اتھارٹی کو بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور جو سسٹم پہلے سے چل رہا ہے اسے ٹھیک کیا جائے نیز قبرستانوں پر جن لوگوں نے ناجائز قبضے کئے ہوئے ہیں وہ ختم کرائے جائیں کیونکہ آپ کے پاس ڈسٹرکٹ مینجمنٹ ہے۔

جناب سپیکر! جہاں قبرستانوں کی جگہ نہیں ہے خصوصاً راولپنڈی کی بات کروں کہ پچھلے پانچ سال سے ہم چیخ رہے ہیں لیکن کسی کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔ "البراک" کمپنی کو 90/80 کنال زمین آپ نے مفت میں دے دی لیکن قبرستانوں کے لئے زمینیں نہیں دیتے۔ اس اتھارٹی کے لئے قانون سازی کی جا رہی ہے کہ حکومت سرکاری گزٹ میں بذریعہ نوٹیفکیشن قانون ہذا کے مقاصد کے حصول کے لئے "پنجاب شہر خموشاں اتھارٹی" کے نام سے ایک اتھارٹی قائم کر سکتی ہے۔ اس کا طریق کار دیکھیں کہ اتھارٹی ایک کارپوریٹ باڈی ہوگی۔ آپ مرنے کو بھی کمرشلائز کر رہے ہیں۔ اس کے بعد جسے دوامی توارُث حاصل ہوگا، ایک مشترکہ مشتہر ہوگی جسے معاہدہ کرنے اور جائیداد حاصل کرنے یا ذیلی دفعہ (3) کے تابع فروخت کرنے کا اختیار ہوگا۔ مجھے تو یہ ڈر ہے کہ آپ کا جو track record ہے کوئی چیز آپ نے رکھی نہیں ہے۔ جو قبرستان ہیں انہیں بھی آپ فروخت کر دیں گے۔ اس اتھارٹی کے بعد ہمارے جو تھوڑے بہت قبرستان ہیں، ان کو بھی فروخت کر دیا جائے گا کیونکہ انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے اور انہیں آپ نے اختیار دے دیا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد اس اتھارٹی کی تشکیل میں ہے کہ اتھارٹی چیئرپرسن جسے وزیر اعلیٰ صاحب نامزد کریں گے اس کی کوئی کوالیفکیشن نہیں ہے کہ کون ہوگا، اس کا کیا تجربہ ہوگا، کہاں سے آئے گا اور درج ذیل ممبران پر مشتمل ہوگی جس میں دو رکن صوبائی اسمبلی پورے پنجاب سے ہوں گے جن میں ایک خاتون اور ایک مرد ہوں گے۔ سیکرٹری محکمہ مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ یا اس کا نامزد کردہ فرد جو ایڈیشنل سیکرٹری کے عہدے سے کم نہ ہو، ڈائریکٹر جنرل ہے، ڈائریکٹر (آرکیٹیکچر اور انجینئرنگ) ہے، ڈائریکٹر (ایڈمن) ہے اور کم از کم تین سماجی کارکن ہیں جو حکومت نامزد کرے۔ کون سماجی کارکن ہوں گے؟ ان کا کوئی معیار، ان کی کوئی definition اور کس میرٹ پر انہیں لگایا جائے گا،

اس قانون میں اس حوالے سے کوئی وضاحت نہیں کی گئی۔ حکومت کی جانب سے نامزد کردہ زیادہ سے زیادہ دو ٹیکنوکریٹس تو یہ بھی مضحکہ خیز بات ہے۔ زیادہ تر میرا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! اگلی ترمیم یہی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے آپ سے پہلے عرض کیا ہے کہ شہروں میں قبرستانوں کو کمرشلائز نہ کریں کیونکہ اس سے عام آدمی کو بہت زیادہ مسائل پیدا ہوں گے۔ عام آدمی کے لئے جینا تو ویسے ہی مشکل ہے، مرنا بھی مشکل ہے اور اب اس کو دفنانا اس سے زیادہ مشکل ہو جائے گا اور ایسا نہ ہو کہ لوگ لاشیں سڑکوں پر رکھ کر احتجاج کرنا شروع کر دیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس اتھارٹی کے قیام سے عوام پر ایک مزید بوجھ ڈالا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! نیچے اگر آپ ڈسٹرکٹ میں چلے جائیں تو اس میں ہے کہ اتھارٹی قانون کے مقاصد کو روبعمل لانے کے لئے ضلعی سطح پر کمیٹیاں قائم کر سکتی ہے۔ اب اسے دیکھیں کہ آپ کرنے کیا جا رہے ہیں؟ کمیٹی ایسے اختیارات استعمال کرے گی اور ایسے فرائض سرانجام دے گی جیسا کہ صراحت کی جائے یا جو اتھارٹی کی جانب سے اسے تفویض ہوں۔ ان کے اختیارات، فرائض اور ان کے دائرہ کار کے متعلق یہاں کیوں نہیں لکھا گیا؟ آپ وہ صوابدید میں چھوڑ دیں گے تو بیوروکریسی کا جو روّیہ عام آدمی اور عوام کے ساتھ ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اگر کوئی کمیٹی ضلع میں بنتی ہے تو اس کے اختیارات صراحت کے ساتھ، ان کے کیا کیا اختیارات ہیں، اس بل میں آ جاتے اور قانون کا حصہ بن جاتے تو میرا خیال ہے کہ پھر قدرے شاید عوام کو پتا ہوتا کہ جو کمیٹی بنی ہے اس کے پاس کیا اختیارات ہیں۔

جناب سپیکر! فنانس کے حوالے سے آپ نے اتنے اختیارات دے دیئے ہیں کہ اگر ایک میت کو دفنانے کا دس ہزار روپے مقرر کر دیا تو وہ لوگوں کو دینا پڑے گا۔ بیوروکریسی کے ہاتھ میں آپ عوام کی قسمت کے فیصلے نہ دیں اور بیوروکریسی پر آپ اتنا rely نہ کریں۔ پاکستان کی حکومت ویسے چل تو بیوروکریسی پر ہی رہی ہے اور منتخب نمائندوں کے ساتھ حکمرانوں کا جو روّیہ ہے اس کا سب کو پتا ہے اور اُس کے بعد انسپکٹروں کا عوام کے ساتھ روّیہ ہے چاہئے وہ لوکل گورنمنٹ کا انسپکٹر ہو، چاہئے وہ لینڈ کا انسپکٹر ہو کوئی بھی ہو یہ عوام کے لئے سب سے بڑا عذاب ہیں۔ یہ آتے ہیں گھروں کو سیل کر جاتے ہیں ہر جگہ کمائی کا ذریعہ ہیں، بلڈر انسپکٹرز نے عذاب بنایا ہوا ہے، فوڈ انسپکٹروں نے عذاب بنایا ہوا ہے۔ آپ یونین کونسل کے چیئرمین کو کیوں نہیں رکھتے یا وائس چیئرمین کو کیوں نہیں رکھتے یا کونسلروں کو کیوں نہیں رکھتے؟ ہم نے پورا ایک بلدیاتی سسٹم بنایا ہے اس پر اربوں روپے خرچ کئے ہیں یہ اُن کا کام ہے عوام

کے مسائل کو حل کرنا یا اس قسم کے مسائل کو supervise کرنا۔ یہ قطعی بیوروکریسی کا کام نہیں ہے اگر آپ سنجیدہ ہیں، آپ چاہتے ہیں یہ مسائل حل ہوں تو جو ہمارے پاس بلدیاتی سسٹم ہے بہترین سسٹم ہے grass roots level پر ایک کونسلر، یونین کونسل لیول پر چیئرمین وائس چیئرمین ہیں یہ اُن کا کام ہے جو عوام میں اُٹھتے بیٹھتے ہیں، جو عوام کو جوابدہ ہیں، جن کے دلوں میں عوام کی ہمدردی ہے اگر وہ عوام سے ہمدردی نہیں کریں گے تو وہ منتخب نہیں ہوں گے۔

جناب سپیکر! میرا یہ ماننا ہے کہ یہ سسٹم بیوروکریسی کو دینے کی بجائے اتھارٹی بنانے کی بجائے جو ہماری ڈسٹرکٹ کی باڈی ہے، ضلعی چیئرمین ہیں، جو ہماری کارپوریشن ہیں، جو ہمارے شہروں کے میئر بنے ہوئے ہیں اُن کو دیں اُس کے نیچے gradually یونین کونسل لیول تک یہ اختیارات دیں اس میں اتھارٹی بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ایک سسٹم موجود ہے اور دنیا میں بلدیاتی ادارے یہ سارے کام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے سرکار کے افسروں سے قطعاً یہ امید نہیں ہے کہ وہ عوام کے کسی مسئلے کو ہمدردی سے دیکھیں گے۔ وہ ہر چیز میں اپنی اتھارٹی، اپنی supremacy پر زور دیں گے جو عوام کے لئے عذاب بنے گا۔ میں اس لئے اس کی سخت مخالفت کرتا ہوں کہ یہ اتھارٹی نہیں بننی چاہئے، یہ بلدیاتی نمائندوں کا استحقاق ہے یہ اختیار بلدیاتی نمائندوں کو دینا چاہئے جو گلی محلے میں جواب دہ ہیں اگر آپ نے اس کو لازمی بلڈوز ہی کرنا ہے کہیں سے آرڈر آگیا ہے تو اس کے جو بھی مقاصد ہیں تو پھر کم از کم اس کو مشتہر کریں، اس کو اخبارات میں دیں، اس کو ٹی وی پر چلائیں تاکہ لوگوں کو بھی پتا چلے کہ اُن کے ساتھ کیا ہونے والا ہے؟ میری یہی گزارش ہے اس قسم کی اتھارٹی کی قطعی ضرورت نہیں ہے بلدیاتی نمائندوں کو بااختیار کریں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ساتھ میں انتہائی احترام کے ساتھ بات کرنا چاہتا ہوں وہ کہتے ہیں کہ:

وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہ تھا
وہ بات اُن کو بہت ناگوار گزری ہے

جناب سپیکر! اس میں جو اتھارٹیز کی بات کر رہے ہیں یہ آئین کے آرٹیکل 140-A کی spirit کے بالکل عین مطابق ہے اور نمبر 2 جو اتھارٹیز ہوتی ہیں وہ کسی صورت میں بھی جو حکومت

ہوتی ہے اُس کے ساتھ متصادم نہیں ہوتیں اور نمبر 3 عباسی صاحب نے اپنی ترمیم کے بارے میں بات نہیں کی ادھر اُدھر کی باتیں کر دیں لیکن ترمیم کے بارے انہوں نے کوئی بات نہیں کی۔ یہ جو آرڈیننس 11-04-2017 کو نافذ کیا گیا پھر اس کو ویب سائٹ پر بھی دیا گیا اور اس کی تشہیر کی گئی اُس کے بعد یہ سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس گیا سٹینڈنگ کمیٹی نے کئی اجلاس کر کے اس کو پاس کیا تو میں سمجھتا ہوں اور پورے ایوان کی بھی یہ ہی رائے ہے تو ان کا اعتراض بالکل بلا جواز ہے، بے بنیاد ہے کہ اس کو مسترد کیا جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

> "That the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th May 2017."

(The motion was lost.)

The second amendment is from Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Asif Mehmood, Mr Ahmad Shah Khagga, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Muhammad Afzal, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Rais Ibraheem Khalil Ahmad and Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood. Any mover may move it.

MR ASIF MEHMOOD: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 30th May 2017."

1. Mian Muhammad Aslam Iqbal.
2. Sardar Vickas Hasan Mokal.
3. Dr Nausheen Hamid.

4. Dr Syed Waseem Akhtar.
5. Qazi Ahmad Seed.
6. Mr Muhammad Sibtain Khan.
7. Ch Faisal Farooq Cheema.
8. Mr Amjad Ali Javaid.
9. Mrs Faiza Ahmed Malik.
10. Mrs Khadija Umar.

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 30th May 2017."

1. Mian Muhammad Aslam Iqbal.
2. Sardar Vickas Hasan Mokal.
3. Dr Nausheen Hamid.
4. Dr Syed Waseem Akhtar.
5. Qazi Ahmad Seed.
6. Mr Muhammad Sibtain Khan.
7. Ch Faisal Farooq Cheema.
8. Mr Amjad Ali Javaid.
9. Mrs Faiza Ahmed Malik.
10. Mrs Khadija Umar.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انہوں نے opposed کیا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میرے سے پہلے اس بل کے حوالے سے میرے دوستوں نے بات کی میں تو حیران اور پریشان ہوں کہ جس طرح عارف عباسی صاحب نے کہا یہاں پر جو اتھارٹیز کا نیا trend گورنمنٹ نے introduced کر دیا ہے اللہ نہ کرے میں ڈر اور خوف میں مبتلا ہو گیا ہوں کیونکہ وزیراعلیٰ تو یہاں پر تشریف نہیں لاتے کسی دن ہم پر بھی کوئی اتھارٹی نہ بن جائے جس کا ہیڈ آفس ماڈل ٹاؤن کے اندر بنا دیا جائے کیونکہ ظاہر ہے ہمیں وہاں سے بیٹھ کر dictate کر رہے ہیں۔ وزیراعلیٰ یہاں پر آئیں، عوامی نمائندوں کے مسائل سنیں تو انہی حقائق کا ادراک ہو بیوروکریسی سے ہی سنتے ہیں انہی کے احکامات کے اوپر عملدرآمد کرتے ہیں تو جو عوامی نمائندے یہاں پر بیٹھے ہیں چاہے حکومتی سائیڈ سے ہیں، چاہے اپوزیشن سائیڈ سے ہیں یہ تو بڑے بے چارے ہیں ان کی شکلیں بتا رہی ہوتی ہیں بڑے معصومانہ انداز میں بیٹھ کر ہاتھ کھڑے کر دیتے ہیں ہم یہاں پر اپوزیشن کی طرف سے ---

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! آپ ترمیم پر بات کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! قبرستان کے حوالے سے یہ شہر خموشاں جو نئی اتھارٹی بنانے جا رہے ہیں تو جہاں تک میری یادداشت ہے پہلے آپ نے ایجوکیشن اور ہیلتھ اتھارٹیز بنائی تھیں۔ پچھلے دنوں راولپنڈی کے حوالے سے اخباروں کے اندر بڑی خبریں لگیں کہ اُن کے اختیارات کا تعین نہ ہونے کی وجہ سے کافی ساری ڈسپنسریاں اور ہسپتالوں کے پاس بجٹ نہیں تھا اور جب اختیارات کا تعین آفیسرز کے اندر نہیں ہو تا وہ confusion کا شکار ہوں تو انہوں نے کیا کام کرنا ہے؟ جس طرح مجھ سے پہلے یہاں پر راولپنڈی کے حوالے سے ظاہر ہے وہ میرا شہر ہے میں اُس حوالے سے ضرور بات کرنا چاہوں گا راولپنڈی شہر کے اندر اگر آپ نے لوکل گورنمنٹ کو اللہ اللہ کر کے سپریم کورٹ کے احکامات کے نتیجے میں چار سال لگا کر فعال بنایا ہے تو یہ grass roots level پر، یونین کونسلز کے اندر آپ کے پاس بنا بنایا ایک میکنزم موجود ہے اور جو علاقائی سوشل ورکر ہیں اُن کو اس کے اندر induct کر کے آپ بہتر طریقے سے اس کو کر سکتے ہیں کیونکہ یہ ایسا issue ہے جس پر لوگ contribute بھی کرتے ہیں، self-finance بھی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے حلقے کے اندر بالکل حقائق پر مبنی بات ہے جب کسی کے گھر میں کوئی میت ہوتی ہے ایک تو اُس کو اُس کا غم وغصہ ہوتا ہے اُس کا افسوس ہوتا ہے اُس کے بعد اُس کے لئے اگلا مشکل مرحلہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ایم این ایز ایم پی ایز کے پاس دوڑ رہا ہوتا ہے کیونکہ اُدھر قبرستان کے لئے جگہ نہیں ہوتی۔ یہ بڑے بڑے پراجیکٹس کے لئے جگہ acquire کر لیتے ہیں قبرستانوں کے لئے ان کے پاس کیوں

جگہ نہیں ہوتی؟یہاں پر ملک افتخار صاحب بیٹھے ہوئے تھے وہ اُٹھ کر چلے گئے ہیں۔ میرے ساتھ والے حلقے سے حکومتی ممبر ہیں میں یہ چاہوں گا کہ اس issue پر آپ بالکل پارٹی کی affiliations کو بالا طاق رکھ کر کیوں جو لوگ آپ کو ووٹ دے کر منتخب کروا کر بھیجتے ہیں آپ اُن کے rights کی یہاں پر ضرور بات کریں۔ یہ اتھارٹیز بن جاتی ہیں بیوروکریٹس کسی کے accountable نہیں ہوتے ہم ممبران جب ووٹ لے کر آتے ہیں چاہے وہ یونین کونسلز لیول پر ہو، چاہے وہ ضلعی لیول پر یا لوکل گورنمنٹ کا حصہ ہوں اسمبلی ممبر کی accountability ہوتی ہے لوگ اُس سے پوچھتے ہیں اُس کو some how کام کرنا پڑتا ہے۔ یہ آپ دوبارہ اختیارات بیوروکریسی کے حوالے کر دیتے ہیں تو میری درخواست ہے ایک تو پورے راولپنڈی کے اندر قبرستان کا مسئلہ main priority کے اوپر ہے اور وہ اس حد تک ہے کہ میں اکثر اپنے حلقے کے اندر جب جاتا ہوں تو اکثر علاقے کے لوگ اپنے تیئں سر جوڑ کر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں کہ حکومت تو اس حوالے سے کچھ نہیں کرتی ہم آپس میں کچھ donation کر کے قبرستان کے لئے کوئی جگہ مختص کریں کیونکہ جب ایک غریب آدمی مرتا ہے تو المیہ یہ میں تین سال سے اسمبلی کے اندر یہ بات کر رہا ہوں مجھے بڑی حیرت ہوئی جب میں elect ہو کر اس اسمبلی کے اندر آیا تو ایک شخص کا مجھے فون آیا اُس نے کہا میرے بیٹے کی death ہو گئی ہے میں نے اُس سے افسوس کا اظہار کیا تو اُس نے اگلی بات کی چلیں افسوس تو آپ کر رہے ہیں مجھے ایک پرچی دے دیں میں نے کہا آپ کو کس چیز کی پرچی چاہئے، انہوں نے کہا قبرستان کی تو میں نے کہا ایم پی اے کا قبرستان کی پرچی سے کیا تعلق ہے تو اُس شخص نے کہا جو پہلے ایم پی اے تھے ہم ان سے قبر کے لئے پرچیاں لیتے ہیں ایک یہ ہے جو قبرستان موجود ہیں اُس کے اوپر یہ لوگ اپنے اثر ورسوخ کے ساتھ قابض ہو جاتے ہیں کہ جی، ہماری فیملی کا قبرستان ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں اس میں communities کو involve کر کے آپ کا جب لوکل گورنمنٹ کا ڈیپارٹمنٹ موجود ہے تو آپ لوگ اُس کو بااختیار کیوں نہیں کرتے؟ آپ یہ اتھارٹیز بنائیں گے اس سے پھر financial بوجھ ہے لوگوں کے ٹیکس کا پیسا ہے اُس کے لوازمات پورے کرنے کے لئے آپ وہ بجٹ پورا کریں گے تو میری یہ humble request ہے کہ اس کے اوپر کوئی پالیسی مرتب کریں یہ کوئی اتنی بڑی راکٹ سائنس نہیں ہوتی آپ کو ایک simple سا حل مل گیا ہے کہ اتھارٹیز بنا کر اپنے سر سے اُتاریں اور سائڈ پر کر دیں۔ لوکل گورنمنٹ کے نمائندے آپ نے elect کروائے ہیں اُنہوں نے کیا کرنا ہے مجھے تو یہ سمجھ نہیں آرہی؟ راولپنڈی کے اندر صفائی کے لئے آپ نے ترکی والوں کو بلوالیا ہے، ایجوکیشن اتھارٹی اور ہیلتھ اتھارٹی آپ نے پہلے بنادی ہے یہ ایک شہر خموشاں اتھارٹی آپ آج

بنانے جارہے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی لوکل گورنمنٹ کے نمائندے کیا لڑنے مرنے کے لئے رہ گئے ہیں وہاں پر ایوان کے اندر وہ لڑتے مرتے ہیں روزانہ خبریں آتی ہیں اُن کے اختیار میں دائرہ کار میں آپ لوگوں نے کوئی چیز ہی نہیں چھوڑی ہے تو میری آپ سے humble request ہے ایک تو اس بل کے حوالے سے میں بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! دوسری میں یہ بات کر رہا ہوں یہاں پر ملک افتخار صاحب بیٹھے ہوئے تھے میری خواہش تھی کہ وہ یہاں پر بیٹھے ہوتے اور اتنی courage کا مظاہرہ کرتے کہ یہاں اس فلور کے اوپر کھڑے کر اپنے لوگوں کے rights کے لئے آواز بلند کرتے کہ اس علاقے میں ہمارے لوگوں کے لئے قبرستان نہیں ہے۔ اگر حکومت اس کے لئے اتھارٹی بنائے گی تو وہاں پر قبرستان پیدا نہیں ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ Authorities کو چھوڑ کر آپ departments کے لئے کوئی پالیسی مرتب کریں۔ یہ کوئی اتنا مشکل کام نہیں ہے۔ جب آپ ان کو فعال بنائیں گے، ان کو اختیارات دیں گے، ان کی efficiency enhance کریں گے اور ان کی صلاحیتوں کو اجاگر کریں گے تو کوئی وجہ نہیں کہ پنجاب کے یہ مسائل حل نہ ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! انہوں نے جو ترمیم پیش کی ہے اگر یہ بل کی Clause 15 پڑھ لیں تو اس میں اتھارٹی کو اس بات کا پابند بنایا گیا کہ وہ متعلقہ لوکل گورنمنٹ کو تمام معلومات فراہم کرے گی، ان کے collaboration اور corroboration کے ساتھ کام بھی کرے گی۔ ہم اس کو ڈسٹرکٹ لیول تک لے گئے ہیں اور ان سے پہلے عباسی صاحب فرما رہے تھے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ میری بات کا ہی جواب دے رہے تھے۔ جتنے بھی قبرستان ہیں ان کی دیکھ بھال اور وہاں کے جو بھی مسائل ہیں ان کو مقامی طور پر اتھارٹی حل کرے گی with the consultation of the Local Government جو آرٹیکل 140(A) کے تحت ہے اس لئے ان کی یہ ترمیم کہ اس کو Select Committee کے سپرد کیا جائے تو اس پر کافی غور و خوض ہو چکا ہے That is still on the website also اس کو مشتہر بھی کیا گیا ہے اور اس پر کسی قسم کی مخالفت نہیں ہے۔ سٹینڈنگ کمیٹی نے بھی اس پر سیر حاصل بحث بھی کی ہے۔ میری آپ سے یہ التجا ہے کہ یہ ترمیم بلا جواز ہے لہٰذا اس کو مسترد فرمایا جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 30th May 2017."

1. Mian Muhammad Aslam Iqbal.
2. Sardar Vickas Hasan Mokal.
3. Dr Nausheen Hamid.
4. Dr Syed Waseem Akhtar.
5. Qazi Ahmad Seed.
6. Mr Muhammad Sibtain Khan.
7. Ch Faisal Farooq Cheema.
8. Mr Amjad Ali Javaid.
9. Mrs Faiza Ahmed Malik.
10. Mrs Khadija Umar.

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Masood Shafqat, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Qazi Ahmad Saeed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

MS SHUNILA RUTH: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 4 of the Bill, in sub-Clause(1), for para (a), the following be substituted,

a) not less than three members of Provincial Assembly of the Punjab including a member of the minorities and at least one woman member to be nominated by the Government."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 4 of the Bill, in sub-Clause(1), for para (a), the following be substituted,

a) not less than three members of Provincial Assembly of the Punjab including a member of the minorities and at least one woman member to be nominated by the Government."

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I oppose.

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب آصف محمود نے کورم کی نشاندہی کی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جی، محترمہ شُنیلا رُوت!

مسودہ قانون شہر خموشاں اتھارٹی پنجاب 2017

(---جاری)

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! ہم نے جو یہ ترمیم دی ہے وہ اس لئے دی ہے کہ میں سمجھتی ہوں کہ یہ جو "شہر خموشاں" کی اتھارٹی بننے جارہی ہے اس میں ممبران اسمبلی کی تعداد دو نہیں بلکہ تین ہونی چاہئے، اس میں کم از کم ایک اقلیتی رکن ضرور ممبر ہونا چاہئے اور ایک خاتون بھی اس کی ممبر ہونی چاہئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خاص طور پر پنجاب میں بہت بڑی تعداد میں minorities رہتی ہیں ان

minorities میں خاص طور پر کرسچین، ہندو اور سکھوں کے قبرستان کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ ہمارے قبرستان maintain ہوتے ہیں اور نہ ہی وہاں پر کوئی رجسٹر موجود ہوتے ہیں لیکن چند ایک قبرستان ہیں جہاں پر یہ سہولت ہے۔ میں حال ہی میں ساہیوال گئی ہوئی تھی تو نہ وہاں پر کوئی رجسٹر تھا بلکہ وہاں پر کتے، گدھے، جانور، drug addicts چل رہی تھیں اور کسی قسم کا کوئی انتظام نہیں تھا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اتنی بڑی minorities پاکستان میں رہتی ہیں اور ان کی آواز ضرور یہاں پر سنی جانی چاہئے۔ اس میں ایک minorities member ضرور ہونا چاہئے۔ ہمارے بہت سارے قبرستان پر قبضے ہوئے ہیں، ہمارے مسیحیوں کے بہت سارے ایسے قبرستان ہیں جہاں پر جگہ کم پڑ گئی ہے اور ہمیں مزید جگہ کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں گورنمنٹ سے مؤدبانہ سفارش اور request کرنا چاہتی ہوں کہ minorities کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ اوّل تو یہ اتھارٹی بننی نہیں چاہئے تھی لیکن اگر آپ باضد ہیں اور اتھارٹی بنانا ہی چاہتے ہیں تو minorities کو اس میں نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری بہن نے جو ترمیم پیش کی ہے اگر یہ اس کو غور سے پڑھ لیتی تو شاید بہت اچھا ہوتا۔ یہ mandatory ہے کہ not less than two یعنی کم از کم ممبران دو ہونے چاہئیں اور اس سے زیادہ جتنے بھی ہوں اس پر کوئی پابندی نہیں۔ جہاں تک minorities کا تعلق ہے میری بہن نے دو باتیں کی ہیں جس میں قبضے یا جگہ بیچنے کی بات کی ہے تو اس میں already ایک آرڈیننس موجود ہے جس کو اب ہم اسمبلی میں لا رہے ہیں تاکہ وہ بل بن جائے۔ جو ہماری community properties یا just like this اپنے قبرستانوں کی جگہ جو لوگ بیچتے ہیں ان بیچنے والوں کو میڈم بھی جانتی ہیں کہ وہ کون ہیں جنہوں نے UCH کی جو پارکنگ بیچی ہے وہ سب کو پتا ہے لیکن ہم اس جرم میں کم از کم شریک نہیں ہیں۔ جہاں تک minorities کے ممبر ہونے کا تعلق ہے اس میں کوئی پابندی نہیں ہے کہ ہم چاہیں تو minorities کے ممبر کو رکھ لیں یا ہم کسی اور فاضل ممبر کو رکھیں لیکن وہ جو not less than three members والی بات ہے اگر وہ اس کو اچھی طرح سے سمجھ لیں تو بہت اچھا ہے۔ She is very competent and active. It is not less than two اس میں دو سے کم ممبر نہیں رکھے جا سکتے لیکن زیادہ جتنی مرضی رکھ سکتے ہیں لہٰذا اس حد تک minorities کے ممبر پر کوئی پابند نہیں ہے۔

جناب سپیکر! جہاں تک دوسری not less than two and less than three اس میں بھرپور مخالفت کرتا ہوں اور باقی minorities کا اس کا ممبر بننے میں کوئی پابندی نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That in Clause 4 of the Bill, in sub-Clause (1), for para (a), the following be substituted,

a) not less than three members of Provincial Assembly of the Punjab including a member of the minorities and at least one woman member to be nominated by the Government."

(The motion was lost.)

The second amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Masood Shafqat, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Qazi Ahmad Saeed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD ARIF ABBASI: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 4 of the Bill, in sub-Clause (1), the following be added as new para (c) and the subsequent paras be renumbered accordingly:

c) Mayor or a Deputy Mayor of each of the Metropolitan Corporations of the Punjab to be nominated by the Government."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 4 of the Bill, in sub-Clause (1), the following be added as new para (c) and the subsequent paras be renumbered accordingly:

c) Mayor or a Deputy Mayor of each of the Metropolitan Corporations of the Punjab to be nominated by the Government."

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محمد عارف عباسی صاحب! منسٹر صاحب نے oppose کیا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جیسا کہ یہاں پر پہلے کافی بحث ہو چکی ہے کہ ہر چیز سرکاری افسران کے حوالے کر دی گئی ہے اور ہمارے تجربات ہیں کیونکہ اگر لائٹیں لگانی ہیں تو ٹی اے ایم کے افسر اور اس کے متعلقہ جو پارٹی (ن) لیگ ہے جو کہ پنجاب کے اقتدار پر مافیا کی طرح قابض ہے جب تک ان کی منظوری نہیں ہو گی تو آپ کے ہاں لائٹیں نہیں لگ سکتیں۔ اسی طرح پانی اور باقی چیزیں ہیں تو میں کہہ رہا ہوں کہ آپ لوگوں میں ایک نیا خوف پیدا کر رہے ہیں کہ اگر ہم ان کا ساتھ نہیں دیں گے تو شاید ہم اپنی میت بھی دفنانے کے قابل نہیں رہیں گے اس لئے سرکاری افسران کا جو روّیہ لوگوں کے ساتھ ہے اور جس طرح سرکاری افسران شاہ سے زیادہ شاہ کے وفادار ہیں اور وہ حکومت کے اشارے کے بعد even آپ کو ایک نلکا نہیں لگا کر دیتے۔ آپ کی گلی اور محلوں میں لائٹیں نہیں لگاتے تو یہ ایک نیا خوف لوگوں میں پیدا ہو گا کہ اگر ہم نے ان کی مخالفت کی تو کل ہم اپنی میتیں دفنانے کے قابل نہیں رہیں گے اس لئے ہم نے یہ ترمیم دی ہے کہ اس میں شہر کا جو میئر ہے یا ڈپٹی میئر ہے جس کا لوگوں سے رابطہ ہے اور قدرے اس کا بہتر روّیہ ہوتا ہے کیونکہ اس نے وہیں رہنا اور ملنا ملانا ہوتا ہے تو بجائے سب کچھ سرکار پر چھوڑنے کے متعلقہ شہر کے میئر یا ڈپٹی میئر کو اس میں شامل کر دیا جائے۔ اب یہ جو لوگوں میں سرکاری افسروں سے خوف پیدا ہوتا ہے، سرکاری افسروں تک لوگوں کی approach ناممکن ہے

کیونکہ گریڈ۔11 کے افسر سے ملنا بھی ایک عام آدمی کے لئے مشکل ہوتا ہے تو اب وہ میت کو دفنانے کے لئے کن کے پیچھے بھاگے گا یا کہاں جائے گا؟ اس میں نیچے grass roots level سے کونسلر تک میئر اور ڈپٹی میئر کا ایک نظام اور سسٹم ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ عوام کی بہتری کے لئے اتھارٹی بن رہی ہے جو کہ قطعی طور پر نہیں ہے بلکہ اس میں حکومت کے اپنے مقاصد ہیں جو کہ مرنے کو بھی commercialize کر رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان کے دلوں میں تھوڑا بہت عوام کا احساس ہے تو اس میں میئر اور ڈپٹی میئر کو شامل کر لیں گے۔ میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی مضایقہ نہیں ہوگا اور کوئی سرکاری افسران کے اختیارات میں قدغن نہیں لگے گی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ عوام کے مفاد کی ترمیم ہے، اس میں کسی کو مخالفت کرنی چاہئے اور نہ ہی اس سے کوئی نقصان ہے اگر میئر اور ڈپٹی میئر جن پر پورے شہر نے اعتماد کا اظہار کیا ہے اور جن کو ووٹ دیا ہے اگر ان کو اس میں شامل کر دیا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہماری یہ ترمیم انتہائی مناسب ہے اور اس کو بل کا حصہ بنا دیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ عوام کے ووٹوں پر یقین رکھتے ہیں تو اس ترمیم کی مخالفت نہیں کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! عباسی صاحب نے جو بات کی ہے اس کا اس سے بالکل کوئی تعلق نہیں بنتا۔ اگر وہ اس بل کی شق نمبر 15 پڑھ لیں تو اس میں لکھا گیا ہے اور اتھارٹی کو پابند بنایا گیا ہے کہ وہ جو بھی کام کرے گی وہ لوکل گورنمنٹ کی consultation کے ساتھ کرے گی لہٰذا اس موقع پر کسی خصوصی شق کو شامل کرنے کی قطعی طور پر ضرورت نہیں ہے اور یہ ترمیم بلاجواز ہے اس کو مسترد کیا جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

> "That in Clause 4 of the Bill, in sub-Clause (1), the following be added as new para (c) and the subsequent paras be renumbered accordingly:

c) Mayor or a Deputy Mayor of each of the Metropolitan Corporations of the Punjab to be nominated by the Government."

(The motion was lost.)

Now the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There are three amendments in it. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal , Dr Murad Raas, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Masood Shafqat, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Qazi Ahmad Saeed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

Since no one wants to move it the same is taken as withdrawn.

The second amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Masood Shafqat, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Qazi Ahmad Saeed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

MRS RAHEELA ANWAR: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 6 of the Bill, in para (g) of sub-Clause (2), between the words "officer" and "for", the words "and the Local Government concerned", be inserted.

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 6 of the Bill, in para (g) of sub-Clause (2), between the words "officer" and "for", the words "and the Local Government concerned", be inserted.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب نے oppose کیا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! آج یہ وقت بھی آنا تھا کہ ہمارے قبرستانوں کے لئے بھی اتھارٹیز بنی تھیں۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ جو ہمارے مذہب اسلام اور باقی minorities کے مذاہب میں ایک sacred جگہ مانی جاتی ہے، آج شہروں کے حالات یہ ہیں کہ شہر پھیلتے جارہے ہیں اور شہر خموشاں

سکڑتے جارہے ہیں تو اس مسئلہ کا حل یہ تھا کہ ہم اس پر اتھارٹیز بناتے یا ہم اس مسئلے کا حل اس طرح کر سکتے تھے جس طرح مجھ سے پہلے سب نے یہ بات کی کہ وہ جو لوکل گورنمنٹ کے نمائندے ہیں وہ ہمارے problems solve کرنے کے لئے وہاں بیٹھے ہوئے ہیں تو وہ ان problems کو اچھے طریقے سے solve کر سکتے تھے لیکن اس پر بڑا دل دکھتا ہے کہ ہر چیز پر اتھارٹی بنا دی جاتی ہے۔ ہمارے لئے یہ چیزیں بجائے آسان ہونے کے complicated ہوتی جا رہی ہیں، کیا ہم اب قبرستانوں کو اتھارٹیز کے حوالے کر دیں گے؟ بہر حال آپ یہ کرنے جا رہے ہیں تو ہم چونکہ تعداد میں کم ہیں، ہم اس کو اس وقت یہاں کھڑے ہو کر کیا کہہ سکتے ہیں سوائے اس کے کہ ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے، آپ یہ بنائیں اور آپ اس میں کامیاب بھی ہوں جو کہ مجھے پتا ہے کہ ہونا کیا ہے، کامیابی یہ ہونی ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ مردے دفنائے جائیں وہ سڑکوں پر پڑے ہوں گے اور ہم اتھارٹیز کے پیچھے بھاگتے ہوں گے، ہم لوگوں کو ڈھونڈتے پھریں گے کہ کس کے پاس سفارش لے کر جائیں، کس کو جا کر کہیں کہ کہاں اپنے مردوں کو دفنائیں، یہ تو اس سے پہلے بھی ہو رہا ہے کہ جیسے ایک میرے بھائی نے کہا کہ چٹھیں مانگی جاتی ہیں، اب ایک چٹ نہیں مانگی جائے گی، اب زیادہ چٹھیں مانگی جائیں گی۔ بہر حال میں اتنا ہی کہوں گی کہ اگر ایسا ہی کچھ کرنے جا رہے ہیں تو اس پر یہ کرتے ہوئے کم از کم آپ ایسے کریں کہ حکومتی ایجنسیز، افسران اور لوکل گورنمنٹ سے بھی مشورہ کر لیا جائے تو شاید حالات بہتر ہو جائیں اور اگر یہ اتھارٹی غیر مسلموں کے لئے جگہ الاٹ کرے گی تو چونکہ یہ بڑا sensitive معاملہ ہے، آپ کو بھی پتا ہے، مجھے بھی پتا ہے کہ پچھلے کچھ عرصہ سے ہم میں بڑا یہ تعصب ڈالا جا رہا ہے کہ جیسے non-Muslims کے لئے شاید Muslims کے دل جو ہیں وہ تنگ ہو گئے ہیں اور Muslims کو بھی یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ شاید جو non-Muslims ہیں ان کے دل بھی ان کے لئے تھوڑا سا تنگ ہو گئے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ کچھ ہے۔ آپ کو بھی پتا ہے اور مجھے بھی پتا ہے، کچھ ایسے واقعات ہوئے ہیں، اس کا تدارک اس طرح بھی ہو سکتا ہے کہ یہ زمینیں جب ان کے لئے الاٹ کی جائیں تو تھوڑا سا مشورہ اگر کر لیا جائے تو میرا خیال ہے کہ پھر ایسے حالات سے بھی ہم بچ جائیں گے۔ آخر میں صرف اتنا کہوں گی کہ میں تو دعا گو ہوں کہ جو کچھ بھی ہماری حکومت کرنے جا رہی ہے اللہ کرے کہ وہ اس میں کامیاب ہو اور اس میں بہتری آئے لیکن دل بڑا دکھ رہا ہے کہ اب مردوں کے لئے اتھارٹیز بنیں گی۔ اسلام میں تو مردوں کے لئے پتا نہیں کیا کیا ہم لوگوں کو کہا گیا ہے، ہم ان کو دفناتے ہیں، پھر ہم ان کے

لئے دعا گو ہوتے ہیں، پھر ختم دلوائے جاتے ہیں، اب ہم اتھارٹیز کے پیچھے بھاگیں گے۔ بس آخر میں صرف اتنا ہی کہوں گی کہ Thank you very much آپ لوگوں نے یہ کرنا ہی ہے، یہ تو مجھے پتا ہے کہ میرے کہنے سے آپ رکنے والے نہیں ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری بہن نے جو بات کی ہے اس سے پہلے میڈم شنیلا روت نے non-Muslims کے لئے قبرستانوں کے حوالے سے بات کی اور میں یہاں پر میڈم جوئس جولیس کو جو یہاں بیٹھی ہیں ان کو مبارکباد دیتا ہوں، میڈم جوئس جولیس نے پچھلی دفعہ وزیر اعلیٰ سے بات کی ہم سارے وہاں موجود تھے تو انہوں نے کہا کہ ہم بجٹ میں یہ بھی پیسے رکھیں گے کہ آپ زمین خرید کر قبرستان کے لئے اور زیادہ جگہ بھی لے سکتے ہیں۔ انہی کی تجویز پر یہ ہوا تو یہ میں اپنی بہن شُنیلا رُوت کو بتانا چاہتا ہوں۔ جہاں تک اس بہن نے جو کہا ہے تو اس میں اس اتھارٹی کا basically purpose اگر وہ سمجھ لیں، اس کا purpose یہ ہے کہ جس طرح سے شُنیلا رُوت صاحبہ فرما رہی تھیں کہ قبرستانوں میں نشئی بیٹھے ہوتے ہیں، فلاں ہوتا ہے، یہ ہوتا ہے، یہ اتھارٹی جب لوکل گورنمنٹ کے ساتھ بل کے آرٹیکل (15) کے تحت مل کر کام کرے گی تو وہاں پر آپ کو کوئی نشئی نظر نہیں آئے گا، وہاں پر کوئی غیر قانونی قبضہ نہیں ہوگا، وہاں پر اس طرح کے کام ختم ہو جائیں گے۔ یہ تو ایک طرح سے ہم ان کی بہتری کے لئے کر رہے ہیں تاکہ اگر ایک آدمی مر گیا ہے، اس جہان فانی سے چلا گیا ہے تو کم از کم اس کے بعد جو اس کا غم سے نڈھال خاندان ہوتا ہے اس کو کسی قسم کی مشکلات پیش نہ ہوں۔ میری بہن کی یہ جو ترمیم ہے یہ بالکل ہی قطعی طور پر بلا جواز ہے لہٰذا اس کو مسترد فرمایا جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That in Clause 6 of the Bill, in para (g) of sub-Clause (2), between the words "officer" and "for", the words "and the Local Government concerned", be inserted.

(The motion was lost.)

The third amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamir Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Mian Khurram Jahangir Wattoo,

Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Ahmed Ali Khan Dreshak, Mr Masood Shafqat, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہماری انتہائی بامقصد اور انتہائی اہم ترامیم جس طرح مسترد کر دی گئی ہیں صرف اپنی عددی طاقت کے زعم پر میں احتجاجاً باقی ساری ترامیم اس بل کی واپس لیتا ہوں کیونکہ اتنی اہم اور ہماری کئی جائز ترامیم صرف اپنی عددی طاقت کے زعم پر مسترد کر دی ہیں میں باقی ترامیم واپس لیتا ہوں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! وہ تمام ممبران جو سٹینڈنگ کمیٹی میں شامل تھے انہوں نے اپنی consent کے ساتھ یہ سارا process کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انہوں نے اپنی یہ ترامیم واپس لے لی ہیں۔

Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamir Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Nabila Hakim Ali Khan,

Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Ahmed Ali Khan Dreshak, Mr Masood Shafqat, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan and Mrs Faiza Ahmed Malik.

جی، یہ withdraw کر گئے ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 8 to 30

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clauses 8 to 30 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 8 to 30 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. A Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move

"That the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017

MR DEPUTY SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Women Protection Authority Bill 2017. A Minister may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Women Protection Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare & Bait-ul-Maal, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Women Protection Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare & Bait-ul-Maal, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Dr Syed Waseem Akhtar, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Malik Taimoor Masood, Ch Aamir Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

Since no one wants to move it, the same is taken as withdrawn.

The second amendment is from Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Ahmad Shah Khagga, Mrs Baasima Chaudhary, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Asif Mehmood, Dr Muhammad Afzal and Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood. Any mover may move it.

کوئی move کرنا چاہتا ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! یہ پہلی ترمیم نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ دوسری ترمیم ہے۔ کوئی move کرنا چاہتا ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پہلی ترمیم پر بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس کو کسی نے move نہیں کیا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ہم نے وہ سنا نہیں تھا۔ چلیں، کوئی بات نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، اب تو وہ withdraw ہو گئی ہے۔

DR NAUSHEEN HAMID: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Women Protection Authority Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare & Bait-ul-Maal…"

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس میں آپ کا نام نہیں ہے۔ پہلی ترمیم میں تھا، اس کے علاوہ کوئی اور بات کرنا چاہتا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس کا ہمیں پتا نہیں چلا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، اس پر آپ بات نہیں کر سکتیں۔ جی، کوئی move نہیں کرنا چاہتا لہذا یہ withdraw تصور کی جاتی ہے۔

Now, the question is:

"That the Bill be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamir

Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Masood Shafqat, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

MRS SAADIA SOHAIL RANA: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 3 of the Bill, in sub-Clause (4)(a), after the word "Government", the words "in consultation with the Speaker", be added".

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 3 of the Bill, in sub-Clause (4)(a), after the word "Government", the words "in consultation with the Speaker", be added".

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اسے منسٹر صاحب نے oppose کیا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ منسٹر صاحب کا بھی شکریہ جنہوں نے اس ترمیم کو oppose کیا۔ خواتین کے حوالے سے جو بل آیا خواہ وہ وومن کمیشن کی صورت میں آیا، violence against women کی صورت میں آیا تو ہم لوگوں نے اپنی پارٹی لائن سے above ہو کر اس چیز کو consider ہی نہیں کیا کہ کون سی حکومتی جماعت ہے اور کون سی اپوزیشن کی جماعت ہے ہم سب خواتین نے مل کر اس بل پر کام کیا اور اس پر عملدرآمد کرانے کے لئے بھی بہت efforts لگائیں لیکن افسوس کہ اس پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ پہلے یہ بل وومن کمیشن کی صورت میں آیا پھر violence against women کی صورت میں آیا اور آج وومن پروٹیکشن اتھارٹی کی صورت میں آرہا ہے لیکن

اس پر عملدر آمد کہاں ہے؟ ہمارے حکومتی لوگ جوش و خروش میں بل تو بناتے ہیں قانون سازی بھی کرتے ہیں چونکہ ہم legislators ہیں اور ہمارا کام بھی legislation کرنا ہے لیکن کیا ہمارا مقصد اس اسمبلی میں بیٹھ کر صرف قانون سازی کرنا اور بل پاس کروا کر کسی ڈبے میں ڈال دینا کسی سٹور میں پھینک دینا ہے؟ اس وقت ہمارا ملک جس صورتحال سے گزر رہا ہے خاص طور پر خواتین کے حوالے سے جو جرائم کی ratio ہے اور جرائم کی صورتحال ہے وہ انتہائی خوفناک حد تک بڑھ چکی ہے، تشدد کے واقعات ہوں، خواتین کی عصمت دری کے واقعات ہوں ان کے اغواء کے واقعات ہوں غیرت کے نام پر قتل ہو acid throwing ہے کوئی بھی ایسا جرم نہیں جو اس وقت پورے پنجاب میں بری طرح ہے لاہور جو پیرس ہے اور فیصل آباد جو بہت بڑا انڈسٹریل شہر ہے ان دونوں شہروں میں جرائم ریٹ top پر ہیں۔ جنوبی پنجاب کا تو حال ہی نہ پوچھیں کیونکہ آپ کے top cities crimes میں نمبر one ہیں۔ پہلے تو آپ نے اس قانون سازی کو seriously نہیں لیا، کمیشن بنایا تو اس کے ہاتھ پاؤں تھے، اس میں چلنے کی طاقت تھی اور نہ ہی اس کے تحت کوئی کام ہو سکا۔ اب اتھارٹی بنانے جا رہے ہیں جب اتھارٹیز بنانے کی بات کرتے ہیں تو مجھے سب سے پہلے یہ سمجھ نہیں آتی کہ محکموں پر ایک question mark آتا ہے۔ ہیلتھ، ایجوکیشن کی اتھارٹیز، صفائی کا کام بھی محکمے نہیں کر سکتے اس لئے آپ نے اتھارٹی بنا دی، اتھارٹی پر اتھارٹی، اتھارٹی پر اتھارٹی لیکن ان اتھارٹیز کا کیا دائرہ کار ہے؟ ہم جو کام محکموں میں نہیں کر سکتے تو اتھارٹیاں بنا کر double burden ڈال دیتے ہیں یعنی ایک ادارے پر دوسرا ادارہ دوسرے پر تیسرا ادارہ۔ جب ادارہ perform نہ کر سکے تو اس کا حل یہ نہیں ہوتا کہ اس پر ایک اتھارٹی بنائی جائے بلکہ اس کا حل یہ ہوتا ہے کہ right peoples for the right job ہمارا یہ معیار ہونا چاہئے۔ اگر ہمارے اداروں میں یہ معیار ہو تو ہمیں ان پر اتھارٹیز بنانے کی ضرورت نہ پڑے۔ جو اس کی اتھارٹی بن رہے ہے ادارے کام کر نہیں پا رہے تھے تو ہم اتھارٹی بنا کر وہ کام کرنے جا رہے ہیں۔ ادارے کام کیوں نہیں کر پا رہے، ادارے accountable کیوں نہیں ہیں، آپ اداروں سے جواب کیوں نہیں لیتے اور ہم اتھارٹی در اتھارٹی کیوں بنا رہے ہیں؟ ہم اس لئے اتھارٹی کے خلاف ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اگر آپ اتھارٹی بنا بھی رہے ہیں اور یہ اتھارٹی کرنے جا ہی رہے ہیں تو اس میں ہماری یہ ترمیم ہے کہ لفظ گورنمنٹ کی جگہ سپیکر ہو۔ چونکہ سپیکر Custodian of the House ہوتا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ ممبران اس میں شامل ہوں گے اگر وہ سپیکر کی رائے سے ہوں گے تو وہ بہتر طریق کار ہو گا۔ سپیکر ہمارے Custodian of the House ہیں ہم ان

سے بات بھی کر سکتے ہیں اور وہ سب کی رائے کے ساتھ یہ فیصلہ کریں گے۔ یہ ایسی ترمیم ہے جس میں میرے خیال میں جو طاقت کا منبع ہے جسے آپ گورنمنٹ کہتے ہیں وہ بھی آپ جانتے ہیں کہ کون ہیں لیکن اگر یہ سپیکر کو power دیتے ہیں اور سپیکر ہی Custodian of the House ہیں تو پھر اس میں کوئی مضایقہ نہیں ہے۔ اگر حکومتی ممبران دل بڑا کرتے ہوئے اس ترمیم کو قبول کر لیں تو کوئی مضایقہ نہیں ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ وومن پروٹیکشن اتھارٹی وہی ہے جو میری بہن فرما رہی تھیں کہ جس طرح honour killing کے بارے میں law بنا ہے this is no honour in killing اس کے علاوہ جو تشدد ہوتا ہے جو ہم ہر روز اخباروں میں بھی دیکھتے ہیں اس کی implementation کے لئے اس اتھارٹی کا قیام بہت ضروری ہے۔ جہاں تک ان کی ترمیم کا تعلق ہے کہ سپیکر کا لفظ add کر دیا جائے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ سپیکر صاحب کے پاس تو already لا محدود اختیارات ہیں۔ اگر وہ کسی کو نامزد کریں گے تو وہ کس طرح سے اس کی وضاحت لیں گے لہٰذا یہ گورنمنٹ کا کام ہے کہ گورنمنٹ اسے نامزد کرے اور سپیکر صاحب اس کے باوجود بھی ایوان کا کوئی ممبر ہے تو وہ اس سے پوچھ سکتے ہیں کہ اس اتھارٹی نے کس حد تک اپنا کام کیا ہے لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ ان معنوں میں اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم سپیکر صاحب کے اختیارات سلب کر رہے ہیں۔ No یہ totally misunderstanding ہے سپیکر صاحب کے پاس already اسمبلی اور ایوان کے بہت زیادہ اختیارات ہوتے ہیں اس لئے یہ ممبر گورنمنٹ نامزد کرے گی تاکہ سپیکر صاحب پھر بھی ان سے وضاحت پوچھ سکتے ہیں لہٰذا ترمیم سو فیصد بلا جواز ہے اس لئے اسے مسترد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ذرا گورنمنٹ کی definition بتادیں۔ کیا گورنمنٹ کی definition وزیر اعلیٰ ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ محترمہ اس پر بات ہو گئی ہے۔

The motion moved and the question is:

"That in Clause 3 of the Bill, in sub-Clause(4)(a), after the word "Government", the words "in consultation with the Speaker", be added".

(The motion was lost.)

The second amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamir Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Ahmed Ali Khan Dreshak, Mr Masood Shafqat, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

DR NAUSHEEN HAMID: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 3 of the Bill, in sub-clause (4)(g), after the words "four non- official member", the words "having repute in the field of women rights and welfare", be added".

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 3 of the Bill, in sub-clause (4)(g), after the words "four non- official member", the words "having repute in the field of women rights and welfare", be added".

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! I oppose it

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جس طرح ہم سب جانتے ہیں کہ یہ بل خواتین کے حقوق کے لئے لایا جا رہا ہے اور خواتین کو protection دی جا رہی ہے، already اس کے اندر یہ ہوا ہے کہ یہ بل جو خواتین کے لئے تھا یہ سوشل ویلفیئر کمیٹی میں discuss ہوا حالانکہ اسمبلی میں gender mainstreaming کی کمیٹی موجود ہے جس میں خواتین کے rights کی بات ہوتی ہے یہ بل اس کمیٹی میں نہیں بھیجا گیا۔ اب جس طریقے سے یہ لوگ non-official members کا ذکر کر رہے ہیں جب خواتین کے rights کے لئے یہ اتھارٹی بن رہی ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ اس کے اندر ان experts کو بیٹھنا چاہئے جنہیں خواتین کے rights پر access سمجھ ہو۔ جہاں یہ non official members ہیں وہاں میں سمجھتی ہوں کہ چیئرپرسن بھی خاتون ہی ہونی چاہئے چونکہ جو خواتین کے rights کے لئے کمیٹی کا چیئرپرسن بھی کسی خاتون کو ہونا چاہئے جس کا اس میں ذکر نہیں آ رہا۔ جس طریقے سے یہ overlapping legislation ہو رہی ہے اس کے اندر ہمیں یہ سمجھ نہیں آ رہا کہ خواتین جو کہ basically اس کی direct stakeholders ہیں ان کا ہمیں کہیں پر بھی ذکر نظر نہیں آتا اور نہ ہی human right کے experts ہیں جو خواتین کے issues پر کام کر رہے ہیں ان کا اس بل میں کہیں بھی ذکر نہیں آیا لہٰذا میں چاہوں گی کہ اس کے اندر جو بھی ممبر شامل ہوں گے ان میں خواتین کی representation ہونی چاہئے اور پھر وہ ان کو خواتین کے rights پر expert ہونا چاہئے تاکہ وہ خواتین کے حقوق کے لئے صحیح طریقے سے بات کر سکیں۔ شکریہ

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس سلسلے میں عرض ہے کہ ---

ڈاکٹر سید وسیم اختر: منسٹر صاحب! ذرا ٹھہریں اسیں ویں ذرا کوئی گل کر لیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب بھی بات کرنا چاہ رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب بڑا سوچ کر اٹھے ہیں۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں سوچ یہ رہا تھا کہ یہ خواتین کی protection کا بل تو آ گیا ہے مردوں کی protection کا بل کب آئے گا؟ ساڈی وی کوئی protection ہے کہ نہیں ہے؟ آپ تھانوں میں دیکھ لیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اپوزیشن نے جو four non official members کے حوالے سے جو ترمیم دی ہے اس میں مزید وضاحت کر دی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل genuine ہے کیونکہ بالعموم جب ہم فیصلے کرتے ہیں تو بعض اوقات اس میں pick and choose کرتے ہیں۔ ہم کچھ لوگوں کو نوازنے کے لئے فیصلے کرتے ہیں اس طرح کی بہت ساری اتھارٹیز کے اندر وہ چیزیں mix up ہو جاتی ہیں۔ اس میں جو بات ڈالی گئی ہے کہ having repute in the field of women rights and welfare یہ بہت مناسب ہے اور میری بہن نے جو بات کی ہے وہ اس سے بھی زیادہ مناسب ہے کہ اس میں ساری بات تو women protection کی ہو رہی ہے لیکن اس میں بیشتر مقامات پر یہ تخصیص نہیں ہے کہ خواتین کو ہی ممبر اور چیئرپرسن بنایا جائے اور اس کا تذکرہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے یہ سمجھتا ہوں کہ اپنی سستی شہرت اور عورتوں کے ووٹ کے لئے معاملات کو دوبارہ play کر رہے ہیں کہ ہم نے protection بل جاری کر دیا ہے اور ساری supremacy خود اپنے ہاتھوں میں رکھنا چاہتے ہیں یہ غیر مناسب ہے۔ ہم نے جو ترمیم دی ہے کہ اس میں ان کی تخصیص ہو اور وہ women rights میں کام کرنے والے ہوں یہ بڑی genuine بات ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اسے ضد بازی میں oppose کر رہے ہیں۔ اس میں انہوں نے جو چار ممبر ڈالنے ہیں اس کی ہیت کے اندر تو کوئی تبدیلی واقع نہیں ہو رہی ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ تین، پانچ دس یا بیس ممبر کر دیں بلکہ ہم نے تو اسے مزید خوبصورت بنایا ہے اسے مزید self explanatory بنایا ہے کہ اس فیلڈ کے اندر جو کام کرنے والے ہوں ان کو ڈالا جائے اور یہ بہت مناسب بات ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ سندھو صاحب کو اسے oppose نہیں کرنا چاہئے اور اپوزیشن کی بھی کوئی تو بات مان لینی چاہئے تاکہ ایوان کا حسن ہو اور آپ بھی کہہ سکیں کہ ہم کبھی کبھار اپوزیشن کی بات بھی مانتے ہیں لیکن مجھے پورا یقین ہے کہ پیچھے سے یہی direction ہے کہ اسے من وعن قبول کرنا ہے اور انہوں نے ابھی ہاتھ کھڑا کرنا ہے اور کوئی بھی ترمیم قبول نہیں کرنی۔ شکریہ

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے بڑے ادب کے ساتھ معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر سے عرض کروں گا کہ وہ آج پہلی دفعہ تیاری کے بغیر آئے ہیں ورنہ وہ ہمیشہ تیاری کر کے آتے ہیں۔ میں یہ بات openly کہہ رہا ہوں کہ آج انہوں نے اس بل کو پڑھا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اس بل میں The Authority کی Clause(4)(a) and(g) میں لکھا گیا ہے کہ:

The Authority (4) (a)

Three members, including at least two female members, Provincial Assembly of the Punjab to be nominated by the Government;

The Authority (4) (g)

Four non-official members including, at least, two women, to be nominated by the Government;

اور گورنمنٹ کیا ہے؟ وزیر اعلیٰ اور کابینہ گورنمنٹ ہے یعنی حکومت اتھارٹی کے ممبران کو nominate کرے گی۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر The Authority کی Clause(4)(a) and (g) پڑھ لیں تو ان کی confusion دور ہو جائے گی۔ سب سے پہلے اتھارٹی بنے گی اور اس کے بعد rules بنائے جائیں گے۔ جب rules بنیں گے تو ان سب چیزوں کی مزید وضاحت ہو جائے گی۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب اس بل کو پڑھ کر بات کرتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔ میں The Authority کی یہ Clauses ڈاکٹر صاحب کو بھجوا دیتا ہوں تاکہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے۔ اس کے ساتھ ہی میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ ترمیم بلا جواز ہے لہٰذا اس کو مسترد کیا جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That in Clause 3 of the Bill, in sub-Clause (4) (g), after the words "four non-official members", the words "having repute in the field of women rights and welfare", be inserted."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 4 & 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clauses 4 & 5 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 4 & 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There are four amendments in it. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamir Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Ahmed Ali Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Khawaja Muhammad Nizam-ul- Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

MS SHUNILA RUTH: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 6 of the Bill, for para (i), the following be substituted:

"(i) formulate, evaluate, assess and coordinate the execution of its policies and from time to time undertake review thereof."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 6 of the Bill, for para (i), the following be substituted:

"(i) formulate, evaluate, assess and coordinate the execution of its policies and from time to time undertake review thereof."

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I oppose

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، محترمہ!

کورم کی نشاندہی

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! وومن پروٹیکشن کے حوالے سے ایک اتھارٹی بنائی جارہی ہے۔ The Punjab Women Protection Bill بہت اہم تھا اور تمام جماعتوں کے معزز ممبران نے اپنی پارٹی پالیسی سے above ہو کر اس بل کو support کیا تھا۔ ہمارا یہ یقین تھا کہ حکومت اس بابت بہت سنجیدہ ہے لیکن اس بل پر عملدرآمد کے حوالے سے حکومت بالکل سنجیدہ نہیں ہے۔ حکومت کو چاہئے تھا کہ ایسے اقدامات کرتی جس سے violence rate کم ہوتا۔ پاکستان میں پچھلے سال سے violence rate بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ حکومت اس بل پر عملدرآمد کے حوالے سے کوئی اقدامات اُٹھا رہی ہے اور نہ ہی ہم agencies کو onboard لے رہے ہیں۔ حکومت نے پہلے The Punjab women Protection Bill منظور کروایا اور اب اس حوالے سے ایک اتھارٹی بنا رہی ہے۔ اس کا مقصد بھی صرف آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اس بل کی (Clause-6(i کو آپ formulate, evaluate, assess and coordinate کر رہے ہیں تو ہماری تجویز یہ ہے کہ اس اتھارٹی میں ایک نیا para add کیا جائے۔جب آپ یہ ساری چیزیں دیکھ لیتے ہیں، formulate, evaluate and assess بھی کر لیتے ہیں تو پھر اس کے بعد کیا ہو گا؟ میرے خیال میں اس کو review کرنا بہت ضروری ہے،اس کی چھان بین کریں اور دیکھیں کہ اس میں کون سی نئی چیزیں add کرنے کی ضرورت ہے۔اس کو گاہے بگاہے review کرنا بہت ضروری ہے، وقتاً فوقتاً اس کا جائزہ لیا جائے اور پھر اس کو review کیا جائے اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ ہماری اس ترمیم کو consider کریں تاکہ اس بل میں بہتری آ سکے۔

جناب سپیکر! میں اس مرحلہ پر کورم point out کرنا چاہتی ہوں کیونکہ اس وقت ایک بہت اہم بل زیر بحث ہے اور ایوان میں کورم نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ شُنیلا رُوت نے کورم کی نشاندہی کی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے اس لئے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پندرہ منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر 2 بج کر 52 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

مسودہ قانون تحفظ خواتین اتھارٹی پنجاب 2017
(---جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ منسٹر صاحب! محترمہ نے ترمیم پر بات کر لی تھی لہٰذا اب اگر آپ نے کوئی بات کرنی ہے تو کر لیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! محترمہ نے جو بات کی ہے کہ اختیارات اتھارٹی کو دیئے جائیں تو پالیسی سازی کا اختیار جس طرح کا یہ مقدس ایوان ہے اسی طرح سے صرف اور صرف political institutions میں ہوتا ہے۔ اتھارٹی کو اختیار دینا کسی طور پر بھی مناسب نہ ہے لہٰذا یہ ترمیم بلا جواز ہے اس کو مسترد کیا جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That in Clause 6 of the Bill, for para (i), the following be substituted:

"(i) formulate, evaluate, assess and coordinate the execution of its policies and from time to time undertake review thereof".

(The motion was lost.)

یہاں اس میں چار ترامیم تھیں تو میں غلطی سے دو ترامیم بول گیا تھا۔

The second amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamir Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Ahmed Ali Khan Dreshak, Mr Masood Shafqat, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah

Khagga, Dr Muhammad Afzal, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

DR NAUSHEEN HAMID: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 6 of the Bill, in para (n), after the words "approve annual strategy", the words "and Key Performance Indicators (KPIs)", be inserted."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 6 of the Bill, in para (n), after the words "approve annual strategy", the words "and Key Performance Indicators (KPIs)", be inserted."

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I oppose.

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ جو میں نے ترمیم دی ہے اس میں ذکر ہے کہ:

> To approve the annual strategy to improve the protection Centre and shelter homes

تو جس وقت تک key performance indicators کو آپ define نہیں کریں گے اور اس کو اس میں شامل نہیں کریں گے تو آپ annual strategy کیسے مقرر کر سکتے ہیں؟ تو میری اس میں ترمیم یہ ہے کہ آپ اس میں key performance indicators کو add کریں تاکہ annual strategy کی accountability بھی بعد میں ہو سکے اور ایک معیار مقرر کیا جائے جس کے مطابق وہ decide کی جائے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! جو میری بہن نے فرمایا ہے تو اس بل کی اتھارٹی کی کلاز 6(p) کو اگر یہ پڑھ لیں تو اس میں already بڑے مؤثر طریقے سے اس شق کی تشریح کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات ہے کہ یہ گورنمنٹ کے پاس already اختیار ہوتا ہے کہ وہ آرٹیکل کی کلاز (22) کے تحت بل پاس ہونے کے بعد کسی بھی وقت رولز بنا سکتی ہے this is the

totally prerogative of the governmentلہذا یہ ترمیم قطعی بے بنیاد اور بلا جواز ہے اس کو مسترد کیا جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That in Clause 6 of the Bill, in para (n), after the words "approve annual strategy", the words "and Key Performance Indicators (KPIs)", be inserted."

(The motion was lost)

The third amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamir Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Dr Syed Waseem Akhtar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas Mr Ahmed Ali Khan Dreshak, Mr Masood Shafqat, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

MRS SAADIA SOHAIL RANA: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 6 of the Bill, in para (o), between the words "and" and "women", the words "bona fide and registered", be inserted."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 6 of the Bill, in para (o), between the words "and" and "women", the words "bona fide and registered", be inserted."

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! منسٹر صاحب نے اس کو oppose کیا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! حسبِ روایت منسٹر صاحب نے oppose کرنا ہے اور ہم نے پھر بولنا ہے۔ میں بہت seriously سوچ رہی ہوں کہ باقی amendments کو ہم ویسے ہی withdraw کر لیں کیونکہ یہاں پر تو یہی سلسلہ چلنا ہے اور ہمیں کچھ ملنا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اجلاس کا وقت آدھ گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! اس آدھ گھنٹے کے وقت کو بڑھانے کا کیا فائدہ کیونکہ یہ بزنس پاس ہونا ہے، ہماری ترامیم آتی ہیں، اس طرف سے reject ہوتی ہیں اور ہم نے حسبِ روایت بولنا ہے۔ یہ ترمیم رضاکار خواتین کی تنظیموں کے حوالے سے اس لئے دی ہے کہ یہ تنظیمیں رجسٹرڈ ہونی چاہئیں جس طرح آج کل دہشت گردی کی تنظیموں میں NGOs کا جو issue ہے یہ ایک question mark ہے لہٰذا خواتین کے حوالے سے جو تنظیمیں رضاکارانہ طور پر کام کر رہی ہیں وہ تنظیمیں رجسٹرڈ ہونی چاہئیں اور حقیقی معنوں میں ان کا خواتین کے حوالے سے کام کرنے کا کوئی background ہو۔ یہ خواتین کے حوالے سے بہت ہی serious Bill تھا اور ہم نے اس پر efforts بھی کافی کی ہیں۔ میری حکومتی بنچز کی بہنیں اس بات سے اتفاق کریں گی کہ اس بل کو پاس کروانے اور اس کمیشن کو پاس کروانے میں ہم سب نے مل کر effort کی ہے کیونکہ اب بجٹ سیشن آنے والا ہے۔ میں اس ترمیم سے ہٹ کر کچھ بات کرنا چاہتی ہوں کہ میں یہ اس وقت سمجھوں گی کہ آپ اس اتھارٹی کے لئے serious ہیں، آپ خواتین کے کام کرنے کے حوالے سے بھی serious ہیں کہ ہر مرتبہ یہ کمیشن مختلف صورتوں میں آتا ہے لیکن اس کے لئے budget allocation نہیں ہوتی۔ ابھی تک صرف ملتان کا ایک Crisis Centre بنا ہے جس کا افتتاح ہوا لیکن ابھی تک وہاں پر as such working نہیں ہے۔ ہم نے کہا تھا کہ infrastructure کا issue آئے گا۔ جتنے بھی لاہور میں already خواتین کے سنٹرز ہیں ان کو بھی Crisis Centre کا نام دے کر اس issue پر جلد از جلد کام کرنے کی ضرورت ہے۔ خواتین کے حوالے سے جو جرائم اور crime بڑھ رہے ہیں اور خواتین جس ظلم و زیادتی کا شکار ہو رہی ہیں اس کے لئے بہت ضروری ہے کہ جیسے آپ اس قانون کو اتھارٹی کی صورت میں لا رہے ہیں جبکہ میں

totally ان اتھارٹیوں کے خلاف ہوں لیکن اگر آپ اتھارٹی کی صورت میں ہی لا رہے ہیں تو صحیح معنوں اور صحیح روح کے ساتھ فوری اور عملی طور پر اس پر کام کیا جائے۔ شکریہ

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! جو bona fide and registered کے الفاظ میری بہن نے کہے ہیں اگر ہم یہ الفاظ Clause 6 میں شامل کرتے ہیں تو پھر یہ Clause inconclusive ہو جائے گی کیونکہ انہوں نے بغیر کسی object یا بغیر کسی مطلب کے یعنی ان الفاظ کا کسی سے ربط نہیں جوڑا کہ یہ bona fide کیوں کرنا چاہ رہی ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ جہاں تک خواتین کے حوالے سے کام کرنے کا تعلق ہے تو آپ دیکھیں کہ اسی گورنمنٹ نے last month جنوبی پنجاب ملتان میں Women Crisis Centre بنایا ہے اور باقی جگہوں پر بنانے کے لئے بھی یہ تجویز زیر غور ہے۔ ہم صرف یہ نہیں چاہتے کہ قانون ہی بنے بلکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس کی implementation بھی ہو اور سزاؤں کے علاوہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ certainty ہو نہ کہ sovereignty ہو لہذا اس حوالے سے اس پر بھرپور طریقے سے کام کیا جا رہا ہے۔ یہاں پر bona fide and registered کے الفاظ کسی بھی مقصد کے بغیر ہیں لہذا میری یہ استدعا ہے کہ یہ ترمیم بلا جواز ہے اس کو مسترد کیا جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

> "That in Clause 6 of the Bill, in Para (o), between the words "and" and "women", the words "bona fide and registered", be inserted.

(The motion was lost.)

The fourth amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Masood Shafqat, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamir Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah

Khagga, Dr Muhamamd Afzal, Qazi Ahmad Saeed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

It has been taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 7 & 8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clauses 7 & 8 of the Bill is under consideration. Since, there is no amendment in these Clauses.

Now, the question is:

"That Clauses 7 & 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. There are three amendments in it. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Masood Shafqat, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamir Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhamamd Afzal, Qazi Ahmad Saeed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Khawaja Muhammad Nizam-ul-

Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

DR NAUSHEEN HAMID: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 9 of the Bill, in sub-Clause (2), the following Para (a) be added and subsequent paras be renumbered accordingly:
>
> a) be a qualified professional having extensive experience in the field of gender equality and related social sciences."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 9 of the Bill, in sub-Clause (2), the following Para (a) be added and subsequent paras be renumbered accordingly:
>
> a) be a qualified professional having extensive experience in the field of gender equality and related social sciences."

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I Oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! منسٹر صاحب نے اسے oppose کیا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ جس طرح میرے بھائی باقی ترامیم کو object کر رہے تھے لیکن یہ ترمیم بالکل genuine ہے اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس بننے والی اتھارٹی میں میرٹ پر کام ہو اور اس میں competent لوگ آئیں تو ڈائریکٹر جنرل اس اتھارٹی کا main backbone ہوتا ہے لہٰذا جب تک وہ competent نہیں ہوگا اس اتھارٹی کو بنانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اصل بل میں ڈائریکٹر جنرل کی کوئی بھی qualification یا اس کے بارے میں کچھ بھی define نہیں کیا گیا کہ وہ کون ہے کیونکہ ہوتا یہ ہے کہ جب ہم اس قسم کے ابہام چھوڑ دیتے ہیں تو بالکل irrelevant لوگ جن کا اس فیلڈ سے کوئی تعلق یا experience نہیں ہوتا ان لوگوں کو important positions پر لگا دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ Women Protection Authority کے ڈائریکٹر جنرل کا gender equality میں definitely experience ہونا چاہئے اور جو میں نے اس میں suggest کیا ہے یہ بالکل genuine اور میرٹ پر based ہے اس لئے میری درخواست ہے اس ترمیم کو ignore نہ کریں۔ حسب روایت بات ہے کہ چونکہ یہ ترمیم اپوزیشن کی طرف سے ہے اس لئے اس کو ہم نے rule out کرنا ہے لیکن اگر آپ واقعی اس اتھارٹی کو effective بنانا چاہتے ہیں تو یہ بڑی genuine ترمیم ہے لہٰذا میری درخواست ہے کہ اس پر ضرور نظر ثانی کریں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ Clause 9 کے تحت already گورنمنٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ ڈائریکٹر جنرل کی تقرری کے حوالے سے شرائط و ضوابط اور ان کی قابلیت کا تعین کرے۔ اس سلسلے میں اس Clause کے علاوہ Clause 22 کے تحت بھی ڈائریکٹر جنرل کی تقرری، قابلیت، تجربہ اور اس کے لئے Rules بنائے جا سکتے ہیں لہٰذا انہوں نے جو ترمیم دی ہے اس کو مسترد فرمایا جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That in Clause 9 of the Bill, in sub-Clause (2), the following Para (a) be added and subsequent paras be renumbered accordingly:

a) be a qualified professional having extensive experience in the field of gender equality and related social sciences."

(The motion was lost.)

The second amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Masood Shafqat, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamir Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah

Khagga, Dr Muhamamd Afzal, Qazi Ahmad Saeed, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ہماری genuine چیزوں کو بھی یہ consider کرنے کو تیار نہیں ہیں اس لئے ہم اپنی باقی تمام ترامیم withdraw کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ نے تمام ترامیم withdraw کر لی ہیں۔

Now, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 10 to 24

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clauses 10 to 24 of the Bill are under consideration. Since, there is no amendment in these Clauses.

Now, the question is:

"That Clauses 10 to 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since, there is no amendment in it.

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since, there is no amendment in it.

Now, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since, there is no amendment in it.

Now, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since, there is no amendment in it.

Now, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

A Minister may move the motion.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Women Protection Authority Bill 2017, be Passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Women Protection Authority Bill 2017, be Passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Women Protection Authority Bill 2017, be Passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(نعرہ ہائے تحسین)

مسودہ قانون (ترمیم) بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز پنجاب 2017

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2017. First reading starts. A Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Malik Taimoor Masood, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamir Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

DR SALAH-UD-DIN KHAN: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Industries, Commerce and

Investment be circulated for the Purpose of eliciting opinion thereon by 30th May 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment be circulated for the Purpose of eliciting opinion thereon by 30th May 2017."

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I Oppose.

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بل مفاد عامہ کے لئے ہے اور فیکٹریوں و صنعتی علاقوں میں رہنے والوں کے تحفظ کے لئے ہے لیکن اس کی جزئیات میں کوئی خاص تبدیلی نہیں کی گئی تو انشورنس کمپنیوں کی ذمہ داریوں سے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میری بات سنیں۔ میں آپ سے sorry کروں گا کہ اس ترمیم میں آپ کا نام نہیں ہے۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! 95 Rules کے تحت آپ مجھے بات کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، ڈاکٹر صاحب! Sorry چلیں آگے آپ کا نام آتا ہے تو آپ کو موقع دوں گا اور آپ یہی باتیں کر لیجئے گا۔ کوئی move نہیں کرنا چاہتا تو اس کو withdrawn تصور کیا جاتا ہے۔

The Second Amendment is from Dr Murad Raas, Mr Masood Shafqat, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Mr Asif Mehmood, Mr Ahmad Shah Khagga, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Muhammad Afzal, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Rais Ibraheem Khalil Ahmad and Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood.

It has also been taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 10

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 10 of the Bill are under consideration. There is no amendment in these clauses.

Now, the question is:

"That Clauses 2 to 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, the amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Asif Mehmood, Ms Shunila Ruth, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mrs Raheela Anwar, Mr Muhammad Sibtain Khan, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mr Muhammad Shoaib Siddiqui, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr Murad Raas, Mr Ahmad Ali Khan Dreshak, Mr Masood Shafqat, Sardar Ali Raza Khan Dreshak, Malik Taimoor Masood, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamir Sultan Cheema, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Qazi Ahmad Saeed, Mina Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

اس میں بھی ڈاکٹر صاحب کا نام نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب! یہ آپ کو اپنا نہیں تصور کرتے، کیا بات ہے؟ باقی سب کے نام ہیں لیکن آپ کا نام نہیں ہے۔ اسے بھی withdraw تصور کیا جاتا ہے۔

Now, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 12 to 17

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clauses 12 to 17 of the Bill are under consideration. There is no amendment in these clauses.

Now, the question is:

"That Clauses 12 to 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts, Any Minister!

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2017, be Passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2017, be Passed."

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2017, be Passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے اجلاس کا اگلا آئٹم خوراک اور زراعت پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر اپنی تقریر سے کریں گے تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔ جی، وزیر زراعت!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران ایوان سے باہر تشریف لے جانا شروع ہو گئے)

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! شکریہ۔ ایوان کی رائے لے لیں کہ آج بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں کیونکہ اکثر ممبران تو ایوان سے باہر جا رہے ہیں۔ بہر حال الحمد للہ میں اس دفعہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کیا چاہتے ہیں؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! میں تو تیار ہوں لیکن ایوان کی اس میں دلچسپی مجھے نہیں نظر آ رہی اس لئے میں آپ سے کہہ رہا ہوں اور اپوزیشن ممبران بھی چلے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! مجھے لگتا ہے کہ آپ بھرپور تیاری کر کے آئے ہیں۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! بالکل میری بھرپور تیاری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! بہتر یہی ہے کہ آپ کی تقریر ہم کل ہی سنیں۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! چلیں ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس بحث کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 25- مئی 2017 کی صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

جمعرات، 25۔ مئی 2017
(یوم الخمیس، 28۔ شعبان المعظم 1438ھ)

سولھویں اسمبلی: اُنتیسواں اجلاس

جلد 29: شمارہ 5

359

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 25۔ مئی 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات محنت وانسانی وسائل اور سپیشل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

خوراک اور زراعت پر عام بحث

ایک وزیر خوراک اور زراعت پر عام بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

361

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا انتیسواں اجلاس

جمعرات، 25۔ مئی 2017

(یوم الخمیس، 28۔ شعبان المعظم 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 13 منٹ پر زیر صدارت

جناب ڈپٹی سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ
عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۸۳﴾ اَیَّامًا
مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ فَمَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ مَّرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ
فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَی الَّذِیۡنَ یُطِیۡقُوۡنَهٗ فِدۡیَۃٌ
طَعَامُ مِسۡکِیۡنٍ ؕ فَمَنۡ تَطَوَّعَ خَیۡرًا فَهُوَ خَیۡرٌ لَّهٗ ؕ
وَاَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۸۴﴾

سورة البَقَرَة آیات 183تا184

مومنو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔ جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بنو(183)(روزوں کے دن) گنتی کے چند روز ہیں تو جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں روزوں کا شمار پورا کرلے اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھیں (لیکن رکھیں نہیں) وہ روزے کے بدلے محتاج کو کھانا کھلادیں اور جو کوئی شوق سے نیکی کرے تو اس کے حق میں زیادہ اچھا ہے اور اگر سمجھو تو روزہ رکھنا ہی تمہارے حق میں بہتر ہے(184)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب غلام حیدر نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دل ٹھکانہ میرے حضور کا ہے
جلوہ خانہ میرے حضور کا ہے
ہر زمانے کی آپ رحمت ہیں
ہر زمانہ میرے حضور کا ہے
ایک پل میں ہزار عالم میں
آنا جانا میرے حضور کا ہے
جن پہ اُتری ہیں آیاتِ تطہیر
وہ گھرانہ میرے حضور کا ہے

سوالات

(محکمہ جات محنت وانسانی وسائل اور سپیشل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات، محنت وانسانی وسائل اور سپیشل ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ منسٹر سپیشل ایجوکیشن کی طرف سے request آئی ہے اور وہ آج ادھر نہیں ہیں لہٰذا سپیشل ایجوکیشن سے متعلقہ سوالات کل تک یا next week تک کے لئے pending کئے جاتے ہیں۔ محکمہ محنت وانسانی وسائل سے متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں وہ جواب دیں گے۔ پہلا سوال نمبر 8528 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے ان کی طرف سے بھی request آئی ہوئی ہے وہ آج ساہیوال میں مصروف ہیں لہٰذا ان کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8656 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے یہ سپیشل ایجوکیشن سے متعلقہ ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8628 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8659 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے اس کی طرف سے بھی request آئی ہوئی ہے وہ آج ساہیوال میں مصروف ہیں لہٰذا ان کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8632 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8772 محترمہ لبنیٰ ریحان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8643 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات میں محکمہ محنت سے رجسٹرڈ فیکٹریوں سے متعلقہ تفصیلات

*8643: میاں طارق محمود: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں کتنی فیکٹریاں، کارخانے اور ادارے محکمہ محنت سے رجسٹرڈ ہیں ان کے نام اور مالکان کے نام بتائیں؟

(ب) ان فیکٹریوں، کارخانوں اور اداروں میں کتنے تحفظ یافتہ کارکن کام کر رہے ہیں تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ج) ان فیکٹریوں، کارخانوں اور اداروں سے سال 15-2014 اور 2016 کے دوران کتنی رقم محکمہ نے وصول کی؟

(د) محکمہ ان تحفظ یافتہ کارکنوں اور ان کی فیملی کو کیا کیا سہولیات فراہم کرتا ہے؟

(ہ) ان تحفظ یافتہ کارکنوں کو ریٹائرمنٹ پر کیا کیا سہولیات محکمہ فراہم کرتا ہے؟

(و) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ ان کارخانوں، فیکٹریوں اور اداروں میں کام کرنے والے کارکنوں کی تعداد محکمہ محنت سے رجسٹرڈ کارکنان سے کہیں زیادہ ہے حکومت اس بابت کیا ایکشن لے رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی):

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ محنت سے رجسٹرڈ فیکٹریوں/کارخانوں و دیگر اداروں کی کل تعداد 2118 ہے۔ان فیکٹریوں/کارخانوں کے نام ومالکان کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ ضلع میں رجسٹرڈ فیکٹریوں کارخانوں اور اداروں میں کام کرنے والے تحفظ یافتہ کارکنان کی کل تعداد 18373 ہے۔ تحفظ یافتہ کارکنان کی فیکٹری وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی نے ان فیکٹریوں، کارخانوں اور اداروں سے سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی مد میں درج ذیل رقم وصول کی:

2013-14	11 کروڑ 14 لاکھ 54 ہزار 269
2014-15	15 کروڑ 9 لاکھ 23 ہزار 869۔
2015-16	16 کروڑ 57 لاکھ 40 ہزار 800

(د)

ا۔ محکمہ محنت کا ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے لواحقین کو متعدد مالی وطبی سہولیات فراہم کرتا ہے ان سہولیات کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

II. پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ صنعتی کارکنان کو شادی گرانٹ، فوتیدگی گرانٹ، تعلیمی اور رہائشی سہولیات فراہم کرتا ہے۔

(ہ) محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی کے تحت تحفظ یافتہ کارکنان حاضر سروس (جس میں عمر کی قید نہ ہے) سہولیات حاصل کر سکتا ہے۔

(و) ادارہ اس بابت کوشش میں ہے کہ اس فرق کو اگر کہیں ہے تو ختم کیا جائے اس سلسلے میں سوشل سکیورٹی قانون کے تحت کارخانوں، فیکٹریوں اور اداروں کی ہر سال سوشل سکیورٹی آرڈیننس کی زیر دفعہ 22 کے تحت انسپکشن کی جاتی ہے۔ جہاں کارکنان کی تعداد میں فرق ہو اس کے آجر سے ایسے کارکنان کا کنٹری بیوشن مع 50 فیصد جرمانہ کے ساتھ وصول کیا جاتا ہے اور تمام کارکنان کا کنٹری بیوشن جمع نہ کرانا بھی جرم ہے اس سلسلے میں آجر کا سیکشن 66 سوشل سکیورٹی آرڈیننس کے تحت مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں چالان کر دیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرے سوال کے جواب میں جن فیکٹریوں اور کارخانوں کی تعداد بتائی گئی ہے وہ 2118 ہے اور ان میں کام کرنے والے کارکنان کی تعداد 18373 ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان میں صرف یہی لوگ کام کرتے ہیں یا ان کے علاوہ بھی ایسے مزدور ہیں جو ان فیکٹریوں یا کارخانوں میں کام کر رہے ہیں اور تنخواہ بھی لے رہے ہیں لیکن ان کا نام رجسٹرڈ کیا گیا ہے اور نہ ہی ان کو اس قسم کی سہولیات جیسے شادی گرانٹ، فوتیدگی گرانٹ، تعلیمی اور رہائشی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! وہاں پر جو رجسٹرڈ فیکٹریاں ہوتی ہیں اور ان فیکٹریوں میں جو ورکرز رجسٹرڈ ہوتے ہیں ان کی تفصیل ہمارے پاس آتی ہے اور ہم ان ہی کو facilitate کرتے ہیں۔ یہاں پر رجسٹرڈ جو مزدور ہیں ان کی تعداد 18373 ہے، یہی مزدور کام کر رہے ہیں اور یہی ادارے سے سہولیات بھی لے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کیا یہ محکمہ محنت و انسانی وسائل کی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ تمام مزدوروں کی باقاعدہ رجسٹریشن کروائے اور ان کا حق انہیں دلوائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! محکمہ اپنی ذمہ داری بخوبی ادا کر رہا ہے۔ ہر ضلع میں ڈسٹرکٹ لیبر آفیسر کی یہی ذمہ داریاں ہیں کہ جہاں پر بھی مزدوروں کو مسائل درپیش ہیں ان کو حل کرے اور محکمہ بھرپور طریقے سے تمام مزدوروں کو facilitate کر رہا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ جو انہوں نے اتنی بڑی لسٹ دی ہے جس کے مطابق 2118 فیکٹریاں موجود ہیں اور 18373 کارکنان وہاں پر کام کر رہے ہیں۔ اس سوال کا مقصد صرف یہ ہے کہ جو غریب مزدور بے چارے مزدوری کرتے ہیں، ان کی رجسٹریشن نہیں ہوتی، زندہ رہنے والی سہولتیں اور مرنے کے بعد ان کو پنشن بھی نہیں ملتی۔ گورنمنٹ کسی نہ کسی مد میں باقاعدہ طور پر فیکٹریوں سے وصولی بھی کرتی ہے۔ کیا یہ آئندہ اپنی ذمہ داری قبول کرنے کے لئے تیار ہیں کہ ان مزدوروں کی کسی نہ کسی طریقے سے مدد کی جاسکے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ نشاندہی کریں کہ کون سی فیکٹریوں میں ایسے ملازمین کام کر رہے ہیں جو کہ رجسٹرڈ نہ ہیں تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب ان کے خلاف ایکشن لیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! بہت سی ایسی فیکٹریاں ہیں جہاں پر مزدور کام کر رہے ہیں۔ یہ جو یہاں جواب میں اٹھارہ ہزار مزدور بتائے گئے ہیں ان کی تعداد چھتیس ہزار سے بھی زیادہ ہو سکتی ہے اور میں تو اسمبلی میں مزدور کی بات کر رہا ہوں جو کہ اس کا حق بنتا ہے۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ محکمہ کو کوئی ایسی پالیسی بنانی چاہئے جس کے تحت ان مزدوروں کی رجسٹریشن ہو جائے اور ان کو ان کا حق مل جائے۔ کیا محکمہ اس بارے میں کوئی اپنی تجویز رکھتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ مزدوروں کی تعداد اٹھارہ ہزار سے زیادہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! میرے فاضل بھائی کسی ایسی فیکٹری کی نشاندہی کر دیں تو ہم اس کے خلاف کارروائی کریں گے۔ جہاں تک بات ہے کہ ادارہ اپنی ذمہ داری قبول کرے گا تو میں اس بات پر فاضل ممبر سے تھوڑا معذرت خواہ ہوں کیونکہ already ادارہ اپنے سارے معاملات درست طریقے سے چلا رہا ہے اور ڈیتھ گرانٹس، شادی گرانٹس، سکالرشپ اور سارے معاملات جو مزدور رجسٹرڈ ہیں ان کو اچھے طریقے سے سہولیات دے رہا ہے۔ اگر یہ کوئی نشاندہی کر دیں تو اس پر بھی ہم انشاء اللہ ایکشن لیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں ان کو صرف یہی کہوں گا کہ یہ مزدوروں کے لئے کوئی extra policy بنائیں۔ ایسے مزدور جو فیکٹریوں میں کام کر رہے ہیں لیکن ان کی رجسٹریشن نہیں ہوئی جس کی وجہ سے وہ ڈسپنسری اور ہسپتال کی سہولیات سے بھی فائدہ نہیں اٹھا سکتے تو کیا محکمہ کوئی ایسا ارادہ رکھتا ہے جس کے تحت مزدور خود بھی آکر اپنی رجسٹریشن کروا سکے یہ انتہائی ضروری ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ گجرات کے رہنے والے ہیں آپ نشاندہی تو کریں کسی ایک فیکٹری کی کہ جی وہاں پر ایسے مزدور کام کر رہے ہیں تو اس پر یہ ایکشن لیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ دیکھیں یہ جو figures موجود ہیں اس کے مطابق کوئی ایسی بات رہ نہیں گئی جو کہ سامنے نہیں آئی۔ یہاں لکھا ہے کہ 2118 فیکٹریوں میں مزدوروں کی تعداد 18000 ہے تو اس کا مطلب ہے کہ دو یا تین آدمی ایک فیکٹری کو چلا رہے ہیں۔ یہ تو ویسے ہی سیدھی سی بات ہے کہ وہاں فیکٹریوں میں مزدور رجسٹرڈ نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے کہوں گا کہ وہ اس کو دوبارہ verify کروائیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جی ہاں! یہ بالکل ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 8935 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8650 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8652 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8690 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات میں محکمہ محنت کے سکولوں، ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

*8690: میاں طارق محمود: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ محنت کے سکول، ہسپتال اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں ہیں؟
(ب) ان ہسپتالوں، ڈسپنسریوں اور سکولوں میں کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟
(ج) ان سکولوں میں کتنے طالب علم زیر تعلیم ہیں تفصیل سکول وار بتائیں؟
(د) ہسپتال اور ڈسپنسریاں کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں۔ان میں کون کون سی طبی مشینری ہے اور ٹیسٹوں کے لئے کون کون سی سہولیات میسر ہیں؟
(ہ) ان اداروں کے سال 16-2015 اور 17-2016 کے اخراجات کی تفصیل بتائیں؟
(و) ان اداروں میں خالی اسامیوں اور مسنگ سہولیات کو حکومت کب تک فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی):

(الف) محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت دو ورکرز ویلفیئر سکولز بوائز اینڈ گرلز لیبر کالونی گجرات میں واقع ہیں۔اور مذکورہ ضلع میں ادارہ سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام ایک سوشل سکیورٹی ہسپتال جی ٹی روڈ گجرات میں کام کر رہا ہے جو 100 بیڈز پر مشتمل ہے۔اس کے علاوہ ضلع ہذا میں ادارہ سوشل سکیورٹی کے طبی مراکز کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر، بغداد کالونی جی ٹی روڈ گجرات۔
2. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری سمال اسٹیٹ انڈسٹریز نزد پاک فین، جی ٹی روڈ گجرات۔
3. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری لیبر کالونی بھمبر روڈ گجرات۔
4. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری محلہ جناح کالونی فاروق پارک جلالپور جٹاں گجرات۔
5. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری کچاپکا موڑ سرگودھا روڈ منگوال غربی۔
6. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری بالمقابل احمد پیٹرولیم جی ٹی روڈ لالہ موسیٰ۔

(ب) مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی کے ہسپتال اور دیگر طبی مراکز میں خالی اسامیوں کی تعداد 107 ہے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جبکہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت دو ورکرز ویلفیئر سکولز بوائز اینڈ گرلز میں خالی اسامیوں کی تعداد 61 ہے۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گجرات میں واقع ورکرز ویلفیئر سکولوں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد 2253 ہے سکول وار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکول	طلباء کی تعداد
1۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)، گجرات	1074
2۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)، گجرات	1179

(د) سوشل سکیورٹی ہسپتال 100 بیڈز پر مشتمل ہے ہسپتال ہذا میں ماہیکرولیب، بیک مین کٹلر، سینٹری فیون مشین ہیومن، مائیکروسکوپ ہیومن، واٹر باتھ، ریفریجریٹر اور سائینٹیفک بلڈ بنک ریفریجریٹر کے علاوہ درج ذیل ٹیسٹوں کی سہولت موجود ہے۔

ای ایس آر	سی بی سی	آر ایف ٹیز	لیپڈ پروفائل	ایل ایف ٹیز
ویڈال ٹیسٹ	بلڈ گروپ	وی ڈی آر ایل	ایچ آئی وی	ہیپاٹائٹس بی، سی
تھوک کا ٹیسٹ	ملیریا ٹیسٹ	سیمن ٹیسٹ	حمل ٹیسٹ	آر۔اے۔ فیکٹر
بلڈ پریشر	ایچ۔ پائلورائی	سی آر پی	اے۔اے۔او۔ٹی	ڈینگی ٹیسٹ
		پیشاب کا بنیادی ٹیسٹ	ٹائیفی ڈاٹ	ٹی۔بی۔ ٹیسٹ

ڈسپنسریوں میں مریضوں کو دی جانے والی سہولیات۔

1. کارکنان اور اُس کے لواحقین بمعہ والدین کا چیک اپ کر کے مفت ادویات کی فراہمی۔
2. ایمرجنسی کی صورت میں علاج معالجہ کر کے سوشل سکیورٹی ہسپتال ریفر کیا جاتا ہے۔
3. سنٹرز میں لیبارٹریز اور ایکسریز کی سہولیات بھی میسر ہے۔
4. ڈینگی کے ایمرجنسی کاؤنٹر بھی قائم کئے گئے ہیں۔
5. ایمبولینس کی سہولت دستیاب ہے۔
6. ہیپاٹائٹس کا علاج کیا جاتا ہے۔

(ہ) محکمہ محنت کا ذیلی ادارہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ نے 16۔2015 میں مذکورہ ضلع میں واقع ورکرز ویلفیئر سکولز بوائز اینڈ گرلز۔/8,87,00,000 روپے اور 17۔2016 میں اب تک ۔/6,43,40,000 روپے کے اخراجات کئے جبکہ ادارہ سوشل سکیورٹی نے 16۔2015 میں مذکورہ ضلع میں موجود سوشل سکیورٹی ہسپتال اور دیگر طبی مراکز پر آنے والے تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے لواحقین کو علاج معالجہ و ادویات کی مفت سہولت فراہم کرنے کے لئے۔/7,41,77,323 روپے اور 17۔2016 میں اب تک ۔/5,54,70,524 روپے کے اخراجات کئے۔ تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) محکمہ محنت مذکورہ اداروں میں جلد خالی اسامیوں پر تعیناتی کا ارادہ رکھتا ہے۔ مسنگ سہولیات کی فراہمی ایک مسلسل عمل ہے اور ادارہ اپنے وسائل اور ضروری سہولیات کی فراہمی کو مدنظر رکھتے ہوئے سہولیات میں اضافہ کرتا رہتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میرے سابقہ سوال میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ ڈسٹرکٹ گجرات میں رجسٹرڈ فیکٹریاں دو ہزار سے زیادہ ہیں۔ پورے ضلع میں فیکٹریاں اور انڈسٹریاں لگی ہوئی ہیں اور سوشل سکیورٹی، ڈسپنسری اور ہسپتال یہ تمام کے تمام ضلع گجرات تک محدود ہیں۔ کیا یہ باقی شہروں میں یہ سہولیات دینے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ مزدوروں کو فائدہ پہنچ سکے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! انہوں نے سوال میں ضلع گجرات کا پوچھا تھا تو گجرات میں جو ہمارے ڈیپارٹمنٹ ہیں وہ ہم نے بتا دیئے ہیں۔ باقی دوسرے اضلاع میں بھی لیبر ڈیپارٹمنٹ کی ڈسپنسریاں، ادارے، سکول اور ہسپتال already موجود ہیں لہٰذا جہاں پر یہ سہولیات موجود نہیں ہیں وہاں پر انشاء اللہ اس کے لئے working چل رہی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے صرف ضلع گجرات کا ذکر نہیں کیا۔ اگر پارلیمانی سیکرٹری صاحب پڑھ لیں تو پتا چل جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، باقی detail بھی لکھی ہوئی ہے اور اس میں سوشل سکیورٹی ڈسپنسریوں کا ذکر ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ تمام ادارے صرف گجرات شہر میں ہیں جبکہ گجرات شہر کی آبادی منڈی بہاؤالدین، ڈنگہ اور کھاریاں تک جاتی ہے تو کیا ان شہروں میں بھی یہ مزدوروں کے لئے سوشل سکیورٹی ڈسپنسریاں، کالونیاں اور دیگر سہولیات دینے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا آپ یہ بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! ہماری اطلاعات کے مطابق یہ سوشل سکیورٹی ہسپتال گجرات کے لئے well enough ہیں، اگر مزید جہاں پر ضرورت پڑی تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کو زیر غور لایا جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ایک مزدور جو ڈنگہ کا رہنے والا ہے، کیا وہ 33 کلو میٹر جا کر گجرات سے medicine لے کر آ جائے گا اور کیا یہ enough سمجھتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا ڈنگہ میں بھی آپ کا ڈسپنسریاں بنانے کا ارادہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! یہ proposal دے دیں تو ہم working کر لیں گے اور اگر ضرورت ہو گی تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ proceed کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ اِن سے proposal لے لیں۔ میاں صاحب! اب آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ خالی اسامیوں کی تعداد 61 ہے، کیا یہ 61 اسامیاں پوری کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، کب تک یہ پوری کر دیں گے اور کتنے عرصے سے یہ اسامیاں خالی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! چونکہ ادارے کی اسامیاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھی پُر ہوتی ہیں لہٰذا یہ خالی اسامیاں انشاء اللہ تعالیٰ جلد پُر کر لی جائیں گی۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے اپنے معاملات ہوتے ہیں لیکن ان اسامیوں کو جلد پُر کر لیا جائے گا اور باقی وہاں پر ایسی کوئی problem نہیں آ رہی کہ کام میں کوئی رکاوٹ ہو۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ضمیمہ (الف) کے صفحہ نمبر 3 پر لکھا ہوا ہے کہ میڈیکل سپیشلسٹ کی اسامی عرصہ 2008 سے خالی ہے، ماہر امراض دل کی اسامی عرصہ 2008 سے خالی ہے اور پیتھالوجسٹ کی اسامی 2008 سے خالی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! وہ کہتے ہیں کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے یہ appointments ہوتی ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! 2008 سے مزدوروں کے ہسپتال میں یہ اسامیاں خالی ہیں تو پھر پبلک سروس کمیشن اور محکمہ کیا کر رہا ہے؟ یہاں پر بات اس لئے discuss ہوتی ہے کیونکہ یہ اسامیاں 2008 سے خالی ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم بڑا کام کر رہے ہیں تو اِن کا یہی کام ہے جو آپ کے سامنے ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! میں آپ کو زمینی حقائق سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے درمیان میں ڈاکٹر رکھے تھے لیکن آپ بخوبی سمجھتے ہیں کہ ڈاکٹروں کے اپنے مسائل ہیں اور ان کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ لاہور میں ہی serve کریں جس کی وجہ سے وہ وہاں پر نہیں جاتے یا چھوڑ جاتے ہیں۔ میں اپنے فاضل دوست کو بتا تا چلوں کہ already وہاں پر سات سپیشلسٹ موجود ہیں، سات میڈیکل آفیسرز موجود ہیں اور ایک خاتون میڈیکل آفیسر بھی موجود ہے لہٰذا وہاں پر proper کام چل رہا ہے جبکہ مزید ہماری پوری کوشش ہے کہ ہم ان اسامیوں کو جلد پُر کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! 2008 سے جو اسامیاں vacant ہیں اُن کو advertise کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! ایک دو دن میں ہم advertise کر دیں گے اور دو تین ماہ تک یہ اسامیاں پُر ہو جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! وہ کہتے ہیں کہ within two or three months یہ اسامیاں پُر ہو جائیں گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہاں پر تفصیل میں لکھا ہوا ہے کہ سینٹری انسپکٹر کی سیٹ خالی ہے، OT ٹیکنیشن، لیب ٹیکنیشن، کمپیوٹر آپریٹر کی سیٹیں خالی ہیں اور ڈسپنسر بھی ان کو نہیں مل رہے۔ میں ان کو ڈسپنسر دیتا ہوں جتنے ان کو گجرات کے چاہئیں اور بھرتی کر لیں۔ ریکارڈ سامنے آیا ہے اور ریکارڈ سامنے لانے کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ point out کیا جائے کہ کیا صورتحال ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ جلد از جلد خالی اسامیوں پر تقرری کریں۔ اگلا سوال محترمہ تحسین فواد کا ہے۔

MR ASIF MEHMOOD: On her behalf.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ان کے ایماء پر سوال نمبر بولیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8693 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ تحسین فواد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی میں بھٹہ جات اور مزدوروں سے متعلقہ تفصیلات

*8693: محترمہ تحسین فواد: کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راولپنڈی میں اینٹوں کے کتنے بھٹہ جات کہاں کہاں واقع ہیں ان پر کتنے مزدور کام کررہے ہیں نیزان مزدوروں کو مالکان بھٹہ کی طرف سے کیاکیا سہولیات فراہم کی گئیں ہیں؟

(ب) ضلع راولپنڈی میں موجود اینٹوں کے کتنے بھٹے غیر رجسٹرڈ ہیں اوران کو رجسٹرڈ کرنے کا ارادہ حکومت رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی):

(الف) ضلع راولپنڈی میں اینٹوں کے کل بھٹہ جات کی تعداد 178 ہے اور ان میں کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد 415 ہے۔ بھٹہ جات کے نام، پتا اور ان پر کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ بھٹہ مالکان کی طرف سے بھٹہ مزدوروں کو بلا معاوضہ گھر کی فراہمی، بجلی کی مفت سہولت اور جلانے کے لئے لکڑی بھی بغیر معاوضہ فراہم کی جاتی ہے جبکہ متعدد بھٹہ جات پر قائم مزدوروں کے بچوں کے لئے غیر رسمی سکولوں کے لئے عمارت اور بجلی کی سہولت بھی مفت دی جاتی ہے۔

(ب) ضلع راولپنڈی میں کوئی بھٹہ غیر رجسٹرڈ نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! جز (الف) کے اندر بھٹہ مزدوروں کے بچوں کے لئے سہولیات کا ذکر کیا گیا ہے اور محکمہ نے جواب دیا ہے کہ ٹوٹل 178 بھٹہ جات ہیں جن میں متعدد غیر رسمی تعلیم کے لئے عمارتیں فراہم کی ہوئی ہیں۔ میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہوں گا کہ راولپنڈی میں کتنے بھٹوں کے اوپر بھٹہ مزدوروں کے بچوں کے لئے سکولوں کی سہولت موجود ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! بھٹہ مالکان نے جتنے مزدور رکھے ہوتے ہیں، یہ اُن مالکان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے مزدوروں کو رہائش اور بجلی فراہم کریں۔ اگر ان کو detail چاہئے کہ کتنے بھٹوں پر سکول موجود ہیں تو میں اِن کو تفصیل لے کر بتادوں گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! سوال کے اندر پوچھا گیا ہے لہٰذا محکمہ کو detail دینی چاہئے تھی۔ میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ جب بھٹہ جات رجسٹرڈ کرتے ہیں تو کیا غیر رسمی تعلیم کی سہولیات، عمارات اور بجلی کی مفت فراہمی وغیرہ کا کوئی معیار یا mechanism تعین کیا ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ کس طرح ہوتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر نے ہمارے ڈسٹرکٹ لیبر آفیسر کے ساتھ ٹیم بنائی ہوتی ہے وہ proper وہاں پر جا کر وقتاً فوقتاً visit کرتے ہیں اور جہاں پر کوئی کمی بیشی ہو اُس کو دُور کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! سکول بنانے کا کیا معیار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! سکول بنانے کا as such کوئی معیار نہیں ہے اور نہ ہی یہ لیبر ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے۔ میں یہاں پر یہ clear کرتا چلوں کہ بھٹوں پر جن مزدوروں کے بچے کام کر رہے تھے تو چائلڈ لیبر کے خاتمہ کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے initiative لیا جس کے تحت لیبر ڈیپارٹمنٹ کو یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ جہاں ہمیں بہتر لگتا ہے یا جہاں پر بھٹے والوں سے کوئی cooperate کرتا ہے جو کہ willing ہوتا ہے کہ ہم جگہ دینے کو تیار ہیں اور facilitate کرنے کو بھی تیار ہیں تو وہاں پر سکول بنا دیا جاتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! لابی میں لیبر ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری موجود نہیں ہیں تو یہ لیبر کے ساتھ کتنے خیر خواہ ہیں؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میرے بھائی نے جو بات کی ہے یہ بڑی اہم بات ہے۔ سپیکر صاحب اور آپ کافی دفعہ یہ آرڈر دیتے ہیں لیکن مجھے نہیں پتا کہ آپ کے آرڈر پر implement کیوں نہیں ہوتا لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ آپ strict آرڈر کریں کہ ڈیپارٹمنٹ کا جو بھی سیکرٹری ہے وہ آئے، اپنے پارلیمانی سیکرٹری کو assist کرے اور اس ایوان کو جواب دہ ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہاں پر سپیکر صاحب کی طرف سے clear یہ بات کی گئی تھی اور میں نے بھی بارہا مرتبہ کہا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے محکمہ لیبر کے سیکرٹری کیوں موجود نہیں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ کے concern آدمی یہاں پر موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ concern بندوں کی بات نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! سیکرٹری صاحبہ کو بھی کہا گیا تھا کیونکہ ان کی ابھی نئی appointment ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کیا بات ہوئی؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! سیکرٹری کو ابھی بلا یا جائے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ میرے سوال کے مطابق 2008 سے کوئی بھرتی نہیں ہوا للہٰذا ساری صورتحال آپ کے سامنے ہے۔ اگر محکمہ کے سیکرٹری یہاں پر سنتے تو کچھ بہتری کرتے لیکن یہ سننے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہاں پر کمشنر سوشل سکیورٹی بھی نہیں ہیں، ڈیپارٹمنٹ کا سیکرٹری بھی نہیں آیا اور ڈائریکٹر لیبر بھی نہیں آیا تو کیا انہوں نے اسمبلی کو مذاق بنایا ہوا ہے؟ اگر آپ آ سکتے ہیں تو باقی لوگ کیوں نہیں آئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! باہر سارے لوگ آئے ہوئے ہیں، ان کو ابھی بلوا لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کدھر آئے ہوئے ہیں، یہ کیا بات ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! میں ابھی چیک کر لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! اگر آپ اپنی مصروفیت چھوڑ کر اِدھر آتے ہیں اور اپنی ذمہ داری پوری کرتے ہیں تو ان لوگوں کو کیا پریشانی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بیوروکریسی کا یہ روّیہ ناقابل برداشت ہے۔ انہوں نے اسمبلی کی کارروائی کو مذاق سمجھ لیا ہے۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ آج وزیراعلیٰ کو لیٹر لکھیں اور ان کو displeasure بھی convey کریں۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے لہٰذا ڈیپارٹمنٹ کے سب لوگوں کو کل سپیکر چیمبر میں بلائیں، کل اِن سے بات ہو گی کیونکہ انہوں نے اسمبلی کو مذاق سمجھا ہوا ہے۔ باقی جتنے بھی سوال ہیں اِن سوالوں کو pending کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر صلاح الدین کا ایک سوال تھا جسے میں نے dispose of کیا تھا لیکن اب وہ آ گئے ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کر دیا جائے۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! سوالات کا کافی وقت بچ گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب میں نے تمام ایجنڈا pending کر دیا ہے۔ آپ کا سوال پہلے ہی dispose of کر دیا تھا لیکن اب اس سوال کو pending کر دیتے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع فیصل آباد میں محکمہ محنت کے سکولز، ہسپتال کے سٹاف اور بجٹ کے حوالے سے متعلقہ تفصیلات

*8628: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ محنت کے کتنے سکولز، ہسپتال اور دیگر ادارے کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) محکمہ محنت کا اس ضلع میں کتنا سٹاف کام کر رہا ہے، عہدہ اور گریڈ وار تفصیل بتائیں؟

(ج) محکمہ محنت ضلع فیصل آباد کا سال 17-2016 کا بجٹ مد وار کتنا ہے؟

(د) اس مالی سال کے دوران اس ضلع میں محکمہ کون کون سے مزید سکول اور محنت کے مراکز کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ہ) موجودہ مالی سال کے دوران کتنی رقم صنعتی کارکنوں کی بہتری اور رہائش گاہوں پر خرچ کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف)

I. ضلع فیصل آباد میں محکمہ محنت کا ضلعی آفس کام کر رہا ہے۔

II. محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت ضلع فیصل آباد میں قائم شدہ چھ ورکرز ویلفیئر سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکول	مقام
1	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)	جوہر لیبر کالونی فیصل آباد
2	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز) شام کی شفٹ	جوہر لیبر کالونی فیصل آباد
3	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)	جوہر لیبر کالونی فیصل آباد
4	ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز) شام کی شفٹ	جوہر لیبر کالونی فیصل آباد
5	ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز)	R.B/70 فیصل آباد
6	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز)	R.B/153 فیصل آباد

III. مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام 03 ہسپتال، 05 میڈیکل سنٹر، 16 ڈسپنسریاں اور 05 ایمر جنسی سنٹر کام کر رہے ہیں اس کے علاوہ ضلع ہذا میں ادارہ سوشل سکیورٹی کے 03 ڈائریکٹوریٹ کام کر رہے ہیں۔ مذکورہ مراکز کے نام و پتا جات کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

I. محکمہ محنت ضلع فیصل آباد کے سٹاف کی تعداد 77 ہے جس کی تفصیل بلحاظ عہدہ اور گریڈ درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	پے سکیل	تعداد
1	ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر فیصل آباد	BS-19	2
2	اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر فیصل آباد	BS-17	2
3	سپرنٹنڈنٹ	BS-17	4
4	مینجر ایمپلائمنٹ ایکسچینج	BS-17	1
5	لیبر آفیسرز	BS-16	7
6	لیبر انسپکٹرز	BS-14	7
7	اسسٹنٹ	BS-16	4
8	سٹینو گرافر	BS-14	8
9	سینئر کلرک	BS-14	16
10	جونیئر کلرک	BS-11	8

11	ڈرائیور	BS-5, 6	2
12	نائب قاصد	BS-2,1	13
13	خاکروب	BS-1	14
14	چوکیدار	BS-1	1
15	بیلف	BS-1	1
	میزان		77

II. ضلع فیصل آباد میں ورکرز ویلفیئر سکولوں میں تعینات سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	پے سکیل	تعداد
1	پرنسپل	18	3
2	وائس پرنسپل	17	4
3	سبجیکٹ سپیشلسٹ	17	6
4	ایس ایس ٹی	17	2
5	ایس ایس ٹی	16	67
6	ای ایس ای / پی ٹی آئی / عربی ٹیچر	14	42
7	اکاؤنٹنٹ	16	2
8	اسسٹنٹ / لیب اسٹنٹ / اکاونٹ اسسٹنٹ / جونیئر کلرک / لائبریری کلرک	11	6
9	سٹورکیپر / لیب اٹنڈنٹ	5	5
10	نائب قاصد / چوکیدار / مالی / آیا / سویپر	2	36

III. ضلع فیصل آباد میں ادارہ سوشل سکیورٹی کے موجود مختلف مراکز میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد 820 ہے ان کے عہدہ وگریڈ کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

I. مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت کے ضلعی آفس کا سال 17-2016 کا بجٹ -/88,42,000 روپے ہے مدوار تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

II. مذکورہ ضلع میں ورکرز ویلفیئر سکولوں میں سالانہ بجٹ برائے مالی سال 17-2016 کی تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

III. مذکورہ ضلع میں ادارہ سوشل سکیورٹی کے موجود مراکز کے بجٹ کی تفصیل (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)

I. مذکورہ ضلع میں بڑھتی ہوئی تعلیمی ضروریات کے پیش نظر حال ہی میں دو ورکرز ویلفیئر سکولوں میں شام کی کلاسز کا اجراء کیا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ان سکولوں کو اعلیٰ ثانوی سکولوں کا درجہ بھی دے دیا گیا ہے، تاہم ابھی اس ضلع میں مزید کوئی نیا ورکرز ویلفیئر سکول کھولنے کا منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

II. مذکورہ ضلع میں ادارہ سوشل سکیورٹی کے 29 صحت کے مراکز کام کر رہے ہیں جو کہ تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے لواحقین کو مفت علاج معالجہ کی سہولت فراہم کر رہے ہیں۔ موجودہ مالی سال کے دوران ادارہ ہذا کا مذکورہ ضلع میں مزید صحت کے مراکز کھولنے کا ارادہ نہ ہے۔

(ہ)

I. موجودہ مالی سال کے دوران صنعتی کارکنان کی بہتری کے لئے تعلیمی وظائف، شادی گرانٹ اور فوتیدگی گرانٹ کی مد میں ضلع فیصل آباد میں اپریل 2017 تک مبلغ -/145,535,737 روپے رقم خرچ کی جا چکی ہے جبکہ مذکورہ فلاحی گرانٹس کی مد میں (2387 کیس) مبلغ -/253,405,076 روپے اسلام آباد کو فنڈز کی منظوری کے لئے ارسال کئے گئے ہیں۔ رقم کی وصولی کے بعد یہ ادائیگی کر دی جائے گی۔ البتہ صنعتی کارکنان کے لئے فیصل آباد میں کسی نئی لیبر کالونی کا منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

II. ادارہ سوشل سکیورٹی نے اپنے تحفظ یافتہ کارکنان کو مفت مالی و طبی سہولیات فراہم کرنے کے لئے سال 17-2016 میں ایک ارب 3 کروڑ 57 لاکھ 83 ہزار 584 روپے مختص کئے ہیں۔

ضلع شیخوپورہ میں محکمہ محنت و انسانی وسائل سے متعلقہ تفصیلات

*8650: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شیخوپورہ میں کتنے تحفظ یافتہ کارکنان ہیں یہ کس کس فیکٹری / کارخانے / ادارے میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان تحفظ یافتہ کارکنوں کے لئے اس ضلع میں کون کون سے ہسپتال / ڈسپنسریاں کہاں کہاں چل رہی ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں / ڈسپنسریوں میں کون کون سی سہولیات مریضوں کو فراہم کی جاتی ہیں؟

(د) ان میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ہ) ان میں کیا آؤٹ ڈور اور ایمر جنسی وارڈز ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) حکومت ان میں کون کون سی مزید سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں کل 2ہزار 247 فیکٹریاں / کارخانے / دیگر ادارے رجسٹرڈ ہیں ان میں کام کرنے والے تحفظ یافتہ کارکنان کی تعداد 86ہزار 547 ہے۔ تحفظ یافتہ کارکنان کی فیکٹری وار تعداد کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ ضلع میں تحفظ یافتہ کارکنان کو مفت علاج معالجہ کی سہولت فراہم کرنے کے لئے محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ سوشل سکیورٹی کے تحت ایک ہسپتال، تین میڈیکل سنٹر، دس ڈسپنسریاں اور ایک ایمر جنسی سنٹر کام کر رہے ہیں۔ ان طبی مراکز کے نام و پتا جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. سوشل سکیورٹی ہسپتال، فیصل آباد بتی چوک شیخوپورہ۔
2. سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر ملک پیک، 25کلومیٹر شیخوپورہ روڈ، ضلع شیخوپورہ۔
3. سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر کالا شاہ کاکو، 17کلومیٹر مین جی ٹی روڈ، ضلع شیخوپورہ۔
4. سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر فیروزوٹواں، 27کلومیٹر فیصل آباد فیروزوٹواں شیخوپورہ۔
5. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری کھاریانوالہ، 15کلومیٹر فیصل آباد کھاریانوالہ ضلع شیخوپورہ۔
6. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری روپافل، 15کلومیٹر شرقپور روڈ ضلع شیخوپورہ۔
7. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری دھنت پورہ، 10کلومیٹر سرگودھا روڈ ماچھیکے ضلع شیخوپورہ۔
8. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری شیر بنگال کالونی، راناٹاؤن شیخوپورہ۔
9. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری مریدکے، 20کلومیٹر جی ٹی روڈ، ضلع شیخوپورہ۔
10. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری سروس انڈسٹریز، 32کلومیٹر مریدکے، ضلع شیخوپورہ۔
11. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری عبدالمالک، 6کلومیٹر شیخوپورہ روڈ، ضلع شیخوپورہ۔
12. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری منڈیالی 19کلومیٹر، شیخوپورہ روڈ، ضلع شیخوپورہ۔
13. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری جیجو کی ملیاں، 30کلومیٹر، جوئیاں والہ موڑ، ضلع شیخوپورہ۔
14. سوشل سکیورٹی ڈسپنسری ٹویوناسک، 28کلومیٹر شیخوپورہ روڈ، ضلع شیخوپورہ۔
15. سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر مشین کرافٹ، 6کلومیٹر جی ٹی روڈ، رچناٹاؤن، ضلع شیخوپورہ۔

(ج) مذکورہ ضلع میں سوشل سکیورٹی ہسپتال اور دیگر طبی مراکز میں دی جانے والی سہولیات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سوشل سکیورٹی ہسپتال شیخوپورہ میں خالی اسامیوں کی کل تعداد 93 ہے اس کے علاوہ مذکورہ ضلع میں موجود دیگر طبی مراکز میں خالی اسامیوں کی تعداد 52 ہے ان اسامیوں کی شعبہ وار تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) سوشل سکیورٹی ہسپتال شیخوپورہ اور دیگر طبی مراکز میں آؤٹ ڈور اور ایمرجنسی کی سہولیات میسر ہیں۔

(و) محکمہ کی پہلی ترجیح خالی اسامیاں پُر کرنا ہے۔ مزید برآں سوشل سکیورٹی ہسپتال شیخوپورہ میں تمام ضروری شعبہ جات کام کر رہے ہیں تاہم ہسپتال ہذا میں نئے طبی آلات فراہم کرنے کے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرگودھا میں بھٹوں سے متعلقہ تفصیلات

1743: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں اینٹوں کے کل کتنے بھٹے رجسٹرڈ اور کتنے غیر رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) غیر رجسٹرڈ بھٹے کتنے عرصے سے چل رہے ہیں اور ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

(ج) کیا ان بھٹوں پر کام کرنے والے مزدوروں کی رجسٹریشن کی گئی ہے نیز محکمہ ان مزدوروں کو کیا سہولیات فراہم کرتا ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ضلع سرگودھا میں اینٹوں کے کل رجسٹرڈ بھٹہ جات کی تعداد 379 ہے۔ ضلع ہذا میں کوئی بھٹہ غیر رجسٹرڈ نہ ہے۔

(ب) جز (الف) ملاحظہ فرمائیں۔

(ج) ضلع سرگودھا میں محکمہ محنت کے تحت رجسٹرڈ بھٹہ مزدوروں کی تعداد 1340 ہے۔ادارہ ان مزدوروں کو سوشل سکیورٹی کارڈ جاری کرتا ہے جس کے ذریعے ان مزدوروں کو مختلف مالی و طبی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں ان سہولیات کی تفصیل ضمیمہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ساہیوال میں ورکرز ویلفیئر بورڈ کے زیر انتظام سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

1782: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت لاہور میں سکولز کی تعداد چھ شیخوپورہ میں سات، گوجرانوالہ میں آٹھ، سیالکوٹ میں چار، فیصل آباد چھ، خوشاب چار، ملتان چار، رحیم یار خان تین، جہلم تین جبکہ ساہیوال میں ایک ویلفیئر سکول کام کر رہے ہیں؟

(ب) درجہ بالا اضلاع میں رجسٹرڈ ورکرز کی کتنی تعداد ہے اور ورکر ویلفیئر سکولز کھولنے کے لئے مروجہ طریق کار کیا ہے مکمل قواعد وضوابط سے آگاہ کریں؟

(ج) ساہیوال ضلع / ڈویژن میں ایک سکول کھولنے کی وجہ کیا ہے جبکہ ڈائریکٹوریٹ بھی ساہیوال میں ہے اور ساہیوال ڈویژن ہیڈکوارٹر بھی ہے؟

(د) کیا محکمہ رجسٹرڈ ورکرز کو مدنظر رکھتے ہوئے ساہیوال ڈویژن میں نئے سکولز کے قیام کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) مذکورہ اضلاع میں رجسٹرڈ ورکرز کی تعداد ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کوئی بھی نیا ورکرز ویلفیئر سکول کھولنے کا مروجہ طریق کار یہ ہے کہ ابتدائی معلومات / رپورٹ کی فراہمی پر معاملہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے اجلاس میں زیر غور لایا جاتا ہے۔ بورڈ کی سفارشات کے بعد نئے سکول کی منظوری کے لئے معاملہ گورننگ باڈی ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد کو بھجوا دیا جاتا ہے اور اس بابت منظوری مع بجٹ کے بعد نئے سکول کا قیام عمل میں لایا جاتا ہے۔

(ج) ساہیوال ضلع میں موجودہ سکول میں بچوں کی تعداد تقریباً 278 ہے لہٰذا ابتدائی تخمینہ کے مطابق فی الحال ایک سکول ہی کھولا گیا ہے۔

(د) ضلع ساہیوال میں ورکرز ویلفیئر سکول فی الحال کرائے کی بلڈنگ میں کھولا گیا ہے۔ سکول کی اپنی عمارت کی تعمیر کی بابت پیشرفت جاری ہے۔ موزوں سرکاری اراضی کی الاٹمنٹ کے بعد طلباء و طالبات کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ دو سکولوں کا قیام متوقع ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ آپ پہلے بھی جب Chair پر تشریف فرما تھے تب میں نے ایک تحریک التوائے کار کا ذکر کیا تھا اور اگست کے مہینے میں پڑھی گئی تھی جبکہ بعد میں سپیکر صاحب نے نامعلوم وجوہات پر یہ dispose of کر دی تھی۔ اب میرے دوبارہ request کرنے پر جنوری 2017 میں پڑھنے کا موقع دیا ہے لیکن محکمہ اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں دے رہا۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، دیکھتے ہیں۔ محترمہ عائشہ جاوید مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 8303 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

Starred Question No. 8303, asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی کہ:

Starred Question No. 8303, asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No. 8303, asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد انیس قریشی مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 7183 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No. 7183, asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No. 7183, asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No. 7183, asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: توجہ دلاؤ نوٹس pending کئے جاتے ہیں اور اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ جناب انعام اللہ خان نیازی کی تحریک استحقاق ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار میاں طارق محمود۔۔۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے اگست 2016 میں ایک تحریک التوائے کار ایوان میں پڑھی تھی لیکن آج تک اس کا جواب نہیں آیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف محمود صاحب! آپ میرے لئے قابل احترام ہیں۔ مجھے تھوڑا سا وقت دیں میں اسے دیکھ لیتا ہوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ایک آدمی جو دوسروں کو قانون کا درس دیتا ہے لیکن خود۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آصف صاحب! ایسے نہ کریں مجھے تھوڑا سا وقت دیں۔ اس کو examine کرنے دیں۔ میاں طارق محمود صاحب کی تحریک التوائے کار 17/306 ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا چاہئے کیونکہ میں نے کوئی ایٹمی فارمولا تو نہیں پوچھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! میں اس کو دیکھوں گا تو پھر آپ کو بتاؤں گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے آپ کو کاپی دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے اس تحریک التوائے کار کو نہیں دیکھا اور مجھے بتایا گیا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا گیا ہے۔اس کو دیکھتے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اس واقعہ میں آپ کے علاقے کا ایس ایچ او تھا جسے ٹرانسفر کر دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کون ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اگست 2016 سے میں جواب کا انتظار کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! تھوڑا سا اور انتظار کر لیں کوئی بات نہیں۔جی، میاں طارق محمود!

ضلع نارووال میں محکمہ تعلیم کی میرٹ پالیسی کو ٹیکنیکل طریقوں سے ناکام بنانے کا انکشاف

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جناح" کی اشاعت مورخہ 25۔مارچ 2017 کی خبر کے مطابق خادم اعلیٰ پنجاب کی میرٹ پالیسی کی محکمہ تعلیم ٹیکنیکل طریقوں سے دھجیاں بکھیر رہا ہے۔ سائنس ٹیچرز کی بھرتی میں گاؤں اور یونین کونسلز کو آبادی علاقہ ظاہر کر کے اضافی نمبرز دینے کا انکشاف۔ تفصیل یوں ہے کہ پنجاب بھر میں سائنس ٹیچرز کی بھرتی میں گاؤں اور یونین کونسلز کو آبائی علاقہ ظاہر کر کے اضافی نمبرز دینے کا انکشاف ہوا ہے۔ کئی اضلاع میں سفارشی امیدوار بھرتی کرنے کے لئے سکول کا گاؤں اور یونین کونسل تبدیل کر دی گئی ہے۔ سرکاری سکولز میں گریڈ 14 میں سفارشی امیدوار کو بھرتی کرنے کے لئے انہیں گاؤں اور یونین کونسل کے اضافی نمبر دیئے جا رہے ہیں، نارووال میں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول فتووال میں مذکورہ اسامی پر سفارشی امیدوار کو بھرتی کرنے کے لئے اس سکول کی یونین کونسل 85 کے بجائے 87 میں موجود ہونے کا انکشاف ہوا ہے جس کی مثال یہ ہے List of Recruitment of Educators 2016-17 District Narowal کے مطابق App No/priority No W0643 میں شناختی کارڈ نمبر 3450226965394 کے گاؤں گھونہ کو تحصیل شکر گڑھ کی یونین کونسل گھونہ میں ظاہر کر کے اسے اضافی 8 نمبر دے کر اس کا میرٹ 64.656 بنا کر اسے میرٹ لسٹ میں پہلے نمبر پر دکھایا گیا ہے۔ چونکہ سائنس ٹیچرز کی اسامیاں گورنمنٹ گرلز سکول فتووال میں خالی ہیں

اور یہ سکول فتووال گاؤں میں واقع ہے۔ ڈی ای او (زنانہ) نارووال نے ملی بھگت کر کے گورنمنٹ گرلز سکول فتووال کو یونین کونسل گھونہ میں ظاہر کر کے دکھایا ہے جبکہ یہ سکول یونین کونسل سہاری میں واقع ہے۔ کیونکہ مذکورہ امیدوار کا تعلق گھونہ گاؤں سے ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ فتووال گاؤں کی رہائشی امیدوار کو نظر انداز کر کے DEO(Female) نارووال کو اپنے من پسند امیدوار کو میرٹ لسٹ پر پہلے نمبر پر لانا مقصود تھا۔ اگر Application/Priority No W-4120 کو ملاحظہ کریں تو یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ شناختی کارڈ نمبر 352010292386 کے گاؤں فتووال کو یونین کونسل سہاری میں ظاہر کر کے اس کو ملنے والے یونین کونسل کے 8 نمبر اور متعلقہ گاؤں کے 4 نمبر جو کل 12 نمبر بنتے ہیں، ان سے محروم کیا گیا ہے۔ اگر اس امیدوار کو 12 نمبر مل جاتے تو اس کے میرٹ لسٹ میں نمبر 61.76 بنتے ہیں اور پہلے نمبر پر آنے والی امیدوار کے نمبر 56.65 بنتے ہیں اور یہ امیدوار کسی صورت پہلے نمبر پر نہیں آ سکتی۔ یہ سب ڈی ای او (زنانہ) نے وزیر اعلیٰ پنجاب کی میرٹ پالیسی کے برعکس اپنے من پسند امیدوار کو بھرتی کرنے کے لئے کیا۔ موصوفہ آفیسر کی من مرضی سے نہ صرف میرٹ لسٹ پالیسی کو نقصان ہوا بلکہ اصل حق دار کو بھی اس کے حق سے "انجینئرڈ" طریقے سے محروم کیا گیا۔ یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک pending کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 451 جناب آصف محمود کی ہے۔ جی، پیش کریں۔

فیصل آباد میں انتظامیہ کی جانب سے چائلڈ لیبر قوانین کی دھجیاں اڑانے کا انکشاف

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ جواب تو آتا نہیں ہے۔ سبق سنانے یہاں پر ہم لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم

اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 3۔ مئی 2017 کی خبر کے مطابق فیصل آباد انتظامیہ کے تمام تر دعوؤں کے باوجود چائلڈ لیبر قوانین کی دھجیاں گلی گلی اڑائی جا رہی ہیں۔ چائلڈ لیبر کے خلاف حکومتی اقدامات قصہ پارینہ بن گئے ہیں۔ ہزاروں بچے سکول جانے کی بجائے بھٹوں، دکانوں، ورکشاپوں، چائے خانوں اور ہوٹلوں پر چھوٹے موٹے کام کرنے پر مجبور ہیں اور اپنے خاندانوں کا پیٹ پالنے کے لئے محنت کر رہے ہیں۔ حقوق انسانی اور مزدوروں کی تنظیمیں سالانہ اجتماعات کر کے خاموش ہو جاتی ہیں۔ اس سے متعلقہ افسران بھی خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں اور ہم آہنگی سے معاملات خوش اسلوبی سے چل رہے ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک pending کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری 2016 کی تحریک التوائے کار کا بھی جواب آنا چاہئے۔ اس اسمبلی کے متعلق ابھی آپ تھوڑی دیر پہلے فرما رہے تھے کہ بے بس ہے اور بیوروکریسی نے تماشا بنایا ہوا ہے تو ہم نے خود بھی اس اسمبلی کو تماشا بنایا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب آصف محمود! ایسے نہ کریں۔ اگلی تحریک التوائے کار ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 459/17 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار کا بھی جواب آئے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل جواب آئے گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اس اسمبلی میں کل بھی خواتین تنخواہوں میں اضافے کے لئے شور ڈال رہی تھیں تو اس اسمبلی میں کام کیا ہوتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! تشریف رکھیں۔ یہاں کام ہی ہو رہا ہے۔ یہاں کام ہی ہو رہا ہے۔ عامر سلطان چیمہ اور سردار وقاص حسن مؤکل صاحبان کی تحریک التوائے کار ہے۔ جی، چیمہ صاحب!

گوجرانوالہ ڈویژن میں سب جیلیں بنانے کا منصوبہ فلاپ ہونے کا انکشاف

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 2۔مئی 2017 کی خبر کے مطابق گوجرانوالہ ڈویژن میں سب جیلیں بنانے کا منصوبہ فلاپ ہو گیا۔ تحصیلوں میں بخشی خانوں کے اپ گریڈ نہ ہونے کی وجہ سے سب جیل بھی قرار نہیں دیا جا سکا۔ بخشی خانوں میں جگہ کم ہونے اور سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے قیدی سخت مشکلات کا شکار ہیں۔ مختلف اضلاع کی انتظامیہ سب جیلوں کی تعمیر کے لئے اراضی تلاش کرنے میں ناکام ہو گئی۔ ذرائع نے روزنامہ "دنیا" کو بتایا کہ گوجرانوالہ سمیت پنجاب کے تمام اضلاع کی بڑی تحصیلوں میں سب جیلیں بنانے کا منصوبہ دو سال قبل بنایا گیا تھا۔ منصوبہ کے تحت گوجرانوالہ ڈویژن میں ڈسکہ، وزیر آباد، پنڈی بھٹیاں، پسرور اور شکر گڑھ میں سب جیلیں بنانے اور تحصیلوں میں پہلے سے موجود بخشی خانوں کی ضروری مرمت کر کے انہیں سب جیل قرار دینے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ سب جیلوں کی تعمیر کا مقصد ملزمان کو ان کے ضلع اور تحصیلوں میں رکھنے، بڑی جیلوں میں ملزمان کے رش کو کم کرنے اور عدالتوں میں پیش کرنے کے لئے ملزمان کو دوسرے اضلاع کی عدالتوں میں لے جانے اور واپس لانے کے ٹرانسپورٹیشن کے خرچہ کو ختم کرنا تھا۔ جیل ذرائع کے مطابق منصوبہ پر عملدرآمد کے لئے سپرنٹنڈنٹ جیلز کو اپنے اپنے اضلاع کے بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے افسران سے میٹنگز کرنے اور اخراجات کا تعین کروانے کی ہدایت کی گئی تاکہ اخراجات کے تعین کے بعد صوبائی حکومت سے فنڈز بھی مانگے جائیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک pending کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

خوراک اور زراعت پر عام بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں آج کے ایجنڈا پر خوراک اور زراعت پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری کی تقریر سے ہوگا تاہم جو دیگر معزز ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ مجھے اپنے نام بھجوا دیں۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! میرا حلقہ پی پی۔44 میانوالی ہے اُس کے قریب سے دریائے سندھ گزرتا ہے اور میرے حلقے میں ایک گاؤں دھوپ سڑی ہے تو گاؤں دریائے سندھ کی موجوں کی وجہ سے، کٹاؤ کی وجہ سے گاؤں کے آدھے سے زیادہ مکانات گر گئے ہیں، فصلیں تباہ ہو گئیں، لوگوں کے مویشی برباد ہو گئے تو میں یہ چاہتا ہوں کے آپ کے توسط سے متعلقہ جو افسران ہیں اُن تک یہ بات پہنچے لوکل سطح تک احتجاج بھی ہو رہا ہے، پریس میں بھی آ رہا ہے، لوکل ایڈمنسٹریشن کو بھی پتا ہے لیکن سارے بے بسی محسوس کر رہے ہیں۔ میری درخواست ہے کہ دھوپ سڑی کے عوام کو، اُن کی جائدادوں کو، اُن کے مکانات کو، اُن کے مویشیوں کو کسی طریقے سے بند بنا کر بچایا جائے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اجلاس کے بعد میں بات کر لیتا ہوں آپ میرے پاس آ جائیں میں منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب سے بھی بات کرتا ہوں اس معاملے کو take up کرتے ہیں۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ speech کا آغاز کریں۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! شکریہ۔ ہمارے ملک پاکستان کی معیشت میں زراعت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہمارے پنجاب کی 70 فیصد آبادی زراعت سے منسلک ہے اور یہ پہلی دفعہ ہے میں میاں نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو خراج تحسین پیش کروں گا کہ جنہوں نے زراعت پر خصوصی توجہ دی اور الحمد للہ آپ اس دفعہ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے

ہم پر کرم کیا گندم بمپر کراپ ہوئی ہے اور اُس کی مین وجہ لوڈشیڈنگ میں کمی، کھادوں پر سبسڈی، ڈیزل سستا کیونکہ پچھلے دور میں آپ کو پتا ہے کہ کھاد مارکیٹ میں available بھی نہیں تھی اور اس دفعہ الحمدللہ وافر مقدار میں کھاد۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں احتجاجاً کورم کی نشاندہی کرتا ہوں کیونکہ یہاں پر سوال کا جواب نہیں آتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف محمود صاحب! اتنے important issue پر بحث کا آغاز ہو گیا تھا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! سوالوں کا جواب کوئی آتا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں آپ کا حق بنتا ہے آپ نے کورم پوائنٹ آوٹ کیا ہے۔ جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے لٰہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے کورم پورا نہیں ہے لٰہذا اجلاس پندرہ منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد 12 بج کر 26 منٹ پر
جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی گئی ہے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لٰہذا اب اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 26۔ مئی 2017 صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

جمعتہ المبارک، 26۔ مئی 2017
(یوم الجمع، 29۔ شعبان المعظم 1438ھ)

سولھویں اسمبلی: انتیسواں اجلاس

جلد 29: شمارہ 6

395

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 26۔ مئی 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

بیت المال پنجاب برائے سال 2012 کی سالانہ رپورٹ پر بحث

ایک وزیر بیت المال پنجاب برائے سال 2012 کی سالانہ رپورٹ پر بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

397

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا انتیسواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 26۔ مئی 2017

(یوم الجمع، 29۔ شعبان المعظم 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 9 بج کر 57 منٹ پر زیر صدارت **جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔**

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

شَہۡرُ رَمَضَانَ
الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ
الۡھُدٰی وَ الۡفُرۡقَانِ ۚ فَمَنۡ شَہِدَ مِنۡکُمُ الشَّہۡرَ فَلۡیَصُمۡہُ ؕ وَ
مَنۡ کَانَ مَرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ
یُرِیۡدُ اللّٰہُ بِکُمُ الۡیُسۡرَ وَ لَا یُرِیۡدُ بِکُمُ الۡعُسۡرَ ۫ وَ لِتُکۡمِلُوا الۡعِدَّۃَ
وَ لِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰىکُمۡ وَ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۱۸۵﴾

سورۃ البَقَرۃ آیت 185

(روزوں کا مہینہ) رمضان کا مہینہ (ہے) جس میں قرآن (اوّل اوّل) نازل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور (جس میں) ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور (جو حق و باطل کو) الگ الگ کرنے والا ہے تو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو، چاہئے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں (رکھ کر) ان کا شمار پورا کر لے۔ اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا اور (یہ آسانی کا حکم) اس لئے (دیا گیا ہے) کہ تم روزوں کا شمار پورا کر لو اور اس احسان کے بدلے کہ اللہ نے تم کو ہدایت بخشی ہے تم اس کو بزرگی سے یاد کرو اور اس کا شکر کرو (185)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اکو ای حیاتی دا معیار ہونا چاہی دا
اللہ دے حبیب نال پیار ہونا چاہی دا
حضرتِ صدیق نے ایہہ دسیا اے دوستو
سب کچھ سوہنے توں نثار ہونا چاہی دا
حسنؓ حسینؓ توں جند جان وار کے
علیؓ دے غلاماں چہ شمار ہونا چاہی دا
لباں تے نیازی جدوں ساہ ہون آخری
اوس ویلے آقا دا دیدار ہونا چاہی دا

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور جیل خانہ جات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر 7497 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ان کی request آئی ہے کہ اس سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 8517 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنی چاہوں گا کہ آج اس ایوان کے اندر محکمہ جیل خانہ جات کے سوالات کا دن ہے۔سرکاری افسران جب یہاں آتے ہیں تو ان سے توقع کی جاتی ہے کہ An officer in uniform should observe the decorum یعنی وہ یہاں پر یونیفارم میں آئیں۔مجھے ابھی معلوم ہوا ہے کہ انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات یہاں گیلری میں موجود ہیں اور informal طریقے سے اس ایوان میں آئے ہیں یعنی انہوں نے یونیفارم نہیں پہنی ہوئی۔میں سمجھتا ہوں کہ اس کا سختی سے نوٹس لیا جائے۔سرکاری افسران کو چاہئے کہ وہ ایوان کے decorum کا خیال رکھیں اگر وہ اپنے سینئر آفیسر کے پاس proper uniform میں جاتے ہیں تو اس ایوان کو اتنا lightly نہ لیا جائے کہ وہ ایک casual dress میں یہاں پر آ جائیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔آئندہ سے احتیاط کی جائے۔اگلا سوال نمبر 8711 جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 8655 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ان کی request آئی ہوئی ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 8712 جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 8671 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال حاجی عمران ظفر کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8742 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے حاجی عمران ظفر کے ایماء پر طبع شُدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں قیدیوں / حوالاتیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8742: **حاجی عمران ظفر:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں اس وقت کتنے قیدی / حوالاتی بند ہیں اس جیل میں کتنی گنجائش قیدی / حوالاتی رکھنے کی ہے کتنے گنجائش سے زیادہ ہیں؟

(ب) اس جیل میں کتنی بیرکس ہیں مزید کتنی بیرکس تعمیر کرنے کی ضرورت ہے؟

(ج) اس جیل میں قیدیوں / حوالاتیوں کے لئے کون کون سی سہولیات ناکافی ہیں؟

(د) کیا حکومت اس جیل میں مزید بیرکس تعمیر کرنے اور اس میں مزید سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں مورخہ 21.04.2017 کو 1143 اسیران بند تھے۔ جن میں 820 حوالاتی، 219 قیدی اور 104 قیدی سزائے موت ہیں جبکہ ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں 760 اسیران رکھنے کی گنجائش ہے۔ اس طرح گنجائش سے تقریباً 34 فیصد زیادہ اسیران مقید ہیں۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں اسیران کے لئے کل چودہ بارکیں، ایک نوعمر وارڈ، ایک خواتین وارڈ، سولہ سیلز پر مشتمل UCCP سیل بلاک ہے جس میں سزائے موت کے ان اسیران کو رکھا جاتا ہے کہ جن کی سزائے موت کی اپیل ابھی متعلقہ عدالتوں میں زیر التواء ہے اور چھ سیلز پر مشتمل CP سیل بلاک ہے جس میں سزائے موت کے ان اسیران کو رکھا جاتا ہے جن کی سزائے موت کی سزا کنفرم ہو چکی ہو۔

اسیران کے لئے مزید دو عدد بارکیں اور 32 سیلز تعمیر کرنے کی ضرورت ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں اسیران کی رہائش کے لئے مزید دو بارکیں اور 32 سیلز تعمیر کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ ایک مرد ڈاکٹر اور ایک لیڈی ڈاکٹر کی مستقل تعیناتی درکار ہے۔ جس کے لئے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے درخواست کر دی گئی ہے۔ فی الحال ڈی ایچ کیو ہسپتال گجرات سے عارضی طور پر ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ مزید بارکیں تعمیر کرنے کے لئے اگلے مالی سال میں اقدامات کئے جائیں گے۔

(د) 120 اسیران پر مشتمل دو بارکیں اور 96 سزائے موت اسیران پر مشتمل 32 نئے سیلز کی تعمیر زیر غور ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں مورخہ 21-04-2017 کو 1143 اسیران بند تھے جن میں سے 820 حوالاتی، 219 قیدی اور 104 قیدی سزائے موت کے ہیں جبکہ ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں 760 اسیران رکھنے کی گنجائش ہے۔ اس طرح گنجائش سے تقریباً 34 فیصد زیادہ اسیران مقید ہیں۔ کیا حکومت فوری طور پر ان قیدیوں کے لئے جیل میں مزید بیرکس یا کمرے وغیرہ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! اس جیل میں overcrowding صرف 34 فیصد ہے جو کہ پچھلے دور سے بہت کم ہے۔ سال 2008 سے پہلے یہاں پر overcrowding تقریباً 168 فیصد تھی اور overall ہماری جیلوں میں اس وقت 68 فیصد overcrowding ہے۔ مختلف اضلاع میں نئی جیلیں تعمیر ہو رہی ہیں اور جیسے ہی یہ نئی جیلیں تعمیر ہو جائیں گی تو overcrowding بھی کم ہو جائے گی۔ میرے خیال میں 34 فیصد overcrowding کوئی اتنی زیادہ نہیں ہے کہ ہم اس جیل میں نئی بیرکس تعمیر کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ماشاء اللہ منسٹر صاحب نے بہت اچھا جواب دیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ 34 فیصد overcrowding بہت کم ہے۔ ہمیں قیدیوں کا اسلامی طریقے سے خیال رکھنا چاہئے۔ منسٹر صاحب نے خود ہی تسلیم کر لیا ہے کہ ہم اس جیل میں نئی بیرکس نہیں بنانا چاہتے۔ دوسرا منسٹر صاحب نے یہ بھی بتایا ہے کہ پورے صوبے میں تقریباً 68 فیصد overcrowding ہے تو انہیں اس کو ختم کرنے کے لئے نئی بیرکس اور جیلیں فوری طور پر تعمیر کرنی چاہئیں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! میرا مقصد یہ قطعاً نہیں کہ ہم قیدیوں کے لئے کچھ نہیں کر رہے۔ میں نے یہ کہا ہے کہ جیسے جیسے مختلف اضلاع میں نئی جیلیں تعمیر ہوں گی تو overcrowding کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ میں آپ کی وساطت سے اپنے معزز ممبر کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت چار نئی جیلیں تعمیر ہو رہی ہیں اور جب یہ مکمل ہو جائیں گی تو overcrowding تقریباً ختم ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ مسئلہ جلد حل ہو جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں اپنے اگلے ضمنی سوال میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ جیل گجرات شہر کے درمیان واقع ہے؟ اس جیل کے ساتھ پرائیویٹ رہائش گاہیں بہت اونچی ہیں جبکہ جیل بہت نیچی ہے جس کی وجہ سے بہت زیادہ سکیورٹی خدشات لاحق ہیں تو کیا حکومت اس جیل کو کسی محفوظ جگہ پر shift کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! یہ بات بالکل درست ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل گجرات شہر کے درمیان واقع ہے لیکن فی الحال ہم اس کو باہر shift کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے لیکن اگر کبھی ضرورت محسوس ہوئی تو اس پر ضرور غور کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ اس جیل کی دیواریں اُونچی کر دیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے جو point out کیا ہے اور ہمارے ملک کے جس طرح کے حالات ہیں تو اس جیل کا نقشہ بڑا خطرناک ہے۔ حکومت کو یہ معاملہ بہت serious لینا چاہئے اور اس جیل کی shifting کا بندوبست کرنا چاہئے۔ خدانخواستہ کسی حادثے کا انتظار ہے اور انہوں نے وہاں جاکر چاروں اطراف سے باقاعدہ کبھی جاکر دیکھا ہو تو انہیں احساس ہو جائے یا یہ اُس کو set lite پر دیکھ لیں۔ اس جیل میں اس وقت بھی سزائے موت کے بہت قیدی ہیں۔ حکومت کو اس جیل کا فوری طور پر سروے کرا کر اس کو جی ٹی روڈ پر شہر سے باہر shift کرنا چاہئے۔ وزیر موصوف اس جیل کی shifting کے حوالے سے اور اس جیل میں سہولیات فراہم کرنے کے حوالے سے کیا ارادہ رکھتے ہیں اور اس حوالے سے کوئی ٹائم دیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! اگر سکیورٹی کی بات کی جائے تو ماشاء اللہ پورے پنجاب کی جیلیں سکیورٹی پروف ہیں۔ ہمارے معزز ممبر نے اس جیل کو شہر سے باہر shift کرنے کی بات کی ہے ہماری جتنی بھی پرانی جیلیں ہیں تو اُس وقت شہروں کی آبادی اتنی زیادہ پھیلی ہوئی نہیں تھی تو اُس وقت بھی یہ جیلیں شہر سے باہر ہی بنی تھیں لیکن شہر کی آبادی بڑھنے سے یہ جیلیں شہر کے بیچ میں آ گئی ہیں۔ ہم جتنی بھی نئی جیلیں بنا رہے ہیں وہ شہروں سے باہر ہی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ اس جیل کو دیکھ لیں اور اگر ضرورت ہو تو اس کی shifting کا بندوبست کریں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! اگر ہمارے ممبر کو یہ شکایت ہے کہ اس جیل میں سکیورٹی کا کوئی مسئلہ ہو سکتا ہے تو آئی جی جیل خانہ جات بھی یہاں پر بیٹھے ہیں تو وہ معزز ممبر کو ساتھ لے جا کر ان کی تسلی بھی کرا دیں گے اور سکیورٹی کی صورتحال سے بھی انہیں آگاہ کر دیا جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! وزیر موصوف کہہ رہے ہیں کہ کسی ممبر اسمبلی کو خطرہ ہو سکتا ہے بات یہ ہے کہ ہم اُس ضلع کے رہنے والے ہیں تو ہم نے تو point out کرنا ہے کہ وہاں پر اور پورے ملک میں اس طرح کے حالات ہیں تو ہم یہ مسئلہ اسمبلی تک لے کر آئے ہیں تو اب وزیر موصوف اور آئی جی جیل خانہ جات کو دیکھنا ہے کہ اس مسئلے کا کیا کرنا ہے؟ اگر یہ کچھ نہیں کرنا چاہتے تو ان کی اپنی مرضی ہے۔

جناب سپیکر: یہ اس میں جو بھی بہتری لا سکتے ہیں انہیں لانی چاہئے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے اپنے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ ایک مرد ڈاکٹر اور ایک لیڈی ڈاکٹر مستقل تعیناتی کے لئے درکار ہے جس کے لئے محکمہ صحت سے درخواست کر دی گئی ہے۔ فی الحال ڈی ایچ کیو ہسپتال گجرات سے عارضی طور پر ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ وزیر موصوف بتائیں کہ اتنی بڑی جیل میں ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر عارضی طور پر آتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! ہم نے ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر کی مستقل تعیناتی کے لئے محکمہ صحت کو لکھا ہوا ہے تو وہاں پر بہت جلد مستقل ڈاکٹر تعینات ہو جائیں گے۔ انہوں نے پوچھا تھا کہ وہاں پر مزید کون کون سی سہولیات ہیں؟ ہم نے ان کو بتایا ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل میں جتنے بھی قیدی ہیں اُن کے لئے ایک مرد ڈاکٹر اور ایک لیڈی ڈاکٹر ہے۔ میں On the floor of the House یہ کہہ رہا ہوں کہ وہاں پر بہت جلد ایک ڈاکٹر اور ایک لیڈی ڈاکٹر تعینات ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے محکمہ نے اب ایک نئی پالیسی بنائی ہے کہ اب ہم تقریباً تمام جیلوں کے لئے خود اپنے ڈاکٹر بھرتی کریں گے تو وزیر اعلیٰ نے اُس کی ہمیں اجازت دے دی ہے ہم اُس کے لئے اپنا homework complete کر چکے ہیں تو یہ سارا process دو تین مہینے تک شروع ہو جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (د) میں لکھا ہے کہ 120 اسیران پر مشتمل دو بیرکیں اور 96 سزائے موت اسیران کے لئے نئے 32 cells کی تعمیر زیر غور ہے۔ یہ کام کب تک ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! ہم نے اس کو نئی ADP میں بھیج دیا ہوا ہے اور انشاء اللہ یہ نئی ADP کا حصہ ہو گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جب کوئی بندہ سزائے موت کا قیدی ہوتا ہے اس دنیا میں اُس سے بڑا کوئی حقدار نہیں ہوتا کہ ہم اس کو سہولت دیں کیونکہ وہ اپنا آخری ٹائم گزار رہا ہوتا ہے تو یہ بتا دیں گے کہ یہ ایک سال میں مکمل ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! اگلے مالی سال میں اس سکیم کے لئے فنڈز بھی رکھے جائیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سکیم اگلے سال تک مکمل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 8674 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے ابھی اُن کا فون آیا ہے کہ میں راستے میں ہوں تو وقفہ سوالات کے اختتام تک ان کے سوال کو pending کیا جاتا ہے ورنہ یہ سوال dispose of ہو جائے گا۔ اگلا سوال محترمہ لبنیٰ ریحان کا ہے۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! سوال نمبر 8770 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی کی جیلوں میں قیدی خواتین سے متعلقہ تفصیلات

*8770: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راولپنڈی کی جیلوں میں اس وقت کتنی خواتین قیدی ہیں اور کتنی خواتین کے ساتھ بچے بھی قید ہیں؟

(ب) ضلع راولپنڈی کی جیلوں میں خواتین کی کتنی بیرکس ہیں اور ہر بیرک میں کتنی قیدی خواتین کو رکھا جاتا ہے؟

(ج) مذکورہ ضلع میں خواتین قیدیوں کی فلاح کے لئے کن کن منصوبوں پر عمل کیا جارہا ہے منصوبہ جات کی تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا):

(الف) سنٹرل جیل راولپنڈی میں اس وقت مورخہ 21.04.2017 کو مجموعی طور پر 122 خواتین اسیران پابند سلاسل ہیں جن میں سے 22 خواتین اسیران کے ساتھ ان کے 25 بچے بھی جیل میں بند ہیں۔

(ب) سنٹرل جیل راولپنڈی میں قیدی اور حوالاتی خواتین اسیران کے لئے دو علیحدہ علیحدہ بیرکس ہیں۔ حوالاتی بیرک میں 52 خواتین اسیران اور قیدی بیرک میں 70 خواتین اسیران پابند سلاسل ہیں۔

(ج) سنٹرل جیل راولپنڈی میں خواتین اسیران اور ان کے ساتھ مقید بچوں کی فلاح کے لئے درج ذیل منصوبوں پر عمل کیا جارہا ہے:۔

1. غیر سرکاری تنظیم (وومن ایڈ ٹرسٹ WAT) کی طرف سے اسیر خواتین کی فنی تعلیم دی جاتی ہے جس میں پرس بنانا، کڑھائی اور کمپیوٹر کلاس شامل ہے۔
2. WAT کی طرف سے خواتین اسیران کو مفت قانونی معاونت اور مشاورت فراہم کی جاتی ہے۔
3. TEVTA پنجاب کی طرف سے خواتین اسیران کو ڈومیسٹک ٹیلر نگ اور بیوٹیشن کے کورسز کروائے جارہے ہیں۔
4. محکمہ تعلیم کی طرف سے ان پڑھ خواتین اسیران کے لئے بیسک اینڈ نان فارمل ایجوکیشن دی جارہی ہے۔
5. خواتین اسیران کی معاشرتی فلاح و بہبود کے لئے سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے سوشل ویلفیئر آفیسر (لیڈی) سنٹرل جیل راولپنڈی پر مستقل تعینات ہے۔

6. خواتین اسیران کے ساتھ مقید بچوں کی تعلیم کے لئے وومن وارڈ میں WAT کی طرف سے کنڈر گارٹن سکول قائم کیا گیا ہے۔
7. خواتین اسیران کے ساتھ مقید بچوں کی سالگرہ منائی جاتی ہے اور اس موقع پر سالگرہ کا کیک کاٹنے کے علاوہ تحائف مثلاً چاکلیٹس، بسکٹس، جوس وغیرہ بچوں میں تقسیم کئے جاتے ہیں۔
8. خواتین وارڈ میں قومی اور مذہبی تہوار مثلاً عیدین، میلادالنبی، یوم آزادی، یوم پاکستان، قائد ڈے، اقبال ڈے اور کرسمس وغیرہ مکمل مذہبی اور ملی جوش و جذبے کے ساتھ منائے جاتے ہیں اور اس موقع پر رنگارنگ تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے اور تحائف اور مٹھائیاں تقسیم کی جاتی ہیں۔
9. وقتاً فوقتاً نادار اور مستحق خواتین اسیران کو بنیادی ضرورت کی اشیاء مثلاً تیل، صابن، شیمپو، تولیہ، ٹوتھ پیسٹ، کپڑے، کمبل اور جوتے وغیرہ مفت فراہم کئے جاتے ہیں۔
10. ایسی خواتین اسیران جو کے شیر خوار بچوں کے ساتھ مقید ہیں ان کو روزانہ 467 ملی لیٹر دودھ مہیا کیا جاتا ہے جبکہ ایک سال یا اس سے زائد عمر سے شیر خوار بچوں کے لئے بھی 467 ملی لیٹر دودھ روزانہ مہیا کیا جاتا ہے۔
11. حاملہ خاتون اسیر کے لئے 700 ملی لیٹر دودھ روزانہ مہیا کیا جاتا ہے۔
12. بیمار خاتون اسیر کے لئے 467 ملی لیٹر دودھ روزانہ مہیا کیا جاتا ہے۔
13. خواتین اسیران کے ساتھ مقید بچوں اور حاملہ خواتین کو ہفتے میں 03 مرتبہ فروٹ مہیا کیا جاتا ہے۔
14. تمام خواتین اسیران کو بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن راولپنڈی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، یونیورسٹی آف دی پنجاب لاہور، یونیورسٹی آف سرگودھا کے ذریعے تعلیم حاصل کرنے کی سہولت میسر ہے۔
15. تمام اسیران کو ناظرہ قرآن پاک، ترجمہ قرآن پاک اور حفظ قرآن پاک اور دیگر بنیادی مذہبی کورسز کرنے کی سہولت میسر ہے۔
16. تمام خواتین اسیران کو اپنی خونی رشتہ داروں سے بذریعہ اندرون پریزن قائم PCO سے کال کرنے کی سہولت میسر ہے۔
17. تمام خواتین اسیران کو میڈیکل کی سہولت میسر ہے اور اس مقصد کے لئے دو وومن میڈیکل آفیسرز سنٹرل جیل راولپنڈی پر تعینات ہیں۔ علاوہ ازیں ڈی ایچ کیو ہسپتال راولپنڈی، بے نظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی، پمز ہسپتال اسلام آباد، ہولی فیملی ہسپتال

اسلام آباد اور ادارہ امراض قلب راولپنڈی کے ڈاکٹر صاحبان سنٹرل جیل راولپنڈی کا ہفتہ وار دورہ کرتے ہیں اور خواتین وارڈ کا وزٹ بھی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! جز (ب) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ سنٹرل جیل راولپنڈی میں قیدی اور حوالاتی خواتین اسیران کے لئے دو علیحدہ علیحدہ بیرکس ہیں۔ حوالاتی بیرک میں 52 اسیران خواتین ہیں اور قیدی بیرک میں 70 اسیران خواتین پابند سلاسل ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس جیل میں کتنی خواتین کی capacity ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! میں نے جیسے پہلے بتایا ہے کہ بد قسمتی سے ہماری جیلوں میں overcrowding ضرور ہے لیکن ہم نے خواتین قیدیوں یا حوالاتیوں کے لئے بہت اچھا نظام بنایا ہوا ہے اور وہاں پر overcrowding as such کچھ اتنی زیادہ نہیں ہے۔ ایک بیرک میں 52 اور ایک میں 70 خواتین ہیں تو یہ کوئی زیادہ overcrowding نہیں ہے کیونکہ یہ تقریباً دس سے پندرہ فیصد ہی بنتی ہے۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ ایک بیرک میں کتنی خواتین کی capacity ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا): جناب سپیکر! حوالاتی بیرک میں 50 خواتین کی capacity ہے اور اسی طرح قیدی بیرک میں 80 خواتین کی capacity ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 8701 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8817 حاجی ملک عمر فاروق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کو کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9111 سردار وقاص حسن مؤکل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سردار شہاب الدین خان کا ہے۔ جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 8829 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ملتان سنٹرل جیل میں لگے جیمرز کے دائرہ کار سے متعلقہ تفصیلات

*8829: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سنٹرل جیل ملتان میں جیمرز لگے ہونے سے ملحقہ علاقے عرصہ پانچ سالوں سے موبائل کی سہولت سے محروم ہیں؟

(ب) کیا حکومت سنٹرل جیل ملتان میں جیمرز کا دائرہ کار محدود کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا):

(الف) سنٹرل جیل ملتان میں مورخہ 2014-11-11 کو انتہائی حساس جیل ہونے کی وجہ سے سکیورٹی انتظامات بہتر کرنے اور جیل کے اندر سے موبائل فون کے استعمال کو روکنے کے لئے جیمرز لگائے گئے۔ جیمرز نصب ہونے سے صرف جیل ہذا کی دیوار کے ساتھ جو ملحقہ صرف پانچ میٹر کسی وقت متاثر ہوتا ہے اور اس کے متاثر ہونے کی وجہ موبائل جیمرز نہ ہیں بلکہ موبائل فون کی سروس دینے والی متعلقہ کمپنیاں ہیں جبکہ جو علاقہ کچھ فاصلے پر ہے، وہ متاثر نہیں ہوتا ہے۔ موبائل جیمرز صرف مین پیری میٹر وال کے اندر لگائے گئے ہیں۔

(ب) جیمرز کا دائرہ کار پہلے ہی سے محدود ہے۔ اس امر کی PTA پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی پہلے ہی نگرانی کر رہی ہے کہ موبائل آپریٹر کسی طور پر ایس او پی کی خلاف ورزی نہ کرے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کے سوالات ان کے وقفہ سوالات کے دوران آنے تک pending تھے۔ وہ اس دوران نہیں آئے لہذا وہ سوالات بھی dispose of کئے جاتے ہیں۔ تمام سوالات مکمل ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ترکی پروگرام ٹیکا سے متعلقہ تفصیلات

*8517: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ترکی پروگرام ٹیکا کب شروع ہوا؟

(ب) اس کے لئے کتنی رقم ترکی سے موصول ہوئی اور کتنی صوبہ کے بجٹ سے ملی؟

(ج) اس پروگرام کے مقاصد کیا ہیں؟

(د) اس پروگرام کے کل ملازمین کتنے ہیں؟

(ہ) اس پروگرام کے تحت کتنی گاڑیاں ہیں؟

(و) اس پروگرام کی کارکردگی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) ٹیکا اور محکمہ برائے انڈسٹری، صنعت، تجارت و سرمایہ کاری گورنمنٹ آف پنجاب کے مابین معاہدہ کی دستاویزات پر دسمبر 2013 میں دستخط ہوئے جبکہ ٹیکا کی طرف سے اس معاہدہ پر عملدرآمد یکم مارچ 2016 سے شروع ہوا۔

(ب) اس پروگرام کے لئے ترکی کی جانب سے نقد رقم کی بجائے مشینری و آلات مہیا کئے گئے جس کی کل لاگت تقریباً 100 ملین روپے ہے جبکہ گارمنٹس سنٹر میں مشینری و آلات کو نصب کرنے، فرنیچر اور ٹیوٹا اساتذہ کو ٹیکا ماسٹر ٹرینرز کی جانب سے دی گئی ٹریننگ کی مد میں تقریباً 38 ملین روپے ٹیوٹا کے بجٹ سے حاصل کئے گئے ہیں۔

(ج) اس پروگرام کے تحت ٹیکا گارمنٹس، کنسٹرکشن اور آٹو موٹیو سیکٹرز میں نئے انسٹیٹیوٹ بنانے میں ٹیوٹا کو فنی معاونت فراہم کرے گا جبکہ ابتدائی طور پر ٹیکا نے گارمنٹس سنٹر (ڈینم) منصوعات کے لئے گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف ایمرجنگ ٹیکنالوجی میں تین عدد لیبارٹریز بنا کر دی ہیں جس کے لئے ٹیکا نے ڈینم کی سلائی، ڈرائی اینڈ ویٹ اور لیزر پرنٹنگ پروسس کے لئے بین الاقوامی معیار کی مشینری و آلات فراہم کئے ہیں۔

(د) اس پروگرام کے تحت محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری نے میڈم عائشہ قاضی، ڈپٹی جنرل مینجر کو ٹیوٹا کی جانب سے لائزون آفیسر متعین کیا ہے جبکہ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف ایمر جنگ ٹیکنالوجی کے ٹیکا کے تعاون سے بنائے گئے گارمنٹس سنٹر میں پانچ عدد اساتذہ اور دس عدد غیر نصابی ملازمین کام کرتے ہیں۔

(ہ) اس پروگرام کے لئے کوئی گاڑیاں مختص نہیں کی گئی ہیں۔

(و) ٹیکا نے اگست 2016 میں گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف ایمر جنگ ٹیکنالوجی، ٹاؤن شپ لاہور میں گارمنٹس (ڈینم) سنٹر کے لئے سلائی، ڈرائی اینڈ ویٹ پروسس اور لیزر پرنٹنگ کے لئے بین الاقوامی معیار کی مشینری و آلات مہیا کئے ہیں جن کی لاگت تقریباً 100 ملین روپے ہے ان مشینری و آلات پر 37 اساتذہ کو فنی تربیت فراہم کی گئی ہے اور گیارہ اساتذہ کو ترکی میں گارمنٹس کی تربیت بھی فراہم کی جس کے اخراجات ٹیکا نے برداشت کئے ہیں جبکہ سلائی کے کورس کی کلاسز کا اجراء ٹیکا کے تربیت یافتہ اساتذہ کی زیر نگرانی عمل میں آچکا ہے اور ڈرائی اینڈ ویٹ پروسس کی کلاسز بھی جلد شروع کر دی جائیں گی مزید برآں ٹیکا نے ہاسپیٹیلیٹی، کنسٹرکشن اور آٹو موٹیو سیکٹرز میں ٹیوٹا کے 141 اساتذہ کو فنی تربیت فراہم کی ہے اور پانچ عدد اساتذہ کو پانچویں سالانہ ہاؤس کیپنگ اولمپک گیمز میں ترکی مدعو کیا جس میں ٹیوٹا نے دوسری پوزیشن حاصل کی اس کے بھی تمام تر اخراجات ترکی نے برداشت کئے۔

ضلع ننکانہ صاحب میں نئی جیل بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*8711: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ننکانہ صاحب کو معرض وجود میں آئے ہوئے تقریباً چودہ سال ہوگئے ہیں لیکن ابھی تک ضلع ننکانہ صاحب میں جیل نہیں بن سکی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ننکانہ صاحب میں جیل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) مذکورہ چودہ سالوں میں قیدیوں کو شیخوپورہ جیل لے کر آنے جانے میں ڈیزل اور سکیورٹی کی مد میں کتنا خرچہ آیا؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع ننکانہ صاحب کو معرض وجود میں آئے تقریباً چودہ سال ہو گئے ہیں اور ابھی تک ننکانہ صاحب میں جیل نہ ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومت ضلع ننکانہ صاحب میں جیل چاہتی ہے اس بابت جیل تعمیر کرنے کا کیس منظوری کے لئے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو چٹھی نمبری Bldgs/2017/13256 مورخہ 2017-03-14 کو بھجوایا جا چکا ہے۔

(ج) یہ پنجاب پولیس سے متعلقہ ہے۔

تحصیل سانگلہ ہل میں سب جیل سے متعلقہ تفصیلات

*8712: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل سانگلہ ہل میں سب جیل بنے کتنے سال ہوئے ہیں؟

(ب) سب جیل سانگلہ ہل کی تعمیر پر کتنی لاگت آئی؟

(ج) کیا حکومت اب اس کو فنکشنل کرنے کا بھی ارادہ رکھتی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ تحصیل سانگلہ ہل میں کوئی سب جیل نہ ہے۔

(ب) سب جیل سانگلہ ہل تعمیر نہ ہوئی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب 45 جوڈیشل لاک اپ کو مرحلہ وار سب جیل میں تبدیل کر رہی ہے جس میں سانگلہ ہل بھی شامل ہے۔

ضلع ساہیوال میں ٹیوٹا کے ادارے اور طالب علموں کے وظیفہ سے متعلقہ تفصیلات

*8671: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنے ادارے ٹیوٹا کے تحت کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں کون کون سے skills کی تعلیم دی جاتی ہے؟

(ج) اگر ان اداروں میں طالب علموں کو وظیفہ دیا جاتا ہے تو کس شرح سے اور کس کس ٹیکنیکل ادارے کے طالب علم کو دیا جاتا ہے؟

(د) ساہیوال ڈویژن میں کتنے ادارے ہیں اس ڈویژن میں مزید کتنے ادارے کھولنے کی ضرورت ہے اور کب تک یہ ادارے کھل جائیں گے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) ضلع ساہیوال میں ٹیوٹا کے زیر اہتمام آٹھ ادارے کام کر رہے ہیں، تفصیل درج ذیل ہے:

1. گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (بوائز) اولڈ ہڑپہ روڈ، ساہیوال
2. گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (برائے خواتین)، ساہیوال
3. گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، اولڈ ہڑپہ روڈ، ساہیوال
4. گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، احمد مراد روڈ، ساہیوال
5. گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (برائے خواتین)، ساہیوال
6. گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (مرد و خواتین)، سنٹرل جیل، ساہیوال
7. گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، چیچہ وطنی
8. گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (برائے خواتین)، چیچہ وطنی

(ب)

1. گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (بوائز) اولڈ ہڑپہ روڈ، ساہیوال

36 ماہ دورانیہ کے کورسز (ڈپلومہ ان ایسوسی ایٹ انجینئرنگ)

سول ٹیکنالوجی، الیکٹریکل ٹیکنالوجی، مکینیکل ٹیکنالوجی، آٹو اینڈ فارم ٹیکنالوجی، فوڈ پراسیسنگ اینڈ پریزرویشن ٹیکنالوجی۔

06 ماہ دورانیہ کے کورسز (انڈسٹریل ڈیمانڈ ڈریون کورس)

آٹو کیڈ، الیکٹریشن، موٹر وائنڈنگ، موٹر سائیکل مکینک، آٹو مکینک پٹرول، سول سرویئر، مشینسٹ، کوانٹٹی سرویئر، ویلڈنگ۔

2. گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (برائے خواتین)، ساہیوال

36 ماہ دورانیہ کے کورسز) ڈپلومہ ان ایسوسی ایٹ انجینئرنگ (

کمپیوٹر انفارمیشن ٹیکنالوجی، ڈریس ڈیزائننگ اینڈ ڈریس میکنگ

12ماہ دورانیہ کے کورسز (جی۔III)

آفس مینجمنٹ، بیوٹیشن

06ماہ دورانیہ کے کورسز (انڈسٹریل ڈیمانڈ ڈریون کورس)

ڈومیسٹک ٹیلرنگ، بیوٹیشن، ویب ڈیزائننگ۔

3. گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، اولڈ ہڑپہ روڈ، ساہیوال

24ماہ دورانیہ کے کورسز (جی۔II)

آٹو اینڈ فارم مشینری، ڈرافٹسمین مکینیکل، الیکٹریشن، الیکٹرانکس ایمپلائنسز، فٹر جنرل، مشینسٹ، ویلڈنگ

06ماہ دورانیہ کے کورسز (انڈسٹریل ڈیمانڈ ڈریون کورس)

الیکٹریشن، آٹوکیڈ، موٹر سائیکل مکینک، آٹو سائیکل مکینک، آٹو الیکٹریشن، پلمبر، مشینسٹ، سولر پی وی سی فار پاور جنریشن، ویلڈنگ

4. گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، احمد مراد روڈ، ساہیوال

24ماہ دورانیہ کے کورسز (جی۔II)

الیکٹریشن، ایچ وی اے سی آر، ڈرافٹسمین سول، الیکٹرانکس، مشینسٹ، آٹو مکینک

12ماہ دورانیہ کے کورسز (جی۔III)

الیکٹریشن، ایچ وی اے سی آر، ڈرافٹسمین سول، آٹو مکینک

06ماہ دورانیہ کے کورسز (انڈسٹریل ڈیمانڈ ڈریون کورس)

الیکٹریشن، ایچ وی اے سی آر، موٹر سائیکل مکینک، آٹوکیڈ، آٹو مکینک، کوانٹٹی سروئیر، یو پی ایس ریپئر مکینک، ویلڈنگ

5. گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (برائے خواتین)، ساہیوال

24ماہ دورانیہ کے کورسز (جی۔II)

میٹرک ووکیشنل

12ماہ دورانیہ کے کورسز (جی۔III)

بیوٹیشن، فیشن ڈیزائننگ

06ماہ دورانیہ کے کورسز (انڈسٹریل ڈیمانڈ ڈریون کورس)

بیوٹیشن مارننگ اینڈ ایوننگ، فیشن ڈیزائننگ، ڈومیسٹک ٹیلرنگ

6. گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (مرد و خواتین)، سنٹرل جیل، ساہیوال

06 اور 03 ماہ دورانیہ کے کورسز

موٹر سائیکل مکینک، ٹریکٹر مکینک، ویلڈنگ، بیوٹیشن، مشین ایمبرائڈری

7. گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، چیچہ وطنی

24 ماہ دورانیہ کے کورسز (جی۔II)

الیکٹریشن، ایچ وی اے سی آر، الیکٹرانکس اپلیکیشن، آٹو مکینک

06 ماہ دورانیہ کے کورسز (انڈسٹریل ڈیمانڈ ڈریون کورس)

موٹر سائیکل مکینک، الیکٹرانکس، گرافک ڈیزائننگ، ایچ وی اے سی آر

8. گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (برائے خواتین)، چیچہ وطنی

12 ماہ دورانیہ کے کورسز (جی۔III)

فیشن ڈیزائننگ

06 ماہ دورانیہ کے کورسز (انڈسٹریل ڈیمانڈ ڈریون کورس)

بیوٹیشن مارننگ اینڈ ایوننگ، فیشن ڈیزائننگ، فیبرک پرنٹنگ

(ج) ضلع ساہیوال میں ٹیوٹا کے زیر اہتمام آٹھ ادارے کام کر رہے ہیں۔ اداروں کی تفصیل جواب (الف) میں موجود ہے۔ ان تمام اداروں میں چلنے والے چھ ماہ دورانیہ کے شارٹ کورسز کے ہر طالب علم کو ایک ہزار روپیہ ماہانہ وظیفہ دیا جاتا ہے۔

(د) ساہیوال ڈویژن میں ٹیوٹا کے زیر اہتمام سولہ ادارے کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ ڈسٹرکٹ پاکپتن میں گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (بوائز) کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے جو کہ دسمبر تک مکمل ہو جائے گی اور کالج میں کلاسز کا آغاز ستمبر 2018 سے ہو جائے گا۔ جبکہ ضلع اوکاڑہ میں گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی بنانے کی تجویز پر کام ہو رہا ہے اور اس پر کام فنڈز کی دستیابی پر شروع ہو جائے گا۔

ضلع ساہیوال میں فیکٹریز اور کارخانہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*8674: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنی فیکٹریز اور کارخانہ جات کس کس نوعیت کے ہیں تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) حکومت ان فیکٹریز اور کارخانہ جات کو کیا کیا سہولیات فراہم کر رہی ہے تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) گزشتہ تین سالوں کے دوران کتنی فیکٹریز اور کارخانہ جات بند ہوئے ہیں اور ان کی بندش کی وجوہات بیان کریں؟

(د) محکمہ نے ضلع ساہیوال میں انڈسٹریز کو بچانے اور صنعت کے فروغ کے لئے گزشتہ دو سال میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) ضلع ساہیوال میں کل 350 فیکٹریز و کارخانہ جات ہیں جس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) انڈسٹریز کے فروغ کے لئے گورنمنٹ بجلی کی سپلائی کو بہتر کر رہی ہے۔ مزید برآں صنعتوں میں متعلقہ اہلیت کی بہتری کے لئے سکل ڈویلپمنٹ کے تعاون سے ہنرمند افراد کی سکلز کو ڈویلپ بھی کیا جا رہا ہے۔ انفراسٹرکچر اور روڈ نیٹ ورک کو بہتر کیا جا رہا ہے جس سے یقینی طور پر روزگار کے مواقع ملیں گے۔

(ج) گزشتہ تین سالوں کے دوران تقریباً چودہ کارخانہ جات بند ہوئے ہیں ان کی بندش کی وجہ مالی مشکلات ہیں۔ جس کی کاپی ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت کارخانہ جات لگانے والے افراد اور انڈسٹریز کو فروغ دینے کے لئے ہر ممکن حد تک سہولیات فراہم کرنے کی کوشش کر رہی ہے تاکہ ملک میں صنعتی پیداوار بڑھے اور روزگار کے مواقع میسر آئیں۔

لاہور: گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ریلوے روڈ کے شعبہ جات اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*8701: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ریلوے روڈ لاہور کتنے رقبہ پر قائم ہے؟

(ب) اس ادارے میں کس کس ٹیکنالوجی کی تعلیم دی جارہی ہے؟

(ج) اس ادارے میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(د) اس ادارے کی کتنی لیب / ورکشاپس ہیں ان لیب / ورکشاپس کو کب جدید تقاضوں کے مطابق up-date کیا گیا تھا اور ان کو کون کون سی مشینری فراہم کی گئی؟

(ہ) اس ادارے کے سال 15-2014، 16-2015 اور 17-2016 کے اخراجات بتائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ریلوے روڈ لاہور کا کل رقبہ 57 کنال ہے۔

(ب)

1. بی ایس سی ٹیکنالوجی مکینیکل (چار سالہ کورس)
2. ڈپلومہ ان ایسوسی ایٹ انجینئرنگ (تین سالہ کورس)

1۔ مکینیکل ٹیکنالوجی 2۔ آرکیٹیکچر ٹیکنالوجی

3۔ آٹو اینڈ ڈیزل ٹیکنالوجی 4۔ ہیٹنگ وینٹیلیشن ایئرکنڈیشنگ ٹیکنالوجی میں تعلیم دی جاتی ہے۔

(ج) 177 اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس ادارے میں کل 34 لیبز ہیں۔ ان کی اپ ڈیٹ کرنے کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	آرکیٹیکچر ٹیکنالوجی	=	06 لیب
	اپ ڈیٹ	=	JICA کے تعاون سے 2013 میں لیب اپ ڈیٹ کی گئی۔
	نئی مشینری	=	جدید کمپیوٹر، کمپریشن، ٹیسٹنگ مشین، ٹوٹل سٹیشن تھیوڈولائٹس اور سروینگ آپریٹس
2۔	مکینیکل ٹیکنالوجی	=	14 لیب
	اپ ڈیٹ	=	JICA کے تعاون سے 2013 میں لیب اپ ڈیٹ کی گئی۔
	نئی مشینری	=	(1) ڈسک سینڈر (2) مائٹر سا (3) پاور آپریٹڈ لیتھ (4) ووڈن پلینز (5) پلازمہ آرک (6) کٹنگ یونٹ (7) ٹیگ ویلڈنگ یونٹ (8) مگ ویلڈنگ (9) کمپیوٹرز + ملٹی میڈیا (10) سی این سی (11) ورٹیکل مشینگ سنٹر (12) سی این سی لیتھ (13) میٹل بینڈ سا (14) سی این سی وائر کٹ۔

3۔	آٹو اینڈ ڈیزل ٹیکنالوجی	=	05لیب
	اپ ڈیٹ	=	سال2000ء میں انڈس موٹر کمپنی کے تعاون سے لیب اپ ڈیٹ ہوئی جبکہ بقیہ چار عدد لیب1982 میں اپ ڈیٹ کی گئی تھیں۔(1)ٹیوٹا کار مکمل برائے پریکٹیکل(2)انجن سیمو لیٹر(3)ڈائیگناسٹک انجن سیمو لیٹر (4)کٹ وے آٹو میٹک ٹرانسمیشن(5)کٹ وے مینئول ٹرانسمیشن(6)بریک سیمولیٹر (7)الیکٹرک وائرنگ پینل(8)مختلف ہینڈ ٹولز
	نئی مشینری	=	(1)ٹائر پنکچر(2)چیسز ڈائنو میٹر(3)جب کرین (4)پیڈسٹل ڈرل مشین ائر کمپریسر(6)کٹ وے انجن ماڈلز (7)مختلف ہینڈ ٹولز(8)جیپ برائے ڈرائیونگ
1۔	آر اے سی ٹیکنالوجی	=	02لیب
	اپ ڈیٹ	=	سال1997میں لیب اپ ڈیٹ ہوئی۔
	نئی مشینری	=	06ٹرینرز ریفریجریشن اینڈ ائر کنڈیشننگ

(ہ)

اخراجات سال15۔2014

سیلری	191,285,127/-
نان سیلری	10,024,201/-
متفرق اخراجات	23,023,714/-
ٹوٹل	224,363,042/-

اخراجات سال16۔2015

سیلری	218,564,671/-
نان سیلری	12,026,257/-
متفرق اخراجات	28,113,844/-
ٹوٹل	258,704,772/-

اخراجات سال17۔2016(مارچ2017تک کے اخراجات)

سیلری	125,745,183/-
نان سیلری	14,074,841/-
متفرق اخراجات	28,773,383/-
ٹوٹل	168,593,407/-

راولپنڈی ریجن کی جیلوں کے سرچ آپریشنز سے متعلقہ تفصیلات

*8817: حاجی ملک عمر فاروق: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 16-2015 کے دوران راولپنڈی ریجن کی کن کن جیلوں میں کب سرچ آپریشنز کیے گئے؟

(ب) مذکورہ سرچ آپریشنز میں اسیران سے کون کون سی ممنوعہ اشیاء برآمد ہوئیں اور اس پر ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک احمد یار ہنجرا):

سنٹرل جیل راولپنڈی

(الف) سال16۔2015 میں ہیڈ کوارٹر S&CT پاکستان آرمی راولپنڈی کی ٹیم نے درج ذیل تاریخوں میں جیل ہذا کے اندر سرچ آپریشن کیا۔

1. مورخہ 2015۔03۔27
2. مورخہ 2015۔10۔03
3. مورخہ 2016۔10۔20

سال16۔2015 میں جناب ڈپٹی انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات راولپنڈی ریجن، راولپنڈی کی ٹیم نے مورخہ 2015۔10۔01 کو سرچ آپریشن کیا جبکہ مورخہ 2016۔12۔19/20 کو جناب ڈپٹی انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات راولپنڈی ریجن، راولپنڈی نے اپنی نگرانی میں سرچ آپریشن کروایا۔

(ب) مذکورہ بالا سرچ آپریشنز کے دوران جیل ہذا سے کوئی بھی ممنوعہ شے برآمد نہ ہوئی۔

ڈسٹرکٹ جیل اٹک

(i) سال16۔2015 میں پریزن ہذا پر ڈپٹی انسپکٹر جنرل صاحب جیل خانہ جات راولپنڈی ریجن راولپنڈی کی جانب سے مختلف اوقات میں سرچ آپریشن کیے گئے اس کے علاوہ زیر دستخطی اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ایگزیکٹو کی زیر نگرانی پاکستان پریزن رولز کے تحت ہفتہ وار، روزمرہ کی بنیاد اور خفیہ رپورٹ پر اسیران کی سرچ کی جاتی ہے۔

(ii) سال 2015 میں درج ذیل ممنوعہ اشیاء برآمد ہوئیں

08 عدد موبائل

05 عدد بیٹری

نقد رقم مبلغ 4000 روپے

06 عدد خود ساختہ کٹر

02 اسیران سے معمولی مقدار میں نشہ آور مواد برآمد ہوا

سال 2016 میں درج ذیل ممنوعہ اشیاء برآمد ہوئیں

03 عدد موبائل

06 عدد خود ساختہ کٹر

نقد رقم مبلغ 3900 روپے

03 اسیران سے معمولی مقدار میں نشہ آور مواد برآمد ہوا

تمام اسیران کو بمطابق قانون پاکستان پریزن رولز کے قاعدہ نمبر 584 کے مطابق سزا دی گئی۔

ڈسٹرکٹ جیل جہلم

i. سال 16-2015 کے دوران ڈسٹرکٹ جیل جہلم میں 45 سرچ آپریشن ہوئے۔

ii. مذکورہ بالا سرچ آپریشنز میں 48 اسیران سے ممنوعہ اشیاء برآمد ہوئی جن کو قانون کے مطابق سزا دی گئی۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل گجرات

i. جیل انتظامیہ روزانہ کی بنیاد پر جیل کی مختلف بارکوں میں سرچ آپریشن کرتی ہے۔

ii. سال 16-2015 کے دوران جیل پر سرچ آپریشن میں کوئی ممنوعہ اشیاء برآمد نہ ہوئی ہیں اگر دوران سرچ اسیران سے کوئی ممنوعہ اشیاء برآمد ہو تو پاکستان پریزن کے قاعدہ نمبر 584 کے مطابق سزا دی جاتی ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل منڈی بہاؤالدین

i. جیل انتظامیہ روزانہ کی بنیاد پر جیل کی مختلف بارکوں میں سرچ آپریشن کرتی ہے۔

ii. سال 2015-16 کے دوران جیل پر سرچ آپریشن میں کوئی ممنوعہ اشیاء برآمد نہ ہوئی ہیں اگر دوران سرچ اسیران سے کوئی ممنوعہ اشیاء برآمد ہو تو پاکستان پریزن کے قاعدہ نمبر 584 کے مطابق سزا دی جاتی ہے۔

سب جیل چکوال

i. جیل انتظامیہ روزانہ کی بنیاد پر جیل کی مختلف بارکوں میں سرچ آپریشن کرتی ہے۔

ii. سال 2015-16 کے دوران جیل پر سرچ آپریشن میں کوئی ممنوعہ اشیاء برآمد نہ ہوئی ہیں اگر دوران سرچ اسیران سے کوئی ممنوعہ اشیاء برآمد ہو تو پاکستان پریزن کے قاعدہ نمبر 584 کے مطابق سزا دی جاتی ہے۔

جونیئر کنسلٹنٹ کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*9111: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صنعت حکومت نے جونیئر کنسلٹنٹ بھرتی کئے ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو ان کی تعلیمی قابلیت اور تنخواہ کتنی ہے؟

(ب) ان کو کس پالیسی کے تحت کب بھرتی کیا گیا اور کس اخبار میں اشتہار دیا گیا، نقل فراہم کی جائے؟

(ج) حکومت کے ساتھ بطور کنسلٹنٹ کام کرنے کے لئے کون سی اہلیت درکار ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ یہ جونیئر کنسلٹنٹ نئی صنعتی پالیسی بنا رہے ہیں اور سی پیک سے متعلقہ پراجیکٹس پر کام کر رہے ہیں ان کو مذکورہ میدان میں مہارت اور تجربہ کتنا ہے، بلیک واٹر سیکنڈل کے پیش نظر کیا کسی سکیورٹی ایجنسی سے ان کی کلیئرنس لی گئی ہے؟

(ہ) اگر ان کا صنعت میں یا پالیسی وضع کرنے کا کوئی تجربہ یا اہلیت نہ ہے تو ان کو کیوں بھرتی کیا گیا ہے؟

(و) جونیئر کنسلٹنٹس کی ملازمتوں کے لئے شارٹ لسٹیڈ افراد کی لسٹ فراہم کی جائے؟

(ز) کیا حکومت اس شعبے میں تجربہ کا حامل مناسب کنسلٹنٹ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری نے کوئی جونیئر کنسلٹنٹ بھرتی نہیں کیا۔

(ب) محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری نے کوئی جونیئر کنسلٹنٹ بھرتی نہیں کی اور نہ ہی کسی اخبار میں اشتہار دیا للذا یہ سوال متعلقہ نہ ہے۔

(ج) حکومت کے ساتھ بطور کنسلٹنٹ کام کرنے کے لئے کام کی نوعیت کے مطابق تعلیم اور تجربہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

(د) محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری نے اس وقت انڈسٹریل پالیسی بنانے کے لئے کوئی کنسلٹنٹ تعینات نہیں کیا، تاہم وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات کے مطابق محکمہ ہذا انڈسٹریل پالیسی بنانے کے لئے ایک کنسلٹنٹ فرم ہائیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جب کنسلٹنٹ تعینات ہی نہیں کیا تو کسی سکیورٹی ایجنسی سے کلیئرنس لینے کا سوال ہی متعلقہ نہ ہے۔

(ہ) جب جونیئر کنسلٹنٹ بھرتی ہی نہیں کیا تو تجربہ اور اہلیت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(و) ایضاً

(ز) ہاں! وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر انڈسٹریل پالیسی بنانے کے لئے محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ایک کنسلٹنٹ فرم کو ہائیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ نہ کہ انفرادی شخص کو۔ کنسلٹنٹ فرم کی تعیناتی پنجاب پروکیورمنٹ رولز 2014 کے مطابق کی جائے گی۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف ایمرجنگ ٹیکنالوجی سے متعلقہ تفصیلات

1776: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف ایمرجنگ ٹیکنالوجی لاہور میں کہاں پر واقع ہے؟

(ب) اس میں کون کون سے کورسز کروائے جاتے ہیں اس وقت کتنے طالب علم اس میں داخل ہیں، ان کی تفصیل کورس وار اور کلاس وار بتائیں؟

(ج) اس انسٹیٹیوٹ میں ٹیچنگ کیڈر کے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ بتائیں؟

(د) اس انسٹیٹیوٹ کے کتنے ملازمین اس انسٹیٹیوٹ کی بجائے کسی اور ادارہ میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں نیز یہ کب سے ان ادارہ جات میں کام کر رہے ہیں؟

(ہ) اس انسٹیٹیوٹ کے سال 15-2014، 16-2015 اور 17-2016 کے اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(و) اس انسٹیٹیوٹ کی کتنی زمین ہے، کتنے پر تعلیمی مقاصد کے لئے عمارت ہے، اس کے پاس کون کون سی مشینری ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف ایمرجنگ ٹیکنالوجی نزد گرین ٹاؤن پولیس سٹیشن I-C-II ٹاؤن شپ لاہور

(ب) کورسز کی تفصیل، دورانیہ کورس اور داخل شدہ طلباء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

6 ماہ دورانیہ کے کورسز

1. ڈینم ویٹ پروسیس ایکسپرٹ 16 طلباء
2. ڈینم ڈرائی پروسیس 16 طلباء
3. انڈسٹریل سٹیچنگ مشین آپریٹر 25 طلباء
4. پروفیشنل کوکنگ (ون) 25 طلباء
5. پروفیشنل کوکنگ (ٹو) 25 طلباء

4ماہ دورانیہ کے کورسز

1. ایم ایس آئی ٹی (ون) 25 طلباء
2. ایم ایس آئی ٹی (ٹو) 25 طلباء

3ماہ دورانیہ کے کورسز

1. چائنیز لینگوئج (ون) 50 طلباء
2. چائنیز لینگوئج (ٹو) 50 طلباء

(ج) اس ادارہ میں ٹیچنگ کیڈر میں پانچ اساتذہ ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام	تعلیمی قابلیت	عہدہ	گریڈ	تجربہ
1۔ محمد شہزاد	بی ایس سی ٹیکسٹائل	سینئر انسٹرکٹر	18	5سال
2۔ محمد ساجد قریشی	بی ایس سی ٹیکسٹائل	سینئر انسٹرکٹر	18	4سال
3۔ آمنہ انصاری	ایم فل۔ آرٹ اینڈ ڈیزائن	سینئر انسٹرکٹر	18	4سال
4۔ رابعہ اعجاز قدیر	بی ایس سی کیمیکل	انسٹرکٹر	17	6سال
5۔ ثمین اسلم	بی ایس سی ٹیکسٹائل	انسٹرکٹر	17	3سال

(د) اس انسٹیٹیوٹ کا صرف ایک ملازم محمد عمر شاپ اٹینڈنٹ (PS-01) ٹیوٹا سیکرٹریٹ آپریشن ڈیپارٹمنٹ میں خاص اسائنمنٹ پر 23۔ فروری 2017 سے کام کر رہا ہے۔

(ہ) اخراجات کی تفصیل

2014-15

بلڈنگ زیر تعمیر تھی اس کے لئے سیلری اور نان سیلری بجٹ جاری نہیں ہوا۔

2015-16

بلڈنگ زیر تعمیر تھی اس کے لئے سیلری اور نان سیلری بجٹ جاری نہیں ہوا۔

اگست 2016 میں بلڈنگ مکمل ہوئی اور انسٹیٹیوٹ میں مشینری لگنا شروع ہوئی۔

2016-17

اب تک کے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے

سیلری ہیڈ 1,891,704 روپے

نان سیلری ہیڈ 7,283,122 روپے

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) اس انسٹیٹیوٹ کی زمین کا مکمل رقبہ 40 کنال 14 مرلے ہے۔
تعلیمی مقاصد کے لئے گراؤنڈ فلور کا رقبہ 35181 مربع فٹ ہے۔
تعلیمی مقاصد کے لئے فرسٹ فلور کا رقبہ 34702 مربع فٹ ہے۔
تعلیمی مقاصد کے لئے سیکنڈ فلور کا رقبہ 34702 مربع فٹ ہے۔
تعلیمی مقاصد کے لئے تھرڈ فلور کا رقبہ 9070 مربع فٹ ہے۔
ملٹی پرپز ہال کا رقبہ 8738 مربع فٹ ہے۔
ہاسٹل کا رقبہ 21872 مربع فٹ ہے۔
گراؤنڈ (غیر نصابی سرگرمیاں) 50674 مربع فٹ ہے۔
مشینری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع بہاولپور میں گورنمنٹ پرنٹنگ پریس سے متعلقہ تفصیلات

1781: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور اور بہاولپور میں کس کس نوعیت کی کتنی کتنی مشینیں ہیں؟

(ب) کیا ان دونوں پرنٹنگ پریس کو پرائیویٹ کام بھی کرنے کی اجازت ہے تاکہ کچھ منافع کما کر محکمہ کی مالی حالت کو بہتر بنا سکیں؟

(ج) اگر بہاولپور گورنمنٹ پرنٹنگ پریس کو مزید اپ گریڈ کرنے کا منصوبہ ہے تو کب تک اس پر عملدرآمد ہو گا؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) مشینری پوزیشن:

اس وقت گورنمنٹ پریس لاہور میں 26 اور گورنمنٹ پریس بہاولپور میں 13 عدد مشینیں ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

گورنمنٹ پریس لاہور

لیٹر پریس	05 عدد
آفسٹ مشین	17 عدد
ویب آفسٹ روٹری	03 عدد
لفافہ مشین	01 عدد
ٹوٹل:	26 عدد

گورنمنٹ پریس بہاولپور

لیٹر پریس	08عدد
آفسٹ مشین	04عدد
ویب آفسٹ روٹری	01عدد
ٹوٹل:	13عدد

(ب) گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور اور بہاولپور صرف پنجاب حکومت کے محکموں کا پرنٹنگ کا کام کرنے کے مجاز ہیں۔

(ج) گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور اور بہاولپور کو مزید اپ گریڈ کرنے کا منصوبہ برائے سال 2017-18 بھجوایا گیا ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، خواجہ صاحب!

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! کل ڈپٹی سپیکر صاحب نے Chashma Right Bank Canal(CRBC) کے حوالے سے یقین دہانی کرائی تھی۔ یہ بہت بڑا مسئلہ ہے کہ پنجاب کے حصے کا پانی نہیں آ رہا۔ وہاں دو تین سو کیوسک پانی بھی نہیں آ رہا۔ اس کے لئے گزارش ہے کہ وہاں ایس ڈی او، ایکسیئن اور ایس ای تعینات ہی نہیں ہیں۔ ہمارے علاقہ میں روزی کا ایک ہی ذریعہ یہ نہر ہے جو پچھلے ایک ماہ سے بند ہے۔ اس کے لئے مہربانی فرما کر مجھے یقین دہانی کرائیں اور اس مسئلہ کو حل کرائیں۔

جناب سپیکر: Monday کو سیکرٹری آبپاشی 11:00 بجے یہاں آئیں گے۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! اس طرح دیر ہو جائے گی۔ بوائی کے لئے دو تین دن باقی ہیں۔ اس کے بعد بوائی نہیں ہو سکتی۔ آپ مہربانی کر کے آج مسئلہ حل کرانے کی یقین دہانی کرا دیں۔

جناب سپیکر: اگر آپ نے کچھ لکھ کر دیا ہوتا تو میں بھی ان کو پوچھنے والا ہوتا۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! میں تو تین دن سے اس کے لئے لگا ہوا ہوں۔

جناب سپیکر: میں Monday کو ان کو بلا رہا ہوں۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! بوائی نہیں ہو سکے گی اور لوگوں کا کروڑوں روپے کا نقصان ہو گا۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے گا۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! میری عرض سنیں کہ ڈیڑھ سو کلو میٹر کا علاقہ ہے وہاں واحد ذریعہ روزگار یہ نہر ہے جو بند ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ اجلاس سے فارغ ہو کر میرے پاس تشریف لائیں۔ میں آپ کے لئے ٹیلیفون پر محکمہ آبپاشی والوں سے بات کروں گا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اس میں میرا بھی کچھ حلقہ آتا ہے۔ میری معذرت سے گزارش یہ ہے کہ اگر میٹرو بنانی ہو تو ایک دن میں بن جاتی ہے۔ یہ ڈیڑھ سو کلو میٹر کی ایک belt ہے جہاں خیبر پختونخوا سے CRBC کا پانی پنجاب میں داخل ہوتا ہے۔ اس کا 1800 کیوسک پانی sanction ہے۔

جناب سپیکر! میں، خواجہ محمد نظام المحمود اور میاں محمد اسلم اقبال کل منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب سے ملے تھے۔ اس کے بعد خواجہ محمد نظام المحمود نے on the floor of the House اس معاملہ کو اٹھایا۔ اس علاقہ میں واحد روزگار کھیتی باڑی ہے۔ ہمیں کل کاغذوں میں یہ دکھایا گیا کہ 800 کیوسک پانی چل رہا ہے لیکن حقیقت میں ایک کیوسک پانی بھی پنجاب میں نہیں آ رہا۔

جناب سپیکر: کیا منسٹر صاحب نے ایسا کوئی بیان دیا ہے کہ 800 کیوسک پانی چل رہا ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! انہوں نے ریکارڈ کے مطابق بتایا ہے لیکن ریکارڈ غلط تھا۔ اس لئے ڈپٹی سپیکر صاحب نے یقین دہانی کرائی تھی۔ اس میں گزارش یہ ہے کہ محکمہ انہار نے ہاتھ کھڑے کئے ہوئے ہیں کہ وہاں جس بھی ایس ڈی او، ایکسیئن اور ایس ای کو تعینات کیا جاتا ہے تو وہ وہاں charge ہی نہیں لیتا۔ کیا گورنمنٹ کی writ یہی ہے؟ عرصہ چھ ماہ سے IRSA میں پنجاب کا ممبر appoint نہیں ہوا۔ میں اس سے زیادہ کیا کہوں کہ یہ حکومت کی بے حسی ہے۔ ہم جنوبی پنجاب کے لوگ پہلے بھی احساس محرومی کا شکار ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ آپ کوئی ایسی ruling دیں کہ کم از کم وہاں ایس ڈی او، ایکسیئن اور ایس ای تینوں آفیسرز تعینات ہو جائیں تاکہ ہمارے حصے کا پانی تو چلے۔

جناب سپیکر: آپ اجلاس کے بعد آ جائیں ہم مل کر پروگرام طے کر لیں گے۔ ان کو Monday کو بلا لیتے ہیں۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! اس طرح بہت دیر ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: میں اس سے پہلے کس طرح انہیں بلواؤں گا۔ آپ اجلاس کے بعد میرے پاس آ جائیں۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! میں اپنے علاقہ میں کس طرح جاؤں گا۔ مجھے تو لوگ بے عزت کریں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسا نہیں ہے۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! مجھے پتا ہے۔ کیا ہمارے لوگ انسان نہیں ہیں اور کیا ہم انسان نہیں ہیں؟ وہاں روزگار کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ ہم حق حلال کمانے والے لوگ ہیں۔ میں نے کبھی on the floor of the House ایسے نہیں کہا۔

جناب سپیکر: خواجہ صاحب! آپ لکھ کر لاتے ہیں اور نہ مجھے کچھ لکھ کر دیتے ہیں۔ میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ اجلاس کے بعد میرے پاس آئیں۔ میں ان سے بات کروں گا۔ میں منسٹر کو بھی بلاتا ہوں۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! میں نے کبھی آپ سے شکایت نہیں کی۔ یہ ایک جائز معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: میں آپ کی جائز بات سن رہا ہوں اور مان بھی رہا ہوں۔ میں یہاں سے فارغ ہو کر آپ کے لئے بات کروں گا۔ میں ان کو call کر لوں گا۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! شکریہ

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اسی حوالے سے میں request کرنا چاہوں گا کہ کل ہم دوست مل کر سارا دن کوشش کرتے رہے کہ نہر کے پانی کے مسئلہ کو کسی نہ کسی طریقے سے حل کیا جائے۔ گزارش یہ ہے کہ دو دن پہلے بھی IRSA کے ممبر کے حوالے سے میں نے request کی تھی کہ جنوری 2017 سے IRSA کا ممبر تعینات نہیں ہے۔ اس پر منسٹر صاحب نے on the floor of the House یہ assurance دی تھی کہ اس کی سمری move کر دی گئی ہے۔ جنوری 2017 سے لے کر اب تک ممبر تعینات نہیں ہے۔ ہمارے حقوق کی حفاظت کے لئے کوئی نہ کوئی بندہ تو اس کمیٹی میں بیٹھا ہونا چاہئے۔ ایک ممبر اپنی جائز problem کے متعلق اسمبلی میں بات نہیں کرے گا تو پھر کہاں کرے گا؟ آپ نے

مہربانی کرتے ہوئے اس دن بھی فرمایا تھا لیکن آپ کے فرمانے کے بعد بھی ان کے کان پر جُوں تک نہیں رینگی۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ on the floor of the House بات ہو، آپ اس پر کوئی ruling دیں اور اس کے بعد بھی متعلقہ آفیسرز اس کو seriously نہ لیں تو پھر میرے خیال میں ہمیں سوچنا چاہئے۔

جناب سپیکر: ایسا نہیں ہو گا۔

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! تونسہ شریف میں محکمہ آبپاشی کا کوئی ملازم نہیں ہے۔ ان کا دفتر خالی پڑا ہے۔ میں اگر غلط بیانی کر رہا ہوں تو ایک کمیٹی بنا دیں، ہم آج ہی تونسہ شریف چلے جائیں اور اگر میں جھوٹ بول رہا ہوں گا یا ایسا نہیں ہو گا تو میں استعفیٰ دے دوں گا۔

جناب سپیکر: خواجہ صاحب! استعفیٰ کی بات نہ کریں۔ آپ تو اپنا حق مانگ رہے ہیں۔ آپ کوئی زیادتی تو نہیں کر رہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری request یہ ہے کہ آج کا اجلاس ختم ہونے تک آپ متعلقہ سیکرٹری صاحب کو بلا لیں اور direction دیں کہ کیا معاملات ہیں اور کیوں پانی نہیں آ رہا؟ یہ پیچھے پیچھے پھر رہے ہیں اور سیکرٹری صاحب آگے آگے جا رہے ہیں۔ آپ سیکرٹری صاحب سے بلا کر پوچھیں۔

جناب سپیکر: جی، میں اجلاس کے بعد ان سے رابطہ کرتا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ایک اور پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر چھوٹی سی request ہے کہ سٹینو گرافرز کی اپ گریڈیشن کا معاملہ ہے کہ انہوں نے سکیل 14 سے 16 میں جانا تھا۔ وزیراعلیٰ کی direction پر ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ اس کمیٹی کے سربراہ ACS تھے، اس کمیٹی میں سیکرٹری فنانس اور سیکرٹری سروسز بھی شامل تھے۔ اس کمیٹی نے چھ سے آٹھ ماہ کام کیا اور یہ recommend کیا کہ ان کو سکیل 16 دے دیا جائے۔ وہ فائل جب چیف سیکرٹری کے پاس گئی تو انہوں نے سکیل 16 کاٹ کر سکیل 15 کر دیا جبکہ کمیٹی بنانے کا مقصد اور recommendation یہ تھی کہ ان کو سکیل 14 سے سکیل 16 میں کر دیا جائے جبکہ عام کلرکوں کا سکیل 9 سے 14 کر دیا گیا، اسسٹنٹ کو سکیل 11 سے 16 میں کر دیا گیا۔

فیڈرل گورنمنٹ میں بھی سٹینو گرافر سکیل 16 اور 17 کی پوسٹوں پر تعینات ہیں۔ عدلیہ میں بھی سٹینو گرافر سکیل 16 اور 17 کی posts پر تعینات ہیں لہٰذا پنجاب میں ان کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے۔ کمیٹی بنانے کا مقصد ہی یہی ہوتا ہے کہ جو اس کی recommendation آئے اس کے مطابق ان کو ریلیف دے دیا جائے۔ ان کا ریلیف یہی بنتا ہے ان کو سکیل 14 سے 16 میں تعینات کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! یہ میری آپ کے توسط سے request ہو گی کہ متعلقہ جو ACS، سیکرٹری فنانس، اور سیکرٹری سروسز نے recommendations دی ہیں ان کی recommendations کو قبول کیا جائے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! کیا میں چیف سیکرٹری صاحب کو کہوں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جی، چیف سیکرٹری صاحب کو کہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کے پاس کوئی ایسے documents ہیں جن میں چیف سیکرٹری نے recommend کیا ہو۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جی، وہ کمیٹی میں ACS کی recommendation ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! وہ کون سی کمیٹی ہے اس کا نام پتا کر کے مجھے بتا دیں پھر میں اس کے بارے میں پتا کر لوں گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ کو کیا ہو گیا ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں نے آپ سے پوچھنا تھا کہ آج اسمبلی کو کیا ہو گیا ہے کہ آج آدھ گھنٹہ میں وقفہ سوالات بھی ختم ہو گیا ہے اور اجلاس بھی in time شروع ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: اب آپ ہی نہ آئیں تو میں کیا کروں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں روز ہی آتا ہوں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! اب سوالات ختم ہو چکے ہیں لہٰذا اب آپ کی بات مناسب نہیں ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا ایک سوال نمبر 9111 بڑی مشکل سے آیا ہے اور آج منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ ان کم منسٹرز میں سے ہیں جو کہ سوالات ختم ہو جانے کے بعد بھی ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر آئیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ آپ سے صرف اتنی request ہے کہ آپ منسٹر صاحب کو intimate کر دیں کہ یہ میرے ساتھ بیٹھ کر اس سوال کو discuss کر لیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! یہ جس خاتون کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! نہیں، یہ آپ کیا کر رہے ہیں، آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر discuss کر لیں اور بات کو ختم کریں؟ مہربانی۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب تحاریک استحقاق لیتے ہیں پہلی تحریک استحقاق نمبر 6 جناب انعام اللہ خان نیازی کی ہے۔ جی، نیازی صاحب! اسے پیش کریں۔

استحقاق کمیٹی کے فیصلے پر آئی جی پولیس کا عملدر آمد نہ کرنا

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے ایس ایچ او تھانہ سٹی دریا خان ملک خالد کے روّیہ کے خلاف تحریک استحقاق نمبر 37/2016 اسمبلی میں پیش کی تھی جو کہ استحقاق کمیٹی کو refer ہوئی اور اس پر مورخہ 18۔ نومبر 2016 کو استحقاق کمیٹی کی میٹنگ ہوئی جس میں جناب چیئرمین استحقاق کمیٹی نے آئی جی پولیس پنجاب کو ہدایات جاری کیں کہ آئی جی پولیس پنجاب، ایس ایچ او تھانہ سٹی دریا خان کا سرگودھا

ڈویژن سے کسی بھی دوسری ڈویژن میں تبادلہ کر دیں۔ استحقاق کمیٹی کے تمام ممبران نے اس فیصلہ سے اتفاق کیا۔اس فیصلہ کے بعد میری تحریک کو dispose of کر دیا گیا۔اب موجودہ صورتحال یہ ہے کہ مذکورہ ایس ایچ او ملک خالد کو دیدہ دانستہ میرے ضلع میانوالی میں تعینات کر دیا گیا ہے اور باقاعدہ اس وقت وہ ایس ایچ او تھانہ ہرنولی ضلع میانوالی سرگودھا ڈویژن میں ہی تعینات ہے۔ محکمہ پولیس کے آئی جی پنجاب نے اس اقدام کی وجہ سے نہ صرف میرا بلکہ تمام استحقاق کمیٹی اور اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے۔آئی جی پنجاب کے اس اقدام پر اس کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر!میں اس پر کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نیازی صاحب!میرے خیال میں اس پر بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر!میں اس کو تھوڑا سا explain کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نیازی صاحب!اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے اُدھر کمیٹی میں آپ بات کریں۔ مہربانی۔ میں نے اس معاملے کو کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے۔ وہ مان گئے ہیں بس آپ بات کو ختم کریں لہٰذا جو آپ کہیں گے کمیٹی آپ کی بات سنے گی۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر!یہ اسمبلی کے ساتھ بہت بھونڈا مذاق ہو رہا ہے۔ میں جتنی دیر بھی اسمبلی کا ممبر رہا ہوں میں نے آج تک کبھی بھی اتنی اسمبلی کی توہین ہوتی نہیں دیکھی۔

جناب سپیکر: نیازی صاحب!اسمبلی کی توہین نہیں ہو سکتی کیونکہ کسی کو اجازت نہیں ہے کہ وہ اسمبلی کی توہین کرے۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر!آئی جی پنجاب نے آپ کے اور ایوان کے آرڈرز کو پیروں کے نیچے روندتے ہوئے ایک آرڈر نکال دیا۔

جناب سپیکر: نیازی صاحب!جب اس کی رپورٹ آئے گی پھر دیکھیں گے۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! یہاں پر ایک سوال محکمے کے پاس جاتا ہے اور اس سوال کا ایک ایک سال تک جواب نہیں آتا ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نیازی صاحب! ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ اس کے لئے تین ماہ کی مدت ہے۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں خود اس چیز کا witness ہوں۔

جناب سپیکر: جی، چیئرمین استحقاق کمیٹی آپ بات کریں۔

چوہدری محمد اقبال: جناب سپیکر! مجھے اپنے بھائی کی باتیں سن کر بہت افسوس ہوا ہے۔ مجھے یہ سارا معاملہ check کر لینے دیں تو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ہم نے کبھی پہلے اپنی کمیٹی کی عزت و تکریم میں فرق آنے دیا ہے اور نہ ہی انشاء اللہ آئندہ کبھی آئے گا تو کوئی ایسے نہیں کر سکتا کہ کوئی کمیٹی کے احکامات سے deny کرے۔

جناب سپیکر: چوہدری صاحب! آپ اس چیز کا سختی سے نوٹس لیں۔

چوہدری محمد اقبال: جناب سپیکر! پچھلے دنوں پولیس ڈیپارٹمنٹ میں کوئی changes آئی ہیں تو آئی جی پنجاب change ہوئے ہیں اس لئے شاید کچھ ہو گیا ہو گا تو میں اس بارے میں پتا کرتا ہوں اور جو ان کے احکامات ہوں گے ان کی انشاء اللہ تعمیل کروائیں گے۔

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں نے اس اسمبلی میں وہ دن بھی دیکھے ہیں کہ محکمے کے ایک آدمی کے خلاف تحریک move ہوتی تھی تو اس محکمے کا HOD یہاں کمیٹی میں موجود ہوتا تھا لیکن اب حال یہ ہے کہ ہم بُلا بُلا کر تھک گئے ہیں۔ پچھلی مرتبہ میں نے یہ demand کی تھی کہ آئی جی کو بلائیں لیکن میری اس request کو رد کر دیا گیا تھا اور اس کا آج نتیجہ یہ نکلا ہے کہ آئی جی نے بتا دیا ہے کہ اسمبلی حیثیت نہیں رکھتی۔

جناب سپیکر: نیازی صاحب! نہیں۔ یہ الفاظ واپس لیں کیونکہ یہ آپ کے الفاظ ٹھیک نہیں ہیں۔ I am sorry for that.

چوہدری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نیازی صاحب بالکل ٹھیک بات کر رہے ہیں میں ان کی بات کو second کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! میں ان کی بات سن رہا ہوں۔ میں نے ان کی بات سن لی ہے اور پورے ایوان نے بھی سن لی ہے۔ بہت شکریہ

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 17/458 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب! اسے پیش کریں۔

پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں کروڑوں روپے کے انجکشن زائد المیعاد ہونے کا انکشاف

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" کی اشاعت مورخہ 29۔ اپریل 2017 کی خبر کے مطابق محکمہ صحت کی نااہلی کے باعث پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں کروڑوں روپے مالیت کے پروٹامائن سلفیٹ انجکشن سٹور میں پڑے ہوئے زائد المیعاد ہو گئے تاہم ہسپتال انتظامیہ خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ ذرائع کے مطابق پی آئی سی انتظامیہ کے انجکشن بھاری مقدار میں خریدے تھے تاہم ان کی میعاد ختم ہونے سے قبل انجکشن استعمال نہیں کئے جا سکے جس کے باعث سرکاری خزانے کو کروڑوں روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑا۔ پروٹامائن سلفیٹ انجکشن بلیڈنگ روکنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس انجکشن کی manufacturing date February 2015 تھی جس نے فروری 2017 میں expire ہو جانا تھا اور اس سے قبل اس انجکشن کو استعمال کیا جانا چاہئے تھا لیکن دو ماہ بعد تک بھی یہ انجکشن سٹورز میں پڑے ہوئے ہیں اور ان کو کمپنی کو واپس کیا گیا اور نہ کسی دوسری جگہ منتقل کیا جا سکا لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب next week تک آ جائے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/459 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 461 جناب احمد خان بھچر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی

dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار ملک تیمور مسعود کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 470 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔ انہوں نے ایک پڑھ لی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 471 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے، ان کی request آئی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 474 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 475 محترمہ شنیلا رُوت کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

سرکاری ہسپتالوں میں ادویات اور فلموں کی خریداری میں کرپشن کا انکشاف

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" کی اشاعت مورخہ 8۔ مئی 2017 کی خبر کے مطابق سروسز ہسپتال سمیت مختلف ہسپتالوں میں میڈیسن اور ایکسرے فلموں کی خریداری میں کروڑوں کی کرپشن اور بے ضابطگیوں کا انکشاف ہوا ہے تاہم کسی ذمہ دار آفیسر کے خلاف کارروائی نہ ہو سکی۔ محکمہ صحت کی رپورٹ کے مطابق سروسز اور میو ہسپتال سمیت پنجاب کے دیگر ہسپتالوں میں PPRA رولز کی خلاف ورزی کرتے ہوئے میڈیسن و دیگر سامان خریدا گیا۔ رولز کے تحت خریداری کرتے وقت شفافیت کو مدنظر رکھنا اوّلین ترجیح ہونی چاہئے تاہم سروسز ہسپتال، میو ہسپتال، فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی اور نشتر ہسپتال ملتان میں انتظامیہ نے کم ریٹ دینے والی firm کو نظرانداز کر کے مہنگے ریٹس پر خریداری کی جبکہ اسی firm سے لاہور جنرل ہسپتال، جناح ہسپتال اور گنگا رام ہسپتال نے وہی ادویات اور سامان سستا خریدا تھا۔ آڈٹ کے دوران یہ انکشاف ہوا کہ سروسز اور میو ہسپتال سمیت دیگر ہسپتالوں کی انتظامیہ نے PPRA رولز کی خلاف ورزی کرتے ہوئے خریداری کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق سروسز ہسپتال میں 5 لاکھ 60 ہزار کی رقم ایکسرے فلم اور 4 لاکھ 90 ہزار کی رقم ادویات خریدنے میں خُورد بُرد کی گئی۔ میو اور جناح ہسپتال میں بھی ادویات کی خریداری میں بالترتیب 3 لاکھ اور 40 ہزار روپے کا نقصان سرکاری خزانے کو برداشت کرنا پڑا لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 476 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے، ان کی request آئی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 478 جناب احمد خان بھچر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 480 چودھری عامر سلطان چیمہ اور سردار وقاص حسن موکل کی ہے۔ جی، موکل صاحب! اسے پیش کریں۔

محکمہ اوقاف و مذہبی امور کی ناقص حکمت عملی کی وجہ سے سالانہ لاکھوں روپے کے نقصان کا انکشاف

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی بات" کی اشاعت مورخہ 8۔ مئی 2017 کی خبر کے مطابق لاہور محکمہ اوقاف و مذہبی امور پنجاب کی ناقص حکمت عملی کی بدولت محکمہ کو سالانہ لاکھوں کا نقصان جبکہ کیش بکس، او پننگ، زرعی زمینوں کی نیلامی سمیت دیگر ٹھیکہ جات کے لئے جانے والی معائنہ ٹیمیں TA/DA نذرانوں کی مد میں لاکھوں کمانے لگیں۔ ذرائع کے مطابق جھنگ، چنیوٹ، اوکاڑہ، فیصل آباد، پاکپتن، ڈیرہ غازی خان، ساہیوال، مظفر گڑھ، لاہور، بہاولپور، گوجرانوالہ، اٹک اور ملتان سمیت محکمہ اوقاف کے پنجاب بھر میں 500 سے زائد مزارات موجود ہیں جہاں حفاظت پاپوش، سائیکل سٹینڈ، پھولوں، کیش بکس اور ان درباروں سے ملحقہ زرعی و کمرشل اراضی کے ٹھیکوں کی نگرانی کے لئے صدر دفتر ایوان اوقاف سے خصوصی طور پر اہلکاروں کو بھجوایا جاتا ہے جبکہ یہ ذمہ داری زونل ایڈمنسٹریٹرز کی ہے۔ نگرانی کے لئے جانے والی انسپکشن ٹیموں کے اہلکار TA/DA کی مد میں پیسے لینے کے ساتھ ساتھ سرکل مینجرز سے بھی نذرانے لیتے ہیں۔ ذرائع نے نئی بات کو بتایا کہ پہلے سے خسارے میں چلنے والے محکمہ اوقاف میں جہاں کیش بکس اور متفرق ٹھیکہ جات میں مالی بے ضابطگیاں سامنے آتی ہیں وہیں غیر ضروری امور سے محکمہ کو سالانہ لاکھوں کا ٹیکہ لگ جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب آنے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 481 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک

التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 482 جناب محمد سبطین خان کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 484 ڈاکٹر مراد راس کی ہے، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 486 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 487 ملک تیمور مسعود کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اب ان کی قسمت ہے تو پھر میں کیا کروں؟ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 492 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 494 جناب محمد عارف عباسی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 499 سردار وقاص حسن موکل، محترمہ خدیجہ عمر اور چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے لیکن سردار وقاص حسن موکل صاحب already ایک پڑھ چکے ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کیا پہلے رپورٹیں پیش کرنے کی اجازت ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! بالکل۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ یہ بار بار توسیع کیوں آتی ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ توسیع نہ کی جائے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے مجھے کیا اعتراض ہے؟

نشان زدہ سوالات نمبر 3158 اور 3620 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میاں محمد اسلم اقبال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. Starred Question No. 3158, asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NA-369).
2. Starred Question No. 3620, asked by Dr Muhammad Afzal, MPA (PP-276).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. Starred Question No. 3158, asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NA-369)
2. Starred Question No. 3620, asked by Dr Muhammad Afzal, MPA (PP-276)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. Starred Question No. 3158, asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NA-369).
2. Starred Question No. 3620, asked by Dr Muhammad Afzal, MPA (PP-276)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب جاوید علاؤالدین ساجد مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) ٹوبیکو وینڈ پنجاب 2017، قرارداد نمبر 276، 238 اور نشان زدہ سوالات نمبر 7350 اور 7862 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب جاوید علاؤالدین ساجد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. The Punjab Tabacco Vend (Amendment) Bill 2017 (Bill No.9 of 2017) moved by Mrs Faiza Mushtaq, MPA (W-299)
2. Resolution No. 276 moved by Mr Ahmad Khan Bhacher, MPA (PP-45)
3. Resolution No. 238 moved by Ch Aamar Sultan Cheema, MPA (PP-32)
4. Starred Question No. 7350 and 7862 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. The Punjab Tabacco Vend (Amendment) Bill 2017 (Bill No.9 of 2017) moved by Mrs Faiza Mushtaq, MPA (W-299)
2. Resolution No. 276 moved by Mr Ahmad Khan Bhacher, MPA (PP-45)
3. Resolution No. 238 moved by Ch Aamar Sultan Cheema, MPA (PP-32)
4. Starred Question No. 7350 and 7862 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. The Punjab Tabacco Vend (Amendment) Bill 2017 (Bill No.9 of 2017) moved by Mrs Faiza Mushtaq, MPA (W-299)
2. Resolution No. 276 moved by Mr Ahmad Khan Bhacher, MPA (PP-45)
3. Resolution No. 238 moved by Ch Aamar Sultan Cheema, MPA (PP-32)
4. Starred Question No. 7350 and 7862 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب انعام اللہ خان نیازی مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوالات نمبر 2338 اور 7599 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No.2338 and 7599, asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No.2338 and 7599, asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No.2338 and 7599, asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ایک رپورٹ lay ہونی ہے جس پر اس کے بعد بحث بھی ہو گی تو میں اس کا اعلان کر دوں اس کے بعد آپ کو وقت دوں گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

پنجاب بیت المال کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2012 پر عام بحث

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر پنجاب بیت المال برائے سال 2012 کی سالانہ رپورٹ پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری صاحب کریں گے۔ جو ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔ جی، میاں محمود الرشید!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کل سے گرمی پڑنی شروع ہوئی ہے تو کل سے آج صبح تک لاہور میں چودہ گھنٹے کی بجلی کی لوڈ شیڈنگ ہوئی ہے۔ گھروں میں پانی نہیں آ رہا، مسجدوں میں پانی نہیں آ رہا اور پورے پنجاب میں سولہ سے اٹھارہ گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے۔ کل بھی ایک پاور پلانٹ کا افتتاح ہوا ہے بھلے اچھی بات ہے لیکن وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم کے دو سال کے اندر لوڈ شیڈنگ کو ختم کرنے کے وعدے تھے۔ اب صورتحال یہ ہے کہ رمضان المبارک کی آمد آمد

ہے۔ باوجود یہ کہہ رہے ہیں کہ غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ نہیں ہو گی لیکن پورے پنجاب کے اندر، لوگوں کے اندر پریشانی ہے اور کسانوں کے کھیت سوکھ رہے ہیں کیونکہ انہیں سیراب کرنے کے لئے ان کے پاس کوئی بندوبست نہیں ہے۔ 6000 میگاواٹ سے زائد بجلی کا shortfall ہے اور اس میں اگر 1000 یا 1200 میگاواٹ کی بجلی انہوں نے increase کر دی ہے مگر جو demand تیزی کے ساتھ پچھلے چار سالوں کے دوران بڑھی ہے اس میں تو کسی طور پر بھی ہم اس crisis سے نکلتے ہوئے نظر نہیں آتے۔ الیکشن مہم کے دوران ان کا سب سے زیادہ اس بات پر focus تھا کہ energy crisis کو ہم دور کریں گے، لوڈ شیڈنگ ختم کریں گے، قرضے لینے کا کشکول توڑ دیں گے اور بیرونی قرضے نہیں لیں گے لیکن حکومت کی ان دونوں شعبوں کے اندر بری طرح سے ناکامی ہے۔ آج پاکستان کے عوام لوڈ شیڈنگ کا عذاب بھگت رہے ہیں اور یہ گرمی اب شروع ہوئی ہے تو مجھے اندیشہ ہے کہ آئندہ چند دنوں میں پورا پنجاب سراپا احتجاج ہو گا۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ حکمرانوں کو اس بات کا پابند کریں کہ وہ عوام کو temporary relief دیں۔ یہ اورنج ٹرینوں پر اور ادھر اُدھر پیسے لگانے کی بجائے energy crisis کو ختم کریں۔ آج پانچواں اور آخری سال ان کی حکومت کا ہے لیکن بجلی کی لوڈ شیڈنگ اور energy crisis اپنی جگہ پر برقرار ہے اور انڈسٹری بند ہو رہی ہے جس سے لاکھوں لوگ بے روزگار ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میرا یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے کہ آئندہ رمضان المبارک میں کسی قسم کی لوڈ شیڈنگ نہیں ہونی چاہئے۔ اس بات کا آپ مرکزی حکومت کو پابند بنائیں۔

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے تو گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے لہٰذا پندرہ منٹ کے لئے وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کر دی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 11 بج کر 37 منٹ پر
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں تاکہ گنتی کی جاسکے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے، کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 29۔ مئی 2017 صبح 11:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

سوموار، 29۔ مئی 2017

(یوم الاثنین، 2۔ رمضان المبارک 1438ھ)

سولھویں اسمبلی: انتیسواں اجلاس

جلد 29: شمارہ 7

445

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 29۔ مئی 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات مواصلات و تعمیرات اور خزانہ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

بیت المال پنجاب برائے سال 2012 کی سالانہ رپورٹ پر بحث

ایک وزیر بیت المال پنجاب برائے سال 2012 کی سالانہ رپورٹ پر بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

447

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اٹھتیسواں اجلاس

سوموار، 29۔ مئی 2017

(یوم الاثنین، 2۔ رمضان المبارک 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 55 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّىٰ ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ﴿١٥﴾ بَلْ
تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿١٧﴾ إِنَّ
هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ﴿١٨﴾ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ ﴿١٩﴾

سُوۡرَةُ الأعلى آيات 14تا19

بے شک وہ مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا(14)اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا(15) مگر تم لوگ تو دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو (16) حالانکہ آخرت بہت بہتر اور پائندہ تر ہے(17) یہی بات پہلے صحیفوں میں(مرقوم) ہے(18) (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں(19)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی
خلق سے اولیاء، اولیاء سے رسل
سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی
سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے تو اللہ کا شکر ہے کہ یہ جو آج کا دن ہے محرم کا۔۔۔

معزز ممبران: رمضان شریف۔

جناب سپیکر: رمضان شریف کا، sorry اس پر اخبار والے ذرا مہربانی کرنا۔۔ (قہقہے)

آپ سب کو رمضان المبارک، مبارک ہو۔

معزز ممبران: خیر مبارک۔

جناب سپیکر: پہلے ہم مورخہ 24۔ مئی 2017 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھا گیا محکمہ خوراک سے متعلق جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا سوال لیتے ہیں۔۔۔

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! جی، بڑی ضروری وضاحت ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں! اصولی طور پر تو وقفہ سوالات کے بعد ہی پوائنٹ آف آرڈر ہوتا ہے لیکن چونکہ آپ منسٹر ہیں تو میں آپ کو سپیشل ان کی اجازت سے آپ کو اجازت دے دیتا ہوں۔

میڈیا پر حکومتی اقلیتی ممبران کی جانب سے چرچز کی پراپرٹی حکومتی تحویل میں دینے کی خبر کی مذمت

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! شکریہ۔ پرسوں جب یہاں پر قانون سازی ہو رہی تھی تو Law Minister inducted me for the legislation. وہاں پر شہر خموشاں کی بات آئی تو میری ایک بہن نے سوال کیا کہ اس میں مینارٹی کے ممبر ہونے چاہئیں تو میں نے کہا کہ ہم آپ کو بھی اس میں ممبر رکھیں گے۔ چونکہ

Article 25 of Constitution of Islamic Republic of Pakistan says that every citizen is equal in the eye of law.

جناب سپیکر! میں نے کہا کہ اس میں کوئی پابندی نہیں ہے۔ میرے پاس اس کا written ہے میں نے کہا تھا کہ تمام قبرستانوں کی اچھی طرح دیکھ بھال اور ان کی حفاظت کے لئے یہ اتھارٹی بنائی جا رہی ہے۔

زندگی اتنی بھی غنیمت نہیں ہے کس کے لئے
عہد کم ظرف کی ہر بات گوارا کر لیں

جناب سپیکر! I am not against the Social Media اسی روز سوشل میڈیا میں نہ صرف میرے بلکہ مینارٹی کے میرے جو دوسرے ساتھی حکومتی ممبران ہیں کے خلاف ایک شرارت کی گئی۔ مجھے پتا ہے اور میں نے اسے سائبر کرائم اور ایف آئی اے میں move کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ میں اور میرے ساتھ دوسرے اقلیتی ممبران جو گورنمنٹ کے ساتھ ہیں یہ بل پیش کر رہے ہیں جس کے تحت Churches کی پراپرٹی حکومت اپنی تحویل میں لے رہی ہے۔ یہ illogical بات ہے۔

جناب سپیکر! 2002 میں ایک آرڈیننس جاری ہوا جس کا سیکشن 3 کہتا ہے کہ ban ہے کوئی بھی Church Property, Giyo Shala, Dharam Shala Community Property جو مقدس مقامات ہیں ان کی transfer, sale, purchase پر ban ہے۔

جناب سپیکر! اس کا آرٹیکل 5 کہتا ہے کہ اگر کوئی ban کی violation کرے گا تو بیچنے والے اور خریدنے والے کو سات سال قید بامشقت اور جرمانہ بھی ہو گا۔ سندھ گورنمنٹ نے بڑا اچھا کام کیا کہ اس نے اسی آرڈیننس کو Act بنا دیا you better understand because you were practicing lawyer کہ Act ہمیشہ نافذ العمل رہتا ہے۔

جناب سپیکر! میں on the behalf of all minorities members جو گورنمنٹ کے ساتھ ہیں یہاں پر موجود ہیں یا نہیں کی طرف سے تمام Church leadership اور تمام دوسرے لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ مینارٹی میں خلیج ڈالنے کی ایک کوشش کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی غلط بات ہے اور میں نے اپنے جواب میں لکھا ہے کہ اگر اس میں اتنی اخلاقی جرأت ہے تو ایسی خبریں سوشل میڈیا پر لگانے سے پہلے وہ اپنا نام اپنی ولدیت اور اپنا پتا دے۔ جس نے جلال پور جٹاں کی پراپرٹی خریدی اور جس نے بیچی، وزیر آباد کی پراپرٹی، سیالکوٹ کی پراپرٹی کے حوالے سے بھی ہم تحرک کر رہے ہیں۔ مجھے پتا ہے جس نے UCH کی پارکنگ

بھیجی ہے اور وہ پانچ کروڑ روپے کا چیک جس بندے کے نام ہے وہ چیک میرے پاس موجود ہے اگر آپ کہیں تو میں ابھی بتاتا ہوں تو پھر پتا چل جائے گا کہ اصل میں وہ لوگ کون ہیں۔

جناب سپیکر! یہ بڑا ضروری تھا کہ میں آپ کی وساطت سے وزیر اعلیٰ کے behalf پر تمام مینارٹیز کو یہ یقین دلاؤں۔ 1972 میں جماعت اسلامی اور کرسچئن ادارے جناب ذوالفقار علی بھٹو (مرحوم) نے تحویل میں لئے تھے۔ جیمز اور نواز دو لوگ تھے جنہوں نے راولپنڈی میں جلوس نکالا تھا اور ان پر گولی چلا کر انہیں شہید کر دیا گیا۔ اس وقت مصطفیٰ کھر صاحب گورنر تھے اور ان کے کہنے پر یہ گولی چلائی گئی تھی۔ وہ کیس چلتا رہا لیکن ہم کبھی بھی اپنی قوم کے کسی مفاد پر سودے بازی نہیں کر سکتے اور جو لوگ ایسی مذموم حرکات کرتے ہیں، بات کرنا ان کا right ہے لیکن یہ کیا طریقہ ہوا کہ وہ اپنا نام بھی نہ لکھیں اور سوشل میڈیا کے ذریعے غداری یا حب الوطنی کے سرٹیفکیٹ بانٹیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے ٹائم دیا۔ یہ سپریم کورٹ کی ججمنٹ ہے اور 189 کے تحت فائنل اتھارٹی ہے کہ جس کے جتنے ادارے ہیں وہ انہی کے پاس رہیں گے صرف انتظامیہ nationalize ہوئی تھی اور ہم وہ بھی واپس کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! مرے کالج سیالکوٹ اور گارڈن کالج راولپنڈی کا نوٹیفکیشن میرے پاس ہے جو وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم کی مرضی سے جاری ہوا ہے۔ اس سلسلے میں ایک کمیٹی بنی تھی جس میں وزیر قانون، وزیر تعلیم، وزیر اقلیتی امور، سیکرٹری ہائر ایجوکیشن، سیکرٹری ہیومن رائٹس اور سیکرٹری مینارٹی ڈیپارٹمنٹ ہیں۔

جناب سپیکر! اس نوٹیفکیشن میں لکھا ہے کہ جس طرح ایف سی کالج واپس کیا گیا ہے یہ بھی واپس کئے جائیں جس آرڈیننس کو سندھ حکومت نے ایکٹ بنایا ہے اس کے تحت ایسے تمام لوگوں کو، تمام Churches، تمام بشپ صاحبان، مسیحی قوم کے تمام لیڈرز سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس نے بھی UCH کی پارکنگ بیچی ہے وہ واپس لیں گے اور گورنمنٹ کبھی بھی کسی Church کی پراپرٹی پر ایسا سوچ بھی نہیں سکتی۔ وزیر اعظم پاکستان 1998 میں وزیر اعلیٰ تھے انہوں نے پہلا نوٹیفکیشن جاری کیا تھا کہ یہ properties واپس کی جائیں لہٰذا میں ایسے تمام لوگوں کی مذمت کرتا ہوں انہیں چاہئے کہ خدا کے لئے خدا کے لئے خدا کے لئے یہ حب الوطنی اور غداری کے سرٹیفکیٹ نہ بانٹیں۔ اس بات کے ساتھ آپ کا بہت شکریہ۔

کچھ نہ کہنے سے بھی چھن جاتا ہے اعزاز سخن
ظلم سہنے سے بھی ظالم کی مدد ہوتی ہے
بہت شکریہ

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! Can I say two words?

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے اس کی وضاحت کی، مجھے بھی کسی نے اس قسم کا whatsapp کیا اور میں نے انہیں یہ کہا کہ یہ بات بالکل غلط ہے، پنجاب اسمبلی میں اسی طرح کی کوئی قانون سازی move نہیں ہوئی اور میں اس پر بات کروں گی۔ میں ان کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس کی وضاحت کی ہم آپ کے ساتھ ہیں نہ صرف حکومت بلکہ اپوزیشن کی جانب سے بھی میں ان کی بات کی تائید کرتی ہوں کہ کوئی بھی Church کی پراپرٹی بک سکتی ہے لیز پر دی جا سکتی ہے اور نہ ہی اس پر کوئی قبضہ ہو سکتا ہے۔ بہت شکریہ

سوالات

(محکمہ جات مواصلات و تعمیرات اور خزانہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے فوڈ آئے ہیں۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اب ہم مورخہ 24۔ مئی 2017 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھے گئے محکمہ زراعت سے متعلق سوالات کے جواب لیں گے۔ پہلا سوال نمبر 8803 جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے اگلا سوال نمبر 8804 بھی جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8872 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات میں محکمہ زراعت کے دفاتر شعبہ جات
اور اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*8872: میاں طارق محمود: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر اور شعبہ جات کہاں کہاں پر قائم ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے کتنے ملازم عہدہ گریڈوار کس کس شعبہ میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے پاس کتنی اراضی کس کس جگہ ہے اور یہ اراضی کس مقصد کے لئے مختص ہے؟

(د) اس ضلع میں محکمہ زراعت نے کتنے اور کس کس فصل کے نمائشی پلاٹ پر فصلیں اگائیں، سال 16-2015 کی تفصیل دی جائے؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ زراعت نے ان سالوں کے دوران کتنے کسانوں کو کیا کیا سہولیات اور زرعی مشورہ جات دیئے ہیں؟

(و) اس ضلع میں کسانوں کے لئے کون کون سے package محکمہ زراعت چلا رہا ہے یا کام کر رہا ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا)

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ زراعت کے کل 71 دفاتر ہیں۔ شعبہ جات اور جائے مقام کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے کل 315 ملازم کام کر رہے ہیں۔ عہدہ، گریڈ اور شعبہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے پاس کل 200 کنال اراضی ہے اور یہ اراضی سرکاری دفاتر پر مشتمل ہے۔

(د) ضلع گجرات میں محکمہ زراعت (توسیع) کے نمائشی پلاٹ سال 16۔2015 کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام فصل	تعداد نمائشی پلاٹس
1	گندم	86
2	دھان	37(آبپاش علاقہ جات کے لئے)
3	باجرہ	19
4	چنے	4
5	مسور	2
6	مونگ	9
7	ماش	8

(ہ) مذکورہ ضلع میں محکمہ زراعت کی طرف سے کسانوں کو سال 16۔2015 کے دوران درج ذیل سہولیات فراہم کی گئیں:

- گندم، دھان کماد، سورج مکھی کے فارمر ٹریننگ پروگرام کے تحت کل 2532 ٹریننگ پروگرام کئے گئے اور کل 56075 زمینداروں کو گندم، دھان، کماد اور سورج مکھی کی کاشت کے لئے معیاری بیج کی فراہمی اور طریقہ کاشت اور فصل پر بیماریوں کے تدراک کے ساتھ ساتھ دوسری فصلوں کے بارے میں اہم مشورہ جات دیئے گئے۔ اس کے علاوہ 1043 گاؤں میں بیماریوں سے پاک بیج گندم 4172 بیگ (50 کلوگرام) بذریعہ قرعہ اندازی زمینداروں میں مفت تقسیم کئے گئے۔
- 16۔2015 میں زمینداروں کو مسور کا 1360 کلو گرام بیج 50 فیصد سبسڈی پر اور 260 کلو گرام بیج 33 فیصد سبسڈی پر دیا گیا۔ مونگ کا 8580 کلو گرام بیج 33 فیصد سبسڈی پر دیا گیا۔
- موسم گرما اور موسم سرما کے لئے 50 روپے فی پیکٹ کے حساب سے 10600 پیکٹ سبزیات زمینداروں کو گھریلو پیمانے پر کاشت کے لئے دیا گیا۔
- یونین کونسل کی سطح پر 87 زمینداروں کو بذریعہ قرعہ اندازی 50 فیصد سبسڈی پر زرعی آلات (ربیع ڈرل، چیزل پلو، روٹاویٹر، ڈسک ہیرو) فراہم کئے گئے۔
- ضلع میں دالوں کی کاشت بڑھانے کے لئے تحصیل کی سطح پر 50 فیصد سبسڈی پر 3 عدد پلسز (Pulses) ڈرل بذریعہ قرعہ اندازی زمینداروں میں تقسیم کی گئی ہیں۔
- 212 ایکڑ رقبہ پر سپر نکلر اور ڈرپ نظام آبپاشی کی تنصیب کی گئی۔

- 19 اریگیشن سکیموں (ٹیوب ویل کھالہ جات) کی پختگی کی گئی۔
- 4 عدد نہری کھالوں کی اصلاح و پختگی کی گئی۔
- 23 عدد لیزر لینڈلیولنگ یونٹ کی مالی اعانت پر بذریعہ قرعہ اندازی فراہمی۔
- 3064 مٹی کے نمونہ جات اور 248 پانی کے نمونہ جات کے تجزیے کئے۔
- 6280 کسانوں کو دھان، گندم، سبزیات، باغات اور جنرل فصلات کی پیسٹ سکاؤٹنگ کے کنٹرول کے لئے مفید مشورہ جات دیئے۔
- مذکورہ سالوں کے دوران زرعی ادویات کے کل 101 نمونہ جات لے کر متعلقہ لیبارٹریوں کو ارسال کئے گئے اور 163 زرعی ادویات کے ڈیلرز کو ٹریننگ دی گئی۔
- 60 کسانوں کی 150 ایکڑ زمین بلڈوزروں کے ذریعے رعائتی نرخوں پر ہموار کی اور 10 عدد فش پانڈ تیار کئے۔
- درست جگہ کے انتخاب کے لئے بذریعہ رزیسٹیوٹی میٹر ٹیسٹ کئے جس کے تحت 155 ٹیوب ویل لگائے اور 12978 فٹ ڈرلنگ کی گئی۔

(و) مذکورہ ضلع میں محکمہ زراعت کی طرف سے کسانوں کے لئے درج ذیل package پر کام ہو رہا ہے:

- ایک ترقیاتی منصوبے Extension Services 2.0 پر کام کیا جارہا ہے جس کے تحت اگلے پانچ سالوں کے دوران اس ضلع کے تمام کسانوں کے رقبے میں عناصر صغیرہ اور عناصر کبیرہ دونوں کا مکمل تجزیہ کیا جائے گا۔
- ای کریڈٹ سکیم کے تحت وزیراعلیٰ کی طرف سے دو سال کے لئے بلا سود قرضے کی فراہمی کے لئے کسانوں کی رجسٹریشن کی جارہی ہے جس کے تحت پانچ ایکڑ تک کے زمینداروں کے لئے ربیع میں 25 ہزار فی ایکڑ اور خریف میں 40 ہزار روپے فی ایکڑ تک بلا سود قرضے فراہم کئے جائیں گے۔ اس سکیم کے تحت ضلع گجرات کا ہدف 10,034 کسان ہیں۔
- کسان کارڈ کی فراہمی کے لئے زمینداروں کی رجسٹریشن کی جارہی ہے۔
- زرعی آلات کی 50 فیصد سبسڈی پر فراہمی کا کام جاری ہے۔
- ایس او پی اور ایم او پی کھاد پر بالترتیب فی بیگ 800 اور 500 روپے سبسڈی واؤچر کی فراہمی کا کام بھی جاری ہے۔
- پنجاب میں آبپاش زراعت کی ترقی کا منصوبہ (PIPIP) چل رہا ہے۔
- زمینداروں کو بذریعہ قرعہ اندازی مالی اعانت پر لیزر لینڈلیولنگ یونٹس کی فراہمی۔

❖ کھالہ جات کی ترسیل کی استعداد کار بڑھانے کے لئے کھالہ جات کی اضافی پختگی کا منصوبہ۔
❖ منافع بخش زراعت کے فروغ کے لئے ماحول دوست ٹیکنالوجی package کا منصوبہ ان منصوبہ جات کے تحت نہری کھالہ جات اور بارانی علاقہ جات میں ٹیوب ویل کھالہ جات (Irrigation Schemes) کی اصلاح و پختگی، ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی کی تنصیب، لیزر لینڈ لیولنگ یونٹس کی کسانوں کو بذریعہ قرعہ اندازی فراہمی، شمسی نظام توانائی کے ذریعے ڈرپ اور سپر نکلر نظام آبپاشی کو چلانے اور ٹنل کی تنصیب شامل ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جواب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: کون سے جز میں جاؤں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز نہیں لکھے ہوئے بلکہ سٹار لگے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں سٹار ہی بتا دیں لیکن کوئی نمبر تو بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ چوتھا سٹار ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ یونین کونسل کی سطح پر 87 زمینداروں کو بذریعہ قرعہ اندازی 50 فیصد سبسڈی پر زرعی آلات (ربیع ڈرل، چیزل پلو، روٹاویٹر، ڈسک ہیرو) فراہم کئے گئے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ زمینداروں کو یہ سارے equipments دیئے جاتے ہیں لیکن زمیندار نے جو ٹریکٹر خریدنا ہوتا ہے جس کے پیسے وہ خود جمع کراتے ہیں اس کا کیا طریق کار ہوتا ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! ٹریکٹر کی یہ سکیم سال 15-2014 میں تھی اب اس طرح کی کوئی سکیم نہیں ہے کہ جس کے تحت ہم زمینداروں کو ٹریکٹر دیں۔ پہلے یہ سکیم رائج تھی جس کے تحت حکومت زمیندار کو ٹریکٹر کی خریداری پر 2 لاکھ روپے سبسڈی دیتی تھی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اگر زمینداروں کو ٹریکٹر نہیں دینا تو انہوں نے باقی سامان لے کر کیا کرنا ہے؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں زرعی آلات پر سبسڈی دی جا رہی ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! زرعی آلات پر سبسڈی دی جا رہی ہے۔ پہلے چھوٹے کاشتکاروں کے لئے ٹریکٹر پر سبسڈی دی جاتی تھی لیکن اب یہ سکیم رائج نہیں ہے۔ اس وقت حکومت نے کسانوں کو سستی کھادیں مہیا کرنے اور چھوٹے زمینداروں کو بلا سود قرضے دینے پر focus کیا ہوا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت کسانوں کو ٹریکٹر پر سبسڈی دینے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے کیونکہ سب سے ضروری item تو یہی ہے اور کیا وزیر زراعت اس بارے میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر اعظم پاکستان کو سفارش کریں گے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! اس وقت حکومت ٹریکٹر پر سبسڈی دینے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اگر کوئی زمیندار ٹریکٹر خریدنے کے لئے پوری رقم ملت ٹریکٹر والوں کو جمع کروا دیتا ہے تو اس کو پھر بھی ٹریکٹر کے لئے انتظار کرنا پڑتا ہے۔ کیا حکومت زمینداروں کے لئے یہ بھی نہیں کر سکتی کہ جب کوئی زمیندار ٹریکٹر کی پوری رقم ادا کر دے تو اس کو فوری طور پر ٹریکٹر کی delivery دے دی جائے؟

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ ملت کمپنی والے priority کے حساب سے ٹریکٹر کی delivery دیتے ہوں گے، بہر حال پوچھتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! ملت ٹریکٹر والوں کی demand زیادہ ہے اور production کم ہے اس وجہ سے تھوڑا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ زرعی بنک کسانوں کو ٹریکٹر آسان قرضے پر فراہم کر رہا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اگر زمیندار نے ٹریکٹر بک کروانے کے بعد اس کی delivery کے لئے کئی کئی مہینے انتظار کرنا ہے تو پھر حکومت پنجاب کیا کر رہی ہے، کیا حکومت پنجاب زمینداروں کی یہی خدمت کر رہی ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! میں میاں طارق محمود کی ملت ٹریکٹر، Fiat Tractor اور الغازی ٹریکٹر والوں کے ساتھ میٹنگ کروا دیتا ہوں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! صوبہ پنجاب کی 70 فیصد آبادی شعبہ زراعت سے وابستہ ہے اور اس صوبے کا زمیندار نقد پیسے ادا کرنے کے باوجود بروقت ٹریکٹر حاصل نہیں کر سکتا۔ میری میٹنگ کروادیں مگر اس کا کیا فائدہ ہوگا؟ منسٹر صاحب! اس مسئلے کا کوئی حل نکالیں کہ اس صوبے کا زمیندار پورے پیسے نقد لے کر جاتا ہے مگر اسے ٹریکٹر نہیں ملتا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کیا زمیندار ٹریکٹر کی اصل قیمت کے ساتھ کچھ اور بھی لے کر جائے تو پھر اسے ٹریکٹر ملے گا؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! پرائیویٹ کمپنیوں نے ٹریکٹر بنانے ہوتے ہیں اور وہ اپنی demand کے مطابق ٹریکٹر تیار کرتے ہیں۔ جب کاشت کا سیزن شروع ہوتا ہے تو ٹریکٹر کی demand بڑھ جاتی ہے۔ اس دفعہ حکومت نے ٹریکٹر کی import پر ٹیکس کم کئے ہیں اور ہم ٹریکٹر import بھی کر رہے ہیں تاکہ کسانوں کی ضروریات پوری ہو سکیں۔ ہم ان کمپنیوں سے بھی کہتے ہیں کہ وہ ٹریکٹر کی پیداوار میں اضافہ کریں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جب محکمہ زراعت کے یہ سوال pending کئے گئے تھے تو اُس دن میں نے یہ بھی کہا تھا کہ سیکرٹری محکمہ زراعت لازماً تشریف لائیں گے تو کیا سیکرٹری زراعت آج تشریف لائے ہوئے ہیں؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! سیکرٹری محکمہ زراعت ایک میٹنگ attend کرنے کے لئے اسلام آباد گئے ہوئے ہیں۔ ہم پچھلے دنوں ازبکستان گئے تھے اور سیکرٹری محکمہ زراعت آج ازبکستان کے سفیر سے میٹنگ کے لئے اسلام آباد گئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: اس اجلاس سے زیادہ اہم کون سی میٹنگ ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! وہ مجھ سے اجازت لے کر گئے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ مناسب طریق کار نہیں ہے۔ اس سوال نمبر 8872 کو مجلس قائمہ برائے زراعت کے سپرد کیا جاتا ہے۔ کمیٹی دو ماہ میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ سیکرٹری محکمہ زراعت میری ہدایت کے باوجود آج اجلاس میں تشریف نہیں لائے تو انہیں ایوان کی طرف سے displeasure issue کیا جائے۔ چیف سیکرٹری صاحب کو سیکرٹری محکمہ زراعت کے اس غیر مناسب روّیہ کے بارے میں لکھا جائے اور اس کی کاپی وزیر اعلیٰ کو بھجوائی جائے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کچھ ایسے issues ہیں جو کہ زمینداروں کے لئے بڑی مشکلات کا باعث بن رہے ہیں۔ زمینداروں نے بڑے مشکل حالات اور مہنگائی میں گندم بوئی جبکہ اس وقت اسے گندم کی پوری قیمت نہیں مل رہی۔ محکمہ زراعت کو چاہئے کہ وہ باقاعدہ زمینداروں کو educate کرے کہ اگر آپ یہ فصل کاشت کریں گے تو اتنا فائدہ ہوگا۔ ہم سبزیاں import کر رہے ہیں جو لوگوں کو بہت مہنگی مل رہی ہیں جبکہ کسانوں کو ان کی گندم اور چاول کی فصلوں کی پوری قیمت نہیں مل رہی۔ حکومت نے کسانوں کو سولر ٹیوب ویلز لگا کر دینے کا وعدہ کیا تھا لیکن کسی ایک کسان کو بھی یہ ٹیوب ویل نہیں مل سکا۔ زمیندار کو نقد پیسے ادا کرنے کے باوجود ٹریکٹر نہیں مل رہا۔ میری گزارش ہے کہ آپ ایک کمیٹی تشکیل فرمادیں جو شعبہ زراعت کی بہتری کے لئے اقدامات تجویز کرے کیونکہ ہم سب زمیندار ہیں اور یہ بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! اس سوال کو میں پہلے ہی مجلس قائمہ برائے زراعت کے سپرد کر چکا ہوں۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 8897 ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں قائم لیبارٹریز کو شفٹ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*8897: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں قائم چار عدد PQL لیبارٹریز کو رائیونڈ شفٹ کیا جا رہا ہے جبکہ رائیونڈ کاٹن بیلٹ میں واقع نہ ہے؟

(ب) کیا ان چار لیبارٹریز کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے اقدامات نہیں کئے جا سکتے؟

(ج) اگر سب کو یکجا کرنے کا غیر محکمانہ فیصلہ ہو ہی چکا ہے تو کیا رائیونڈ سے بہتر جگہ ملتان نہ ہے کیا وہاں کام کرنے والے ملازمین کو اپنے گھروں کے قریب adjust کرنے کا بندوبست کیا گیا ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا)

(الف) پنجاب میں قائم چار عدد پیسٹی سائیڈز کوالٹی کنٹرول لیبارٹریز(PQL) فیصل آباد، ملتان، بہاولپور اور کالا شاہ کاکو میں واقع ہیں اور اپنا کام بخوبی انجام دے رہی ہیں۔
یہ بات درست نہ ہے کہ ان چاروں لیبارٹریز کو رائیونڈ شفٹ کیا جا رہا ہے۔ بلکہ ان لیبارٹریز کو ملتان میں یکجا کرنے کی تجویز محکمہ میں زیر غور ہے۔

(ب) جیسا کہ جز(الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ یہ چاروں لیبارٹریز اپنا کام بخوبی انجام دے رہی ہیں۔ ان کو تمام وسائل مہیا کئے جا رہے ہیں اور ان کی (ISO Accreditation) اپنے آخری مرحلے میں ہے۔

(ج) جیسا کہ جز(الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ ان لیبارٹریز کو ملتان ہی میں یکجا کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ بہر حال جب بھی ان لیبارٹریز کو شفٹ کرنے کا کوئی حتمی فیصلہ ہوا تو ان سب چیزوں کو مد نظر رکھا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جواب کے جز(الف) میں لکھا گیا ہے کہ:

"ان چاروں لیبارٹریز کو ملتان میں یکجا کرنے کی تجویز محکمہ میں زیر غور ہے۔"

جناب سپیکر! یہ لیبارٹریاں فیصل آباد، ملتان، بہاولپور اور کالا شاہ کاکو میں قائم کی گئی ہیں۔ پنجاب ایک بہت بڑا صوبہ ہے اگر ان سب لیبارٹریوں کو ایک جگہ یکجا کر دیا گیا تو پھر کسانوں کے لئے ان لیبارٹریوں تک approach کرنا مشکل ہو جائے گا۔ اسی طرح ان لیبارٹریوں کے ملازمین کے لئے بھی مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ کیا وزیر موصوف ان معاملات کی وضاحت فرمائیں گے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! ساؤتھ پنجاب خاص طور پر ملتان، بہاولپور اور ڈیرہ غازی خان ڈویژن کپاس کے areas ہیں اور ان علاقوں میں کپاس کے زمینداروں کو بہت سے مسائل کا سامنا ہے اس لئے ہم ان لیبارٹریوں کو ملتان shift کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ تجویز زیر غور ہے لیکن ابھی تک اس پر حتمی فیصلہ نہیں ہوا۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر کا یہ سوال تھا کہ کیا ہم ان چار لیبارٹریز کو رائیونڈ shift کر رہے ہیں؟ محکمہ کا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے اور ہم ان لیبارٹریوں کو ملتان اس لئے shift کرنا چاہتے ہیں کیونکہ وہ کاٹن کا علاقہ ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ڈاکٹر سید وسیم اختر سے پوچھیں کہ انہیں یہ انفارمیشن کہاں سے ملی ہے؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب سے پوچھنا مناسب نہیں لگتا۔ منسٹر صاحب نے اس کا جو جواب دے دیا ہے وہ بہتر ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کیا ان PQL لیبارٹریز میں صرف کاٹن کی فصل میں استعمال ہونے والی ادویات کی چیکنگ ہوتی ہے یا دیگر فصلات کے اُوپر جو زرعی ادویات استعمال ہوتی ہیں ان کی چیکنگ بھی انہی لیبارٹریوں میں کی جاتی ہے؟ کالا شاہ کاکو اور فیصل آباد وہ علاقے ہیں کہ جہاں پر کاٹن پیدا نہیں ہوتی لیکن وہاں پر یہ لیبارٹریاں بنائی گئی ہیں۔ منسٹر صاحب وضاحت فرمادیں کہ جب یہ لیبارٹریاں قائم ہوئی تھیں تو کیا ان میں صرف کاٹن کی فصل کے لئے استعمال ہونی والی pesticides کی چیکنگ ہوتی تھی یا دوسری فصلات کے لئے استعمال ہونے والی pesticides کی چیکنگ بھی انہی لیبارٹریوں میں کی جاتی ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! ان لیبارٹریوں میں تمام pesticides کی چیکنگ کی جاتی ہے چونکہ pesticides کا زیادہ استعمال کاٹن کی فصل کے لئے ہوتا ہے جبکہ دوسری فصلات کے لئے pesticides کا استعمال بہت کم کیا جاتا ہے اس لئے یہ لیبارٹریاں cotton areas میں shift کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ بھی ماشاء اللہ کسان ہیں اور ہر area کی کچھ مخصوص فصلات ہیں اور کم و بیش ہر فصل کے اوپر کوئی نہ کوئی کیڑے حملہ آور ہوتے ہیں تو اُن پر pesticides کا استعمال ہوتا ہے تو میں سمجھتا ہوں یہ قطعاً ایک غیر حکیمانہ فیصلہ ہوگا۔ مزید یہ کہ میں نے اپنے سوال میں کہیں بھی cotton belt کا ذکر نہیں کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ مزید اضلاع کے اندر اُس علاقے کی فصلات پر pesticides کے حوالے سے لیبارٹریز بننی چاہئیں کُجا یہ کہ یہ سب کو یکجا کر رہے ہیں یہ درست نہیں ہے اور انہیں اپنے فیصلے پر نظر ثانی کر کے اس کو درست کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب! اس معاملہ کو دیکھیں اور اس کو دوبارہ check کر لیں۔

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! ٹھیک ہے ہم ڈاکٹر صاحب کی تجویز پر دوبارہ غور کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 8714 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8953 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: تحصیل دینہ اور پنڈ دادنخان میں کاشتکاروں کے لئے محکمہ زراعت کی طرف سے فراہم کردہ سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*8953: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع جہلم تحصیل دینہ اور تحصیل پنڈ دادنخان میں گزشتہ پانچ سالوں میں محکمہ زراعت نے کاشتکاروں کو کیا کیا سہولت اور خدمات فراہم کیں؟

(ب) اس ضلع کے کاشتکاروں کو آئندہ کیا کیا سہولیات اور خدمات محکمہ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا)

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ زراعت کے تمام دفاتر نے گزشتہ پانچ سالوں میں کاشتکاروں کو درج ذیل سہولیات فراہم کیں:

- گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مٹی کے 5739 اور پانی کے 320 نمونہ جات کے تجزیے کئے اور 630 کاشتکاروں کو مٹی کے اور 309 پانی کے تجزیہ کے مشورے دیئے۔
- بارشی وتر کو زمین میں زیادہ عرصے تک محفوظ رکھنے کے لئے جپسم کے استعمال کے متعلق آگاہی۔
- مالی سال 13-2012 میں گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت 103 ٹریکٹر فراہم کئے گئے۔ جس میں فی ٹریکٹر 2 لاکھ روپے کی سبسڈی دی گئی۔
- 1840 ایکڑ زمین رعایتی نرخوں پر بلڈوزروں کے ذریعے ہموار کی۔
- تحصیل دینہ اور پنڈ دادنخان میں بذریعہ رزیسٹیوٹی میٹر زیر زمین پانی کی کوالٹی اور مقدار جاننے کے لئے ٹیسٹ کئے۔ 25 ٹیوب ویل لگائے اور 25157 فٹ ڈرلنگ کی۔
- گندم کا بیماریوں سے پاک بیج مفت فراہم کیا گیا۔
- دالوں کے فروغ کے لئے اعلیٰ کوالٹی کا مسور، چنا اور مونگ و ماش کا بیج سبسڈی پر مہیا کیا گیا۔

- فروغ مشینی کاشت پراجیکٹ کے تحت جدید زرعی مشینری نصف قیمت پر مہیا کی گئی۔
- مختلف فصلات کے نمائشی پلاٹس لگوائے گئے جن کے لئے کھاد و بیج مفت فراہم کیا گیا۔

آبپاش سکیمیں اور لیزر لینڈ لیولر کی تفصیلات اس طرح سے ہیں:

تحصیل دینہ

سال	آبپاشی کی سکیمیں	سپرنکلر/ڈرپ سسٹم کی تنصیب (ایکڑ)	لیزر لینڈ لیولر کی فراہمی
2011-12	0	125	0
2012-13	9	44	0
2013-14	15	80	2
2014-15	14	76	0
2015-16	4	67	0

تحصیل پنڈ داد نخان

سال	آبپاشی کی سکیمیں	سپرنکلر/ڈرپ سسٹم کی تنصیب (ایکڑ)	لیزر لینڈ لیولر کی فراہمی
2011-12	9	0	0
2012-13	14	40	1
2013-14	0	56	1
2014-15	0	35	1
2015-16	3	55	0

تحصیل دینہ اور پنڈ داد نخان میں دو مارکیٹ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں جنہوں نے منڈیوں اور گندم کے خریداری مراکز پر آنے والے کاشتکاروں کو پانی، روشنی ٹینٹ، کرسیاں، میز، واٹر کولر اور پنکھوں وغیرہ کی سہولیات فراہم کیں۔

(ب) جز (الف) میں دی گئی سہولیات کے علاوہ محکمہ زراعت درج ذیل سہولیات بھی ضلع کے کسانوں کو مہیا کرنے کا ارادہ ہے۔

- خادم پنجاب کے کسان package تحت ٹنل اور ڈرپ / سپرنکلر نظام آبپاشی کو چلانے کے لئے سولر سسٹم کی فراہمی۔
- فصلات، سبزیات اور باغات کی پیسٹ سکاؤٹنگ، ڈیلرز و فارمرز ٹریننگ، زرعی ادویات کی چیکنگ اور سیمپلنگ کرے گا۔
- گندم کا بیماریوں سے پاک بیج فراہم کیا جائے گا۔
- ایکسٹینشن 2.0 پراجیکٹ کے تحت زرعی زمینوں کے نمونے حاصل کر کے زمینی زرخیزی چیک کی جائے گی۔ تمام کاشتکاروں کی رجسٹریشن کی جائے گی۔ ضلع جہلم کا ہدف 2911 کسان ہیں۔

- ضلع میں آئندہ دو سال میں 46000 مٹی کے نمونہ جات کا تجزیہ کیا جائے گا اور کھادوں کی سفارشات مہیا کی جائیں گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں مجھے تحصیل دینہ اور تحصیل پنڈ دادنخان کی ایک لسٹ دی گئی ہے جس میں lazar land leveler, sprinkler and drip system کے بارے میں لکھا ہوا لیکن میں دیکھ رہی ہوں کہ یہ decline کا شکار ہیں تو اگر یہ سہولیات واقعی فائدہ مند ہوتیں تو day by day ان میں اضافہ ہوتا لیکن یہ decline نظر آ رہا ہے وزیر موصوف اس کی وجہ بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! یہ وہاں کے ہمارے زمیندار بھائیوں کی demand کے مطابق ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ایک کاشتکار کو اگر ایک سہولت دی جاتی ہے تو how is it possible کہ وہ اس سے فائدہ نہ اُٹھائے تو یہ جواب دیکھ کر تو ایسا ہی لگتا ہے کہ یہ سہولیات اس قابل نہیں ہیں یعنی کاشتکار اُن کی طرف نہیں دیکھ رہا۔ یہاں پر جو sprinkler and drip system کا بتایا گیا ہے تو ہمارے علاقہ میں پانی کی پہلے ہی shortage ہے اور پانی کے بغیر یہ system لگتا نہیں ہے پھر انہوں نے یہ 60/40 کی جو ratio رکھی ہوئی ہے اور میں نے پہلے بھی ایک دن یہاں پر کھڑے ہو کر یہ request کی تھی کہ چھوٹے کاشتکار اپنے پیسے نہیں دے سکتے تو اُن کے لئے کوئی ایسا طریق کار رکھا جائے کہ انہوں نے جو share دینا ہے اُس کی قسطیں کر دی جائیں یعنی وہ یکمشت رقم نہیں دے سکتے لیکن میری اس گزارش پر تب بھی کسی نے کان نہ دھرا تو بات یہ ہے کہ جب پانی نہیں ہو گا اور 60/40 کی ratio ہو گی اور کاشتکار کے پاس پہلے ہی پانی نہیں ہو گا تو وہ یہ سسٹم لگا کر کیا کرے گا یہ سہولیات day by day, decline کا شکار ہیں۔ وزیر موصوف سے میرا ضمنی سوال ہے کہ تحصیل دینہ اور تحصیل پنڈ دادنخان میں کل کتنی lazar leveler machines ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت(جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! یہاں رقبہ کم ہونے کی وجہ سے lazar کی demand کم ہے لہٰذا وہاں پر lazar leveler 2 ہیں۔ محترمہ نے 60/40 کی بات کی تو World Bank کے ساتھ ہمارا یہی contract ہے تو یہ ہماری بھی مجبوری ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! وہاں پر محکمہ کے پاس اپنے کتنے lazar leveler ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت(جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! وہاں ہمارے محکمے کے پاس کوئی lazar leveler نہیں ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! تو پھر اس جواب کے اندر یہ تعداد کہاں سے بتائی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت(جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! ہم پورے پنجاب میں کاشتکاروں کو سبسڈی پر جو زرعی آلات دے رہے ہیں تو اُس سبسڈی پر ہم نے وہاں پر دو زمینداروں کو یہ lazar leveler دیئے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جز(ب) میں میں نے ابھی ان سے پوچھا کہ جز(الف) میں دی گئی سہولیات کے علاوہ محکمہ زراعت درج ذیل سہولیات بھی ضلع کے کسانوں کو مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ خادم اعلیٰ پنجاب کے کسان package کے تحت tunnel and day sprinkler irrigation system کو چلانے کے لئے solar system کی فراہمی تو مجھے یہ یقین دہانی کرا دیں کہ کب تک یہ solar system لگا دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت(جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! ہم نے اس سال کی ADP میں یہ سکیم بھجوا دی ہوئی ہے تو وہ approve ہو جاتی ہے تو ہم انشاء اللہ اس سال سے solar system دینا شروع کر دیں گے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ضلع میں آئندہ دو سال میں 46ہزار مٹی کے نمونہ جات پر تجزیہ کیا جائے گا اور کھادوں کی سفارشات مہیا کی جائیں گی۔ یہ دو سال کا figure مٹی کے نمونہ جات کا دے رہے ہیں۔ اس سے پہلے جز (الف) میں انہوں نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مٹی کے 5739 اور پانی کے 320 نمونہ جات کے تجزیے کرنے کا بتایا ہے۔ اگر انہوں نے پانچ سالوں میں 5739 تجزیے کئے ہیں تو پھر یہ دو سال میں 46000 کا ہدف کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا): جناب سپیکر! اس پر ہمارا تین سال کا منصوبہ چل رہا ہے۔ ہم نے پورے پنجاب کی مٹی کی sampling کرنی ہے۔ اس کے تحت اب ہزاروں کی تعداد میں sample لئے جا رہے ہیں۔ ہم نے پورے پنجاب کو تین سال میں کمپیوٹرائزڈ کرنا ہے اور ہر کسان اپنے گھر بیٹھے اپنی مٹی کا تجزیہ کرا سکتا ہے اور رپورٹ حاصل کر سکتا ہے۔ یہ کام بہت تیزی سے جاری ہے اور انشاء اللہ تین سالوں میں جہلم نہیں بلکہ پورا پنجاب cover ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ شاباش۔ اب محکمہ جات مواصلات و تعمیرات اور خزانہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7184 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرکاری ملازمین کی ایڈوانس انکریمنٹس کی بحالی کا مسئلہ

*7184: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر خزانہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری ملازمین کو دی جانے والی ایڈوانس انکریمنٹس کو محکمہ خزانہ کی چٹھی نمبری NO:FD.PC-2-1/2001 مورخہ 22-اکتوبر 2001 کے تحت یکم دسمبر 2001 سے ختم کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ چٹھی میں جہاں ایڈوانس انکریمنٹس بند کی گئیں وہاں لکھا گیا تھا کہ:

A fresh Scheme, if any will be introduced in due course

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پندرہ سال گزرنے کے بعد بھی حکومت ایڈوانس انکریمنٹس سے متعلق کوئی سکیم نہ لائی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک ایڈوانس انکریمنٹس سے متعلق کوئی سکیم جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) پنجاب کے ملازمین کو اضافی تعلیم پر اضافی ترقی دی جاتی تھی۔ وفاقی حکومت نے یکم دسمبر 2001 میں یہ سہولت ختم کر دی۔ پنجاب حکومت نے بھی وفاقی حکومت کی پیروی کرتے ہوئے یہ سہولت ختم کر دی۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

وفاق کی طرف سے ایسی کوئی سکیم جاری نہیں ہوئی۔ وفاق جب بھی ایسی کوئی سکیم جاری کرے گا پنجاب حکومت اپنے وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پر عملدرآمد پر غور کرے گی۔ تاہم پنجاب حکومت نے سکول اساتذہ کی تعلیمی قابلیت اور پیشہ کے مرتبے کو مدنظر رکھتے ہوئے qualification allowance کی سہولت فراہم کی ہے تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اسی طرح تمام ملازمین کو پی ایچ ڈی/ایم فل کی مطلوبہ قابلیت حاصل کرنے پر مبلغ -/5,000/10,000 کی اضافی سہولت بھی مہیا کی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جز (ج) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ وفاق کی طرف سے ایسی کوئی سکیم جاری نہیں ہوئی۔ وفاق جب بھی ایسی کوئی سکیم جاری کرے گا پنجاب حکومت اپنے وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پر عملدرآمد کے لئے غور کرے گی۔ تاہم پنجاب حکومت نے سکول اساتذہ کی تعلیمی قابلیت اور پیشہ کے مرتبے کو مدنظر رکھتے ہوئے qualification allowance کی سہولت فراہم کی ہے۔

جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری مجھے یہ بتادیں کہ یہ سکیم جو انہوں نے بند کی ہے، یہ کب تک دوبارہ اس سکیم کو شروع کریں گے یا اس پر غور کریں گے یا اس پر سنجیدگی سے عملدرآمد کریں گے اور اگر کریں گے تو کب تک کریں گے؟

جناب سپیکر! اس کے علاوہ انہوں نے آگے لکھا ہے کہ تمام ملازمین کو پی ایچ ڈی / ایم فل کی مطلوبہ قابلیت حاصل کرنے پر مبلغ۔/5,000 اور۔/10,000 روپے کی اضافی سہولت بھی مہیا کی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا ڈاکٹرز کو بھی qualification allowance دیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کون سے ملازمین کا پوچھ رہی ہیں؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں نے ایک ہی دفعہ دو سوال کر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! معزز ممبر نے سوال پوچھا ہے کہ ڈاکٹرز اس میں شامل ہیں یا نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اساتذہ کی تعلیمی قابلیت بڑھانے کے لئے اساتذہ کو یہ وظیفہ دیا جاتا ہے اس لئے گورنمنٹ نے ایم فل پر-/5,000 روپے اور پی ایچ ڈی پر ۔/10,000 روپے مختص کیا ہے۔

جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو دوسرا سوال کیا ہے کہ ہم کب تک غور کریں گے تو اس کا جواب یہ ہے کہ پنجاب حکومت Pay and Allowances کے حوالے سے وفاقی حکومت کو follow کرتی ہے۔ اس لئے وفاقی حکومت جو بھی فیصلہ کرے گی انشاء اللہ ہم اس کی روشنی میں اپنا فیصلہ کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 8065 چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8563 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: راجباہ 9آر کے کنارے پر تعمیر کردہ سڑک سے متعلقہ تفصیلات

*8563: میاں طارق محمود: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راجباہ 90۔آر گجرات کے کنارے پر خادم اعلیٰ پنجاب رورل روڈ پروگرام کے تحت سڑک بنائی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سڑک کی تعمیر میں ناقص میٹریل اور غیر معیاری کام ہونے کی وجہ سے سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس کی وجہ سے راجباہ سے پانی زمینداروں تک نہیں پہنچ رہا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس بابت اہلیان علاقہ نے درخواست دی تھیں کیا ان پر انکوائری ہوئی تھی؟

(د) کیا حکومت اس سڑک کی ناقص اور غیر معیاری تعمیر کی تحقیقات CMIT یا کسی سپیشل کمیٹی سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔اس سڑک کی تعمیر میں کسی قسم کا غیر معیاری اور ناقص material استعمال نہیں کیا گیا اور نہ ہی سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے چونکہ سڑک راجباہ کی پٹڑی پر بنی ہے لہٰذا راجباہ سے پانی زمینداروں تک پہنچنے کا سڑک کی تعمیر سے کوئی تعلق نہ ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔اس بابت اہلیان علاقہ کی طرف سے کسی قسم کی کوئی درخواست محکمہ ہذا کو موصول نہ ہوئی ہے۔

(د) حکومت اس سڑک کی تحقیقات CMIT یا کسی سپیشل کمیٹی سے کروانے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ اس کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

1. اس سڑک کی تعمیر کنسلٹنٹ فرم M/S NESPAK (Pvt.) Ltd کی ہمہ وقت supervision میں 100 فیصد Highway Specification کے مطابق کی گئی ہے۔

2. Road Research & Material Testing Institute لاہور کی ٹیم بھی وقتاً فوقتاً اس سڑک کی تعمیر کو چیک کرتی رہی ہے اور ان کی رپورٹس کے مطابق سڑک کی تعمیر معیاری پائی گئی ہے۔

3. اس سڑک کی 3rd Party Validation بھی ہو چکی ہے اور اس کے مطابق بھی سڑک کی تعمیر معیاری قرار پائی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ہم جو KPRRP کی سڑکیں ہم بنا رہے ہیں اس میں ہم کتنے فیصد رقم درختوں کے لئے محکمہ جنگلات کو دے رہے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ سوال کا حصہ نہیں بنتا لیکن KPRRP کی ایک پالیسی ہے کہ جو سڑکیں بھی ہم اس پروگرام کے تحت بنا رہے ہیں ان تمام سڑکوں کے ساتھ محکمہ جنگلات اس کا part and parcel ہے۔ تمام سڑکوں کے ساتھ درخت لگائے جا رہے ہیں۔ انہوں نے percentage اس سوال میں پوچھی نہیں تھی اس لئے وہ میرے پاس نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میاں صاحب اصل میں پالیسی کے متعلق پوچھ رہے ہیں کہ درخت لگائے جا رہے ہیں یا نہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! وزیر صاحب یہی بتا دیں کہ درخت لگائے جا رہے ہیں یا نہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! درخت لگائے جا رہے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کیا اس سڑک کے ساتھ درخت لگائے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: کون سی سڑک؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ راجباہ 9۔ آر گجرات کے کنارے پر خادم اعلیٰ پنجاب رورل روڈ پروگرام کے تحت سڑک بنائی گئی ہے۔ میں اس کے بارے میں پوچھ رہا ہوں کہ کیا اس سڑک کے ساتھ درخت لگائے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر آپ کے پاس انفارمیشن پوری ہے تو بتا دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ان کا سوال درختوں سے متعلق نہیں ہے لیکن میں امید کرتا ہوں کہ KPRRP کی تمام سڑکوں کے ساتھ درخت لگائے جا رہے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اگر رقم بھی محکمہ مواصلات و تعمیرات نے ادا کر دی ہے چاہے وہ رقم جتنی بھی ہے۔ انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ سڑک ٹھیک بنی ہوئی ہے۔ میرے اس میں دو ضمنی سوال ہیں کہ کیا اس سڑک کے کنارے ٹھیک ہیں اور اس پر درخت لگائے گئے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ KPRRP کی پالیسی ہے کہ ہر سڑک کے ساتھ درخت لگائے جا رہے ہیں اور یہ ظاہری بات ہے کہ تمام چیزوں کا خیال رکھ کر سڑک کو protect کیا جائے۔ میں نے خود بھی بہت سی سڑکوں کا visit کیا ہے وہاں بڑے ٹھیک ٹھاک درخت لگے ہوئے ہیں اور سڑک بھی بہترین ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میاں صاحب راجباہ 9۔آر گجرات کی سڑک کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس سڑک کو چیک کر کے ہی بتایا جا سکتا ہے۔ اس سڑک کے حوالے سے میرے پاس کوئی شکایت نہیں آئی۔ میرے پاس اس سڑک کی تصاویر ہیں۔ میاں صاحب کو اسے سراہنا چاہئے۔ اس سڑک کی پہلے کیا حالت تھی اور اب اس کی حالت کیا ہے اسے دیکھیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں زمین آسمان کا فرق آپ کو نظر آئے گا۔

جناب سپیکر: میاں صاحب اب سڑک کی بات نہیں کر رہے۔ آپ جو کہہ رہے ہیں ان کو یہ سب معلوم ہے لیکن وہ درختوں کے بارے میں پوچھ رہے ہیں کہ درخت لگے ہیں یا نہیں لگے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس سوال میں درختوں کے متعلق انہوں نے کوئی سوال ہی نہیں کیا۔ میں جنرل پالیسی بتا رہا ہوں کہ KPRRP میں ہر سڑک کے ساتھ درخت لگانا شامل ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اگر ہم پیسا دے رہے ہیں اور اس مقصد کے لئے فنڈز رکھے گئے ہیں لیکن درخت نہیں لگائے جا رہے اور سڑک کے دونوں کناروں کی حفاظت نہیں ہو رہی تو پھر سڑک کو نقصان تو ہو سکتا ہے۔ آخر وہ پیسا کدھر گیا ہے؟

جناب سپیکر! KPRRP پنجاب کا سب سے اچھا منصوبہ ہے۔ میں منسٹر صاحب کی اس بات کی تائید کرتا ہوں لیکن جو فنڈز مختص کئے گئے ہیں اور ان کے عوض کام بھی نہ ہو تو کیا اس حصہ کو چھوڑ دینا چاہئے؟

جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے ان سے گزارش ہوگی کہ یہ اپنا چیف انجینئر بھیجیں جو دیکھے کہ درخت لگے ہیں یا نہیں؟ اگر انہوں نے پیسے دیئے ہیں اور پورے ضلع میں ایک بھی درخت نہ لگا ہو تو کیا پھر اس معاملہ کو اسی طرح چھوڑ دینا چاہئے؟ میرے ساتھ معزز ممبر میجر معین صاحب بیٹھے

ہوئے ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ پورے ضلع میں ابھی تک ایک درخت نہیں لگا۔ اگر یہ کہتے ہیں تو ہم اتنی بڑی بات چھوڑ دیتے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! معزز ممبر نے نشاندہی کی ہے تو ہم اس کو چیک کرا لیتے ہیں۔ اگر اس میں کوئی کمی کوتاہی ہو گی تو اس کا تدارک کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے سوال نمبر بولیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8573 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: محکمہ خزانہ کے ملازمین کی تنخواہ سے متعلقہ تفصیلات

*8573: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں محکمہ خزانہ کے تحت کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کی تفصیل ڈسٹرکٹ وار بتائیں؟

(ب) اس ڈویژن میں کتنی تحصیل deficit بجٹ کے ساتھ ہیں؟

(ج) ان تحصیلوں جو کہ deficit بجٹ میں ہیں ان میں جو ملازمین کام کر رہے ہیں ان کو کتنے عرصہ سے تنخواہوں کی ادائیگی نہیں ہوئی اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع کی کون کون سی تحصیل / ٹی ایم اے Deficit بجٹ میں ہیں ان کے نام اور وہ کب سے deficit بجٹ میں ہیں؟

(ہ) ان تحصیلوں کے ملازمین کو کتنے عرصہ سے کس بناء پر تنخواہوں کی ادائیگی نہیں ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین):

(الف) اس ڈویژن میں محکمہ خزانہ کے تحت درج ذیل ملازمین کام کر رہے ہیں:

نمبر شمار	ڈسٹرکٹ کا نام	تعداد ملازمین
1۔	فیصل آباد	109
2۔	جھنگ	38
3۔	چنیوٹ	36
4۔	ٹوبہ ٹیک سنگھ	40
	کل تعداد ملازمین:	223

(ب) محکمہ لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی اطلاع کے مطابق (Annex-I) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور فیصل آباد ڈویژن میں درج ذیل لوکل گورنمنٹس deficit بجٹ کے ساتھ ہیں:

ڈسٹرکٹ کونسل چنیوٹ، میونسپل کمیٹی چنیوٹ، میونسپل کمیٹی بھوانہ، میونسپل کمیٹی چناب نگر، میونسپل کمیٹی لالیاں ضلع چنیوٹ میں اور ڈسٹرکٹ کونسل جھنگ، میونسپل کمیٹی جھنگ اور میونسپل کمیٹی اٹھارہ ہزاری ضلع جھنگ میں

deficit بجٹ میں ہیں۔

(ج) ان تحصیلوں جو کہ deficit بجٹ میں ہیں تمام ملازمین کی تنخواہوں کی ادائیگی کی جا چکی ہے۔

(د) ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع میں کوئی بھی تحصیل / ٹی ایم اے، Deficit بجٹ میں نہیں ہے۔

(ہ) ان تحصیلوں میں تمام ملازمین کی تنخواہوں کی ادائیگی کی جا چکی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) کے جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ فیصل آباد ڈویژن میں 223 ملازمین ہیں تو مجھے kindly ان کے سکیلز بھی بتا دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! وہ ملازمین سکیل وار ہوں گے وہ تمام ملازمین ایک ہی سکیل میں تو نہیں ہوں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! میرا خیال ہے ان کا سوال اتنا lengthy ہے کہ جتنا آج ہمارے پاس total material جواب دینے کے لئے ہے وہ ایک طرف اور ان کا ماشاء اللہ پلڑا اس سے بھی بھاری ہے۔ یہ نیا سوال پوچھ رہے ہیں۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ یہ ان کے سکیل الگ الگ بتائے جائیں تو یہ مہربانی کریں مجھے دو دن کا وقت دے دیں تو میں ان کو انشاء اللہ پوری تفصیل بتا دوں گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں آپ کے وساطت سے اپنے سوال کا جز (الف) پڑھ دیتا ہوں کہ فیصل آباد ڈویژن میں محکمہ خزانہ کے تحت کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کی تفصیل ڈسٹرکٹ وار بتائیں؟

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! انہوں نے ڈسٹرکٹ وار تفصیل ہی بتائی ہے اور آپ نے سکیلز کی بات ہی نہیں پوچھی تھی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مجھے ان کے سکیلز بتادیئے جائیں اگر وہ محکمے کے ملازمین ہیں تو محکمے کو پتا ہوگا کہ وہ کس کس سکیل کے میں ہیں؟

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! اگر آپ اپنے سوال میں یہ پوچھ لیتے کہ کس کس سکیل میں کون سے ملازمین ہیں یہ لفظ اگر آپ سوال میں ڈال دیتے تو بہتر تھا اس لئے اب آپ کا یہ سوال کرنا بنتا نہیں ہے لہٰذا آپ کوئی اور ضمنی سوال پوچھ لیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! چلیں، ٹھیک ہے۔ میں نے اپنے سوال کے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ فیصل آباد ڈویژن میں کتنی تحصیلیں deficit بجٹ میں ہیں اس کے جواب میں انہوں نے بتادیا ہے کہ تقریباً 8 سے 9 ایسی تحصیلیں ہیں جو کہ deficit بجٹ میں ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کون سی تحصیل کتنے deficit میں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! بات پھر وہی ہے کہ یہ کوئی زبانی یاد رکھنے والی بات نہیں ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ محکمے سے بوٹی لے لیں مجھے اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ان کے پاس کسی سوال کا جواب ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! نہیں بوٹی نہیں لے سکتے کیونکہ نقل کی اجازت نہیں ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب جو کہہ رہے ہیں ان کی بات سنیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! یہ exact amount پوچھیں گے یہ مجھے دو دن کا وقت دے دیں ان کو جو بھی تفصیل چاہئے ہوگی انشاء اللہ ان کو exactly وہی amount دے دیں گے جو ان کو چاہئے ہوگی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پھر محکمے نے تیاری کیا کی ہوئی ہے، میں نے پہلے ضمنی سوال میں پوچھا تھا کہ کتنے لوگوں کا کیا سکیل ہے وہ بھی نہیں بتا سکتے اور میں نے direct یہی سوال پوچھا تھا؟

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! آپ direct یہی سوال پوچھتے کہ کس کس سکیل کے کتنے ملازمین کس ضلع میں کام کر رہے ہیں تو پھر وہ اس کا جواب لے کر آتے لہٰذا یہ تو کوئی بات نہیں ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ فیصل آباد ڈویژن میں کتنی تحصیلیں ہیں جن میں deficit بجٹ ہے اتنا تو محکمے کو پتا ہونا چاہئے کون سی تحصیل میں کتنا deficit بجٹ ہے؟

جناب سپیکر: اگر ایک چیز آپ کے ساتھ twenty four hours موجود ہے جیسا کہ ایک انگلی آپ کے ساتھ چوبیس گھنٹے موجود ہے میں اگر آپ سے یہ پوچھوں کہ بتاؤ آپ کی شہادت والی انگلی میں کتنے بال ہیں تو کیا آپ مجھے بتادیں گے۔ اگر بتا سکتے ہیں تو ذرا زبانی بتائیں، یہ آپ کیا کرتے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں محکمے کا پارلیمانی سیکرٹری نہیں ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! میں ان کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہ کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میری بات سنیں یوں تو ماشاءاللہ with all due respect آپ ہمارے سینئر کسان ہیں۔

جناب سپیکر: کیا پوچھوں یہ کسی محکمے کا سوال نہیں ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر میں آپ سے پوچھوں کہ اگر ایک سٹا لگا ہوا ہے اور اس سٹے میں کتنے دانے ہیں تو یہ بات آپ بھی نہیں بتا سکتے۔ میرا محکمے سے سیدھا سا سوال ہے کہ اس ڈویژن میں تحصیل وار deficit بجٹ کی تفصیل مجھے بتائی جائے۔

جناب سپیکر: جو بات ہمیں سمجھ آتی ہے ہم اس بات کا جواب پارلیمانی سیکرٹری سے لیتے ہیں۔ ایک بات کے بارے میں آپ نے پوچھا ہی نہیں تو وہ کیسے اس بات کا جواب دے سکتے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے ان سے پوچھا ہے کہ deficit بجٹ کتنا ہے؟ انہوں نے خود لکھ کر بھیجا ہے کہ اتنی تحصیلوں میں deficit بجٹ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! انہوں نے جو سوال پوچھا تھا وہ بالکل سیدھا سا سوال تھا اور اس کا بالکل سیدھا جواب ان کو مل گیا ہے۔ اب یہ جو ضمنی سوال پوچھ رہے ہیں وہ basically accounts سے متعلقہ ہے کہ وہ exact کتنی amount ہے اور کتنی amount کا deficit بجٹ ہے تو یہ الگ سوال بنتا ہے۔ اگر یہ نیا سوال پوچھ لیں تو ہم اس کا proper جواب دے دیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرے سوال کے جواب میں محکمہ نے بتایا ہے کہ ان تحصیلوں میں deficit بجٹ ہے تو میں اپنے ضمنی سوال میں یہی پوچھوں گا کہ یہ deficit بجٹ کیوں اور کتنا ہے؟ یہ تو مجھے محکمے نے بتانا ہے اگر محکمے نے تیاری نہیں کی ہوئی تو یہ سوال کمیٹی کو بھیج دیں۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! آپ بیٹھ جائیں کمیٹی جو کام کر رہی ہے اسے وہی کرنے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! اس میں محکمے کا قصور نہیں ہے بلاوجہ آپ ایسی بات نہ کریں۔ یہ چار دن کا وقت دے دیں تو ہم انشاء اللہ ان کو پوری تفصیل فراہم کر دیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آج تو اجلاس ختم ہو جانا ہے پہلے ہی ایک سوال کا دو سال بعد جواب آتا ہے۔ اگر محکمہ مجھے میری اس بات کا جواب ہی نہ دے پھر یہ تو کوئی طریق کار نہیں ہے۔ محکمے نے مجھے deficit budget بتایا ہے اگر یہ مجھے amount اور وجہ نہیں بتا سکتے تو پھر مجھے کون بتا سکتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! چلیں، یہ مجھے چار دن کا وقت دے دیں۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! چلیں، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس سوال کو kindly کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! نہیں، کمیٹی کے سپرد نہیں بلکہ اس سوال کو pending کرتے ہیں پھر دیکھتے ہیں کہ اس کا کیا جواب آتا ہے؟ اگلا سوال نمبر 8574 ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8664 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں سرکاری ملازمین کے ہاؤس رینٹ سے متعلقہ تفصیلات

*8664: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر خزانہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کے سرکاری ملازمین کو ہاؤس رینٹ 45 فیصد دیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ساہیوال ضلع کو ڈویژن کا درجہ ملنے کے باوجود یہاں پر تعینات ملازمین کو 45 فیصد کی بجائے 30 فیصد ہی ہاؤس رینٹ مل رہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب اپنی پالیسی کے مطابق ساہیوال ڈویژن کے ملازمین کو 45 فیصد ہاؤس رینٹ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) 45 فیصد بگ سٹی الاؤنس ڈویژن سطح کی بجائے شہر کی بنیاد پر دیا جاتا ہے جیسا کہ سیالکوٹ اور مری ڈویژن نہیں ہیں تاہم نسبتاً زیادہ اہم شہر ہونے کی بنیاد پر ان کے سرکاری ملازمین کو یہ الاؤنس دیا گیا ہے۔ مزید برآں پنجاب حکومت اپنے مالی وسائل کے اندر رہتے ہوئے تمام الاؤنسز کا تعین کرتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اپنے سوال کے جز (الف و ب) کے حوالے سے آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے پوچھا تھا کیا یہ درست ہے کہ ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز کے سرکاری ملازمین کو ہاؤس رینٹ 45 فیصد دیا جاتا ہے؟ اس سوال کے جواب میں محکمہ نے کہا ہے کہ ہاں جی یہ درست ہے۔ اسی طرح جز (ب) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ ساہیوال ضلع کو ڈویژن کا درجہ ملنے کے باوجود یہاں پر تعینات ملازمین کو 45 فیصد کی بجائے 30 فیصد ہی ہاؤس رینٹ مل رہا ہے؟ اس سوال کے جواب میں بھی محکمہ نے کہا ہے کہ ہاں جی یہ درست ہے۔ جب یہ درست ہے تو جز (ج) میں بڑی معصوم سی خواہش کی گئی ہے تو محکمہ اس پر عملدرآمد کر دے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! کیا کر دے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (ج) میں بڑی معصوم سی خواہش ہے اور ہمارا حق ہے۔ محکمہ big city allowance دیتا ہے اور اس کو دینا بھی چاہئے یہاں جواب میں انہوں نے admit کیا ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! محکمہ اس کے لئے کوئی معیار بناتا ہوگا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ معیار پر پورا ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! نہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر یہ جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک اپنی پالیسی کے مطابق 45 فیصد ہاؤس رینٹ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! جو سوال کیا گیا ہے وہ بنیادی طور پر یہ ہے کہ ساہیوال ڈویژن کے ملازمین کو 45 فیصد ہاؤس رینٹ الاؤنس دیا جاتا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر! اس کے ضمن میں گزارش یہ ہے کہ ڈویژن لیول پر جو ملازمین کام کرتے ہیں basically اس چیز کو دوسری چیزوں کے ساتھ merge کیا جا رہا ہے اور confuse کیا جا رہا ہے تو یہ وہ ملازمین ہیں جو کہ big cities میں job کرتے ہیں ان کو یہ الاؤنس دیا جاتا ہے۔ ساہیوال ابھی recently ڈویژن بنا ہے لیکن ابھی تک ساہیوال کو big city کا درجہ نہیں ملا۔ جیسا کہ آپ کے سامنے دو تین ایسی مثالیں ہیں جو کہ ابھی تک ڈویژن نہیں بنے لیکن big cities consider ہو چکے ہیں جس طرح مری اور سیالکوٹ۔ وہاں پر جو ملازمین کام کرتے ہیں ان کو 45 فیصد ہی الاؤنس دیا جاتا ہے لیکن چونکہ ابھی تک ساہیوال big city declare نہیں ہوا تو جب declare ہو جائے گا تو وہاں پر بھی 45 فیصد الاؤنس دے دیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کیا ان کو معلوم ہے کہ ساہیوال کتنا عرصہ پہلے ڈویژن بنا ہے، یہ ذرا بتا دیں؟

جناب سپیکر: ملک صاحب! یہ big city کی definition کسی اور طریقے سے بنتی ہے۔ یہ جو آپ کہہ رہے ہیں کہ ڈویژن لیول پر وہ بات نہیں ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کو بتائیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ معزز پارلیمانی سیکرٹری fluently کوئی جواب دے گئے ہیں۔ میں بڑے ادب سے گزارش کر رہا ہوں کہ انہیں سمجھ ہی نہیں آئی کہ جواب دینا کیا تھا؟

جناب سپیکر: ملک صاحب! ان کو ساری سمجھ ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا ہوں کہ ساہیوال ڈویژن ابھی نہیں بلکہ 2008 میں بنا ہے اور ساہیوال کو 2009 میں big city allowance ملا ہے اور آج 2017 ہے اور یہ فرما رہے ہیں کہ ساہیوال ابھی big city announce نہیں ہوا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! میں وعدہ کرتا ہوں۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ جواب تو ٹھیک دیا کریں ایسے تو یہ ایوان کے اور آپ کے ساتھ مذاق ہوا۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ بھی مذاق سے بات نہ کریں۔ مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ معزز ممبر کی محکمے کے افسران سے ملاقات کروا دیتا ہوں۔ میں یہاں پر وعدہ کرتا ہوں کہ جو documents ان کے پاس ہیں ان کے مطابق اگر ساہیوال کو big city کا درجہ مل گیا ہے تو انشاءاللہ ان کو 45 فیصد الاؤنس لے کر دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ تو simple سی بات ہے کہ آپ مری اور سیالکوٹ کی آبادی دیکھ لیں اور ساہیوال سٹی کی آبادی دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! محکمے نے کوئی معیار بنایا ہوگا اس کے مطابق وہ چلتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ساہیوال big city ہے۔ ہمیں 2009 میں big city package ملا ہے۔ خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! کیا آپ پہاڑی پر چڑھ کر اوپر جاتے ہیں؟ اس کا کوئی طریق کار ہوگا اس طرح نہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! خادم پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی یہ مہربانی ہے کہ انہوں نے 2008 میں ساہیوال ڈویژن بنایا ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! یہ big city میں شامل نہیں ہے لہٰذا بات کو ختم کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ big city allowance جاری کریں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! انہوں نے آپ کو جو بات بتائی ہے وہ بہتر ہے لہٰذا ایسے نہ کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ ان کو پھر پابند کر دیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کو check کروالیں گے اگر آپ کی بات صحیح ہوئی تو اس پر ضرور عمل ہوگا۔ جی، اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے سوال نمبر بولیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8620 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کمالیہ، ماموں کانجن انٹر ڈسٹرکٹ سڑک سے متعلقہ تفصیلات

*8620: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کمالیہ ماموں کانجن انٹر ڈسٹرکٹ سڑک کی حالت انتہائی خراب اور ٹریفک کے لئے غیر موزوں ہے؟

(ب) محکمہ اس کی مرمت کب کرے گا؟

(ج) کیا محکمہ اس روڈ پر مسافروں کی راہنمائی کے لئے بورڈز اور ریفلیکٹرز لگائے گا؟

(د) آخری مرتبہ سڑک کب اور کہاں تک مرمت کی گئی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے۔ تاہم مذکورہ سڑک کی کشادگی و بحالی کا کام سابقہ ضلعی حکومت اور محکمہ Pak PWD کے زیر انتظام مکمل ہوا تھا۔ اب یہ سڑک حال ہی میں صوبائی محکمہ شاہرات کی تحویل میں دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ سڑک کے مرمت طلب حصے کلو میٹر 0.00 تا 4.00 از کمالیہ کی خصوصی مرمت کے ٹینڈر مورخہ 2017۔04۔06 وصولی کے بعد منظوری کے مراحل میں ہیں جبکہ 12 کلو میٹر (Resurfacing) کا کام از ماموں کانجن تا ضلعی حدود فیصل آباد کے ٹینڈر مورخہ 2017۔05۔02 کو طلب کر رکھے ہیں جن پر جلد ہی کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ج) جی ہاں۔

(د) سابقہ ضلعی حکومت کے زیر انتظام سال 12۔2011 میں ضلع فیصل آباد کی حدود میں مرمت کا کام کروایا گیا تھا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! جز (الف) کے اندر انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ سڑک کی مرمت سابقہ ضلعی حکومت اور Pak PWD نے کی تھی۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ مرمت کب کی گئی تھی اور یہ سڑک صوبائی محکمہ شاہرات کی تحویل میں کب دی گئی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! بنیادی طور پر یہ ڈسٹرکٹ روڈ تھی، 12-2011 میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے اس پر کام کروایا اور 2004 میں Pak PWD نے اس پر کام کیا۔ پچھلے سال سے نئے نظام کے تحت تمام ڈسٹرکٹ روڈز اب صوبائی محکمہ شاہرات کے زیر انتظام آ گئی ہیں جبکہ پہلے یہ ضلعی گورنمنٹ کے پاس ہوتی تھیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں جز (ب) کے اندر پوچھنا چاہوں گا جس میں انہوں نے بتایا ہے کہ سڑک کی مرمت زیرو تا 4 کلو میٹر از کمالیہ کی خصوصی مرمت کا ٹینڈر 06-04-2017 کو جاری کیا گیا ہے لہذا مجھے اس کی amount بتا دی جائے نیز انہوں نے resurfacing کا دوسرا ٹینڈر 02-05-2017 کو کیا تھا یہ دونوں کب تک شروع ہو جائیں گے، کب تک ختم ہو جائیں گے اور ان کی amount بتا دی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! چار کلو میٹر کا جو special repair کا ٹینڈر ہوا ہے اس کی رقم 19.301 ملین روپے ہے اور اس پر practically کام شروع ہو چکا ہے جبکہ resurfacing کا ٹینڈر اپنی approval کے آخری مراحل میں ہے جس کی لاگت 44.5 ملین روپے ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ ان سے کوئی date لے دیں کہ اس میں کب تک complete ہو جانے کی امید ہے کیونکہ چھ سات سال سے یہ سڑک ٹوٹی ہوئی ہے جس پر سے گزرنا ناممکن ہو چکا ہے؟

جناب سپیکر: پہلے تو یہ own ہی نہیں کرتے تھے اور اب انہوں نے own کر دیا ہے تو اب کام کروائیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ کوئی time limit دے دیں کہ کب تک complete ہو جائے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ دونوں کام انشاء اللہ آئندہ چار پانچ مہینوں میں مکمل ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 8714 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں محمود الرشید کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! سوال نمبر 8623 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور رائیونڈ فلائی اوور سے متعلقہ تفصیلات

*8623: میاں محمود الرشید: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رائیونڈ میں ایک فلائی اوور کی تعمیر کی منظوری دی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مجوزہ فلائی اوور کی زد میں تقریباً 350 دکانات اور گھر آ رہے ہیں جن کو گرانے کا منصوبہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متاثرین کو نہ کوئی متبادل جگہ دی جا رہی ہے اور نہ ہی کوئی معاوضہ کی منظوری دی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت متاثرین کو ان کے گھروں اور دکانوں کے لئے متبادل جگہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے نیز نقصانات کے ازالے کے لئے معاوضہ کون دے گا ایوان کو تمام تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) درست ہے کہ گورنمنٹ آف پنجاب نے مفاد عامہ کو مدنظر رکھتے ہوئے فلائی اوور کراسنگ ریلوے ٹریک ان رائیونڈ سٹی کی منظوری دی۔

(ب) درست نہ ہے کہ فلائی اوور کی زد میں صرف 79 دکانات و مکانات آرہے ہیں ان میں 45 مکمل طور پر اور 34 جزوی طور پر متاثر ہوئے ہیں

(ج) درست نہ ہے زیر آمد جگہ لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 کے تحت ایکوائر کی گئی ہے اور متاثرین کو سٹرکچر کے معاوضہ کی ادائیگی جاری ہے اور زمین کی قیمت کے تعین کے لئے مطابق قانون لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 کا پراسس جاری ہے تفصیل ازالہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جو کہ جلد ہی مکمل کر کے ادائیگی ازالہ زمین بھی کر دی جائے گی۔

(د) گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 کے تحت زیر آمد رقبہ کے متاثرین کو نقصانات کا ازالہ کیا جا رہا ہے اور تمام تر کارروائی قانون کے تحت مکمل کر کے قبضہ حاصل کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جز (ج) میں سوال پوچھا گیا تھا کہ:

"کیا یہ بھی درست ہے کہ متاثرین کو کوئی متبادل جگہ دی جا رہی ہے اور نہ ہی کوئی معاوضہ کی منظوری دی گئی ہے؟"

اسی طرح جز (د) میں پوچھا گیا تھا کہ:

"کیا حکومت متاثرین کو ان کے گھروں اور دکانوں کے لئے متبادل جگہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے نیز نقصانات کے ازالے کے لئے معاوضہ کون دے گا، ایوان کو تمام تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟"

جناب سپیکر! انہوں نے تفصیلات بتائی ہیں کہ کن کن لوگوں کے مکانات اور دکانیں اس میں آ رہی ہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ process جاری ہے۔ زمین مالکان کو ان کی زمین کی ابھی تک صحیح قیمت نہیں ملی جو بے چارے دربدر کی ٹھوکریں کھاتے پھر رہے ہیں اور چیخ و پکار کر رہے ہیں جبکہ محکمہ نے وہاں پر فلائی اوور بنانا شروع کر دیا ہے اور تقریباً بڑی تیزی کے ساتھ اس پر کام بھی ہو رہا ہے۔ مجھے منسٹر صاحب یہ بتا دیں کہ جن لوگوں کی properties اس کی زد میں آئی

ہیں جب تک اُن کو معاوضہ ادا نہیں کیا جائے گا آپ زبردستی ان کے ساتھ یہ کیسے کر سکتے ہیں اور یہ کیوں کیا گیا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! پہلے میں اس پراجیکٹ کے بارے میں بتاتا ہوں کہ یہ ایک انتہائی اہم نوعیت کا پراجیکٹ تھا جس کو چھ مہینے میں ریکارڈ مکمل کیا گیا اور اس کا ساڑھے 17 ہزار ٹریفک count تھا جبکہ اس کی cost around one billion تھی۔ دوسرا انہوں نے متاثرین کے بارے میں جو سوال کیا ہے میں اس سلسلے میں عرض کر دوں کہ 355 ملین کی پوری رقم لینڈ ایکوزیشن کلکٹر کے پاس deposit ہے، اس میں مزید revision کی ضرورت پیش آئی جس کے لئے 12 بلین کی requirement تھی وہ بھی پی اینڈ ڈی سے تقریباً منظور ہو چکی ہے جبکہ 60 ملین سٹرکچر کی cost لوگوں کو دی جا چکی ہے۔ میں اس ایوان میں یہ commitment کرتا ہوں کہ تمام process مکمل ہو چکا ہے اور انشاء اللہ 30۔ جولائی تک یہ تمام payment کا process مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، جولائی میں ہو جائے گا۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 8767 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بنک آف پنجاب کی برانچوں کے حوالے سے متعلقہ تفصیلات

*8767: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر خزانہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بنک آف پنجاب کی صوبہ میں کتنی شاخیں کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان برانچوں میں کتنے ملازمین عہدہ اور گریڈ وار کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان برانچوں کے سال 16-2015 اور 17-2016 کے اخراجات بتائیں نیز ان کی آمدن کی تفصیل بھی بتائیں؟

(د) ان برانچوں میں سے کون کون سی خسارہ میں ہیں اور ان کے خسارہ میں چلنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) حکومت کتنی برانچز مزید کس کس قصبہ / شہر میں قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین):

(الف) 31۔مارچ 2017 تک صوبہ پنجاب میں 388 شاخیں ہیں جن میں تین ذیلی شاخیں شامل ہیں۔

(ب) مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر	گریڈ	تعداد
1۔	ایگزیکٹو (اے وی پی اور اوپر)	482
2۔	آفیسرز	2320
3۔	کلیریکل / نان کلیریکل	1151
	کل تعداد	3953

(ج) ان برانچوں کے سال 16-2015 اور 17-2016 کی آمدن اور اخراجات درج ذیل ہیں:

جولائی 2015 تا جون 2016

آمدن: مبلغ 34,211.756 ملین روپے

اخراجات: مبلغ 28,765.681 ملین روپے

جولائی 2016 تا مارچ 2017

آمدن: مبلغ 26,308.327 ملین روپے

اخراجات: مبلغ 20,913.837 ملین روپے

(د) تمام شاخیں منافع میں ہیں سوائے ان شاخوں کے جو نئی بنی ہیں اور شروع کے اڑھائی سال میں اپنی بنیاد بناتی ہیں۔

(ہ) 2017 میں صوبہ پنجاب میں 61 شاخیں کھولنے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز (ب) میں دی گئی تفصیل پر میں جاننا چاہوں گی کہ بنک آف پنجاب بنایا گیا تھا تو اس میں جو عملہ بھرتی کیا جاتا ہے یا کیا جا رہا ہے اس کو بھرتی کرنے کا معیار کیا تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! جس طرح تمام اداروں میں عملہ بھرتی کیا جاتا ہے اسی طرح اخبار میں اشتہار دیا جاتا ہے، qualification کے مطابق اس کا exam ہوتا ہے، اس exam کو پاس کرنے اور انٹرویو کے بعد رکھا جاتا ہے اور اس میں میرٹ کا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! کسی بھی بنک میں President کی پوسٹ ہوتی ہے لہٰذا بنک آف پنجاب کے President کی تنخواہ بتادی جائے اور ساتھ یہ بھی بتادیں کہ ان کی ملازمت کی میعاد کیا ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بنک آف پنجاب کے President کی ریٹائرمنٹ کی میعاد اور تنخواہ بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! دراصل entirely یہ ایک نیا سوال ہے کیونکہ یہ اس سوال سے related نہیں ہے۔ اگر اس سے related ضمنی سوال ہو تو میں بتا سکتا ہوں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے یہی پوچھا ہے کہ President کی تنخواہ کیا ہے اور کتنے سال کے لئے President اس پوسٹ پر رہ سکتا ہے؟

جناب سپیکر: Rules and regulations کے مطابق ہوتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اگر ہم نے ضمنی سوال نہیں کرنے تو یہ ہمیں بتادیں کہ انہوں نے آج ضمنی سوال کا جواب نہیں دینا۔ ہم ضمنی سوال نہیں کرتے اور ان کے محکمے کے تمام سوال ویسے ہی گزار دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! محترمہ اس کی تفصیل کے لئے تھوڑا wait کر لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اگر محکمہ موجود نہیں ہے تو بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! محکمہ موجود ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرے خیال میں محکمہ موجود نہیں ہے جو سوال کا جواب نہیں دے سکتے یا پھر ان کے پاس فائل نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! میرے پاس فائل موجود ہے اور میں زبانی جواب دے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، اس سوال کو تھوڑی دیر کے لئے pending کر دیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگر وقفہ سوالات کے دوران جواب آ گیا تو ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ فائزہ احمد ملک آپ کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 8733 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: وحدت کالونی کوارٹر میں تجاوزات کے خاتمہ سے متعلق تفصیلات

*8733: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2008 تا 2013 وحدت کالونی سرکاری کوارٹرز میں تجاوزات کے خاتمہ کے لئے آپریشن کیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی بلاک وحدت کالونی لاہور میں کوارٹر نمبر D-6 کے علاوہ باقی تمام تجاوزات ختم کر دی گئی تھیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کوارٹر کے رہائشی نے اب سڑک میں مزید تعمیرات شروع کر رکھی ہیں اور محکمہ اس کے بااثر ہونے کی وجہ سے اس کے خلاف کارروائی نہیں کر رہا؟

(د) کیا حکومت اپنے سابقہ دور کی طرح اس مرتبہ بھی سڑک میں تعمیر ہونے والی تجاوزات کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سابقہ دور حکومت میں 2008 تا 2013 وحدت کالونی سرکاری کوارٹرز میں تجاوزات کے خاتمہ کا آپریشن کیا گیا تھا جس میں تمام تجاوزات کو مسمار کر دیا گیا ہے۔

(ب) جی، ہاں! یہ درست ہے بوجہ حکم امتناعی بعدالت سول کورٹ D-6 کی تجاوزات کو مسمار نہ کیا گیا تھا۔

(ج) یہ درست نہ ہے البتہ D-6 کے رہائشی نے D-Block کی گراؤنڈ میں سکیورٹی گارڈ کے لئے عارضی خیمہ اور شیڈ لگا رکھا ہے۔

(د) محکمہ مواصلات و تعمیرات گورنمنٹ کالونی کی رہائشوں کی مرمت کا کام کرتا ہے۔ تجاوزات کے خاتمہ کے لئے چیف سیکرٹری پنجاب کی مقرر کردہ انفورسمنٹ سیل ٹیم اور محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کے تحت کیا جاتا ہے۔ آئندہ بھی کسی تجاوزات کو ختم کرنے کے لئے کارروائی ایس اینڈ جی اے ڈی کے انفورسمنٹ سیل کے ذریعے عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں اس پر صرف ایک ہی ضمنی سوال کروں گی۔ جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ اس علاقہ میں جتنی بھی تجاوزات ہیں اور جتنی بھی construction ناجائز ہے وہ ساری ختم کر دی گئی ہے لیکن میری انفارمیشن کے مطابق وحدت کالونی کا یہ کوارٹر نمبر D-6 آج بھی illegal طریقے سے ہے اور اس کی construction کو touch بھی نہیں کیا گیا۔ اگر یہ تجاوزات کے نقشے کے مطابق میرٹ پر پورا اتر رہا ہے اور تجاوزات کے زمرے میں آتا ہے تو اس کوارٹر کو نہ گرانے کی کیا خاص وجہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس کی خصوصی وجہ بتائیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! سب سے پہلی بات یہ ہے کہ یہ سوال مواصلات و تعمیرات سے related نہیں تھا بلکہ محترمہ کو ایس اینڈ جی اے ڈی سے کرنا چاہئے تھا۔ چونکہ کوارٹروں کی تمام الاٹمنٹ یا تجاوزات کا ذمہ دار ڈیپارٹمنٹ ایس اینڈ جی اے ڈی ہے جبکہ مواصلات و تعمیرات کا کام صرف اور صرف کوارٹروں کی maintenance کرنا ہوتی ہے لیکن وہاں کون آ رہا ہے یا کون جا رہا ہے اس میں ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری نہیں ہے۔ جواب میں بڑا واضح لکھا ہے کہ D-6 پر قابض نے عدالت سے حکم امتناعی لیا ہوا ہے جس میں محکمہ مواصلات و تعمیرات فریق نہیں ہے جبکہ اس میں فریق بھی ایس اینڈ جی اے ڈی ڈیپارٹمنٹ ہے لیکن اگر اس کے متعلق یہ مزید معلومات لینا چاہتی ہیں تو میں انہیں دے سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ یہ سوال محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کو refer کیا جاتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں نے یہ سوال محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کو refer کر دیا ہے اس لئے اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس سوال جواب آ گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! اس کا normally time پانچ سال ہوتا ہے اور حکومت کی مرضی ہے کہ اگر وہ اچھا perform کرے تو اس time کو extend کر سکتی ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے تنخواہ کا بھی پوچھا ہے کہ کتنی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! تنخواہ کا exactly ابھی مجھے نہیں پتا کیونکہ میں نے محکمہ سے پوچھا تھا تو ان کا کہنا ہے کہ پوچھ کر بتائیں گے۔

جناب سپیکر: اس سوال کو پھر pending کر دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! بے شک اسے pending کر دیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرے تین سوالات اس اجلاس میں pending ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ Question Hour is over now.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

گوجرانوالہ: بلڈنگز کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*8065: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ میں محکمہ مواصلات و تعمیرات نے سال 14-2013 سے آج تک کل کتنی بلڈنگز کی تعمیر شروع کی ان میں سے کون سی بلڈنگز مکمل ہو چکی ہیں اور کن پر کام جاری ہے مذکورہ بلڈنگز کے تخمینہ جات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ بلڈنگز میں سے کس کس بلڈنگ کا تخمینہ revise کیا گیا ہے؟

(ج) مذکورہ بلڈنگز کی تعمیر کے لئے ٹینڈر کی غرض سے کس کس اخبار میں اشتہارات دیئے گئے؟

(د) مذکورہ بلڈنگز میں سے کون سی بروقت مکمل ہوئیں اور کون سی تاخیر کا شکار ہوئیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پراونشل بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے سال 14-2013 سے آج تک گوجرانوالہ میں 18 نمبر بلڈنگز کی تعمیر شروع کی جن میں سے چار بلڈنگز کا کام مکمل ہو چکا ہے اور چودہ بلڈنگز پر کام جاری ہے تخمینہ جات کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اس کے علاوہ گوجرانوالہ میں ڈسٹرکٹ سیٹ اپ نے سال 14-2013 سے آج تک گوجرانوالہ میں 28 نمبر بلڈنگز کا کام شروع کیا جن پر کام جاری ہے تخمینہ جات کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پراونشل بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی مذکورہ بلڈنگز میں سے دو بلڈنگز کا تخمینہ revise ہوا ہے جن کی تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور ڈسٹرکٹ سیٹ اپ کی تین بلڈنگز کا تخمینہ revise ہوا ہے جن کی تفصیل Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پراونشل بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی مذکورہ بلڈنگز کی تعمیر کے لئے ٹینڈر کی غرض سے DGPR لاہور کو اشتہار بھیجا گیا جو اخبارات میں شائع ہوا ان کی تفصیل Annex-E ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور ڈسٹرکٹ سیٹ اپ کی مذکورہ بلڈنگز کی تعمیر کے لئے ٹینڈر کی غرض سے DGPR لاہور کو اشتہار بھیجا گیا جو اخبارات میں شائع ہوا ان کی تفصیل Annex-F ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پراونشل بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی مذکورہ بلڈنگز میں سے جو بروقت مکمل ہوئیں اور تاخیر کا شکار ہوئیں تفصیل Annex-G ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور ڈسٹرکٹ سیٹ اپ کی مذکورہ بلڈنگز میں سے جو بروقت مکمل ہوئیں اور تاخیر کا شکار ہوئیں تفصیل Annex-H ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سیالکوٹ پسرور روڈ کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*8574: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پسرور سیالکوٹ روڈ کی کل لمبائی کتنی ہے یہ کہاں سے شروع اور کہاں پر ختم ہوتی ہے؟

(ب) اس روڈ کی سال 15-2014، 16-2015 اور 17-2016 میں کتنی رقم سے مرمت کی گئی ہے سال وار مرمت کی تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا اس روڈ کا یکم جنوری 2015 سے آج تک کس کس آفیسر نے معائنہ کیا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت اس روڈ کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے اسے مرمت نہ کروانے کی وجوہات کیا ہیں حکومت کب تک اس پر کام کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) سیالکوٹ پسرور روڈ کی کل لمبائی 33.75 کلو میٹر ہے جس کا آغاز چیمبر آف کامرس پیرس روڈ سیالکوٹ سے ہوتا ہے اور LRBT ہسپتال پسرور پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔

(ب) سڑک پر سالانہ مرمت کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	خصوصی مرمت	عمومی مرمت	کل
2014-15	1.860 ملین روپے	1.515 ملین روپے	3.375 ملین روپے
2015-16	2.981 ملین روپے	3.958 ملین روپے	6.939 ملین روپے
2016-17	3.769 ملین روپے	1.155 ملین روپے	4.924 ملین روپے

(ج) اس سڑک کا آفیسران بالاباقاعدگی کے ساتھ معائنہ کرتے رہتے ہیں۔

(د) مذکورہ سڑک سیلاب زدہ علاقہ میں واقع ہے اور ہر سال سیلابی پانی سڑک کو بہت نقصان پہنچاتا ہے اور محکمہ اپنے محدود مرمتی وسائل سے اس سڑک کی مرمت کرتا رہتا ہے لیکن ساری سڑک کی حالت انتہائی خراب ہو چکی ہے جس کو مرمت کر کے اصلی حالت میں لانا ممکن نہیں ہے۔ جناب وزیراعظم پاکستان کے احکامات کی روشنی میں محکمہ نے تخمینہ لاگت 2896 ملین روپے سے سڑک کو دورویہ کرنے کی feasibility report تیار کر لی ہے جس کے منظور ہونے پر سڑک کی تعمیر نو کی جائے گی۔

سرکاری ملازمین کے ہاؤس رینٹ بڑھانے سے متعلقہ تفصیلات

*8714: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر خزانہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبائی سرکاری ملازمین کے ہاؤس الاؤنس میں 2008 کے بعد کوئی اضافہ کیا گیا؟

(ب) کیا حکومت مالی سال 2017-18 میں ہاؤس الاؤنس میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ 17ویں گریڈ کے ملازمین کا ماہوار ہاؤس الاؤنس صرف 2955/ روپے کیا اس رقم میں مکان کرایہ پر لینا ممکن ہے اس گریڈ سے نیچے کے ملازمین کے ہاؤس الاؤنس کا اندازہ محکمہ خود ہی لگالے؟

(د) کیا حکومت ملازمین کی اس پریشانی کے ازالہ کے لئے مالی سال 2017-18 میں یا فوری طور پر کوئی سہولت دینے کا اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):

(الف) نہیں۔

(ب) وفاقی حکومت کی مالی سال 2017-18 میں جاری ہونے والی پالیسی کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومتِ پنجاب اس معاملہ پر غور وخوض کرے گی۔

(ج) چونکہ ہاؤس رینٹ الاؤنس بنیادی پیمانہ تنخواہ کی ابتدائی stage پر دیا جاتا ہے لہذا یہ درست ہے کہ چھوٹے شہروں میں 17ویں گریڈ کے ملازمین کا ماہوار ہاؤس الاؤنس صرف 2955/۔ روپے ہے اور بڑے شہروں میں۔/4433 روپے ہے۔

(د) حکومت پنجاب سرکاری ملازمین کی مالی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر سال ایڈہاک الاؤنس کی شکل میں تنخواہوں میں اضافہ کرتی ہے۔ تاہم وفاقی حکومت کی پالیسی کو مدنظر رکھتے ہوئے 18۔2017 کے بجٹ میں حکومت پنجاب اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے فیصلہ کرے گی۔

راولپنڈی: تحصیل ٹیکسلا واہ کینٹ روڈ کی توسیع سے متعلقہ تفصیلات

*8820: حاجی ملک عمر فاروق: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہتر روڈ ٹیکسلا / واہ کینٹ ضلع راولپنڈی کی توسیع کا منصوبہ زیر غور ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ منصوبہ کے لئے ٹوٹل کتنا رقبہ ایکوائر کیا جائے گا اور اس سڑک کی ٹوٹل لمبائی کتنی ہے؟

(ج) اس منصوبہ کی ٹوٹل لاگت بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ مذکورہ روڈ کی توسیع کی منظوری 446.394 ملین روپے کی ہوئی ہے۔ اس سکیم کا ٹینڈر ہو چکا ہے اور موقع پر کام جاری ہے۔ یہ سکیم ADP برائے سال 17۔2016 کی سیریل نمبر 3320 پر موجود ہے۔

(ب) سڑک کی چوڑائی کے لئے دونوں اطراف سے 345 مرلے رقبہ ایکوائر کیا جائے گا۔ سڑک کی کل لمبائی 3 کلومیٹر ہے۔

(ج) منصوبہ کی کل لاگت 446.394 ملین روپے ہے۔

این ایف سی ایوارڈ سے ملنے والی رقم سے متعلقہ تفصیلات

*8904: محترمہ شنیلا رُوت: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب کو مالی سال 14-2013 سے 17-2016 تک این ایف سی ایوارڈ سے کتنی رقم دی گئی اور یہ تمام صوبوں کو دی جانے والی رقم کا کتنے فیصد ہے سال وار تفصیل بتائی جائے؟

(ب) این ایف سی ایوارڈ سے ملنے والی رقوم کو عمومی اور خصوصی طور پر کن مقاصد کے لئے مختص کیا گیا تمام تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا):

(الف) پنجاب کو مالی سال 14۔2013 سے 17۔2016 (مورخہ 30.04.2017 تک) مجموعی طور پر این ایف سی ایوارڈ سے مبلغ 2,983,224,356,000 روپے دیئے گئے۔ جس کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	رقم (ملین روپے)
14۔2013	637,063.581 ملین روپے
15۔2014	719,336.548 ملین روپے
16۔2015	895,780.880 ملین روپے
17۔2016	731,043.347 ملین روپے
(مورخہ 30.04.2017 تک)	

این ایف سی ایوارڈ کے تحت تمام صوبوں کو مجموعی طور پر 57.5 فیصد حصہ مختص کیا گیا ہے۔ جس میں سے صوبہ پنجاب کا حصہ 51.74 فیصد ہے۔

(ب) این ایف سی ایوارڈ کے تحت وفاق سے ملنے والی رقم کو صوبہ پنجاب کے اکاؤنٹ نمبر 1 (Non Food) میں منتقل کیا جاتا ہے جو کہ صوبائی مجموعی اکاؤنٹ ہے اور اسی اکاؤنٹ سے تمام اخراجات بشمول ترقیاتی و غیر ترقیاتی مقاصد کے لئے تعلیم، صحت اور دیگر شعبہ جات پر خرچ کیا جاتا ہے۔

لودھراں تا خانیوال روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*8919: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔
لودھراں تا خانیوال پورشن دو رویہ پر کب تک باقاعدہ تعمیر کا آغاز ہو گا اور کب مکمل ہو گا اور کتنے Axel Load پر یہ ڈیزائن کیا جائے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

لودھراں خانیوال روڈ کا کام 16۔ مئی 2017 سے شروع ہو چکا ہے اور امید ہے کہ یہ کام 30۔اپریل 2018 تک مکمل ہو جائے گا۔ اس سڑک کو Kip 18/18000Lbs کے Standard Axel لوڈ کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہے۔

بہاولپور میں رنگ روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*8920: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور شہر میں رنگ روڈ کی تعمیر کن مراحل میں ہے اور مالی سال 17-2016 میں اس کے لئے کتنے فنڈز فراہم کئے گئے ہیں، منصوبہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) بہاولپور سے حاصل پور تک ڈبل روڈ (دورویہ سڑک) کا منصوبہ کب شروع ہوا اور یہ منصوبہ کب مکمل ہونا قرار پایا تھا، اس وقت منصوبہ کن مراحل میں ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ منصوبہ سال 17-2016 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا گیا ہے۔ اس منصوبے کی تخمینہ لاگت مبلغ -/1778.019 ملین روپے ہے اور محکمہ نے اس کا ایسٹیمیٹ بنا کر گورنمنٹ آف پنجاب پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ لاہور کو بھیجا ہوا ہے۔ یہ منصوبہ PDWP میٹنگ مورخہ 13.01.2017 کو بحث کے لئے پیش ہوا جس پر پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ نے منصوبہ کو ڈیفر کر دیا۔ دوبارہ اس منصوبہ کو پری PDWP میٹنگ میں مورخہ 2017-05-05 کو زیر بحث لایا گیا۔ جو کہ PDWP کی منظوری کے لئے کلیئر کر دیا اب یہ اس منصوبہ کی فائنل منظوری کے لئے PDWP میٹنگ میں بحث ہونا مقصود ہے جو کہ ابھی تک پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے منعقد نہیں ہوئی اور یہ منصوبہ گورنمنٹ آف پنجاب پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ لاہور میں زیر التواء ہے۔ اس منصوبہ کے لئے گورنمنٹ آف پنجاب نے 208.00 ملین روپے مختص کر کے جاری کر دیئے ہیں اور یہ فنڈز محکمہ کے پاس ابھی تک unspent پڑے ہوئے ہیں جو کہ منصوبہ کی عدم منظوری کی وجہ سے خرچ نہیں کئے جا سکے۔

(ب) یہ دو رویہ منصوبہ مالی سال14۔2013 مورخہ 18.03.2014 کو شروع ہوا۔ اس کی کل لمبائی 77.25 کلو میٹر ہے۔ یہ منصوبہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اس وقت اس منصوبہ کا 86 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور یہ منصوبہ انشاءاللہ مورخہ 30.06.2017 کو مکمل ہو جائے گا۔

چنیوٹ میں محکمہ مواصلات و تعمیرات میں درجہ چہارم کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*8928: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2009 میں محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع چنیوٹ کے EDO اے آر مسیح نے جو خود سیالکوٹ کے علاقہ کا رہائشی ہے، تھانہ چنیوٹ میں درجہ چہارم کی بھرتیوں میں درجنوں گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کے غیر مسلموں کو بھرتی کیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وہ درجہ چہارم کے ملازمین اپنا تبادلہ کرواکے سیالکوٹ چلے گئے اور چنیوٹ کے دفاتر میں یہ اسامیاں خالی ہو گئیں ان ملازمین کے نام اور تاریخ تبادلہ کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا حکومت ان خالی ہونے والی اسامیوں پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) اے آر مسیح سال 2009 بطور EDO(W&S) تعینات ہوئے اور ان کا تعلق گوجرانوالہ سے ہے۔ سال 2010 میں درجہ چہارم کے ملازمین کو بھرتی کیا گیا جس میں گوجرانوالہ اور سیالکوٹ سے تعلق رکھنے والے 9 افراد شامل تھے۔ یہ تمام غیر مسلم ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ زیادہ تر ملازمین تبادلہ کروا کر چلے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ملازمین	تاریخ تبادلہ	ضلع جہاں تبادلہ کروایا
1	شاہد لیاقت نائب قاصد	07-04-2015	گوجرانوالہ
2	چولیس یعقوب نائب قاصد	31-07-2015	سیالکوٹ
3	ذیشان مسیح ڈرائیور	08-02-2017	گوجرانوالہ
4	شہزاد پرویز ڈرائیور	08-02-2017	گوجرانوالہ

5	ہارون مسیح مالی	25-07-2016	گوجرانوالہ
6	آصف اکرم چوکیدار	16-07-2015	سیالکوٹ
7	رضا مسیح گریسر		نوکری چھوڑدی
8	حنوک سویپر		نوکری چھوڑدی
9	شفقت مسیح ٹیوب ویل آپریٹر		نوکری چھوڑدی

(ج) نئے نظام کے تحت (D.O (Roads & Buildings کا دفتر Executive Engineer Highway / Buildings Division Chiniot میں تبدیل ہو چکا ہے (D.O (Roads میں درجہ چہارم کی چار سیٹیں اور ڈی او بلڈنگز میں درجہ چہارم کی خالی دو سیٹیں خالی ہیں اور حکومتی پالیسی کے مطابق بھرتی کا عمل شروع کیا جائے گا۔

ضلع شیخوپورہ میں پراونشل ہائی وے کے روڈز اور ملازمین کی تفصیل

*8980: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شیخوپورہ میں پراونشل ہائی وے کی ملکیتی روڈز کون کون سی ہیں ان کے نام اور لمبائی بتائیں؟

(ب) اس ضلع میں پراونشل ہائی وے کے کتنے دفاتر اور ملازمین کس عہدہ و گریڈ پر کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس ضلع کو سال 16-2015 اور 17-2016 کے دوران کتنی رقم پراونشل ہائی وے کو جاری ہوئی؟

(د) یہ رقم کن کن سڑکوں کی تعمیر و مرمت پر خرچ ہوئی، ان سڑکوں کے نام لمبائی اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ہ) ان کے ٹینڈر کب ہوئے، کس اخبار میں اشتہار آیا کس کس پارٹی نے ٹینڈر میں حصہ لیا، کس کس کو کام الاٹ ہوا؟

(و) کتنی ادائیگی ان پارٹیوں کو کی گئی کتنی بقایا ہے؟

(ز) کس کس سڑک کی تعمیر و مرمت کے خلاف غیر معیاری تعمیر اور غیر معیاری میٹریل کی شکایات موصول ہوئی ہیں اور اس پر کیا ایکشن ہوا ہے، کیا ٹھیکیدار اور متعلقہ سرکاری ملازمین کے خلاف کوئی سزا یا قانونی کارروائی ہوئی ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں ہائی وے کی سڑکوں کی کل لمبائی 296.79 کلومیٹر ہے، جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع شیخوپورہ میں پراونشل ہائی وے کے چار دفاتر اور 58 ملازمین مختلف عہدہ و گریڈ پر کام کر رہے ہیں، جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضلع کو سال 16۔2015 کے دوران 2473.513 ملین اور 17۔2016 میں 2376.214 ملین جاری ہوئے۔

(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) مندرجہ ذیل تین سڑکوں کی شکایات موصول ہوئی ہیں۔

1. شاہدرہ مقبول پورہ تا نارنگ۔
2. بھٹہ چوک اولڈ نارنگ روڈ تا جی ٹی روڈ۔
3. مریدکے تا نارووال۔

اِس شکایت پر CMIT نے انکوائری کی جس میں یہ ثابت ہوا کہ مندرجہ بالا تمام سڑکوں پر غیر معیاری مٹیریل استعمال نہ ہوا ہے۔ CMIT نے قرار دیا کہ سڑک کا ڈیزائن کرتے وقت ٹریفک میں اگلے سالوں کی شرح اضافہ صحیح طور پر نہیں لی گئی۔ جس کی وجہ سے سڑک پر ڈیزائن کم دیا گیا۔ مریدکے نارووال روڈ پر ڈیگ پر پل کی تعمیر کی وجہ تمام ٹریفک شاہدرہ مقبول روڈ پر منتقل ہو گئی۔ جس کی وجہ سے چند مقامات پر کارپٹ کو نقصان پہنچا۔ CMIT نے مزید سفارش کی ہے کہ متعلقہ ادارہ ڈیزائن کرتے وقت اصل شرح اضافہ کو مدنظر رکھے CMIT کی سفارشات پر عمل جاری ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرگودھا: بھیرہ سے دھوری روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

933: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بھیرہ سے دھوری روڈ (ضلع سرگودھا) کب بنائی گئی، اس روڈ کی لمبائی اور چوڑائی بتائی جائے؟

(ب) سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال 2011 سے اب تک کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل سال وار بتائیں؟

(ج) کیا اس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور گاڑیاں چل سکتی ہیں؟

(د) اگر اس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے تو پھر اس کی از سر نو تعمیر میں کیا امر مانع ہے اور یہ کب تک تعمیر کر دی جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) بھیرہ سے دھوری روڈ (ضلع سرگودھا) سال 12-2011 میں بنائی گئی تھی۔ اس سڑک کی کل لمبائی 21.50 کلو میٹر اور چوڑائی 10 فٹ ہے۔

(ب) بھیرہ سے میلوال چوک 11.50 کلو میٹر ہے جس کو خادم اعلیٰ پنجاب فیز۔1 پروگرام کے تحت 15-2014 میں دوبارہ 12 فٹ چوڑائی میں بنائی گئی جس پر کل لاگت مبلغ 9,81,27,706/- روپے آئی۔ میلوال چوک سے رتوکالا جس کی لمبائی 4.00 کلو میٹر ہے خادم اعلیٰ پنجاب (KPRRP-IV) برائے سال 17-2016 میں شامل کی گئی ہے۔ رتوکالا سے دھوری کی لمبائی 6.00 کلو میٹر ہے جس کی حالت تسلی بخش ہے۔

(ج) سڑک کی حالت تسلی بخش ہے۔

(د) سڑک کی حالت تسلی بخش ہے۔ سڑک کے پہلے حصے کی حالت بہت اچھی ہے۔ دوسرے حصے میں سے 4.00 کلو میٹر خادم پنجاب (KPRRP-IV) میں دوبارہ تعمیر کی جارہی ہے۔ اور باقی 6.00 کلو میٹر جو کہ تسلی بخش حالت میں ہے جس کو اگلے سال تعمیر کرنے کا پروگرام ہے۔

بصیرپور تا محمد نگر براستہ کوٹ شیر خان فیض آباد (اوکاڑہ)
سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

1196: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بصیرپور تا محمد نگر براستہ کوٹ شیر خان فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ روڈ عرصہ 10 سال سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کو خادم اعلیٰ پروگرام 2015 میں شامل کیا گیا تھا منظوری ہونے کے بعد مذکورہ سڑک کو ڈراپ کر دیا گیا ہے اس کو کن بنیادوں پر ڈراپ کیا گیا ہے؟

(ج) خادم اعلیٰ پروگرام کے تحت پی پی-188 کی کتنی سڑکوں کی منظوری دی گئی ان کے نام کیا ہیں مذکورہ پروگرام کے تحت تحصیل دیپالپور میں کتنی سڑکوں کو پہلے، دوسرے اور تیسرے مرحلے میں شامل کیا گیا ہے ان کے نام لمبائی چوڑائی اور تخمینہ بتایا جائے؟

(د) کیا حکومت بصیرپور تا محمد نگر براستہ کوٹ شیر خان فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ سڑک کو بھی خادم اعلیٰ پروگرام کے تحت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) سڑک مذکورہ ضلعی حکومت اوکاڑہ کے زیر کنٹرول ہے اور یہ درست ہے کہ سڑک کافی خستہ حالی کا شکار ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ سڑک مذکورہ خادم اعلیٰ پنجاب روڈز پروگرام 16-2015 کی ترجیحی لسٹ کی سیریل نمبر 6 پر DCC نے شامل کی تھی لیکن فنڈز کی دستیابی کے مطابق صرف سیریل نمبر 1 اور 2 باقاعدہ طور پر منظور ہوئیں جن پر کام جاری ہے جبکہ سڑک مذکورہ باقاعدہ طور پر منظور ہی نہیں ہوئی۔

(ج) خادم اعلیٰ پنجاب روڈز پروگرام کے تحت پی پی-188 میں "بحالی، کشادگی و بہتری سڑک از بی ایس لنک کینال تا بھیلہ گلاب سنگھ براستہ شادی وال ڈوگرائے، جلاں والا، منڈی احمد آباد لمبائی 22.60 کلومیٹر تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ" ہی منظور ہوئی تھی جبکہ مذکورہ پروگرام کے

پہلے اور دوسرے مرحلے میں تحصیل دیپالپور کی جو سڑکات شامل تھیں ان کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) کمیٹی برائے ضلع اوکاڑہ کی جانب سے فراہم کردہ ترجیحی لسٹ شامل نہ کیا گیا جس کی وجہ سے سڑک مذکورہ KPRRP کے تحت تعمیر و مرمت نہ ہو سکی تا حال مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت کا کوئی منصوبہ بھی زیر غور نہ ہے۔

سیالکوٹ: پی پی۔122 کے نالوں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

1275: چودھری محمد اکرام: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔122 سیالکوٹ میں محکمہ ہائی وے نے مندرجہ ذیل نالے بنائے ہیں؟

1. چوک تالاب مولا بخش تا بن پھاٹک نظام پور گلیاں
2. پل ایک رنگ پورہ ریڑی تا اتفاق پورہ ارشاد پورہ
3. نظام آباد شفیع دا بھٹہ تا ریلوے پھاٹک جودے والی
4. چوک کوٹلی بیرام تا چوک گوہر پور

مندرجہ بالا نالے کس مالی سال میں کتنی لاگت سے بنائے گئے اور آج تک یہ نالے بند کیوں ہیں، کیا حکومت ان کو مستقبل میں کھلوانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

1. چوک تالاب مولا بخش تا بن پھاٹک نظام پور گلیاں۔
2. پل ایک رنگ پورہ ریڑی تا اتفاق پورہ ارشاد پورہ۔

درج بالا نالوں کی تعمیر محکمہ ہائی وے نے نہ کی ہے۔

3. نظام آباد شفیع دا بھٹہ تا ریلوے پھاٹک جودے والی۔

نظام آباد شفیع دا بھٹہ تا ریلوے پھاٹک جودے والی بھاگوال پھلورہ روڈ پر واقع ہے جس کی تعمیر کی منظوری بابت سال 2006 میں ہوئی اور سڑک کی تعمیر کے ساتھ ساتھ شہر سیالکوٹ کے ملحقہ آبادی والے حصہ میں تین کلومیٹر لمبائی میں 62 ملین روپے کی لاگت سے نالوں کی تعمیر کی گئی۔

4. چوک کوٹلی بہرام تا چوک گوہد پور۔

چوک کوٹلی بہرام تا چوک گوہد پور سیالکوٹ کپور والی روڈ پر واقع ہے جس کی تعمیر کی منظوری بابت سال 2006 میں ہوئی اور سڑک کی تعمیر کے ساتھ ساتھ سڑک کے دونوں اطراف چار کلومیٹر لمبائی میں 50 ملین روپے کی لاگت سے نالوں کی تعمیر کی گئی۔

نالوں کی تعمیر کا مقصد سڑک کو بارشی نقصانات سے بچانے کے لئے تھا لیکن علاقہ مکینوں نے اپنے گھروں کے سیور پائپ ان نالوں سے منسلک کر دیئے جس کی بناء پر نالوں میں پانی کی روانگی متاثر ہوئی، مذکورہ سڑکات میونسپل کمیٹی کی حدود میں واقع ہیں اور ان کی صفائی کی ذمہ داری میونسپل کارپوریشن کے دائرہ اختیار میں ہے۔

ضلع سرگودھا میں سڑکوں کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

1422: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں مالی سال 16-2015 کے دوران کتنی سڑکوں کو مرمت کیا گیا اور ان پر کتنے کتنے فنڈز خرچ ہوئے؟

(ب) حلقہ پی پی-32 میں سال 16-2015 میں کتنی رقم سے کون کون سی سڑک کی مرمت کی گئی؟

(ج) کیا حکومت حلقہ پی پی-32 کی مرمت طلب سڑکوں کو جلد از جلد مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف)

نمبر شمار	سڑکات	خرچہ
1	گجرات سرگودھا روڈ	532475روپے
2	منڈی بہاؤالدین ملکوال بھرہ بھلوال کوٹ مومن بھاگٹانوالہ روڈ	5906802روپے
3	پھالیہ سادہ بھیر ووال وریام سیال موڑ تا پور احمد نگر روڈ	34554041روپے
4	لاہور سرگودھا میانوالی Art: 2 روڈ	6940924روپے
5	سرگودھا بائی پاس روڈ	3261390روپے
6	سرگودھا فیصل آباد روڈ Art: 28	1603397روپے

7	جھنگ ساہیوال سرگودھا روڈ	2461900روپے
8	ساہیوال شاہپور بھیرہ روڈ	3137711روپے
9	نوری گیٹ تا سلانوالی روڈ سیکشن 85جھال تا سلانوالی	4653480روپے
10	چک 92موڑ سلطان پور بنگلہ گاؤں گوندل ساہیوال شاہپور جھنگ	1035941روپے
11	چک 92موڑ تا دھریمہ بائی پاس	1737791روپے
12	لاہور سرگودھا پل مانگنی تا سلانوالی بائی پاس براستہ 68/SB بیریر شاہین آباد تا سلانوالی براستہ 119موڑ	2408633روپے
13	سرگودھا بائی پاس روڈ فیصل آباد روڈ FSڈرین تا 84/NB براستہ 85جھال	2864017روپے
14	خصوصی مرمت منڈی بہاؤالدین ملکوال بھیرہ بھلوال کوٹ مومن بھاگٹانوالہ روڈ کلومیٹر 31.00تا125.00کلومیٹر لمبائی94.00کلومیٹرز(Reach from Km 32, 37, 44, 49 ta 55, 57 ta 58, 88 ta 89 لمبائی 3.22کلومیٹرDifferent Reach) تحصیل و ضلع سرگودھا	38244175روپے

(ب) حلقہ پی پی۔32 سال16-2015میں کل تین سڑکات پر مبلغ -/7273420روپے خرچ ہوئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سڑکات	خرچہ
1	سرگودھا بائی پاس روڈ	3261390روپے
2	سرگودھا فیصل آباد روڈ Art: 28	1603397روپے
3	لاہور سرگودھا پل مانگنی تا سلانوالی بائی پاس براستہ 58/SBبیریر شاہین آباد تا سلانوالی براستہ 119موڑ	2408633روپے

(ج) دوران مالی سال 17-2016 پنجاب حکومت مرمت کا ارادہ رکھتی ہے اگر حکومت پنجاب کی طرف سے فنڈز موصول ہوئے تو پی پی۔32 مرمت طلب سڑکات مرمت کر دی جائیں گی۔

میانوالی: پنجاب رورل روڈ پروگرام کے تحت سڑکوں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

1443: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں پنجاب رورل روڈ پروگرام کے تحت کتنی رقم سال15-2014اور 16-2015میں فراہم کی گئی؟

(ب)　ان سالوں کے دوران کتنی رقم اس ضلع کی سڑکوں کی تعمیر پر خرچ ہوئی، ان سڑکوں کے نام، خرچ کردہ رقم اوران پر کتنا کام ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(ج)　اس عرصہ کے دوران حلقہ پی پی۔45 میانوالی کی کون کون سی سڑکوں کی تعمیر و مرمت اس پروگرام کے تحت شروع کی گئی ہے، کتنی مکمل ہو چکی ہیں، کتنی زیر تعمیر ہیں اور ان کی تعمیر کب تک مکمل ہو جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف)　مالی سال 15-2014 میں 76.000 ملین روپے اور مالی سال 16-2015 میں 488.843 ملین روپے فنڈز ضلع میانوالی کی مختلف سڑکوں کے لئے (Block Allocation) کی صورت میں فراہم کئے گئے۔

(ب)　مندرجہ ذیل سڑکیں سال 15-2014 اور 16-2015 کے دوران ضلع میانوالی میں تعمیر کی گئی ہیں ان کی تفصیل؛

فیز۔I برائے مالی سال 15-2014 جس پر اب تک 295.626 ملین روپے خرچ ہوئے اور کام مکمل ہو چکا ہے۔

1. بہتری و کشادگی سڑک ترگ اڈا تا مدو والا لمبائی 12.00 کلومیٹر۔
2. بہتری و کشادگی سڑک دتہ موڑ تا دلہ میر والا تا ونجیاری مکڑوال تک لمبائی 11.00 کلومیٹر۔
3. بہتری و کشادگی سڑک مکڑوال تا ملا خیل لمبائی 9.00 کلومیٹر۔
4. بہتری و کشادگی سڑک کھگلاں والا شیخ محمود والا تا مسیت والا تا عیسیٰ خیل بنوں سڑک لمبائی 6.30 کلومیٹر۔

فیز۔II برائے مالی سال 16-2015 جس پر اب تک 261.626 ملین روپے خرچ ہوئے اور کام مکمل ہو چکا ہے۔

1. بحالی و کشادگی سڑک اللہ خیل موڑ تا نجی موڑ براستہ گاؤں مرگاں والا لمبائی 10.50 کلومیٹر۔
2. بحالی و کشادگی سڑک لفٹ سکیم تری خیل تا سمندری والا تا غنڈی لمبائی 11.00 کلومیٹر۔
3. تعمیر سڑک پچالی چیک پوسٹ تا نواں شہر لمبائی 6.00 کلومیٹر۔

فیز۔III برائے مالی سال 16-2015 جس پر اب تک 249.348 ملین روپے خرچ ہوئے اور کام مکمل ہو چکا ہے۔

1. بحالی وکشادگی سڑک کندیاں ڈرھال چوک تا علی والی شیر شاہ سوری روڈ لمبائی 09.60 کلو میٹر۔
2. بہتری وکشادگی بن حافظ جی تا چکڑالہ لمبائی 7.10 کلو میٹر۔
3. بہتری وکشادگی مٹھا موڑ تا خانوالہ بمعہ لنک روڈ ھمبڑاں والا لمبائی 10.00 کلو میٹر۔

(ج) حلقہ پی پی۔45 میں رورل روڈ پروگرام کے تحت ابھی تک کوئی سڑک بھی ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کمیٹی کی طرف سے برائے تعمیر موصول نہ ہوئی ہے۔

راولپنڈی پھلینہ مندرہ روڈ کی تعمیر کے لئے اقدامات

1446: رانا محمود الحسن: کیا وزیر مواصلات وتعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گاؤں پھلینہ تحصیل کلر سیداں ضلع راولپنڈی میں ڈیم کی تعمیر کی وجہ سے پھلینہ مندرہ روڈ ڈیم برد ہو گئی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو پھلینہ تو اس روڈ کے متبادل کوئی دوسری روڈ بنانے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو اس کی تفصیلات کیا ہیں اور اگر نہیں تو وجوہات بتائیں؟

وزیر مواصلات وتعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) درست ہے۔

(ب) مندرجہ بالا سڑک کے متبادل پھلینہ تا نور دولال کی تعمیر کے لئے چیف منسٹر ڈائریکٹو بتاریخ 17۔فروری 2017 کو جاری ہو چکا ہے۔ یہ سکیم منظوری کے مراحل میں ہے۔ جونہی سکیم کی منظوری ہوئی اس کی تعمیر شروع ہو جائے گی۔ چیف منسٹر کے لیٹر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سڑک کی لمبائی 2.20 کلو میٹر ہے اور تخمینہ لاگت تقریباً 37.722 ملین روپے ہے۔

ضلع سرگودھا: سرکاری رہائش گاہوں میں مرمت اور تزئین و آرائش سے متعلقہ تفصیلات

1587: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ بلڈنگ سرگودھا سرکاری رہائشوں میں مرمت اور تزئین و آرائش کا کام کراتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو پچھلے دس سال کے دوران ضلع سرگودھا کی کون کون سی سرکاری رہائش گاہوں میں کتنی مالیت کا کام کروایا گیا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) درست ہے۔

(ب) مندرجہ ذیل محکموں کی سرکاری رہائش گاہوں کی مرمت کی مد میں پچھلے دس سال میں جو رقم خرچ ہوئی ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سیالکوٹ: پھلورہ منڈی ٹھسروہ سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

1670: رانا لیاقت علی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیالکوٹ براستہ پھلورہ منڈی ٹھسروہ سڑک کی حالت خراب ہے جس کی مرمت کے لئے وزیراعلیٰ کے دفتر سے ڈائریکٹو بھی جاری ہوا تھا؟

(ب) اس سڑک کے لئے کتنا فنڈ فراہم کیا گیا ہے کیا اس مالی سال میں یہ سڑک مکمل ہو جائے گی اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک مختلف حصوں میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور اس کی مرمت کے لئے وزیراعلیٰ کے دفتر سے ڈائریکٹو بھی جاری ہوا تھا۔

(ب) سڑک کی تعمیر کا تخمینہ لاگت 524 ملین روپے لگایا گیا ہے اور حکام بالا کو منظوری لے لئے بھیج دیا گیا ہے۔ اس مالی سال میں صوبائی حکومت کی طرف سے فنڈز فراہم نہ کئے گئے ہیں۔ فنڈز کی عدم دستیابی کی بناء پر موجودہ مالی سال میں سڑک کی تعمیر ممکن نہ ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں ایک رپورٹ کی توسیع کی تحریک لے لوں اس کے بعد آپ کو وقت دوں گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جی، ٹھیک ہے۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جناب امیر محمد خان مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ وپبلک ہیلتھ انجینئر نگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک التوائے کار نمبر 2014/237، 2015/278، نشان زدہ سوالات نمبر 2016/2401، 2016/4437 اور زیرو آر نوٹس نمبر 197 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ وپبلک ہیلتھ انجینئر نگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب امیر محمد خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. تحریک التوائے کار نمبر 2014/237 جناب احمد شاہ کھگہ ایم پی اے پی پی۔229 کی جانب سے پیش کی گئی۔
2. تحریک التوائے کار نمبر 2015/278 ڈاکٹر سید وسیم اختر ایم پی اے پی پی۔271 کی جانب سے پیش کی گئی۔
3. نشان زدہ سوال نمبر 2016/2401 ڈاکٹر سید وسیم اختر ایم پی اے پی پی۔271 کی جانب سے سوال کیا گیا۔
4. نشان زدہ سوال نمبر 2016/4437 راجہ راشد حفیظ ایم پی اے پی پی۔11 کی جانب سے سوال کیا گیا۔
5. زیرو آر نوٹس نمبر 197 ملک محمد وارث کلو ایم پی اے پی پی۔42 کی جانب سے پیش کیا گیا۔

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. تحریک التوائے کار نمبر 2014/237 جناب احمد شاہ کھگہ ایم پی اے پی پی۔229 کی جانب سے پیش کی گئی۔
2. تحریک التوائے کار نمبر 2015/278 ڈاکٹر سید وسیم اختر ایم پی اے پی پی۔271 کی جانب سے پیش کی گئی۔
3. نشان زدہ سوال نمبر 2016/2401 ڈاکٹر سید وسیم اختر ایم پی اے پی پی۔271 کی جانب سے سوال کیا گیا۔
4. نشان زدہ سوال نمبر 2016/4437 راجہ راشد حفیظ ایم پی اے پی پی۔11 کی جانب سے سوال کیا گیا۔
5. زیرو آور نوٹس نمبر 197 ملک محمد وارث کلو ایم پی اے پی پی۔42 کی جانب سے پیش کیا گیا۔

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. تحریک التوائے کار نمبر 2014/237 جناب احمد شاہ کھگہ ایم پی اے پی پی۔229 کی جانب سے پیش کی گئی۔
2. تحریک التوائے کابر نمبر 2015/278 ڈاکٹر سید وسیم اختر ایم پی اے پی پی۔271 کی جانب سے پیش کی گئی۔
3. نشان زدہ سوال نمبر 2016/2401 ڈاکٹر سید وسیم اختر ایم پی اے پی پی۔271 کی جانب سے سوال کیا گیا۔
4. نشان زدہ سوال نمبر 2016/4437 راجہ راشد حفیظ ایم پی اے پی پی۔11 کی جانب سے سوال کیا گیا۔
5. زیرو آور نوٹس نمبر 197 ملک محمد وارث کلو ایم پی اے پی پی۔42 کی جانب سے پیش کیا گیا۔

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون۔ چونکہ ابھی راستے میں ہیں اس لئے توجہ دلاؤ نوٹس pending کئے جاتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چلڈرن ہسپتال اینڈ انسٹیٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ ملتان میں ڈاکٹروں کی بھرتی کے اشتہار میں اقلیتی اور معذور کوٹا کو نظر انداز کیا جانا

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی توجہ ایک اشتہار کی طرف دلانا چاہتی ہوں جو کہ چلڈرن ہسپتال اینڈ انسٹیٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ ملتان کا ہے جس میں 83 خواتین ڈاکٹروں کی بھرتی ہونی ہے لیکن اس میں معذور افراد کے ساتھ ساتھ اقلیتوں کے پانچ فیصد کوٹا کو بھی نظر انداز کیا گیا ہے۔ 83 ڈاکٹروں کے حساب سے ہماری اقلیتوں کی تقریباً چار خواتین ڈاکٹر بھرتی ہو سکتی ہیں تو میری آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ اس اشتہار کو دوبارہ اخبار میں دیا جائے اور اقلیتوں کی جو حق تلفی ہوئی ہے اس کا ازالہ کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! شکریہ۔ میری بہن نے جو بات کی ہے تو یہ مجھے اشتہار دے دیں۔ میں ان سے promise کرتا ہوں، پہلے بھی ایسا ہوا تھا لیکن ہماری حکومت اور وزیراعلیٰ committed ہیں کہ جو mandatory کوٹا ہے for the minorities and disabled persons اس کو لازمی قرار دیا جائے تو یہ اشتہار دوبارہ آئے گا۔ میں ان سے یہ وعدہ اسمبلی floor پر کر رہا ہوں اور ہم اس اشتہار کو دوبارہ شائع کروائیں گے۔

(اس مرحلہ پر اشتہار کی کاپی وزیر موصوف کو دی گئی)

جناب سپیکر! پنجاب ہی ایک ایسا صوبہ ہے جہاں ابھی 5215 بچے اقلیتوں کے 16 ویں اور 17 ویں گریڈ میں بھرتی ہوئے ہیں تو میں اس کے ساتھ ساتھ اپنی بہن سے ایک چھوٹی سی گزارش کروں گا کہ آپ اس کو کے پی کے میں بھی کروائیں کیونکہ وہاں پر اقلیتوں کا ایک فیصد کوٹا ہے جبکہ یہاں پر پانچ فیصد ہے۔ میں یہ definite کر لوں گا۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! خیبر پختونخوا میں اقلیتوں کا پانچ فیصد کوٹا ہے۔ میں ریکارڈ کی درستی کے لئے بتا رہی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں کشمیری بھائیوں پر ہونے والے بھارتی ظلم کے خلاف ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، میاں محمود الرشید قائد حزب اختلاف، جناب شیر علی خان وزیر کانکنی و معدنیات اور ڈاکٹر سید وسیم اختر مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے کشمیر میں بھارتی مظالم کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے کشمیر میں بھارتی مظالم کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے کشمیر میں بھارتی مظالم کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

مقبوضہ کشمیر میں قابض بھارتی فوج کے کشمیریوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کی پُرزور مذمت

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان مقبوضہ کشمیر میں بھارتی قابض فوج کے ہاتھوں گزشتہ روز 12 مظلوم کشمیریوں اور کمانڈر سبزار بھٹ کی شہادت پر دکھ اور رنجیدگی کا اظہار کرتا ہے۔ شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعاگو ہے اور بھارتی حکومت کے ظلم واستبداد کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور بھارت کو واضح پیغام دیتا ہے کہ پاکستان کی عوام ہر لمحہ اپنے کشمیری بھائیوں کے حق خودارادیت دلانے کے لئے ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہے اور ان کی اخلاقی و سیاسی حمایت جاری رکھے گی۔ یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیریوں پر بھارتی ظلم بند کروانے کے لئے اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے عالمی اداروں بشمول UNO,OIC اور عالمی قوتوں کو کشمیریوں کی حالت زار کا نوٹس لیتے ہوئے اپنا مزید مؤثر کردار ادا کرے۔"

جناب سپیکر! میں اس پر بات بھی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں نے بھی کشمیر کے حوالے سے بات کرنی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے اس قرارداد کو پاس تو ہو لینے دیں پھر دیکھیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ پہلے اسے پاس کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، پہلے مجھے پڑھنے تو دیں ناں۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان مقبوضہ کشمیر میں بھارتی قابض فوج کے ہاتھوں گزشتہ روز 12 مظلوم کشمیریوں اور کمانڈر سبزار بھٹ کی شہادت پر دکھ اور رنجیدگی کا اظہار کرتا ہے۔ شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور بھارتی حکومت کے ظلم واستبداد کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور بھارت کو واضح پیغام دیتا ہے کہ پاکستان کی عوام ہر لمحہ اپنے کشمیری بھائیوں کے حق خودارادیت دلانے کے لئے ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہے اور ان کی اخلاقی وسیاسی حمایت جاری رکھے گی۔

یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیریوں پر بھارتی ظلم بند کروانے کے لئے اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے عالمی اداروں بشمول UNO,OIC اور عالمی قوتوں کو کشمیریوں کی حالت زار کا نوٹس لیتے ہوئے اپنا مزید مؤثر کردار ادا کرے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان مقبوضہ کشمیر میں بھارتی قابض فوج کے ہاتھوں گزشتہ روز 12 مظلوم کشمیریوں اور کمانڈر سبزار بھٹ کی شہادت پر دکھ اور رنجیدگی کا اظہار کرتا ہے۔ شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور بھارتی حکومت کے ظلم واستبداد کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور بھارت کو واضح پیغام دیتا ہے کہ پاکستان کی عوام ہر لمحہ اپنے کشمیری بھائیوں کے حق خودارادیت دلانے کے لئے ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہے اور ان کی اخلاقی وسیاسی حمایت جاری رکھے گی۔

یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیریوں پر بھارتی ظلم بند کروانے کے لئے اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے عالمی اداروں بشمول UNO,OIC اور عالمی قوتوں کو کشمیریوں کی حالت زار کا نوٹس لیتے ہوئے اپنا مزید مؤثر کردار ادا کرے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اب تو مجھے بولنے کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! پہلے لیڈر آف اپوزیشن کو بولنے دیں اُس کے بعد آپ کی باری ہے۔

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ کشمیریوں کے ساتھ حالیہ برسوں میں بالخصوص پچھلے چند ماہ کے دوران جو ظلم ستم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں اُس کی انسانی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ پیلٹ گن سے بچوں کو زخمی کرنا، پیلٹ گن سے سینکڑوں بچے بینائی سے محروم ہو گئے ہیں، ہزاروں لوگ معزور اور اپاہج ہو گئے ہیں۔ جس تیزی کے ساتھ بھارت اپنا دباؤ بڑھا رہا ہے، اپنی فوج کشمیر میں بڑھا رہا، بھارت نے جس طرح سے ظلم اور زیادتی کر کے کشمیریوں کی آزادی کی تحریک کو کچلنے کی کوشش کی ہے، جس طرح بھارت رائی کو پہاڑ بنا کر دکھاتا ہے اور پوری دنیا کو اپنا ہم نوا بنانے کے لئے کوئی کسر نہیں چھوڑتا ہے۔ اس کے مقابلے میں جس طرح سے ہمیں آواز بلند کرنی چاہئے تھی اور ہمیں اس کو take-up کرنا چاہئے تھا۔ یہ اتنا بڑا ظلم ہے، اتنی بڑی زیادتی ہے کہ خود اقوام متحدہ کی اپنی قرار دادیں ہیں کہ وہاں استصواب رائے ہو گا، اُنہیں حق خود ارادیت دی جائے گی، انہیں اپنی مرضی سے وہاں پر زندہ رہنے کی اجازت ہو گی کہ وہ کس طرح سے کس کے ساتھ جانا چاہتے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں اس میں سب سے بڑا رول ہماری کشمیر کمیٹی کا ہونا چاہئے تھا جس کا سالانہ بجٹ 2۔ ارب روپے ہے۔

جناب سپیکر! کشمیری شہید ہو رہے ہیں اُن کے اوپر ظلم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں لیکن کشمیر کمیٹی ہمیں کہیں نظر نہیں آ رہی۔ میری آپ کے توسط سے حکومت پاکستان سے یہ استدعا ہے کہ خدارا ہر لمحے کی بگڑتی ہوئی صورتحال کے اوپر کشمیر کمیٹی کی نظر ہونی چاہئے تھی اور کشمیر کمیٹی کے چیئرمین کو اپنا مؤثر رول بین الاقوامی فورمز کے اوپر ادا کرنا چاہئے تھا۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ کشمیر کمیٹی کے اندر کوئی مناسب فرد جس کو بھی حکومت بہتر سمجھتی ہے کیونکہ اب تک کی کشمیر کمیٹی کی پرفارمنس زیرو ہے، وہ نہ ہونے کے برابر ہے، کبھی انڈیا نے کشمیریوں کے اوپر اس طرح سے ظلم نہیں ڈھایا تھا جو ظلم آج ڈھایا جا رہا ہے۔ آج اس پر جو بات ہونی چاہئے تھی وہ ہمیں کہیں نظر نہیں آتی میں سمجھتا ہوں کہ کشمیر کمیٹی کے سربراہ کو فوری طور پر تبدیل کیا جائے اور کوئی competent محب وطن پاکستانی کو سربراہ لگایا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ اختیار نہیں ہے یہ بات ادھر ٹھیک نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جو کشمیریوں کے ساتھ ہونے والے ظلم کو بین الاقوامی فورمز کے اوپر اُٹھائے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ دن دور نہیں جب کشمیریوں کی یہ قربانیاں رنگ لائیں گی اور انشاء اللہ کشمیری جو نعرہ لگاتے ہیں کہ "کشمیر بنے گا پاکستان" وہ انشاء اللہ پورا ہوگا یہ خواب جو ہمارے اقابرین نے دیکھا تھا وہ ضرور شرمندہ تعبیر ہوگا۔ شکریہ

معاون خصوصی برائے وزیراعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

معاون خصوصی برائے وزیراعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! آج جو قرارداد پاس ہوئی ہے یہ کشمیریوں کی حق خودارادیت اور جو UNO میں حکومت پاکستان نے کیس پیش کیا تھا اور بانی پاکستان نے کہا تھا کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے آج پاکستان کا سب سے بڑا 10 کروڑ کا صوبائی ایوان یہ قرارداد پاس کر رہا ہے کہ ہم ہر صورت کشمیری بھائیوں کے ساتھ ہیں اور حکومت پاکستان کے کردار کو ہم appreciate کرتے ہیں اور مزید ہم نے مل کر کشمیری بھائیوں کو آزادی دلانی ہے۔ ہم نے انڈین گورنمنٹ کے negative کردار کو اُجاگر کیا ہے اور ہم نے مزید اُجاگر کرنا ہے۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ اب گورنر پنجاب کے وصول شدہ آرڈر کو پڑھتا ہوں۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(92)/2017/1601. Dated: 29th May 2017. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana**, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **Monday, 29th May 2017** after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated Lahore, the 26th May, 2017

MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

INDEX

PAGE NO.

A

AAMAR SULTAN CHEEMA, CH.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Project of establishment of sub-jails in Gujranwala division becomes flop 389

questions REGARDING- 47
-Regularization of employees of Sargodha University *(Question No. 8845*)* 502
-Repair of roads in district Sargodha *(Question No. 1422)*

ABDUL RAUF MUGHAL, MR.

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-The Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2017 (Bill No. 11 of 2017) 75

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Annually heavy loss to Government due to poor policies of Auqaf and Religious Affairs Department 435
-Attempt to make merit policy of Education Department of Narowal failed by technical ways 386
-Corruption in procurement of medicines and X-Ray films in Government Hospitals 434
-Demand to promote doctors posted in dispensaries of local councils 222
-Expiry of precious injections kept in Punjab Institute of Cardiology Lahore 433
-Not to give possession of land to Agricultural and Veterinary Graduates despite allotment 281
-Not to supply water to more than 75 seasonal canals of Gujranwala Region 283
-Out of order CT Scan Machine of DHQ Hospital Rawalpindi 282
-Perplexity amongst Police employees and public due to use of new and old uniform 284
-Possession of Al Barak Turkish Company over valuable state land in Rawalpindi 282
-Project of establishment of sub-jails in Gujranwala division becomes flop 389
-Violation of Child Labour Rules by management of district Faisalabad 387

AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-
-19th May, 2017 3
-22nd May, 2017 89
-23rd May, 2017 157
-24th May, 2017 245

PAGE NO.

-25th May, 2017 359
-26th May, 2017 395
-29th May, 2017 445

AGRICULTURE DEPARTMENT-

questions REGARDING-

267

-CONTROL OVER SALE OF SPURIOUS AND SUBSTANDARD AGRICULTURAL MEDICINES IN DISTRICT NANKANA SAHIB *(QUESTION NO. 8803*)* 462

453

-DETAILS ABOUT FACILITIES PROVIDED TO FARMERS IN TEHSIL DINA AND PIND DADAN KHAN DISTRICT JHELUM *(QUESTION NO. 8953*)* 268, 275

276

-DETAILS ABOUT OFFICES, BRANCHES AND LAND OF AGRICULTURE DEPARTMENT IN DISTRICT GUJRAT *(QUESTION NO. 8872*)* 254, 459

-MAKING WATER LOGGED AND SALT AFFECTED SOILS CULTIVATABLE IN DISTRICT NANKANA SAHIB *(QUESTION NO. 8804*)*

-MARKET COMMITTEES IN DISTRICT RAWALPINDI *(QUESTION NO. 1783)*

-OFFICES AND EMPLOYEES OF AGRICULTURE DEPARTMENT IN DISTRICT RAWALPINDI *(QUESTION NO. 1784)*

-SHIFTING OF PESTICIDES QUALITY CONTROL LABORATORIES IN MULTAN *(QUESTION NO. 8897*)*

AHMAD SHAH KHAGGA, MR.

question REGARDING-

-Details about establishment of smalll dams in district Pakpattan *(Question No. 86)* 204

AHMED KHAN BHACHER. MR

question REGARDING-

503

PAGE NO.

-CONSTRUCTION OF ROADS UNDER PUNJAB RURAL ROADS PROGRAMME IN

MIANWALI *(QUESTION NO. 1443)*

AHMED YAR HUNJRA, MALIK *(Minister for Prisons)*

Answers to the questions REGARDING- 411
-Establishment of new prison in district Nankana Sahib *(Question No. 8711*)* 400
-Prisoners in District Jail Gujrat *(Question No. 8742*)* 405
-Women prisoners in prisons of distirct Rawalpindi *(Question No. 8770*)* 408
-Working limits of jammers installed in Central Jail Multan *(Question No. 8829*)* 418
-Search operations in prisons of Rawalpindi region *(Question No. 8817*)* 411
-Sub-jail in thesil Sangla Hill *(Question No. 8712*)*

AKHTAR ALI, BAO
QUESTION regarding-
-Details about permission of private practice to Government doctors *(Question No. 4888*)* 102

ALA-UD-DIN, SHEIKH *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*

Answers to the questions REGARDING-
-Departments and budget of Government College of Technology Railway Road Lahore *(Question No. 8701*)* 416
-Factories and workshops in district Sahiwal *(Question No. 8674*)* 415
-Government Institute of Emerging Technology Lahore *(Question No. 1776)* 422
-Government Printing Press Bahawalpur *(Question No. 1781)* 424

-Institutions of TEVTA in district Sahiwal and scholarships granted to students *(Question No. 8671*)* 412
-Recruitment of Assistant Consultants in Industries Department *(Question No. 9111*)* 421
-Turkish programme of TIKA Corporation *(Question No. 8517*)* 409

AMANAT ULLAH KHAN SHADI KHEL, MR. *(Minister for Irrigation)*

Answers to the questions REGARDING- 204
-Brick lining of Kot Lakhpat Drain, Lahore *(Question No. 1200)* 175
-Details about brick lining of minor R-8 Gujrat *(Question No. 8560*)* 207
-Details about canal water theft in Bhera, Sargodha *(Question No. 1808)* 206
-Details about desilting of Rajbah Kalyanpur tehsil Bhera district Sargodha *(Question No. 1807)* 204
-Details about establishment of smalll dams in district Pakpattan 185

PAGE NO.

(Question No. 86)
-Details about Government Engineering Academy Punjab *(Question No. 8647*)* 167
-Details about metal lining of canals in Sahiwal under PMU project *(Question No. 8506*)* 1621
-Details about Punjab Irrigation and Drainage Act *(Question No. 6669*)* 191
-Details about water capacity in Abbasia Link Canal *(Question No. 8795*)* 208

point of order (ANSWER) REGARDING-
-Demand for appointing the representative of Punjab in IRSA

AMEER MUHAMMAD KHAN, MR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Adjournment Motion No. 278/2015 moved by Dr Syed Waseem Akhtar, PP-271 507
-Adjournment Motion No. 237/2014 moved by Mr. Ahmad Shah Khagga, PP-229 507
-Starred Question No. 4437/2016 asked by Raja Rashid Hafeez, PP-11 507
-Starred Question No. 2401 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271) 507
-Zero Hour Notice No. 197 moved by Malik Muhammad Waris Kallu, MPA (PP-42) 507

AMJAD ALI JAVAID, MR. *(Parliamentary Secretary for Population Welfare)*
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Adjournment Motion No. 618 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 211
-Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA, Leader of Opposition on a point of order regarding allegation of Corruption/Irregularities in procurement of medical/surgical items 211
-Starred Question No. 3559 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222) 211
-Starred Question No. 7148 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357) 211
-Starred Question No. 3020 asked by Ms Nighat Sheikh, MPA (W-347) 211
-The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No. 6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmed, MPA (PP-143) 210
-Zero Hour Notice No. 176 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 211

ASHFAQ SARWAR, RAJA *(Minister for Labour & Human Resources)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about brick kilns in Sargodha *(Question No. 1743)* 381
-Details about Labour and Human Resoures Department in district Sheikhupura *(Question No. 8650*)* 380
-Details about schools working under administrative control of Workers Welfare Board in district Sahiwal *(Question No. 1782)* 382
-Details about staff and budget of schools and hospitals of Labour Department in disrtict Faisalabad *(Question No. 8628*)* 377

PAGE NO.

ASHRAF ALI ANSARI, CH.

questions REGARDING- 490

-DETAILS ABOUT CONSTRUCTION OF BUILDINGS IN GUJRANWALA *(QUESTION NO. 8065*)* 144

-Making Angiography machine functional in DHQ Hospital Gujranwala *(Question No. 1327)*

ASIF MEHMOOD, MR.

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Out of order CT Scan Machine of DHQ Hospital Rawalpindi 282

-Violation of Child Labour Rules by management of district Faisalabad 387

BILL *(Discussed upon)-*

-The Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017 311

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-Zero Hour Notice No. 175 moved by Mian Muhammad Kazim Ali Pirzada, MPA (PP-273) 209

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-

-24th May, 2017 316

-25th May, 2017 391

AUTHORITIES-

-Of the House 5

AYESHA GHAUS PASHA, DR. *(Minister for Finance)*

Answers to the questions REGARDING- 494

-DETAILS ABOUT GRANT OF NFC AWARD *(QUESTION NO. 8904*)* 492

-DETAILS ABOUT INCREASE OF HOUSE RENT ALLOWANCE OF GOVERNMENT EMPLOYEES *(QUESTION NO. 8714*)*

AYESHA JAVED, MRS.

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-Starred Question No. 8303 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 383

B

BABAR HUSSAIN, RANA *(Parliamentary Secretary for Finance)*

PAGE NO.

Answers to the questions REGARDING-

-DETAILS ABOUT BARNCHES OF THE BANK OF PUNJAB *(QUESTION NO. 8767*)* 485

-DETAILS ABOUT HOUSE RENT ALLOWANCE OF GOVERNMENT EMPLOYEES IN DISTRICT SAHIWAL *(QUESTION NO. 8664*)* 477

-DETAILS ABOUT SALARY OF EMPLOYEES WORKING IN FINANCE DEPARTMENT IN FAISALABAD DIVISION *(QUESTION NO. 8573*)* 472

-MATTER OF RESTARTING OF ADVANCE INCREMENTS OF GOVERNMENT EMPLOYEES *(QUESTION NO. 7184*)* 467

BILAL YASIN, MR. *(Minister for Food)*

Answers to the questions REGARDING-

-CONTROL OVER ADULTERATION IN EDIBLES IN DISTRICT BAHAWALPUR *(QUESTION NO. 1794)* 279

-Offices and employees of Punjab Food Authority *(Question No. 8651*)* 270

-Purchase of wheat in district Layyah *(Question No. 8669*)* 271

-Raids and fines by Punjab Food Authority in Lahore *(Question No. 8776*)* 273

-Tests of products of milk and ghee in Lahore *(Question No. 1777)* 274

BILLS -

-The Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2017 *(Considered and passed by the House)* 350-354

-The Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017 *(Considered and passed by the House)* 300-327

-The Punjab Women Protection Authority Bill 2017 *(Considered and passed by the House)* 327-349

C

CABINET-

-Of the Punjab 5

COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

PAGE NO.

-CONSTRUCTION OF RING ROAD IN BAHAWALPUR *(QUESTION NO. 8920*)*

-CONSTRUCTION OF ROAD BASIRPUR TO MUHAMMAD NAGAR VIA KOT SHER KHAN FAIZABAD OKARA *(QUESTION NO. 1196)*

-CONSTRUCTION OF ROADS UNDER PUNJAB RURAL ROADS PROGRAMME IN MIANWALI *(QUESTION NO. 1443)*

-DETAILS ABOUT CONSTRUCTION OF BUILDINGS IN GUJRANWALA *(QUESTION NO. 8065*)*

-DETAILS ABOUT CONSTRUCTION OF DRAINS IN PP-122, SIALKOT *(QUESTION NO. 1275)*

-DETAILS ABOUT CONSTRUCTION OF ROAD AT BANK OF WATER COURSE 9/RK IN GUJRAT *(QUESTION NO. 8563*)*

-DETAILS ABOUT CONSTRUCTION OF ROAD PHALORA MANDI THEHRWO, SIALKOT *(QUESTION NO. 1670)*

-Details about employees and roads of Provincial Highway in district Sheikhupura *(Question No. 8980*)*

-Details about encroachments in Wahdat Colony Quarters *(Question No. 8733)*

-Details about extension of Taxila Wah Cantt road, Rawalpindi *(Question No. 8820*)*

-Details about making Khanewal-Lodhran Road dual way *(Question No. 8919*)*

-Details about Mamu Kanjan to Kamalia inter district road *(Question No. 8620*)*

-Details about Raiwind flyover *(Question No. 8623*)*

-Details about repairing and renovation of Government residences in Sargodha *(Question No. 1587)*

-Details about repair of Sialkot- Pasrur Road *(Question No. 8574*)*

-Recruitment of class four employees in Communication & Works Department in Chiniot *(Question No. 8928*)*

-Repair and construction of Bheera to Dhoori road Sargodha *(Question No. 933)*

-Repair of roads in district Sargodha *(Question No. 1422)*

495
500
503
490
501
468
506
497
487
492
494
480
482
506
491
496
499
502
505

PAGE NO.

-Steps taken for construction of Phalina Mandra road Rawalpindi *(Question No. 1446)*

D

DISCUSSION On-
-Annual Report of Punjab Bait-ul-Maal for the year 2012 440
-Food and Agriculture 390

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.

questions REGARDING-
-Charging excessive fee in PST College Kamalia Toba Tek Singh *(Question No. 8461*)* 29
145
-Details about Institute of Cardiology Faisalabad *(Question No. 1339)*
-Details about Mamu Kanjan to Kamalia inter district road *(Question No. 8620*)* 480
-Details about recruitments in General Hospital Lahore *(Question No. 8375*)* 120
472
-DETAILS ABOUT SALARY OF EMPLOYEES WORKING IN FINANCE DEPARTMENT IN FAISALABAD DIVISION *(QUESTION NO. 8573*)* 376
25
274
-Details about staff and budget of schools and hospitals of Labour Department in disrtict Faisalabad *(Question No. 8628*)*
-PST College Kamalia, Toba Tek Singh *(Question No. 8460*)* 154
-Tests of products of milk and ghee in Lahore *(Question No. 1777)*
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 22nd May, 2017
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Adjournment Motions No. 618 and 1093 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 211, 215
-Adjournment Motion No. 278/2015 moved by Dr Syed Waseem Akhtar, PP-271 507
-Adjournment Motion No. 237/2014 moved by Mr. Ahmad Shah Khagga, PP-229 507
-Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA, Leader of Opposition on a point of order regarding allegation of Corruption/Irregularities in procurement of medical/surgical items 211
-Resolution No. 238 moved by Ch. Aamar Sultan Cheema, MPA (PP-32) 438
-Resolution No. 276 moved by Mr. Ahmed Khan Bhacher, MPA (PP-45) 438
-Starred Question No. 3620 asked by Dr Muhammad Afzal, MPA (PP-276) 437

	PAGE NO.
-Starred Question No. 7621 asked by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA (PP-148)	213
-Starred Question No. 2588 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)	215
-Starred Question No. 7681 asked by Haji Imran Zafar, MPA (PP-111)	215
-Starred Question No. 7169 asked by Mr Abdul Majeed Khan Niazi, MPA (PP-262)	215
-Starred Question No. 8383 asked by Mr. Asif Mehmood, MPA (PP-9)	215
-Starred Question No. 8025 asked by Mr. Ehsan Riaz Fatyana, MPA (PP-58)	148
-Starred Question No. 8058 asked by Mr. Muhammad Arif Abbasi, MPA (PP-13)	148
-Starred Question No. 3020 asked by Ms Nighat Sheikh, MPA (W-347)	211
-Starred Question No. 4437/2016 asked by Raja Rashid Hafeez, PP-11	507
-Starred Questions No. 7350, 7862 and 2401 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271)	438, 507
-Starred Questions No. 7677 ,8303, 2338 and 7599 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)	215, 383, 439
-Starred Questions No. 3559 ,8288 and 3539 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222)	211, 213,215
-Starred Questions No. 4980 & 3158 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369)	215, 437
-Starred Questions No. 7148 & 7183 asked by Mrs. Raheela Anwar, MPA (W-357)	211, 384
-The Prisons (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 30 of 2016) moved by Miss Hina Pervaiz Butt, MPA (W-353)	148
-The Punjab Animal Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 5 of 2016) moved by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)	217
-The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No. 6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmed, MPA (PP-143)	210
-The Punjab Tabacco Vend (Amendment) Bill 2017 (Bill No. 9 of 2017) moved by Mrs Faiza Mushtaq, MPA (W-299)	438
-Zero Hour Notice No. 175 moved by Mian Muhammad Kazim Ali Pirzada, MPA (PP-273)	209
-Zero Hour Notice No. 176 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)	211
-Zero Hour Notice No. 197 moved by Malik Muhammad Waris Kallu, MPA (PP-42)	507

EXTENSION OF PERIOD OF VALIDITY OF ORDINANCES-

-The Faisalabad Medical University Ordinance 2017 (VI of 2017)	294
-The Nishtar Medical University Ordinance 2017 (VII of 2017)	295
-The Police Order (Amendment) Ordinance 2017 (VIII of 2017)	296
-The Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Ordinance 2017	

PAGE NO.

(IV of 2017) 292
-The Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Ordinance 2017 291
-The Punjab Women Protection Authority Ordinance 2017 (II of 2017) 290
-The Rawalpindi Medical University Ordinance 2017 (V of 2017) 293

f

FAISAL FAROOQ CHEEMA, CH.

question REGARDING-

-Details about repairing and renovation of Government residences in Sargodha *(Question No. 1587)* 506

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

questions REGARDING-

-Departments and budget of Government College of Technology Railway Road Lahore *(Question No. 8701*)* 415 484

-DETAILS ABOUT BARNCHES OF THE BANK OF PUNJAB *(QUESTION NO. 8767*)* 487

-Details about encroachments in Wahdat Colony Quarters *(Question No. 8733)* 184 181

-Details about Government Engineering Academy Punjab *(Question No. 8647*)* 379

-Details about Jallo Park Lahore *(Question No. 8496*)* 116

-Details about Labour and Human Resoures Department in district Sheikhupura *(Question No. 8650*)* 422

-Details about PhD doctors in Government Medical Colleges *(Question No. 8305*)* 270 409

-Government Institute of Emerging Technology Lahore *(Question No. 1776)*

-Offices and employees of Punjab Food Authority *(Question No. 8651*)*

-Turkish programme of TIKA Corporation *(Question No. 8517*)*

FAIZAN KHALID VIRK, MR.

QUESTION regarding-

-Details about employees and roads of Provincial Highway in district Sheikhupura *(Question No. 8980*)* 497

FARZANA BUTT, MRS.

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 76

-The Punjab Women Authority Bill 2017 (Bill No. 7 of 2017)

FARZANA NAZIR, DR.

point of order REGARDING- 218

PAGE NO.

-Demand to increase the salary of Members of Punjab Assembly 253

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)-*** 15
-For the forgiveness of Nawab Sadaq Muhammad Khan (Late)
-On sad demise of brother of Mrs. Faiza Ahmed Malik, MPA

FIDA HUSSAIN, MIAN *(Parliamentary Secretary for Forestry, Wildlife & Fisheries)*

Answers to the questions REGARDING- 181
-Details about Jallo Park Lahore *(Question No. 8496*)* 197
-Details about tax upon sale of wood in Forest Department *(Question No. 8960*)* 194
-Land of Forest Department in district Sahiwal *(Question No. 8571*)* 188
-Land of Forest Department in Gujranwala division *(Question No. 8531*)*

PAGE NO.

Finance department-

questions REGARDING-

484
493

-DETAILS ABOUT BARNCHES OF THE BANK OF PUNJAB *(QUESTION NO. 8767*)* 476

-DETAILS ABOUT GRANT OF NFC AWARD *(QUESTION NO. 8904*)* 492

-DETAILS ABOUT HOUSE RENT ALLOWANCE OF GOVERNMENT EMPLOYEES IN DISTRICT SAHIWAL *(QUESTION NO. 8664*)* 472

-DETAILS ABOUT INCREASE OF HOUSE RENT ALLOWANCE OF GOVERNMENT EMPLOYEES *(QUESTION NO. 8714*)* 466

-DETAILS ABOUT SALARY OF EMPLOYEES WORKING IN FINANCE DEPARTMENT IN FAISALABAD DIVISION *(QUESTION NO. 8573*)*

-MATTER OF RESTARTING OF ADVANCE INCREMENTS OF GOVERNMENT EMPLOYEES *(QUESTION NO. 7184*)*

Food department-

questions REGARDING- 261

-ADULTERATION IN MILK IN DISTRICT SAHIWAL AND ACTION TAKEN AGAINST THE RESPONSIBLES *(QUESTION NO. 8635*)* 278

258

-CONTROL OVER ADULTERATION IN EDIBLES IN DISTRICT BAHAWALPUR *(QUESTION NO. 1794)* 256

270
271
272

-NUMBER OF EMPLOYEES FOR CONTROL OVER ADULTERATION IN MILK IN FOOD DEPARTMENT IN DISTRICT BAHAWALPUR *(QUESTION* 274

PAGE NO.

NO. 8703*)

-NUMBER OF SUGAR MILLS AND USE OF SUGAR CESS IN DISTRICT RAHIM YAR KHAN *(QUESTION NO. 8702*)*

-Offices and employees of Punjab Food Authority *(Question No. 8651*)*
-Purchase of wheat in district Layyah *(Question No. 8669*)*
-Raids and fines by Punjab Food Authority in Lahore *(Question No. 8776*)*

-TESTS OF PRODUCTS OF MILK AND GHEE IN LAHORE *(QUESTION NO. 1777)*

Forest, Wildlife & Fisheries department-

205

questions REGARDING- 181

-Details about funds allocated for Forest Department *(Question No. 1770)* 203
-Details about Jallo Park Lahore *(Question No. 8496*)* 197
-Details about taxes upon sale of private forest *(Question No. 8961*)*
-Details about tax upon sale of wood in Forest Department *(Question No. 8960*)* 201
-Land of Forest Department fixed for hunting in district Mianwali *(Question No. 8449*)* 200
193
-Land of Forest Department in district Mianwali *(Question No. 8448*)* 188
-Land of Forest Department in district Sahiwal *(Question No. 8571*)*
-Land of Forest Department in Gujranwala division *(Question No. 8531*)*

h

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-

question REGARDING-

60

-ADMISSION IN M.PHIL CLASSES IN UNIVERSITY OF SARGODHA, LAHORE CAMPUS *(QUESTION NO. 8538*)* 46

29

-CHAIRMEN OF BOARDS OF INTERMEDIATE AND SECONDARY EDUCATION *(QUESTION NO. 8728*)* 71
16
64

-Charging excessive fee in PST College Kamalia Toba Tek Singh *(Question No. 8461*)* 74
-Colleges in district Mianwali *(Question No. 1774)* 21
-Construction of buildings for colleges in Bahawalpur *(Question No. 7291*)* 73
-Establishment of girls college in PP-144 Lahore *(Question No. 1648)* 35

PAGE NO.

-Facility of transport for Government girls colleges in Dera Ghazi Khan (Question No. 1805) 63
69
-Fee of BS classes in Islamia University Bahawalpur (Question No. 8366*)
-Government colleges in PP-200 Multan (Question No. 1801) 68
-Late payment of fee in universities (Question No. 8727*) 25
-Lecturers and Professors posted in Madina Town University Faisalabad 47
(Question No. 1577) 60
-Motor vehicles of University of Sargodha (Question No. 1745) 66
-Posting of junior officer at post of senior officer in Waqar-un-Nisa Government Girls Post Graduate College Rawalpindi (Question No. 1689) 64
-PST College Kamalia, Toba Tek Singh (Question No. 8460*)
-Regularization of employees of Sargodha University (Question No. 8845*) 61
-Regularization of Lecturers in Education Department (Question No. 8699*)
-Students of Government Girls Degree College Daska (Question No. 1665) 51
-Subjects taught in Government Girls College Daska, Sialkot (Question No. 1664) 63
-Upgradation and time scale of teachers in colleges of Higher Education (Question No. 8700*)
-Vacant posts and buses of Government Post Graduate College for Boys Vehari (Question No. 8847*)
-Vacant posts in Government College for Women Mianwali (Question No. 8918*)

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.

questions REGARDING-

60
-ADMISSION IN M.PHIL CLASSES IN UNIVERSITY OF SARGODHA, LAHORE CAMPUS (QUESTION NO. 8538*) 381
206
-Details about brick kilns in Sargodha (Question No. 1743) 206
-Details about canal water theft in Bhera, Sargodha (Question No. 1808) 69
-Details about desilting of Rajbah Kalyanpur tehsil Bhera district Sargodha (Question No. 1807) 499
-Motor vehicles of University of Sargodha (Question No. 1745)
-Repair and construction of Bheera to Dhoori road Sargodha (Question No. 933)

HUSSAIN JAHANIA GARDEZI, SYED

report (LAID IN THE HOUSE) REGARDING- 209
-Privilege Motions No. 12, 14, 25, 31 and 44 for the year 2016

I

IMRAN ZAFAR, HAJI

PAGE NO.

question REGARDING- 400
-Prisoners in District Jail Gujrat *(Question No. 8742*)*

INAM ULLAH KHAN NIAZI, MR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Starred Questions No. 2338 and 7599 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 439

Privilege motion REGARDING- 430
-Not to implement the decision of Privileges Committee by IG Police

INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Departments and budget of Government College of Technology Railway Road Lahore *(Question No. 8701*)* 415
-Factories and workshops in district Sahiwal *(Question No. 8674*)* 414
-Government Institute of Emerging Technology Lahore *(Question No. 1776)* 422
-Government Printing Press Bahawalpur *(Question No. 1781)* 424
-Institutions of TEVTA in district Sahiwal and scholarships granted to students *(Question No. 8671*)* 411
-Recruitment of Assistant Consultants in Industries Department *(Question No. 9111*)* 420
-Turkish programme of TIKA Corporation *(Question No. 8517*)* 409

IRRIGATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Brick lining of Kot Lakhpat Drain, Lahore *(Question No. 1200)* **204**
-Details about brick lining of minor R-8 Gujrat *(Question No. 8560*)* 175
-Details about canal water theft in Bhera, Sargodha *(Question No. 1808)* 206
-Details about desilting of Rajbah Kalyanpur tehsil Bhera district Sargodha *(Question No. 1807)* 206
-Details about establishment of smalll dams in district Pakpattan *(Question No. 86)* 204
-Details about Government Engineering Academy Punjab *(Question No. 8647*)* 184
-Details about metal lining of canals in Sahiwal under PMU project *(Question No. 8506*)* 166
-Details about Punjab Irrigation and Drainage Act *(Question No. 6669*)* 161
-Details about water capacity in Abbasia Link Canal *(Question No. 8795*)* 191

ISHFAQ AHMED, CHAUDHERY

question REGARDING- 271

PAGE

NO.

-Purchase of wheat in district Layyah *(Question No. 8669*)*

J

JAVED ALLOUDIN SAJID, MR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Resolution No. 238 moved by Ch. Aamar Sultan Cheema, MPA (PP-32) 438
-Resolution No. 276 moved by Mr. Ahmed Khan Bhacher, MPA (PP-45) 438
-The Punjab Tabacco Vend (Amendment) Bill 2017 (Bill No. 9 of 2017) moved by Mrs Faiza Mushtaq, MPA (W-299) 438
-Starred Questions No. 7350 & 7862 asked by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA (PP-271) 438

K

KHADIJA UMAR, MRS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Not to supply water to more than 75 seasonal canals of Gujranwala Region 283

PAGE NO.

Khalil Tahir Sindhu, mr. ***(MINISTER FOR HUMAN RIGHTS & MINORITIES AFFAIRS)*** 350

BILLS *(Discussed upon)*- 300,313,317,320,324

-The Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2017 328,332,336,344

-The Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017

-The Punjab Women Protection Authority Bill 2017 294

EXTENSION OF PERIOD OF VALIDITY OF ORDINANCES- 295

-The Faisalabad Medical University Ordinance 2017 (VI of 2017) 296

-The Nishtar Medical University Ordinance 2017 (VII of 2017)

-The Police Order (Amendment) Ordinance 2017 (VIII of 2017) 292

-The Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Ordinance 2017 291

(IV of 2017) 290

-The Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Ordinance 2017 293

-The Punjab Women Protection Authority Ordinance 2017 (II of 2017)

-The Rawalpindi Medical University Ordinance 2017 (V of 2017)

MOTIONS regarding- 288

-Grant of leave to move resolutions for extension of period of validity of Ordinances under rule 127 of rules of procedure 287

-Leave of the Assembly to move resolution under Article 147 read with Article 245 of the Constitution 297

ORDINANCES *(Laid in the House as a Bill)*- 297

-The Faisalabad Medical University Ordinance 2017 298

-The Nishtar Medical University Ordinance 2017 296

-The Police Order (Amendment) Ordinance 2017

-THE RAWALPINDI MEDICAL UNIVERISTY ORDINANCE 2017 449

509

points of order REGARDING-

-Condemnation of fake news about taking Churches in Control of Government 299

-Neglecting the Quota for disable person in recruitment advertisement of Children Hospital and Institute of Child Health Multan 299

298

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-THE ANNUAL REPORTS OF THE OMBUDSMAN, PUNJAB FOR THE YEARS 287

2012-13 AND 2014-15

-THE ANNUAL REPORTS OF THE PUNJAB PUBLIC SERVICE COMMISSION

PAGE NO.

FOR THE YEAR 2014-15

-THE ANNUAL REPORTS ON OBSERVANCE AND IMPLEMENTATION OF PRINCIPLES OF POLICY FOR THE YEARS 2011-12 & 2013

Resolution REGARDING-

-Deployment of Special Security Division Troops for China-Pakistan Ecnomic Corridor Projects

L

LABOUR & HUMAN RESOURCES DEPARTMENT-

questions REGARDING- 373

-Details about brick kilns and Labour in district Rawalpindi *(Question No. 8693*)* 381

-Details about brick kilns in Sargodha *(Question No. 1743)* 363

-Details about factories registered with Labour Department in district Gujrat *(Question No. 8643*)* 379

-Details about Labour and Human Resoures Department in district Sheikhupura *(Question No. 8650*)* 367

-Details about schools dispensaries and hospitals of Labour Department in district Gujrat *(Question No. 8690*)* 382

-Details about schools working under administrative control of Workers Welfare Board in district Sahiwal *(Question No. 1782)* 376

-Details about staff and budget of schools and hospitals of Labour Department in disrtict Faisalabad *(Question No. 8628*)*

LEADER OF OPPOSITION

-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian

LIAQAT ALI, RANA

question REGARDING- 506

-DETAILS ABOUT CONSTRUCTION OF ROAD PHALORA MANDI THEHRWO, SIALKOT *(QUESTION NO. 1670)*

LUBNA REHAN, MRS.

questions REGARDING- 500

-CONSTRUCTION OF ROAD BASIRPUR TO MUHAMMAD NAGAR VIA KOT SHER KHAN FAIZABAD OKARA *(QUESTION NO. 1196)* 138

404

-Details about burnt patients in Hospitals of Rawalpindi and

PAGE NO.

facilities for them *(Question No. 8774*)*
-Women prisoners in prisons of distirct Rawalpindi *(Question No. 8770*)*

M

MADIHA RANA, MRS.
QUESTION regarding-
-Lecturers and Professors posted in Madina Town University Faisalabad
(Question No. 1577) 63
MEHMOOD UL HASSAN, RANA
QUESTION regarding-
-Steps taken for construction of Phalina Mandra road Rawalpindi
(Question No. 1446) 505
MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of Opposition)*
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Perplexity amongst Police employees and public due to use of new
and old uniform 284

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)-*** 15
-On sad demise of brother of Mrs. Faiza Ahmed Malik, MPA 82, 510
MOTION regarding-
482
-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF A RESOLUTION
146
questions REGARDING-
511
-Details about Raiwind flyover *(Question No. 8623*)* 83

-REGULARIZATION OF SPECIAL NEEDS EDUCATIONIST ASSISTANT IN CHILDREN HOSPITAL LAHORE *(QUESTION NO. 1452)* 225
241

Resolutions REGARDING-
-Condemnation of brutality against Kashmir by Indian Army
-Demand for raising the issue of Kullhushan Jadhav at internation level
-Demand to make sevice structure, pay proper salary, fix duty hours
and grant medical facilities to Journalists of electronic media

zero hour NOTICE REGARDING-
-Demand for laying separate sewerage pipeline in Allama Iqbal Town
MEHWISH SULTANA, MS. *(Parliamentary Secretary for Higher Education)*

PAGE NO.

Answers to the questions REGARDING-

-CHAIRMEN OF BOARDS OF INTERMEDIATE AND SECONDARY EDUCATION *(QUESTION NO. 8728*)* 47

-Charging excessive fee in PST College Kamalia Toba Tek Singh *(Question No. 8461*)* 29

-Construction of buildings for colleges in Bahawalpur *(Question No. 7291*)* 16

-Fee of BS classes in Islamia University Bahawalpur *(Question No. 8366*)* 22

-Late payment of fee in universities *(Question No. 8727*)* 35

-PST College Kamalia, Toba Tek Singh *(Question No. 8460*)* 26

-Regularization of employees of Sargodha University *(Question No. 8845*)* 48

-Vacant posts and buses of Government Post Graduate College for Boys Vehari *(Question No. 8847*)* 51

MINISTER FOR AGRICULTURE

-See under Muhammad Naeem Akhtar Khan Bhabha, Mr.

MINISTER FOR COMMUNICATION & WORKS

-See under Tanveer Aslam Malik, Mr.

MINISTER FOR FINANCE

-SEE UNDER AYESHA GHAUS PASHA, DR.

MINISTER FOR FOOD

-SEE UNDER BILAL YASIN, MR.

MINISTER FOR FOREST, WILDLIFE & FISHERIES

-See under Yawar Zaman, Mian

MINISTER FOR HIGHER EDUCATION

-See under Raza Ali Gillani, Syed

Minister for Human Rights & Minorities Affairs

-SEE UNDER KHALIL TAHIR SINDHU, MR.

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT

-SEE UNDER ALA-UD-DIN, SHEIKH

MINISTER FOR IRRIGATION

-See under Amanat Ullah Khan Shadi Khel, Mr.

MINISTER FOR LABOUR & HUMAN RESOURCES

-See under Ashfaq Sarwar, Raja

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS

-See under Sana Ullah Khan, Rana

MINISTER FOR PRISONS

PAGE

NO.

-*See under Ahmed Yar Hunjra, Malik*
MINISTER FOR SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION
-*See under Salman Rafiq, Khawaja*
MOTIONS regarding-
-Grant of leave to move resolutions for extension of period of validity of Ordinances under rule 127 of rules of procedure 288
-Leave of the Assembly to move resolution under Article 147 read with Article 245 of the Constitution 287
-Suspension of rules for presentation of a resolution 82, 223,510
MUHAMMAD AFZAL, DR.

questions REGARDING-
258

-NUMBER OF EMPLOYEES FOR CONTROL OVER ADULTERATION IN MILK IN FOOD DEPARTMENT IN DISTRICT BAHAWALPUR *(QUESTION NO. 8703*)* 256

-NUMBER OF SUGAR MILLS AND USE OF SUGAR CESS IN DISTRICT RAHIM YAR KHAN *(QUESTION NO. 8702*)*

MUHAMMAD AKRAM, CHODHARY

questions REGARDING-
-Details about Allama Iqbal Hospital and Sardar Begum Hospital Sialkot *(Question No. 1281)* 143
501

-DETAILS ABOUT CONSTRUCTION OF DRAINS IN PP-122, SIALKOT *(QUESTION NO. 1275)*

MUHAMMAD ANEES QURESHI, MR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Starred Question No. 7183 asked by Mrs. Raheela Anwar, MPA (W-357) 384
MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Possession of Al Barak Turkish Company over valuable state land in Rawalpindi 282
BILL *(Discussed upon)-*
-The Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017 304, 318

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

PAGE NO.

-Starred Question No. 7621 asked by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA (PP-148) 213

questions REGARDING-

-ADULTERATION IN MILK IN DISTRICT SAHIWAL AND ACTION TAKEN AGAINST THE RESPONSIBLES *(QUESTION NO. 8635*)* 261

-DETAILS ABOUT HOUSE RENT ALLOWANCE OF GOVERNMENT EMPLOYEES IN DISTRICT SAHIWAL *(QUESTION NO. 8664*)* 476

-Details about metal lining of canals in Sahiwal under PMU project *(Question No. 8506*)* 166

-Details about schools working under administrative control of Workers Welfare Board in district Sahiwal *(Question No. 1782)* 382

-Factories and workshops in district Sahiwal *(Question No. 8674*)* 414

-Institutions of TEVTA in district Sahiwal and scholarships granted to students *(Question No. 8671*)* 411

-Land of Forest Department in district Sahiwal *(Question No. 8571*)* 193

MUHAMMAD ASAD ULLAH, CH. *(Parliamentary Secretary for Food)*

Answers to the questions REGARDING-

-ADULTERATION IN MILK IN DISTRICT SAHIWAL AND ACTION TAKEN AGAINST THE RESPONSIBLES *(QUESTION NO. 8635*)* 262

-NUMBER OF EMPLOYEES FOR CONTROL OVER ADULTERATION IN MILK IN FOOD DEPARTMENT IN DISTRICT BAHAWALPUR *(QUESTION NO. 8703*)* 258

-NUMBER OF SUGAR MILLS AND USE OF SUGAR CESS IN DISTRICT RAHIM YAR KHAN *(QUESTION NO. 8702*)* 256

MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.

questions REGARDING-

-Details about repair of Sialkot- Pasrur Road *(Question No. 8574*)* 491

-Students of Government Girls Degree College Daska *(Question No. 1665)* 66

-Subjects taught in Government Girls College Daska, Sialkot 64

PAGE NO.

(Question No. 1664)

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-

-Starred Question No. 3620 asked by Dr Muhammad Afzal, MPA (PP-276) 437

-Starred Questions No. 3158 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369) 437

point of order REGARDING- 208

-Demand for appointing the representative of Punjab in IRSA

QUORUM- 85

-INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON 19TH MAY, 2017 75

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-The Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017 (Bill No. 10 of 2017

MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ

questions REGARDING-

-Details about increase of House Rent Allowance of Government employees *(Question No. 8714*)* 492

-Recruitment of class four employees in Communication & Works Department in Chiniot *(Question No. 8928*)* 496

-Regularization of Lecturers in Education Department *(Question No. 8699*)* 60

-Upgradation and time scale of teachers in colleges of Higher Education *(Question No. 8700*)* 61

MUHAMMAD MASOOD ALAM, MAKDUM, SYED

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-

-Starred Question No. 8025 asked by Mr. Ehsan Riaz Fatyana, MPA (PP-58) 148

-Starred Question No. 8058 asked by Mr. Muhammad Arif Abbasi, MPA (PP-13) 148

-The Prisons (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 30 of 2016) moved by Miss Hina Pervaiz Butt, MPA (W-353) 148

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-Starred Question No. 8402 asked by Mrs. Saadia Sohail Rana, MPA (W-355) 150

MUHAMMAD NAEEM AKHTAR KHAN BHABHA, MR. (*Minister for Agriculture)*

PAGE NO.

Answers to the questions REGARDING-

-CONTROL OVER SALE OF SPURIOUS AND SUBSTANDARD AGRICULTURAL MEDICINES IN DISTRICT NANKANA SAHIB *(QUESTION NO. 8803*)* 267

-DETAILS ABOUT FACILITIES PROVIDED TO FARMERS IN TEHSIL DINA AND PIND DADAN KHAN DISTRICT JHELUM *(QUESTION NO. 8953*)* 462

-DETAILS ABOUT OFFICES, BRANCHES AND LAND OF AGRICULTURE DEPARTMENT IN DISTRICT GUJRAT *(QUESTION NO. 8872*)* 453

-MAKING WATER LOGGED AND SALT AFFECTED SOILS CULTIVATABLE IN DISTRICT NANKANA SAHIB *(QUESTION NO. 8804*)* 268

-MARKET COMMITTEES IN DISTRICT RAWALPINDI *(QUESTION NO. 1783)* 275

-OFFICES AND EMPLOYEES OF AGRICULTURE DEPARTMENT IN DISTRICT RAWALPINDI *(QUESTION NO. 1784)* 276

-SHIFTING OF PESTICIDES QUALITY CONTROL LABORATORIES IN MULTAN *(QUESTION NO. 8897*)* 255, 460

DISCUSSION On-

-Food and Agriculture 390

MUHAMMAD NIZAM-UL-MEHMOOD, KHAWAJA

point of order REGARDING-

-Demand for supply of water in Chashma Right Bank Canal of Tounsa Sharif 285

MUHAMMAD ZUBAIR KHAN, MR.

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-The Punjab Animal Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 5 of 2016) moved by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356) 217

PAGE NO.

MURAD RAAS, DR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Expiry of precious injections kept in Punjab Institute of Cardiology Lahore 433
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Adjournment Motion No. 1093 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 215
-Starred Question No. 2588 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356) 215
-Starred Question No. 7681 asked by Haji Imran Zafar, MPA (PP-111) 215
-Starred Question No. 7677 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 215
-Starred Question No. 7169 asked by Mr Abdul Majeed Khan Niazi, MPA (PP-262) 215
-Starred Question No. 3539 asked by Mr. Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222) 215
-Starred Question No. 8383 asked by Mr. Asif Mehmood, MPA (PP-9) 150
-Starred Question No. 4980 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369) 215
QUORUM-
-INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON 26TH MAY, 2017 441 151
report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-Starred Question No. 8445 asked by Mr. Ehsan Riaz Fatyana, MPA (PP-58)

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-19th May, 2017 14
-22nd May, 2017 92
-23rd May, 2017 160
-24th May, 2017 252
-25th May, 2017 362
-26th May, 2017 398
-29th May, 2017 448
NAZAR HUSSAIN, MR. *(Parliamentary Secretary for Law & Parliamentary Affairs)*
Privilege motion REGARDING- 221
-Improper behaviour of Commissioner and DCO Faisalabad with MPA
Resolutions REGARDING- 234 228
-Demand to make over head bridge in between Victoria Hospital and

PAGE NO.

medicine market Bahawalpur
-Demand to take solid steps against quacks

NAUSHEEN HAMID, DR.

BILL *(Discussed upon)*-
-The Punjab Women Protection Authority Bill 2017 334, 341,346

question REGARDING- 272
-Raids and fines by Punjab Food Authority in Lahore *(Question No. 8776*)*

NAVEED ALI, MIAN *(Parliamentary Secretary for Labour & Human Resources)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about brick kilns and Labour in district Rawalpindi *(Question No. 8693*)* 373
-Details about factories registered with Labour Department in district Gujrat *(Question No. 8643*)* 364
-Details about schools dispensaries and hospitals of Labour Department in district Gujrat *(Question No. 8690*)* 368

NIGHAT SHEIKH, MS.

question REGARDING- 64
-Establishment of girls college in PP-144 Lahore *(Question No. 1648)*

Resolution REGARDING- 234
-Demand to make over head bridge in between Victoria Hospital and medicine market Bahawalpur

zero hour NOTICE REGARDING- 239
-Disclosure of distribution of vehicles of Apna Rozgar Scheme against rules and regulations

NAJMA BEGUM, MRS.

question REGARDING-
-Facility of transport for Government girls colleges in Dera Ghazi Khan *(Question No. 1805)* 74

NASEER AHMAD, MIAN.

question REGARDING- 205
-Details about funds allocated for Forest Department *(Question No. 1770)*

NOTIFICATION of-
-Prorogation of 29th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 19th May, 2017
-Summoning of 29th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab

PAGE NO.

commenced on 19th May, 2017 513

1

O

OFFICERS-
-Of the House 11
ORDINANCES *(Laid in the House as a Bill)-*
-The Faisalabad Medical University Ordinance 2017 297
-The Nishtar Medical University Ordinance 2017 297
-The Police Order (Amendment) Ordinance 2017 298
-The Rawalpindi Medical Univeristy Ordinance 2017 296

P

Panel of Chairmen-
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 29th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 19th May, 2017 15

Parliamentary Secretaries- 9
-Of the Punjab
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR FINANCE
-See under Babar Hussain, Rana
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR FOOD
-See under Muhammad Asad Ullah, Ch.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR FORESTRY, WILDLIFE & FISHERIES
-See under Fida Hussain, Mian
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HIGHER EDUCATION
-See under Mehwish Sultana, Ms.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LABOUR & HUMAN RESOURCES
-See under Naveed Ali, Mian
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Nazar Hussain, Mr.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR POPULATION WELFARE
-See under Amjad Ali Javaid, Mr.

PAGE NO.

points of order REGARDING-

-Condemnation of fake news about taking Churches in Control of Government	449
-Demand for appointing the representative of Punjab in IRSA	208
-Demand to increase the salary of Members of Punjab Assembly	218
-Demand for presentation of a resolution brutality against Kashmiris	77
-Demand for supply of water in Chashma Right Bank Canal of Tounsa Sharif	285
-Neglecting the Quota for disable person in recruitment advertisement of Children Hospital and Institute of Child Health Multan	509

PRISONS DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Establishment of new prison in district Nankana Sahib *(Question No. 8711*)*	410
-Prisoners in District Jail Gujrat *(Question No. 8742*)*	400
-Women prisoners in prisons of distirct Rawalpindi *(Question No. 8770*)*	404
-Working limits of jammers installed in Central Jail Multan *(Question No. 8829*)*	408
-Search operations in prisons of Rawalpindi region *(Question No. 8817*)*	418
-Sub-jail in thesil Sangla Hill *(Question No. 8712*)*	411

PAGE NO.

Privilege motions REGARDING- 221
430

-IMPROPER BEHAVIOUR OF COMMISSIONER AND DCO FAISALABAD WITH MPA

-Not to implement the decision of Privileges Committee by IG Police

Prorogation-

-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 29^{TH} SESSION OF 16^{TH} PROVINCIAL ASSEMBLY 513

of the Punjab commenced on 19^{th} May, 2017

Q

questions REGARDING-

AGRICULTURE DEPARTMENT-

267

-CONTROL OVER SALE OF SPURIOUS AND SUBSTANDARD AGRICULTURAL MEDICINES IN DISTRICT NANKANA SAHIB *(QUESTION NO. 8803*)* 462

453

-DETAILS ABOUT FACILITIES PROVIDED TO FARMERS IN TEHSIL DINA AND PIND DADAN KHAN DISTRICT JHELUM *(QUESTION NO. 8953*)* 268
275

276

-DETAILS ABOUT OFFICES, BRANCHES AND LAND OF AGRICULTURE DEPARTMENT IN DISTRICT GUJRAT *(QUESTION NO. 8872*)* 254, 459

495

-MAKING WATER LOGGED AND SALT AFFECTED SOILS CULTIVATABLE IN DISTRICT NANKANA SAHIB *(QUESTION NO. 8804*)* 500

503
490

-MARKET COMMITTEES IN DISTRICT RAWALPINDI *(QUESTION NO. 1783)* 501

468

-OFFICES AND EMPLOYEES OF AGRICULTURE DEPARTMENT IN DISTRICT RAWALPINDI *(QUESTION NO. 1784)* 506

497

-SHIFTING OF PESTICIDES QUALITY CONTROL

PAGE NO.

LABORATORIES IN MULTAN
(QUESTION NO. 8897)* 487

COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-
492

-CONSTRUCTION OF RING ROAD IN BAHAWALPUR 494
(QUESTION NO. 8920)*
480

-CONSTRUCTION OF ROAD BASIRPUR TO MUHAMMAD NAGAR VIA KOT SHER KHAN 482
FAIZABAD OKARA *(QUESTION NO. 1196)* 506
491

-CONSTRUCTION OF ROADS UNDER PUNJAB RURAL ROADS PROGRAMME IN 496

MIANWALI *(QUESTION NO. 1443)* 499
502

-DETAILS ABOUT CONSTRUCTION OF BUILDINGS IN GUJRANWALA *(QUESTION NO. 8065*)* 505

484
-DETAILS ABOUT CONSTRUCTION OF DRAINS IN PP-122, SIALKOT *(QUESTION NO. 1275)* 493

476
-DETAILS ABOUT CONSTRUCTION OF ROAD AT BANK OF WATER COURSE 9/RK IN GUJRAT 492
(QUESTION NO. 8563)*

472
-DETAILS ABOUT CONSTRUCTION OF ROAD PHALORA MANDI THEHRWO, SIALKOT 466
(QUESTION NO. 1670)

-Details about employees and roads of Provincial Highway in district Sheikhupura *(Question No. 8980*)* 261

-Details about encroachments in Wahdat Colony Quarters 278
(Question No. 8733)

-Details about extension of Taxila Wah Cantt road, Rawalpindi 258
(Question No. 8820)*

-Details about making Khanewal-Lodhran Road dual way *(Question No. 8919*)* 256

-Details about Mamu Kanjan to Kamalia inter district road 270
(Question No. 8620)* 271

-Details about Raiwind flyover *(Question No. 8623*)* 272

-Details about repairing and renovation of Government residences in 274
Sargodha *(Question No. 1587)*

-Details about repair of Sialkot- Pasrur Road *(Question No. 8574*)* 205

-Recruitment of class four employees in Communication & Works 181
Department in Chiniot *(Question No. 8928*)* 203

PAGE NO.

-Repair and construction of Bheera to Dhoori road Sargodha 197
(Question No. 933)
-Repair of roads in district Sargodha *(Question No. 1422)* 201
-Steps taken for construction of Phalina Mandra road Rawalpindi 200
(Question No. 1446) 193
188

Finance department-

-DETAILS ABOUT BARNCHES OF THE BANK OF PUNJAB *(QUESTION NO. 8767*)* 60
46

-DETAILS ABOUT GRANT OF NFC AWARD *(QUESTION NO. 8904*)* 29
71

-DETAILS ABOUT HOUSE RENT ALLOWANCE OF GOVERNMENT EMPLOYEES IN 16 64

DISTRICT SAHIWAL *(QUESTION NO. 8664*)* 74
21

-DETAILS ABOUT INCREASE OF HOUSE RENT ALLOWANCE OF GOVERNMENT EMPLOYEES *(QUESTION NO. 8714*)* 73 35
63

-DETAILS ABOUT SALARY OF EMPLOYEES WORKING IN FINANCE DEPARTMENT IN FAISALABAD DIVISION *(QUESTION NO. 8573*)* 69 68
25

-MATTER OF RESTARTING OF ADVANCE INCREMENTS OF GOVERNMENT EMPLOYEES 47 60
66

(QUESTION NO. 7184*)
64

Food department-
61

-ADULTERATION IN MILK IN DISTRICT SAHIWAL AND ACTION TAKEN AGAINST THE RESPONSIBLES *(QUESTION NO. 8635*)* 51
63

-CONTROL OVER ADULTERATION IN EDIBLES IN DISTRICT BAHAWALPUR *(QUESTION NO. 1794)*
415

-NUMBER OF EMPLOYEES FOR CONTROL OVER ADULTERATION IN MILK IN FOOD DEPARTMENT IN DISTRICT BAHAWALPUR *(QUESTION* 414 422 424

PAGE NO.

NO. 8703)*

-NUMBER OF SUGAR MILLS AND USE OF SUGAR CESS IN DISTRICT RAHIM YAR KHAN *(QUESTION NO. 8702*)*

-Offices and employees of Punjab Food Authority *(Question No. 8651*)*
-Purchase of wheat in district Layyah *(Question No. 8669*)*
-Raids and fines by Punjab Food Authority in Lahore *(Question No. 8776*)*
-Tests of products of milk and ghee in Lahore *(Question No. 1777)*

Forest, Wildlife & Fisheries department-

-Details about funds allocated for Forest Department *(Question No. 1770)*
-Details about Jallo Park Lahore *(Question No. 8496*)*
-Details about taxes upon sale of private forest *(Question No. 8961*)*
-Details about tax upon sale of wood in Forest Department *(Question No. 8960*)*
-Land of Forest Department fixed for hunting in district Mianwali *(Question No. 8449*)*
-Land of Forest Department in district Mianwali *(Question No. 8448*)*
-Land of Forest Department in district Sahiwal *(Question No. 8571*)*
-Land of Forest Department in Gujranwala division *(Question No. 8531*)*

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-

-ADMISSION IN M.PHIL CLASSES IN UNIVERSITY OF SARGODHA, LAHORE CAMPUS *(QUESTION NO. 8538*)*

-CHAIRMEN OF BOARDS OF INTERMEDIATE AND SECONDARY EDUCATION *(QUESTION NO. 8728*)*

-Charging excessive fee in PST College Kamalia Toba Tek Singh *(Question No. 8461*)*
-Colleges in district Mianwali *(Question No. 1774)*
-Construction of buildings for colleges in Bahawalpur *(Question No. 7291*)*
-Establishment of girls college in PP-144 Lahore *(Question No. 1648)*
-Facility of transport for Government girls colleges in Dera Ghazi Khan *(Question No. 1805)*
-Fee of BS classes in Islamia University Bahawalpur *(Question No. 8366*)*
-Government colleges in PP-200 Multan *(Question No. 1801)*
-Late payment of fee in universities *(Question No. 8727*)*
-Lecturers and Professors posted in Madina Town University Faisalabad *(Question No. 1577)*
-Motor vehicles of University of Sargodha *(Question No. 1745)*
-Posting of junior officer at post of senior officer in Waqar-un-Nisa

411
420
409
204
175
206
206
204
184
166
161
191
373
381
363
379
367
382
376
410
400
404
408
418
411
98

PAGE NO.

Government Girls Post Graduate College Rawalpindi *(Question No. 1689)* 134
-PST College Kamalia, Toba Tek Singh *(Question No. 8460*)*
-Regularization of employees of Sargodha University *(Question No. 8845*)* 139
-Regularization of Lecturers in Education Department *(Question No. 8699*)*
-Students of Government Girls Degree College Daska *(Question No. 1665)* 143
-Subjects taught in Government Girls College Daska, Sialkot *(Question No. 1664)* 142
-Upgradation and time scale of teachers in colleges of Higher Education 138
(Question No. 8700)* 127
-Vacant posts and buses of Government Post Graduate College for Boys Vehari *(Question No. 8847*)* 136
-Vacant posts in Government College for Women Mianwali *(Question No. 8918*)* 106

INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT- 145
-Departments and budget of Government College of Technology Railway Road Lahore *(Question No. 8701*)* 109
-Factories and workshops in district Sahiwal *(Question No. 8674*)*
-Government Institute of Emerging Technology Lahore *(Question No. 1776)* 102
-Government Printing Press Bahawalpur *(Question No. 1781)*
-Institutions of TEVTA in district Sahiwal and scholarships 116
granted to students *(Question No. 8671*)* 141
-Recruitment of Assistant Consultants in Industries Department *(Question No. 9111*)* 120
-Turkish programme of TIKA Corporation *(Question No. 8517*)*

IRRIGATION DEPARTMENT- 132
-Brick lining of Kot Lakhpat Drain, Lahore *(Question No. 1200)*
-Details about brick lining of minor R-8 Gujrat *(Question No. 8560*)* 144
-Details about canal water theft in Bhera, Sargodha *(Question No. 1808)*
-Details about desilting of Rajbah Kalyanpur tehsil Bhera district Sargodha *(Question No. 1807)* 147
-Details about establishment of smalll dams in district Pakpattan *(Question No. 86)* 93
-Details about Government Engineering Academy Punjab *(Question No. 8647*)* 146
-Details about metal lining of canals in Sahiwal under PMU project *(Question No. 8506*)*
-Details about Punjab Irrigation and Drainage Act *(Question No. 6669*)*
-Details about water capacity in Abbasia Link Canal *(Question No. 8795*)*

LABOUR & HUMAN RESOURCES DEPARTMENT-
-Details about brick kilns and Labour in district Rawalpindi *(Question No. 8693*)*
-Details about brick kilns in Sargodha *(Question No. 1743)*
-Details about factories registered with Labour Department in district Gujrat *(Question No. 8643*)*

PAGE

NO.

-Details about Labour and Human Resoures Department in district Sheikhupura *(Question No. 8650*)*
-Details about schools dispensaries and hospitals of Labour Department in district Gujrat *(Question No. 8690*)*
-Details about schools working under administrative control of Workers Welfare Board in district Sahiwal *(Question No. 1782)*
-Details about staff and budget of schools and hospitals of Labour Department in disrtict Faisalabad *(Question No. 8628*)*

PRISONS DEPARTMENT-

-Establishment of new prison in district Nankana Sahib *(Question No. 8711*)*
-Prisoners in District Jail Gujrat *(Question No. 8742*)*
-Women prisoners in prisons of distirct Rawalpindi *(Question No. 8770*)*
-Working limits of jammers installed in Central Jail Multan *(Question No. 8829*)*
-Search operations in prisons of Rawalpindi region *(Question No. 8817*)*
-Sub-jail in thesil Sangla Hill *(Question No. 8712*)*

SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT-

-BUYING AND SELLING OF KIDNIES *(QUESTION NO. 2616*)*
-Construction of new block in Services Hospital Lahore *(Question No. 8568*)*
-Co-curriculum activities in School of Allied Health Sciences Lahore *(Question No. 8846*)*
-Details about Allama Iqbal Hospital and Sardar Begum Hospital Sialkot *(Question No. 1281)*
-Details about ambulances in Mayo Hospital Lahore *(Question No. 1183)*
-Details about burnt patients in Hospitals of Rawalpindi and facilities for them *(Question No. 8774*)*
-Details about Burn Unit of Mayo Hospital Lahore *(Question No. 8566*)*
-Details about CT Scan machine in DHQ Hospital Gujranwala *(Question No. 8695*)*
-Details about fake documents of employees in DHQ Hospital Faisalabad *(Question No. 5053*)*
-Details about Institute of Cardiology Faisalabad *(Question No. 1339)*
-Details about Neuro Surgery Department in Jinnah Hospital Lahore *(Question No. 6735*)*
-Details about permission of private practice to Government doctors *(Question No. 4888*)*
-Details about PhD doctors in Government Medical Colleges *(Question No. 8305*)*
-Details about posts of grade 21 in Health Department *(Question No. 1144)*
-Details about recruitments in General Hospital Lahore

PAGE NO.

(Question No. 8375*)
-Details about staff of Government Nawaz Sharif Hospital Sheranwala Gate Lahore (Question No. 7639*)
-Making Angiography machine functional in DHQ Hospital Gujranwala (Question No. 1327)
-Payment of honorarium to staff of Punjab Assembly dispensary (Question No. 1719)
-Procedure for storage of vaccine and medicine in hospitals of Bahawalpur (Question No. 2544*)

-REGULARIZATION OF SPECIAL NEEDS EDUCATIONIST ASSISTANT IN CHILDREN HOSPITAL LAHORE *(QUESTION NO. 1452)*

QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-
-19th May, 2017 85
-22nd May, 2017 154
-24th May, 2017 279, 316, 338
-25th May, 2017 391
-26th May, 2017 441

R

RAHEELA ANWAR, MRS.
BILL *(Discussed upon)-*
-The Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017 322

questions REGARDING- 204
-Brick lining of Kot Lakhpat Drain, Lahore (Question No. 1200) 462

-DETAILS ABOUT FACILITIES PROVIDED TO FARMERS IN TEHSIL DINA AND PIND DADAN KHAN DISTRICT JHELUM *(QUESTION NO. 8953*)* 203 197

-Details about taxes upon sale of private forest (Question No. 8961*) 466
-Details about tax upon sale of wood in Forest Department (Question No. 8960*) 279

-MATTER OF RESTARTING OF ADVANCE INCREMENTS OF GOVERNMENT EMPLOYEES

(QUESTION NO. 7184*)

QUORUM-

PAGE NO.

-Indication of quorum of the House during sitting held on 24th May, 2017

RAHEELA KHADIM HUSSAIN, MRS.

question REGARDING-

-Details about staff of Government Nawaz Sharif Hospital Sheranwala Gate Lahore *(Question No. 7639*)* 132

RAZA ALI GILLANI, SYED (*Minister for Higher Education)*

Answers to the questions REGARDING-

-ADMISSION IN M.PHIL CLASSES IN UNIVERSITY OF SARGODHA, LAHORE CAMPUS *(QUESTION NO. 8538*)* 60

-Colleges in district Mianwali *(Question No. 1774)* 72

-Establishment of girls college in PP-144 Lahore *(Question No. 1648)* 64

-Facility of transport for Government girls colleges in Dera Ghazi Khan *(Question No. 1805)* 74

-Government colleges in PP-200 Multan *(Question No. 1801)* 74

-Lecturers and Professors posted in Madina Town University Faisalabad *(Question No. 1577)* 63

-Motor vehicles of University of Sargodha *(Question No. 1745)* 70

-Posting of junior officer at post of senior officer in Waqar-un-Nisa Government Girls Post Graduate College Rawalpindi *(Question No. 1689)* 69

-Regularization of Lecturers in Education Department *(Question No. 8699*)* 61

-Students of Government Girls Degree College Daska *(Question No. 1665)* 67

-Subjects taught in Government Girls College Daska, Sialkot *(Question No. 1664)* 65

-Upgradation and time scale of teachers in colleges of Higher Education *(Question No. 8700*)* 62

-Vacant posts in Government College for Women Mianwali *(Question No. 8918*)* 63

	PAGE NO.
RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -	
-19th May, 2017	13
-22nd May, 2017	91
-23rd May, 2017	159
-24th May, 2017	251
-25th May, 2017	361
-26th May, 2017	397
-29th May, 2017	447
reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-	
-Privilege Motions No. 12, 14, 25, 31 and 44 for the year 2016	209
-Starred Question No. 8445 asked by Al Haj Muhammad Ilyas Chinioti, MPA (PP-73)	152
-Starred Question No. 8445 asked by Mr. Ehsan Riaz Fatyana, MPA (PP-58)	151
-Starred Question No. 8402 asked by Mrs. Saadia Sohail Rana, MPA (W-355)	150
-THE ANNUAL REPORTS OF THE OMBUDSMAN, PUNJAB FOR THE YEARS 2012-13 AND 2014-15	299
-THE ANNUAL REPORTS OF THE PUNJAB PUBLIC SERVICE COMMISSION FOR THE YEAR 2014-15	299
-THE ANNUAL REPORTS ON OBSERVANCE AND IMPLEMENTATION OF PRINCIPLES OF POLICY FOR THE YEARS 2011-12 & 2013	298
-THE PUNJAB BOILERS AND PRESSURE VESSELS (AMENDMENT) BILL 2017 (BILL NO. 11 OF 2017)	75
-The Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017 (Bill No. 10 of 2017)	75
-The Punjab Women Authority Bill 2017 (Bill No. 7 of 2017)	76

PAGE NO.

Resolutions REGARDING- 511
-Condemnation of brutality against Kashmir by Indian Army 83
-Demand for raising the issue of Kullhushan Jadhav at internation level 229
-Demand to increase the limit of income tax on agriculture
-Demand to make over head bridge in between Victoria Hospital and medicine market Bahawalpur 234
-Demand to make sevice structure, pay proper salary, fix duty hours and grant medical facilities to Journalists of electronic media 224
-Demand to take solid steps against quacks 228
-Deployment of Special Security Division Troops for China-Pakistan Ecnomic Corridor Projects 287

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.
BILL *(Discussed upon)-*
-The Punjab Women Protection Authority Bill 2017 330, 343

question REGARDING- 142
-Details about ambulances in Mayo Hospital Lahore *(Question No. 1183)*

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 152
-Starred Question No. 8445 asked by Al Haj Muhammad Ilyas Chinioti, MPA (PP-73)

SALAH-UD-DIN KHAN, DR.
BILL *(Discussed upon)-*
-The Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill 2017 351
QUESTIONS regarding-
-Colleges in district Mianwali *(Question No. 1774)* 71
-Land of Forest Department fixed for hunting in district Mianwali *(Question No. 8449*)* 201
-Land of Forest Department in district Mianwali *(Question No. 8448*)* 200

SALMAN RAFIQ, KHAWAJA (*Minister for Specialized Healthcare & Medical Education)*

Answers to the questions REGARDING- 98

-BUYING AND SELLING OF KIDNIES *(QUESTION NO. 2616*)* 135
-Construction of new block in Services Hospital Lahore *(Question No. 8568*)* 140
-Co-curriculum activities in School of Allied Health Sciences 143
142

PAGE NO.

Lahore *(Question No. 8846*)*
-Details about Allama Iqbal Hospital and Sardar Begum Hospital Sialkot 138
(Question No. 1281) 128
-Details about ambulances in Mayo Hospital Lahore *(Question No. 1183)*
-Details about burnt patients in Hospitals of Rawalpindi and facilities for them *(Question No. 8774*)* 136
-Details about Burn Unit of Mayo Hospital Lahore (Question *No. 8566*)* 106
-Details about CT Scan machine in DHQ Hospital Gujranwala *(Question No. 8695*)* 146
-Details about fake documents of employees in DHQ Hospital Faisalabad *(Question No. 5053*)* 110
-Details about Institute of Cardiology Faisalabad *(Question No. 1339)* 102
-Details about Neuro Surgery Department in Jinnah Hospital Lahore
(Question No. 6735)* 117
-Details about permission of private practice to Government doctors 141
(Question No. 4888)* 120
-Details about PhD doctors in Government Medical Colleges
(Question No. 8305)* 132
-Details about posts of grade 21 in Health Department *(Question No. 1144)*
-Details about recruitments in General Hospital Lahore *(Question No. 8375*)* 145
-Details about staff of Government Nawaz Sharif Hospital Sheranwala Gate Lahore *(Question No. 7639*)* 148
-Making Angiography machine functional in DHQ Hospital Gujranwala *(Question No. 1327)* 94
-Payment of honorarium to staff of Punjab Assembly dispensary *(Question No. 1719)* 147
-Procedure for storage of vaccine and medicine in hospitals of Bahawalpur *(Question No. 2544*)*
-Regularization of Special Needs Educationist Assistant in Children Hospital Lahore *(Question No. 1452)*

SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 82, 223

point of order (ANSWER) REGARDING- 219
-Demand to increase the salary of Members of Punjab Assembly 230

Resolutions REGARDING- 224
-Demand to increase the limit of income tax on agriculture
-Demand to make sevice structure, pay proper salary, fix duty hours and grant medical facilities to Journalists of electronic media

SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR

question REGARDING- 408

PAGE NO.

-Working limits of jammers installed in Central Jail Multan *(Question No. 8829*)*

SHAHBAZ AHMED, CH.

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-Starred Question No. 8288 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222) 213

SHAMEELA ASLAM, MRS.

questions REGARDING-

-Co-curriculum activities in School of Allied Health Sciences Lahore *(Question No. 8846*)* 139

-Vacant posts and buses of Government Post Graduate College for Boys Vehari *(Question No. 8847*)* 51

SHAUKAT HAYYAT KHAN BOSAN, MR.

question REGARDING- 73

-Government colleges in PP-200 Multan *(Question No. 1801)*

SHOUKAT AZIZ BHATTI, RAJA

ADJOURNMENT MOTION regarding-

222

-DEMAND TO PROMOTE DOCTORS POSTED IN DISPENSARIES OF LOCAL COUNCILS 219

77

points of order REGARDING-

-Demand to increase the salary of Members of Punjab Assembly

-Demand for presentation of a resolution brutality against Kashmiris

SHUNILA RUTH, MS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Corruption in procurement of medicines and X-Ray films in Government Hospitals 434

BILLS *(Discussed upon)-*

-The Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017 316

-The Punjab Women Protection Authority Bill 2017 338

points of order REGARDING-

-Condemnation of fake news about taking Churches in Control of Government 452

-Neglecting the Quota for disable person in recruitment advertisement of Children Hospital and Institute of Child Health Multan 509

493

question REGARDING-

338

-DETAILS ABOUT GRANT OF NFC AWARD

228

PAGE

NO.

(QUESTION NO. 8904*)

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during sitting held on 24th May, 2017

Resolution REGARDING-

-Demand to take solid steps against quacks

SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING- 98

134

-BUYING AND SELLING OF KIDNIES *(QUESTION NO. 2616*)* 139

-Construction of new block in Services Hospital Lahore *(Question No. 8568*)*

-Co-curriculum activities in School of Allied Health Sciences 143

Lahore *(Question No. 8846*)* 142

-Details about Allama Iqbal Hospital and Sardar Begum Hospital Sialkot

(Question No. 1281) 138

-Details about ambulances in Mayo Hospital Lahore *(Question No. 1183)* 127

-Details about burnt patients in Hospitals of Rawalpindi and

facilities for them *(Question No. 8774*)* 136

-Details about Burn Unit of Mayo Hospital Lahore (Question *No. 8566*)*

-Details about CT Scan machine in DHQ Hospital Gujranwala 106

(Question No. 8695)* 145

-Details about fake documents of employees in DHQ Hospital

Faisalabad *(Question No. 5053*)* 109

-Details about Institute of Cardiology Faisalabad *(Question No. 1339)*

-Details about Neuro Surgery Department in Jinnah Hospital Lahore 102

(Question No. 6735)*

-Details about permission of private practice to Government doctors 116

(Question No. 4888)* 141

-Details about PhD doctors in Government Medical Colleges 120

(Question No. 8305)*

-Details about posts of grade 21 in Health Department *(Question No. 1144)* 132

-Details about recruitments in General Hospital Lahore *(Question No. 8375*)*

-Details about staff of Government Nawaz Sharif Hospital 144

Sheranwala Gate Lahore *(Question No. 7639*)*

-Making Angiography machine functional in DHQ Hospital 147

Gujranwala *(Question No. 1327)*

-Payment of honorarium to staff of Punjab Assembly dispensary 93

(Question No. 1719)

-Procedure for storage of vaccine and medicine in hospitals of

Bahawalpur *(Question No. 2544*)* **146**

-Regularization of Special Needs Educationist Assistant in Children

PAGE NO.

Hospital Lahore *(Question No. 1452)*

SUMMONING-

-Notification of summoning of 29th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 19th May, 2017 1

T

TAMKEEN AKHTAR NIAZI, MRS.

question REGARDING-

-Vacant posts in Government College for Women Mianwali *(Question No. 8918*)* 63

TANVEER ASLAM MALIK, MR. *(Minister for Communication & Works)*

Answers to the questions REGARDING- 495

-CONSTRUCTION OF RING ROAD IN BAHAWALPUR *(QUESTION NO. 8920*)* 500

504

-CONSTRUCTION OF ROAD BASIRPUR TO MUHAMMAD NAGAR VIA KOT SHER KHAN FAIZABAD OKARA *(QUESTION NO. 1196)* 490 501

469

-CONSTRUCTION OF ROADS UNDER PUNJAB RURAL ROADS PROGRAMME IN 506

MIANWALI *(QUESTION NO. 1443)* 487

-DETAILS ABOUT CONSTRUCTION OF BUILDINGS IN GUJRANWALA *(QUESTION NO. 8065*)* 498

493

-DETAILS ABOUT CONSTRUCTION OF DRAINS IN PP-122, SIALKOT *(QUESTION NO. 1275)* 495

480

-DETAILS ABOUT CONSTRUCTION OF ROAD AT BANK OF WATER COURSE 9/RK IN GUJRAT *(QUESTION NO. 8563*)* 483

506

491

-DETAILS ABOUT CONSTRUCTION OF ROAD PHALORA MANDI THEHRWO, SIALKOT *(QUESTION NO. 1670)* 496

499

-Details about encroachments in Wahdat Colony Quarters *(Question No. 8733)* 502

-Details about employees and roads of Provincial Highway 505

PAGE NO.

in district Sheikhupura *(Question No. 8980*)*
-Details about extension of Taxila Wah Cantt road, Rawalpindi *(Question No. 8820*)*
-Details about making Khanewal-Lodhran Road dual way *(Question No. 8919*)*
-Details about Mamu Kanjan to Kamalia inter district road *(Question No. 8620*)*
-Details about Raiwind flyover *(Question No. 8623*)*
-Details about repairing and renovation of Government residences in Sargodha *(Question No. 1587)*
-Details about repair of Sialkot- Pasrur Road *(Question No. 8574*)*
-Recruitment of class four employees in Communication & Works Department in Chiniot *(Question No. 8928*)*
-Repair and construction of Bheera to Dhoori road Sargodha *(Question No. 933)*
-Repair of roads in district Sargodha *(Question No. 1422)*
-Steps taken for construction of Phalina Mandra road Rawalpindi *(Question No. 1446)*

TARIQ MEHMOOD, MIAN

ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Attempt to make merit policy of Education Department of Narowal failed by technical ways 386

questions REGARDING-
-Construction of new block in Services Hospital Lahore *(Question No. 8568*)* 134
-Details about brick lining of minor R-8 Gujrat *(Question No. 8560*)* 175
-Details about Burn Unit of Mayo Hospital Lahore (Question *No. 8566*)* 127
-DETAILS ABOUT CONSTRUCTION OF ROAD AT BANK OF WATER COURSE 9/RK IN GUJRAT *(QUESTION NO. 8563*)* 468
-Details about factories registered with Labour Department in district Gujrat *(Question No. 8643*)* 363
-DETAILS ABOUT OFFICES, BRANCHES AND LAND OF AGRICULTURE DEPARTMENT IN DISTRICT GUJRAT *(QUESTION NO. 8872*)* 453
-Details about schools dispensaries and hospitals of Labour Department in district Gujrat *(Question No. 8690*)* 367
-Land of Forest Department in Gujranwala division *(Question No. 8531*)* 188
-Posting of junior officer at post of senior officer in Waqar-un-Nisa Government Girls Post Graduate College Rawalpindi *(Question No. 1689)* 68

TARIQ MEHMOOD BAJWA, MR.

PAGE NO.

questions REGARDING- 267

-CONTROL OVER SALE OF SPURIOUS AND SUBSTANDARD AGRICULTURAL MEDICINES IN DISTRICT NANKANA SAHIB *(QUESTION NO. 8803*)* 136

-Details about CT Scan machine in DHQ Hospital Gujranwala *(Question No. 8695*)* 410

-Establishment of new prison in district Nankana Sahib *(Question No. 8711*)* 268

-MAKING WATER LOGGED AND SALT AFFECTED SOILS CULTIVATABLE IN DISTRICT NANKANA SAHIB *(QUESTION NO. 8804*)* 411

-Sub-jail in thesil Sangla Hill *(Question No. 8712*)*

TEHSEEN FAWAD, MRS.

questions REGARDING-

-Details about brick kilns and Labour in district Rawalpindi *(Question No. 8693*)* 373

-MARKET COMMITTEES IN DISTRICT RAWALPINDI *(QUESTION NO. 1783)* 275

-Offices and employees of Agriculture Department in district Rawalpindi *(Question No. 1784)* 276

U

UMAR FAROOQ, MALIK, HAJI

questions REGARDING-

-Details about extension of Taxila Wah Cantt road, Rawalpindi *(Question No. 8820*)* 493

-Search operations in prisons of Rawalpindi region *(Question No. 8817*)* 418

V

VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Annually heavy loss to Government due to poor policies of Auqaf and Religious Affairs Department 435

question REGARDING-

-Recruitment of Assistant Consultants in Industries Department *(Question No. 9111*)* 420

PAGE NO.

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED
ADJOURNMENT MOTION regarding-

-NOT TO GIVE POSSESSION OF LAND TO AGRICULTURAL AND VETERINARY GRADUATES 281
DESPITE ALLOTMENT 301
BILLS *(Discussed upon)-* 335
-The Punjab Shehr-e-Khamoshan Authority Bill 2017
-The Punjab Women Protection Authority Bill 2017 253

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)-*** 98
-For the forgiveness of Nawab Sadaq Muhammad Khan (Late) 46
16
questions REGARDING- 495

-BUYING AND SELLING OF KIDNIES *(QUESTION NO. 2616*)* 278
106
-CHAIRMEN OF BOARDS OF INTERMEDIATE AND SECONDARY EDUCATION 494
(QUESTION NO. 8728*) 109
141
-CONSTRUCTION OF BUILDINGS FOR COLLEGES IN 161
BAHAWALPUR *(QUESTION NO. 7291*)* 191
21
-CONSTRUCTION OF RING ROAD IN BAHAWALPUR 424
(QUESTION NO. 8920*) 35

-CONTROL OVER ADULTERATION IN EDIBLES IN DISTRICT BAHAWALPUR 147
(QUESTION NO. 1794) 93
-Details about fake documents of employees in DHQ Hospital Faisalabad *(Question No. 5053*)* 254, 459
-Details about making Khanewal-Lodhran Road dual way *(Question No. 8919*)*
-Details about Neuro Surgery Department in Jinnah Hospital Lahore *(Question No. 6735*)* 229
-Details about posts of grade 21 in Health Department *(Question No. 1144)* 226
-Details about Punjab Irrigation and Drainage Act *(Question No. 6669*)*
-Details about water capacity in Abbasia Link Canal *(Question No. 8795*)*
-Fee of BS classes in Islamia University Bahawalpur *(Question No. 8366*)*
-Government Printing Press Bahawalpur *(Question No. 1781)*

PAGE NO.

-Late payment of fee in universities *(Question No. 8727*)*
-Payment of honorarium to staff of Punjab Assembly dispensary *(Question No. 1719)*
-Procedure for storage of vaccine and medicine in hospitals of Bahawalpur *(Question No. 2544*)*

-SHIFTING OF PESTICIDES QUALITY CONTROL LABORATORIES IN MULTAN *(QUESTION NO. 8897*)*

Resolutions REGARDING-
-Demand to increase the limit of income tax on agriculture
-Demand to make sevice structure, pay proper salary, fix duty hours and grant medical facilities to Journalists of electronic media

Y

YAWAR ZAMAN, MIAN *(Minister for Forest, Wildlife & Fisheries)*

Answers to the questions REGARDING- 205
-Details about funds allocated for Forest Department *(Question No. 1770)* 203
-Details about taxes upon sale of private forest *(Question No. 8961*)* 201
-Land of Forest Department fixed for hunting in district Mianwali *(Question No. 8449*)* 200
-Land of Forest Department in district Mianwali *(Question No. 8448*)*

Z

zero hour NOTICES REGARDING- 241
-Demand for laying separate sewerage pipeline in Allama Iqbal Town 239
-Disclosure of distribution of vehicles of Apna Rozgar Scheme against rules and regulations